جب کوئی طائفہ فسق و فجور کوئی طرز جدید لباس مین نکالتا ہے یا اہل کفر
کوئی تراش خراش ایجاد کرتی ہین تو سب سے اول یہی فرقۂ مسلمہ
اوسکو اپنے لیے اخذ کرتا ہے معہذا لک یہ لوگ آپکو خاندانی مسلمان کہے جاتے
ہین فسبحان اللہ وبحمدہ سیرت وصورت دونون تو خلاف دین حق و
سنت پیغمبر برحق ہین لکن اسلام مین بٹا نہین آتا ڈرتی ترسا ہو یا جامہ جہود
پیرہن مجوس ہو یا لباس ہنود ویہود اوس کے پہننے اور اختیار کرنے مین
کچھہ پروا زیان ایمان ونقصان اسلام کی نہین ہے گویا یہ حدیث مرفوع
ابن عمر من تشبہ بقوم فہو منہم [illegible] احمد وابو داود منسوخ ہو چکی ہے
حالانکہ بعموم خود شامل جملہ وجوہ مشابہت وتشبہ صوری ومعنوی وظاہری
وباطنی ہے ہر امر دینی ودنیاوی مین اسی حدیث شریف کی شرح
کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم ایک مجلد ضخیم ہے مجھے
اس جگہہ فقط ذکر کرنا آداب لباس نبوی کا مقصود ہے نہ جملہ اسباب تشبہ بالغیر کا اور
یہ بھی اس نیت سے کہ جماعۂ اہل دین اپنی وضع قدیم سے جو کہ زیّ صالحین
وعلماء راسخین وعوام مومنین وخواص مسلمین تھے منحرف نہون اور جو قطع
وبرید خلاف طریقۂ ماثور یا موافق بدعت مشہور ہو اوس سے دور رہین کیونکہ
ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے الا ماشاء اللہ تعالی واہذا کہا ہے ؎

وتشبہوا ان لم تکونوا مثلہم ... ان التشبہ بالکرام فلاح

اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہین ؎

ہر کرا جامہ پارسا بینی — پارسادان و نیک مرد انگار

یہ بات باعتبار اکثر احوال کے کہی ہے نہ کلیۃ اس لیے کہ بعض موادمین
برخلاف اس کے بھی تجربہ ہوا ہے بہرحال مسلمان کو اپنی ہیئت و شکل اسلامی
پر رہنا اور دوسری کی زی و وضع سے بچنا واجب ومتحتم ہے اگرچہ
کوئی سی بھی وضع مانع عصیان یا جالب نفع نہین ہوتی ہے معصیت و
طاعت کا علاقہ زیادہ تر دل سے [illegible] صلحت صلح الجسد کلہ واذا
فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب پھر اسکے جوارح سو جب اون کی بھی
اصلاح کیجاتی ہے اور مقدور مین ہوتا ہے تو صورت و سیرت کا اتحاد ثمرہ
سعادت و مغفرت کا دیتا ہے اور نفاق عمل سے نجات بخشتا ہی و الا
حدیث مین آیا ہے کہ ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم و
نیاتکم او کما قال اور فرمایا ہے التقوی ھھنا اور قرآن شریف مین آیا ہے
ولباس التقوی ذلک خیر اور فرمایا ہے خذوا زینتکم عند کل مسجد الآیہ
غرض اصلی اختیار لباس سے ستر عورت ہے جیسا حکم قرآن و سنت دونون
مین آیا ہے بدت لھما سوآتھما وطفقا یخصفان علیھما من ورق الجنۃ
اور فرمایا انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا اب بعد معلوم ہوجانے
اس تمہید کے ذکر آداب لباس کا کیا جاتا ہے اس بارے مین الوجہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے ایک رسالہ مختصر پانچ ورق
کا لکھا ہے اوسی کی ترتیب اس جگہہ مع ترجمہ وشئی زائد کے مقرر رکھی گئی ہے
اور احادیث کو اصل رسالہ پر مع فوائد زوائد کی اضافہ کیا گیا ہے ہرچند
اس کارروائی مین کسی قدر تکریر ہے لکن اوس کے ساتھہ ہی ایضاح
تقریر بھی ہے شاید اس جامعیت کا کوئی دوسرا رسالہ کم میسر ہو وباللہ التوفیق
وہو المستعان وعلیہ التکلان مقدمہ لفظ لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس
جیسے کتاب بمعنے مکتوب اور یہ اسم لباس شامل ہے دستار و پیرہن وجبہ
وکلاہ وردا و ازار ونعلین وغیرہا کو جو کہ پہننے مین آتے ہین سو لباس
حضرت سید الانبیاء وسند الاصفیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کا اکثر سفید کپڑے کا تہا اور آپ سفید لباس کو بہت دوست رکھتے
تھے چنانچہ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے البسوا من ثیابکم البیض
فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم رواہ ابو داود والترمذی و
قال حسن صحیح وابن حبان فی صحیحہ صیغہ امر کا اپنی اصل وضع مین واسطے
وجوب کے آتا ہے جبتک کہ کوئی صارف موجود نہو سو اس جگہہ صارف کا
وجود نہین ہے معنی حدیث کے یہ ہوی کہ تم سفید کپڑے پہنو کہ یہ بہتر جامہ ہے
تمہارا اور اسی سفید جامے مین تم اپنی مردون کو بہی دفن کرو اس جگہہ سے
معلوم ہوا کہ کفن رنگین نہو کوئی سا بہی رنگ کیون نہو سو اسفید کے ثمرہ کا

لفظ روشنا یہ ہے البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح والنسائی وابن ماجۃ والحاکم
وقال صحیح علی شرطہما حدیث اول مین جامۂ سفید کو خیر ثیاب فرمایا تھا
اور اس حدیث مین اطہر واطیب کہا یہ تین وصف ہوی طہارت وطیبت
خیریت اور حدیث ابو الدرداء مین وصف احسنیت کا بھی زیادہ کیا ہی
اور فرمایا ہی احسن ما زرتم اللہ فی قبورکم ومساجدکم البیاض رواہ ابن ماجۃ
اس کی سند مین کچھ ضعف ہے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے جامۂ سفید حالت
ممات وحیات دونون مین احسن ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سفید کو اطیب
واطہر اس لیے کہا ہے کہ وہ اوس رنگ پر باقی ہے جس پر اللہ نے اوسکو پیدا
کیا تھا کما اشار الیہ تعالی بقولہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل
لخلق اللہ اور یہ معنی نہایت مناسب ہین بوجہ اقتران مابعد کے کہ کفنوا
فیہا موتاکم ہے اسمین گویا اشارہ ہے کہ تم سب حیات وممات مین فطرت اصلیہ
کی ساتھ رجوع الی اللہ کرو وہ فطرت جو کہ مشبہ بہ بیاض ہی یعنی نور توحید
جبلی کہ اگر انسان کو اور اوس کی طبیعت کو چھوڑ دین تو وہ اسی توحید کو اختیار
کریگا بغیر نظر کے طرف کسی دلیل عقلی ونقلی کے کیونکہ تغیر توحید مین عوارض
سے آتا ہے یا اطیب کے یہ معنے ہین کہ نرا سفید ہے نہ مختلط بالوان دیگر
اور اطہر کے یہ معنے کہ بار بار دھونے مین بسبب میل کچیل کے آتا ہے بالجملہ محافل

ومساجد وجمعہ وجماعت مین جامئہ سفید کا پہننا افضل ہے اور عید مین قیمتی
کپڑے کا واسطے اظہار مزید نعمت کے ولہذا حضرتؐ عیدین وجمعہ مین لال
دہاری کی چادر اوڑہتے تہے واللہ اعلم شیخ کہتے ہین کہ فقیہ ابو اللیث نے
بستان مین کہا ہے یستحب البیض من الثیاب یعنی سفید کپڑا پہننا مستحب ہے
اور شرعۃ الاسلام مین ہے احب الالوان البیاض والنظر الی الخضرۃ یزید
فی البصر یعنی رنگ سفید سب رنگون مین دوست تر ہے اور نظر کرنا طرف رنگ
سبز کے بینائی کو زیادہ کرتا ہے وقد لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الرداء الاخضر ولبس الاخضر سنۃ اور حضرتؐ نے چادر سبز اوڑہی ہے
سبز کپڑا پہننا سنت ہے ویجتنب الرجال الحمرۃ والصفرۃ من الثیاب
اور مرد سرخ زرد کپڑا پہننے سے بچین انتہے مین کہتا ہون اہل جنت کی صورتین
قاطبۃً سفید ہونگی جس طرح کہ اہل نار سیاہ رو ہونگے اور لباس اہل جنت کا
سبز ہوگا جس طرح کہ لباس اہل دوزخ کا سیاہ ہوگا اسی جگہہ سے یہ بات
ہے کہ دنیا مین بہی اکثر لوگ گورے رنگ والی کو خوبصورت اور کالی کو
بدصورت کہتے ہین اگرچہ اس جگہہ کے رنگ وروپ کا کچہہ اعتبار نہین ہے
اعتبار ایمان کا ہے نہ الوان کا ملتقط مین کہا ہے لبس السواد لیس من السنۃ
ولا فیہ فضل بل کرہ جماعۃ النظر الیہ لانہ بدعۃ مستحدثۃ بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سیاہ رنگ پہننا نہ سنت ہی اور

نہ کچھ فضیلت رکھتا ہے یا ایک جماعت فقہا کی نگاہ کرنا طرف رنگ
سیاہ کے مکروہ رکھا ہے اس لیے کہ یہ بدعت بعد حضرتؐ کے نکلی ہے انتہی
اس مین شک نہین کہ اگرچہ حضرتؐ سے پہننا عمامہ سیاہ رنگ کا ثابت ہوا
ہے لکن تمام جامۂ سیاہ کا پہننا مروی نہین ہے ہان کسا رسیاہ پہنے ستھے
روضۃ العلماء مین کہا ہے ان ابا حنیفۃ رح قال لبس السواد لایجوز لانہ
کان لایلبسون ذلک فی زمانہ وبعدہ وتعیبا وقال ابو یوسف ومحمد
یجوز لان فی زمانھما یلبسان ویفتخرون بہ یعنی ابو حنیفہ ناجائز اور
صاحبین جائز کہتے ہین میری نزدیک از جوازو عدم جواز دونون علی الاطلاق
صحیح نہین ہین اور نہ تعلیلات مذکور درست ہین بلکہ فی الجملہ جائز ہے جیسے
دستار سیاہ یا لنگی کالی دہاریون کی اور فی الجملہ ناجائز جیسے سراپا سیاہ واسلم
کنز مین کہا ہے کہ لبس سواد مستحب ہی اور شرعہ مین کہا ہے کہ حضرتؐ نی
سیاہ عمامہ باندہا ہے اور اوسکا سر درمیان ہر دو دوش لٹکایا ہے شیخ
فرماتی ہین کہ پگڑی باندہنے مین سنت یہ ہے کہ سفید ہو بی امیزش رنگ دیگر
کے اور حضرتؐ کی دستار مبارک اکثر اوقات مین سفید ہوتی تہی اور کبہی سیاہ
اور احیاناً سبز اور بعض نے کہا ہے کہ وقت جنگ وغزا کے سر مبارک پر عمامہ
سیاہ ہوتا تہا اور بعض نی کہا کہ بسبب مغفر کے پگڑی سیاہ پڑ گئی تہی ورنہ اصل
مین سفید تہی لکن معتبر یہ ہے کہ گاہ گاہ آپ نی دستار سیاہ وجامہ سیاہ پہنا ہے

ذکر طول وعرض دستار

شیخ کہتی ہین کہ دستار خانگی حضرت صلعم کی سات گز یا آٹھہ گز ہتی اور وقت نماز پنجگانہ کی بارہ گز اور دن عید وجمعہ کی ۱۴ گز اور وقت جنگ وحرب کے ۱۵ گز اور علمای متاخرین نی تجویز کیا ہے کہ سلطان وقاضی و مفتی وفقیہ ومشایخ وغازی ۳۱ گز تک کی پگڑی سر پہ باندہین تو جائز ہے واسطی وقار وتمکین وشہامت کی انتہے مین کہتا ہون یہ تجویز خلاف سنت ظاہرہ ہے ہرگز کرنا نچاہیے بلکہ داخل سرف ممنوع ہی ع کنند گور پرستان زیارت زاہد   کہ زیر گنبد دستار زندہ در گورست

اسی طرح جو تفاوت دستار نبوی کا اندر گہر اور نماز وحرب کے بیان کیا ہے ماخذ اوسکا معلوم نہوا ظاہر احادیث یہی ہے کہ عمامہ شریف ہفت گز کا ہوتا تہا جزری نے کہا ہے مینے کتب کا تتبع کیا کہ مجہکو قدر عمامہ آنحضرت صلعم پر وقوف حاصل ہو نہوا یہان تک کہ مجہکو خبر دی اوس شخص نے جسپر مجہکو وثوق ہے کہ اوسنے کلام نووی مین دیکہا ہے کہ حضرت صلعم کا عمامۂ قصیرہ سات گز کا اور عمامۂ طویلہ بارہ گز کا ہوتا تہا انتہے شیخ کہتے ہین کہ دستار باندہنے مین سنت یہی کہ دستار دراز ہو دعریض اور عرض دستار کا نیم گز ہو کچہہ کم زیادہ کسر کے ساتہہ اس مین قصور وفتور نہین ہے اور اقل درازی سات گز ہے اور گز ۲۴ انگشت

یعنی ابو قبضہ کا سنت یہی کہ پگڑی سے باطہارت باندہے اور وقت باندہنے
کے رو بقبلہ کھڑا ہو اور جب کھولے تو کور کور گرد گرد کھولی ایک دفعہ
کھولی بلکہ جس طرح پیچ پیچ باندہا ہے اوسی طریق پر پیچ پیچ کھولے اور بعد
باندہنے کی آئینے مین یا پانی مین یا مانند اوس کی کسے اور شی مین دیکھکر
بسیدہی کرے اور مع قفش کے باندہے یعنی شملے کے

ذکر شملہ کا

اسمین اختلاف ہے اکثر و اغلب اوقات حضرت پس پشت رکھتے اور
احیانا بجانب دست راست اور جیب پر رکہنا بدعت ہی کذا قیل اور اقل
مقدار شملہ کا سہ انگشت ہے اور اکثر ایک بالشت اور تطویل اوس کی
متجاوز پشت سے بدعت ہی اور تخصیص ارسال شملہ کی وقت نماز کے
بہی موافق سنت کے نہین ہے ارسال شملہ کا مستحب ہی منجملہ سنن زوائد
کے اور اوس کے ترک کرنے مین کوئی گناہ یا بے ادبی نہین ہے اگرچہ
ارسال مین اوس کی ثواب وفضیلت ہے حدیث ابن عمرؓ مین آیا ہے
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین
کتفیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور عبد الرحمن بن
عوف نے کہا ہے عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسدلھا
بین یدی ومن خلفی رواہ ابی داود یعنے ایک طرف عمامہ کی سامنے

چھوڑی اور دوسری طرف پس پشت یعنی دونون طرف شملہ چھوڑا
سینے پر اور پیٹھ پر روضہ مین کہا ہے وارسال ذنب العمامۃ بین
کتفین مندوب حدیث ضعیف مین آیا ہے کہ دو رکعت نماز ساتھ عمامہ
کے بہتر ہے ستر رکعت نماز بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا پس پشت
مستحب ہے سنت مؤکدہ نہین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی
شملہ عمامہ کا چھوڑتے اور کبھی نہ چھوڑتے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور
کبھی ایک سرا گیڑے مین اڑس لیتے اور دوسرا سرا چھوڑ دیتے اور شملہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر پس پشت ہوتا اور کبھی جانب مین اور
کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دونو مونڈھون کے فقہاء کے پاس ارسال
شملہ پر براہین قیاسیہ بہت ہین یہان تک کہ ارسال کو مؤکد جانتے ہین اور
بعضے جانب چپ رکھتے ہین لیکن اس کی سند قوی و معتبر نہین ہے بلکہ بدعت
ہے اگرچہ بعض نے اس بارہ مین کچھ لکھا بھی ہی اور علماء متاخرین بجز نماز پنجگانہ
کے شملہ کا ارسال نہین کرتے بسبب طعن و تمسخر جہال زمانہ کے فتاوی حجہ
وجامع مین کہا ہے ترک الذنب ذنب والرکعتین مع الذنب افضل من
سبعین رکعۃ بغیر ذنب والذنب ستۃ انواع للقاضی خمس وثلاثون اصابع
وللخطیب احدی وعشرون اصابع وللعالم سبع وعشرون اصابع وللمتعلم
سبع عشر اصابع وللصوفی سبع اصابع وللعامی اربع اصابع انتہی یہ تقسیم

شملہ محض بے بنیاد اور مجرد رای و قیاس ہے کوئی دلیل اس تفرقے پر
عقل و نقل دونو سے قائم نہین ہے معلوم نہین کہ حضرت شیخ رح نے
کیون تعقب اس قول پر نہ کیا ربہے افضلیت نماز سو اس مین شک نہین
ہے کہ نماز بی عمامہ سی نماز با عمامہ کو فضیلت حاصل ہے باعتبار وقار و
سکینہ و اتباع سنت کے حدیث عبادہ مین فرمایا ہے علیکم بالعمائم فانہا
سیماء الملائکة وارخوها خلف ظهورکم رواه البیهقی فی شعب الایمان
یعنی تم پگڑی باندہا کرو کہ یہ بانا ہے فرشتون کا اور لٹکاؤ اوس کو پشت
اپنے کلبی نے کہا ہے کہ فرشتے دن بدر کے زرد عمامے باندہکر آئے تھے
وہ اون کے دوش پر فرو ہشتہ تھے رکانہ کا لفظ رفعگا یہ ہے فرق ما بیننا
وبین المشرکین العمائم علی القلانس رواه الترمذی وقال هذا حدیث
غریب واسناده لیس بالقائم یعنی فرق درمیان ہماری اور مشرکون کے
یہی عمامہ باندہنا ہے کلاہ پر یعنی ٹوپی پہ پگڑی باندہتے ہین اور وہ
پگڑی بی ٹوپی کی باندہتے ہین یا وہ فقط ٹوپی اوڑہتے ہین بغیر پگڑی کے
لکن اول اظہر ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جمع کرے درمیان کلاہ
و دستار کی اور مجرد کلاہ پر اقتصار کرنا زی مشرکین ہے انتہے چنانچہ
شعاری فقط کلاہ ناشزو پر قصر کرتے ہین اور عمامہ نہین باندہتے بلکہ غالب
اوقات مین برہنہ سری کلاہ و دستار رہتے ہین اسطرح بنگالی استعمال

کلاہ کا نہین کرتے اور اکثر ہنود دستار بے کلاہ استعمال مین رکھتے ہین
سو یہ سب صورتین خلاف سنت اسلام ہین شیخ نے کہا ہے حدیث مین
آیا ہے جسنے بیٹھکر عمامہ باندھا یا کھڑے ہوکر ازار پہنی تو مبتلا کریگا اوس کو اللہ
ایسی بلا مین جس کی دوا نہین ہے انتہے لیکن اس حدیث کی تخریج بیان
نہین کی اسکی سند کو دیکھنا چاہیے کہ کیسی ہے پھر کہا ہے کہ اگر معذور
ہو یا زمن یا بیمار تو جائز ہے اور بعض کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ کوئی شخص
آپ کو اکثر اوقات مین لباس سیاہ و سبز سے مشہور نکرے کہ یہ مکروہ و
ممنوع ہے چنانچہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا
البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ رواہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ
اور اگر احیاناً ہو تو کوئی مانع نہین ہے اور بہترین لباس جامہ سفید ہے
اور گھر مین ملوک و اغنیاء کے دستار سیاہ و سبز یا جامۂ و پیرہن و ردائے
سیاہ و سبز پہین کر نجائے کہ ممنوع ہے انتہے وجہ اس ممنوعیت کی غیر ظاہر
ہے اس کا ماخذ معلوم کرنا چاہیے

ذکر کلاہ کا

کلاہ دو قسم ہے ایک لاطیہ دوم ناشزہ لاطیہ وہ ٹوپی ہوتی ہے جو
سر سے متصل ہو اور ایسی ٹوپی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر
مبارک پر رکھی ہے اور ناشزہ وہ ٹوپی ہے جو سر سے متصل نہو بلکہ اونچا برافراشتہ

ہو اور ایسی ٹوپی شعار طائفہ سیاہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کمتر سر مبارک پر رکھی ہے اور بعض مشائخ اوسکو پہنتے ہین سو یہ
جائز ہے اور حضرتؐ کبھی لاطیہ نیچے عمامہ کے پہنتے اور کبھی عمامہ بے لاطیہ
کے باندہتے لکن حدیث متقدم رکانہ سے نہی عمامہ بی لاطیہ کی نکلتی ہے
ابو کبشہ نے کہا ہے کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم بطحا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر یعنی صحابہ کی ٹوپیان
سر سے لگی ہوئی ہتین نہ بلند اکثر شراح نے کہا ہے کمام جمع ہے کمہ کی
کمہ کلاہ مدور کو کہتے ہین کذا فی القاموس اور بعض نے کہا مراد کمام سے
آستین ہے یعنی آستین فراخ ہتی ایک بالشت تک نہ رومی و ہندی
وپنجابی کہ تنگ وست ہوتی ہے –

ذکر عمامہ کا

طریق عمامہ باندہنے کا یہ تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گول باندہتے
تھے گنبد نما چنانچہ علماء و شرفاء عرب اسی دستور پر دستار باندہتے ہین

ذکر کرتے کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قمیص پہنتے تھے یعنی پیراہن ام سلمہ نے
کہا ہے کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القمیص
رواہ الترمذی وابو داود حضرتؐ کو سب کپڑون مین کرتہ زیادہ تر پسند تہا

یعنی اس لیے کہ کرتا اعضا کو خوب ڈہانکتا ہے اور بدن پہ ہلکا ہوتا ہے
اور لابس اوسکا تواضع کرتا ہے اور جو شئے حضرتؐ کو مرغوب محبوب ہو
وہ خالی نور و برکت سے نہین ہوتی ہے اسماء بنت یزید نے کہا ہے
آستین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کرتے کی پہونچے تک تہی رواہ الترمذی
وابو داود وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب اور بعض روایات
مین سر انگشت تک بہی آئی ہے جزری نے کہا اس مین دلیل ہے اسپر کہ
سنت پیرہن مین یہ ہے کہ رسغ سے تجاوز نکرے اور غیر قمیص مین جیسے
جبہ وغیرہا ہی سر انگشت سے تجاوز نہو اسقدر اور ابو ہریرہ نے کہا ہے
کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنه
رواہ الترمذی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کرتہ پہنتے تو جانب
راست سے شروع کرتے اور حدیث سالم عن ابیہ مین آیا ہے کہ اسبال
ازار و قمیص و عمامہ مین ہوتا ہے جو کوئی کسی شئے کو انمین سے بطور
اترانے کی کہینچیگا اسطرف اوس کی دن قیامت کے نظر نکریگا رواہ
ابو داود والنسائی وابن ماجۃ حدیث دلیل ہی نہی عن الاسبال پر اور یہ ہے
معلوم ہوا کہ خصوصیت اسبال کی کچہ ساتہہ ازار و ردا کے نہین ہے بلکہ
ہر لباس مین ہوتی ہے ملا علی قاری نے منجملہ بدعات حرمین شریفین کے
یہ بہی کہا ہے کہ عمائم کا لا ادراج وکمائم کا لاخراج لکن اسبال ازار مین

بالخصوص وعید شدید آئی ہی ابو ہریرۃ نی رفعاً کہا ہے ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری ای صاحبہ فی جہنم

ذکر حُلّہ کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حلہ سرخ پہنتے تھے حلہ کہتے ہین دو کپڑون کو یعنی دو توا اور مراد سرخ سے خطوط سرخ ہین یعنی لال دہاری جیسے لنگی یہ مراد نہین ہے کہ وہ سرخ خالص تہا اس لیے کہ سرخ خالص منہی عنہ ہی اور حضرتؐ نے نری لال رنگ سی منع کیا ہے اور فرمایا ہے ان ھذہ الباس الکفار فلا تلبسہا شیخ فی تخریج اس حدیث کی ذکر نہین کیے لکن ابن عمرو نے کہا ہے کہ ایک مرد نکلا اوسپر دو ثوب احمر تھے اوس نے حضرتؐ پر سلام کیا آپ نی اوسکو جواب سلام کا ندیا رواہ الترمذی و ابو داود حدیث دلیل ہی تحریم لبس احمر ریحق مین رجال کی اور اسپر کہ مرتکب منہی عنہ کا وقت تسلیم کی مستحق جواب و تکریم کا نہین ہوتا ہے اور حدیث عمران بن حصین مین رفعاً آیا ہے لا ارکب الارجوان الخ رواہ ابو داود مراد ارجوان سی وسادۂ خز سرخ رنگ ہی اور حدیث علی مین لبس میاثر سے نہی فرمائی ہے رواہ اہل السنن الاربعۃ دوسری روایت ابو داود اس لفظ سے ہے نہی عن میاثر الارجوان یعنی سرخ ارغوانی سی منع فرمایا ہے میاثر جمع ہے میثرہ بالکسر کی مراد میثرہ سے وسادۂ صغیرۂ حمرا ہے جس کو

سوا اسکے نیچے رکھتا ہے یعنی زین پوش سرخ براء بن عازب کا لفظ رفعا یہ ہے نھی عن المیثرۃ الحمراء رواہ فی شرح السنۃ لکن ان احادیث پر نیل الاوطار مین تکلم کیا ہے اور لبس احمر کو جائز بتایا ہے خلافا للحنفیۃ

ذکر اظہار نعمت لباس کا

ابن عباس کہتے ہین مینے حضرتؐ کو دیکھا کہ بہت عمدہ حلہ پہنے ہوئی تھے اور فرمایا کہ اگر تجمل واسطے اظہار نعمت حق کے ہے تو مثاب ہوگا اور اگر واسطے تکبر و افتخار کے ہے تو معاقب ہوگا انتہی شیخ نے اس حدیث کا بھی کچھہ اتا پتا نہین بتایا لکن یہ مضمون صحیح ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین رفعا آیا ہے ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہٖ رواہ الترمذی یعنی اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اثر اپنی نعمت کا اپنے بندے پر ملاحظہ فرمائی و لہذا حدیث ابو الاحوص عن ابیہ مین آیا ہے کہ مین پاس حضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا مجھپر ایک ثوب دون تھے یعنی کپڑا کم اوقات کا تہا مجھسے فرمایا تیرے پاس مال ہے مینے کہا ہان کہا کون سا مال ہے مینے کہا ہر قسم کا اللہ نے مجھکو شتر و گاو و گوسفند و اسپ و غلام سب دیے ہین فرمایا فاذا اتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ احمد والنسائی یعنی جبکہ اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو اب چاہیے کہ اثر اوس نعمت و کرامت کا تجھپر نظر آئے یعنی تحسین و تنظیف و تجدید ثیاب

مین وقت امکان کے بغیر مبالغہ کرنے کی نفاست ورقت وطہارت
ملبس جلی الملبس مین بسبب عادت عجم ابن مسعود نے رفعا کہا ہے کہ داخل
نہوگا جنت مین وہ شخص جس کی دل مین برابر ایک ذرہ کی کبر ہے ایک مرد
نے کہا ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا فرمایا ان اللہ جمیل
یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم مراد بطر سے ابطال تمیال
حق ہے اور غمط سے استحقار خلق اہل بطر شدت فرح ونشاط سے اور
مراد بطر سے اس جگہ طغیان ہی وقت نعمت کے نہایہ مین کہا ہے بطر الحق
هو ان یجعل ما جعلہ اللہ حقا من توحیدہ وعبادتہ باطلا وقیل هو ان
یتجبر عند الحق فلا یراہ حقا وقیل هو ان یتکبر عن الحق فلا یقبلہ انتہی
یہ احادیث دلیل ہین جواز تجمل وآرایش مباح پر جس طرح کہ اور حدیثون
مین جر ازار پر بطور بطر کے وعید آئی ہے

ذکر جر ازار وغیرہ کا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رفعا کہا ہے لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من
جر ازارہ بطرا ای تبخترا متفق علیہ یعنی نظر رحمت نہین کرتا ہے اسطرف
اوس شخص کے جو اپنی ازار ٹخنے سے نیچے کری تکبر واترانے کی راہ سی
قید تکبر سے معلوم ہوا کہ بغیر تکبر کے حرام نہین ہے لکن مکروہ ہے اور اگر
بسبب کسی عذر کے ہے جیسے سردی یا بیماری تو مکروہ بھی نہین ہے

واللہ اعلم ابن عمر کا لفظ رفعا یون ہے من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ

یوم القیامۃ متفق علیہ حدیث اول مین تخصیص تہی ازار کی مگر اس

حدیث مین تعمیم ثواب کی آگئی کپڑا عام ہے خواہ تہ بند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہ

یا قبا یا فرغل یا دوپٹہ یا چادر یہ سب اس نہی مین داخل ہین حکایت

ابن عمر نے رفعا کہا ہے ایک آدمی اپنی ازار اترا کر گھسیٹتا تہا وہ دہسا دیا

گیا سو وہ زمین مین قیامت تک دہنستا چلا جاتا ہے رواہ البخاری محتمل ہے

کہ یہ شخص اس امت کا ہو یا اگلی امت کا سوا امی قارون کے یہی ارجح

ہے اس لیے کہ بخاری نے اس حدیث کو ذکر بنی اسرائیل مین لکہا ہے

بالجملہ اسبال تحت الکعبین اگر واسطے خیلاء کے ہے تو حرام ہے اور غیر خیلاء

کے لیے ہی تو منع تنزیہ ہے نہ تحریم واللہ اعلم دلیل اسپر حدیث ابن عمر ہے

کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ من جر ثوبہ خیلاء

لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ابو بکر نے کہا اے رسول خدا ازاری یسترخی

الا ان اتعاہدہ فرمایا انک لست ممن یفعلہ خیلاء رواہ البخاری یعنے

لٹک جانا ازار وغیرہ کا بلا قصد مضر نہین ہے خصوصًا ایسے شخص سے جسکا

شیوہ اترانا نہو لیکن افضل وہی متابعت ہے

ذکر لباس قیمتی کا

شیخ کہتے ہین خلاصہ مین کہا ہے کہ لا باس بلبس الثیاب الجمیلۃ اذا کان

لا یتکبر یعنی عمدہ لباس پہننا اگر براہ کبر نہو تو درست ہے مجمع النوازل
مین کہا ہے خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم وعلیہ
رداء قیمتہ الف درہم وربما قام الی الصلوۃ وعلیہ رداء قیمتہ الاف
درہم وابو حنیفۃ یرتدی برداء قیمتہ اربع مأئۃ دینار وکان یقول
لتلامیذہ اذا رجعتم الی اوطانکم فعلیکم بالثیاب النفیسۃ انتہی یعنے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر قیمتی ہزار درہم کی پہنی تہی اور
چند ہزار درہم کی چادر مین نماز پڑہی تہی اور امام ابوحنیفہ رح نے چار سو
دینار کی چادر اوڑہی تہی اور اپنے شاگردون کو فرماتے تہے کہ جب تم اپنے
ملک کو جاؤ تو نفیس لباس پہنکر جاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جامۂ معلم بہی پہنا ہے یعنی چہینٹ کی طرح کا اور جامۂ سیاہ بہی پہنا ہے
اور پوستین بہی جس کی اطراف سندس سے ٹکے ہوئے تہے

ذکر لباس وسیع کا

قنیہ مین کہا ہے لف العمامۃ الطویلۃ ولبس الثیاب الوسیعۃ حسن
فی حق الفقہاء الذین ہم اعلام الہدی دون النساء انتہی یعنی لنبا
عمامہ باندہنا اور کشادہ جامہ پہننا حق مین اہل فقہ کے بہتر ہے نہ حق
مین عورتون کے مین کہتا ہون یہ روایت رای مجرد ہے جو عمامہ کہ عمامۂ
نبوی سے زیادہ طویل ہو وہ داخل سرف ہے اور حلاوہ سرف کے

سخت بدنما ہوتا ہے افغانستان کی لوگ اور ہندوستان کی مرہٹے
ایسے عمائم طوال باندہتے ہین اور جامہ وسیع ہی اگر اسبال مراد ہے
تو وہ حرام ہے اور ظاہر ہی ہے اور اگر مراد یہ نہین ہے بلکہ بقدر حاجت
ورفع حر و برد ہے تو جائز ہے اور ازار افغانستان جو وہ درد ہوتی
ہے داخل سرف و سفہ ہے فقہا کو تو اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا سب سے زیادہ درکار ہونا چاہیے نہ ابتداع لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الخ اور جو فقہاء ایسے نہین ہین وہ احلام ضلال
ہین نہ اعلام ہدیٰ

ذکر حلت لباس کا

شیخ رح فرماتے ہین کہ اصل پہننے مین جامے وغیرہ کی یہ ہے کہ وجہ
حلال سے ہو اور جو جامہ کہ وجہ حرام سے ہوتا ہے اوس مین نماز فرض
ونفل قبول نہین ہوتی ہے اور افضل جامہ مین یہ ہے کہ ثوب وسط ہے
نہ غایت جید اور نہ غایت ردی اور وہ جامہ جو خلق مین متعارف و
مشہور ہے وہ حضرت نے دو بار سے زیادہ نہین پہنا ایک مرتبہ نجاشی
بادشاہ حبشہ نے بطریق ہدیے کے بہیجا تہا اوسکو ایک بار پہنکر جعفر طیار کو
دیدیا دوسری مرتبہ طرف سے یمن کے بطور تحف وہدایا کے آیا تہا
اوسکو ایک بار پہنکر حوالہ دحیہ کلبی کیا —

ذکر گریبان وجیب کا

جیب یعنی گریبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانب کا طرف بغل کے سیا تہا اور علاقہ اوس کے باندہتے کا بغل جانب راست تہی جس طرح کہ اس زمانے مین معمول ومعروف ومشہور ہے روضۃ الاکمال وزاد المعاد مین بہی بخاری و نووی سے اسی طرح مروی ہے کہ زہ گریبان کا طرف دست راست کے تہا روضہ مین کہا ہے زمان سابق مین جب غازی کافرون سے لڑنے کو جاتی اور فرصت وقت ہاتہ سے غنیم کے نپاتے تو نان وتمر وغیرہ ماکولات کو جیب وگریبان مین رکہکر راہ چلتی اور گہوڑے کی لگام بائین ہاتہہ مین تہامکر لقمہ لقمہ نان اور دانگان خرما دست راست سے نکالکر کہاتی نہ مان عمر بن عبد العزیز وبنی عباس مین بہت دستور گریبان جامہ کا یہی تہا جنہے اس دستور کو بدعت عدیدہ کہا ہے براہ نافہمیدگی کہا ہے بخاری مین مذکور ہے کہ ارباب علم وفضل اجزا کتب ونسخ جیب وگریبان مین رکہتے تہے اور راہ مین بغل وجیب سے نکالکر مطالعہ کرتے جاتے اور مجالس مین بادشاہون اور علماء دین اور صلحاء اہل صدق ویقین کے بعد فراغ کے اکل طعام سے تیمنا وتبرکا نان کو گریبان وبغل مین رکہکر لیجاتے تہے تاکہ جو شخص خاص وعام اپنے گہر جاوے اہل بیت کو اوس تبرک سے فائض کرے اور رومال ولفافہ

کو جیب و گریبان مین رکھتے تھے اور یہ سارا استعمال دست راست کا
روی گریبان پر راست آتا ہے اور اگر رو گریبان جامہ کا دست چپ پر
ہوتا تو استعمال دست راست کا نہو سکتا اور بڑا حرج واقع ہوتا اور مقرر کرنا
روی گریبان کا طرف دست چپ کے منہی عنہ ہے اس لیے کہ طریق ہے
مجوس کا یہ آتش پرست لوگ رخ گریبان کا جانب دست چپ ہی رکھتے
ہین بادشاہ اسلام و قاضے کو چاہیے کہ اس طریقے سے کہ رو گریبان کا
طرف دست چپ کی ہو منع کری اور زجر فرماے **حکایت** زمان عمر بن عبد العزیز
مین ایک شخص کو واسطی گواہی کے لاے تھے وہ حاضر محکمہ ہوا اوس کے
گریبان کا رخ اور علاقہ بندش کا طرف دست چپ کے تھا قاضی نے
اوس کی گواہی رد کر دی **فائدہ** مکتوب نود و یکم مین شیخ شرف الدین یحیے
منیری رح نے کہ منجملہ علماء و مشائخ اوس وقت کے ایک عمدہ شخص تھے
لکھا ہے کہ جیب کا سینا جامی مین سنت ہے اور جانب چپ مین اس لیے
ہے کہ تا کہ دست راست کو آسانی پہنچے کر سکے قرآن مجید مین بحق موسی
علیہ السلام فرمایا ہے ادخل یدك فی جیبك تخرج بیضاء من غیر سوء اور جو
جامہ کہ اہل اسلام سیتے ہین وہ اسی جیب چپ کی ساتھہ دوخت کرتی ہین
کیونکہ اس مین فوائد ہین وقت حاجت کے شانہ و دیگر اشیاء اوس مین
رکھہ لیتے ہین اور دست راست سے نکالتے ہین اور عرب یہ ہین کہ استعمال

وقصب الجیب کا ہے وہ بہی اسی دست راست پر ہے

ذکر لبس جامہ

پہننے مین جامہ وپیراہن وجبہ کے سنت یہ ہے کہ پہلے دست راست آستین راست مین ڈالی پہر دوسرا ہاتھ آستین چپ مین لیجاے پہر ردا وچادر وگلیم کو دست راست سے دوش چپ پر ڈالی چنانچہ یہاہی معمول ہے اور میت کا لفافہ بہی اسی دستور سے کرنا چاہیے کیونکہ مردہ کا لفافہ حکم چادر وردا کا رکہتا ہے اور یہ دستور اکثر کتب فقہ مین مسطور ہے اور جو لوگ کہ جامے کے پہننے کو ردا وچادر کے پہننے پر قیاس کرتے ہین ایک امر خلاف شرع وبدعت کو رواج دیتے ہین سواس طریقے سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مثاب ہون اور معاقب نہون ۔

ذکر وسعت آستین کا

پیراہن وجبہ وخرقہ مین آستین کا فراخ کرنا سنت صحابہ ومشایخ متقدمین سے ہے یہ اس لیے کہ وقت وضو کرنے یا کوئی اور کام کرنے کے آسانی سے اوس کو لپیٹ سکین اور اگر چاہین تو سجادہ یا اور کچہہ اندر آستین کے رکہہ لین ۔

زیاران مجازی کی نماز عاشقان آید ۔ وضو بسیار دشوار است این تنگ آستینان را

ذکر مغزی وگوٹ کا

معزی وگوٹ کا سر آستین و پائنی دامن جامہ پر سینا سنت ہے صحابہ
و تابعین پیراہن و جبہ کو فراخ و کشادہ رکہتے تہے اس لیے کہ وجود شریف
اونکا ریاضت و مشقت و صیام و قیام مین نہایت لاغر و تنگ و ضعیف
ہو گیا تہا ؎

تنم از ضعف چنان شد کہ اجل جست و نیافت — نالہ ہر چند نشان داد کہ در پیرہن ست

لیکن یہ طرز توسیع اس لیے تہا کہ ہیبت و شہامت معلوم ہوا ور چشم
اعدا مین حقیر نظر نہ آئین ان حضرات نے جو کچہہ کیا ہے وہ برا ہ نفس
نہین کیا ہے بلکہ واسطی ترویج و استقامت دین کی کیا ہی جزاہم اللہ خیرا

ذکر قبا کا

قبا اوس جامے کو کہتے ہین جو گریبان دار ہو اور یہ قبا عرب و عجم مین
متعارف ہے اور عجم مین بہت پہنی جاتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے بہی اسکو پہنا ہے اور رو گریبان کا اور علاقہ بندش کا دست
راست پر تہا اور جبہ رومیہ جسکی آستین تنگ تہی وہ بہی پہنا ہے اور وقت
وضو کے ہاتہہ آستین سے باہر نکال لیے تہے یعنی وہ جبہ اتنا تنگ
آستین تہا کہ بی ہاتہہ نکالی وضو نہو سکتا تہا تحقیق یہ ہے کہ یہ جبہ سفر مین
پہنا تہا اسی پر اتفاق ہے بعض نے کہا اس مین دلیل ہے اسپر کہ جبہ
تنگ آستین سفر مین چاہیے نہ حضر مین صحابہ کی آستینین فراخ تہین نہ تنگ

فراخی اور ان کی ایک بالشت ہوتی تھی مغیرہ بن شعبہ نے کہا ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ کبھی جبہ وقبا تکمہ دار سیاتے ہیں چنانچہ جامہ تکمہ دار کہ اس زمانے میں معروف ومشہور بہ قادری ہے۔

ذکر موضع جیب کا

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جیب حضرتؐ کے قمیص مبارک کی سینہ پر برکات گنجینہ پر تھی چنانچہ بہت سی حدیثیں اسی پر دلالت کرتی ہیں اور علمائے حدیث نے تحقیق اس کی کی ہے اور عرف تمامہ دیار عرب وخلفائے سلف کا ابتدای یمن سے تا اقصای مغرب اسی پر ہے اور بعض لوگ جن کو علم سنت کا نہیں ہے یہ گمان کرتے ہیں کہ ہونا جیب قمیص کا سینے پہ بدعت ہے کیونکہ بعض دیار عجم میں سینہ پر جیب کا ہونا عادت عورتوں کے ہے لہذا بعض فقہا نے حکم کراہت کا دیا ہے بجہت تشبہ بہ نسا لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ یہ عادت حادث ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جیب پیرہن جو کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینہ مبارک پر تھی فقہا نے جو شق جیب کا کتفین پر مقرر کیا ہے یہ برعکس جیب آنحضرت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقدار سے زیادہ تفصیل ہمنے ترجمہ فارسی وشرح عربی مشکوۃ میں لکھی ہے اور اگر احیانا شق جیب علی الکتفین حضرتؐ نے پہنی ہو اور سند اوس کی

فقہاء کو پہنچی ہو تو ہو لیکن سند قوی اس کی مطابق علماء حدیث کسی جگہ نہیں ہے ف شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح نے مکتوب سیصد وسیزدہم میں لکھا ہے اہل عرب پیراہن پیش چاک پہنتے ہیں اور اس کو سنت جانتے ہیں بعض کتب معتبرہ حنفیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش یا چاک مردوں کو پہننا نہ چاہیے کہ لباس عورتوں کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الرجل یلبس لبس المرأۃ والمرأۃ تلبس لبس الرجل یعنے ملعون ہے وہ مرد جو لباس زن پہنے اور وہ زن جو لباس مرد پہنے رواہ احمد وابو داود والنسائی عن ابی ھریرۃ اور مطالب المومنین میں کہا ہے لا یتشبہ المرأۃ بالرجل ولا یتشبہ الرجل بالنساء فان کلا الفریقین ملعونان یعنی عورت مرد کا جامہ اور مرد عورت کا جامہ نہ پہنے کہ یہ دونوں فریق ملعون ہیں بلکہ مفہوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش چاک لباس اہل دین و اہل علم کا نہیں ہے لہذا اس لباس کو واسطے اہل ذمہ کے تجویز کیا ہے جامع الرموز میں محیط سے منقول ہے کہ لا یلبس ای الذمی ما یختص باھل الدین والعلم کالرداء والعمامۃ بل قمیصا خشنا من الکرباس جیبہ علی صدرہ کالنساء نیز بقول بعض علما پیش چاک قمیص نہیں ہے بلکہ درع ہے قمیص نزدیک ان کے وہ ہے جسکا چاک منکبین پر ہو جامع الرموز میں بذیل بیان کفن زن اور ہدایہ

مین بدل قمیص کے درع کہا ہے اور دونون مین فرق کیا ہے کہ درع کا شق یعنی چاک طرف سینے کے ہوتا ہے اور قمیص کا طرف منکب کے اور بعض لوگ قائل ترادف ہین فقیر کے نزدیک صواب یہ ہے کہ چونکہ مرد تشبہ زنان سی لباس مین ممنوع ہین تو اب ہم یہ دیکھین کہ جہان کہین عورتین پیراہن پیش چاک پہنتی ہین وہان مرد ترک تشبہ بزنان کرکے پیراہن حلقہ گریبان پہنین اور جس جگہہ کہ عورتین پیراہن حلقہ گریبان پہنتے ہین وہان مرد پیراہن پیش چاک پہنین ماوراء النہر و ہندوستان مین عورتین پیراہن پیش چاک پہنتی ہین ناچار یہان مردون کو پیراہن حلقہ اختیار کرنا چاہیے انتہے

ذکر خرقہ و فرجی و نحوہا کا

خرقہ و فرجی و لبادہ علماء و مشائخ نے پہنا ہے اگرچہ کوئی سند قوی اس باب مین نہین ہے اور زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہ لباس نہ تھا لکن اگر کوئی پہنے تو مباح و لاباس بہ ہے لوگ کہتے ہین کہ واضع فرجی کا فرعون ہے مگر کتب معتبرہ مین دیکھا نہین گیا اور ثابت نہین ہوا پس یہ چاہیے کہ نماز کی وقت اوس کی آستین ہاتھہ مین کرلے اور لٹکائے نہین کہ مکروہ ہے

ذکر موضع ازار کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازار بالائے ناف سی فوق کعبین تک
تھی اسی قدر سنت بھی ہے اور ناف سی زانو تک سترکرنا فرض ہے
اور بعض نے ناف کو عورت مین داخل نہین کیا ہے اس لیے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناف حسنین علیہما السلام کو بوسہ دیا تھا اسی
قیاس پر سراویل یعنی پاجامہ جو عجم مین متعارف ہے اور اوس کو شلوار
کہتے ہین مقدار ازار حضرت پر ہونا چاہیے اور اگر زیر شتالنگ ہوگا تو
بدعت وگناہ ہے حدیث ابوہریرہ دربارہ نہی جر ازار اور حدیث ابن عمر
دربارہ نہی جر ثوب رفعا پہلے گذر چکی ہے اور یہ دونون حدیثین متفق علیہ
ہین اسی جگہہ سے فقہاء نے ازار کو ٹخنے سے نیچے حرام وبدعت محض کہا ہے
اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار
رواہ البخاری یعنی جو ازار ٹخنے سے نیچے ہے وہ آگ مین ہے معنے یہ ہوئے
کہ جتنے ٹکڑے قدم پر ازار لٹکتی ہے وہ ٹکڑا آگ مین جائیگا یا یہ معنے ہین کہ
یہ فعل مذموم ہے دوزخی ایسا کام کیا کرتے ہین اکثر وعید شدید بلفظ ازار
آئی ہے یہان تک کہ ایک شخص نیچے پائنچے والا نماز پڑھتا تھا اوس کو حکم دیا
کہ وضو ونماز کا اعادہ کری اور ایک روایت مین آیا ہے کہ شب نصف
شعبان مین سب بخشے جاتے ہین مگر عاق ومدمن خمر ومسبل ازار راجح یہ
ہے کہ حکم درازی کا سب کپڑون مین جاری ہے جو قدر حاجت او ضرورت

سنت سے زیادہ ہے تخصیص ازار کی اس لیے ہے کہ عہد حضرت میں غالبا لباس اکثر لوگون کا یہی ازار تھا اولویت ازار کی نصف ساق تک ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازار ایسی ہی تھی اور ٹخنون کے اوپر تک رخصت ہے اور یہی حکم ہے دامن قبا و پیرہن کا اور سنت آستین مین یہ ہے کہ بند دست تک ہو اور عادت سے زیادہ شملہ چھوڑنا داخل اسبال ہے نہایت شملہ کی نصف پشت تک ہے اور درازی لباس کی واسطے عورتون کے بھی ممنوع ہے لکن بالشت دو بالشت بقدر ستر کے جس طرح کہ حدیث ام سلمہ مین آیا ہے

ذکر طول آستین و بند جامہ کا

شیخ رح فرماتے ہین کہ آستین پیراہن و جامہ و قبا و جبہ نبوی کی کبھی بند دست تک ہوتی اور کبھی سر انگشت تک موافق ایام حرارت و برودت کے اور کبھی بی ان دو شق کے بیچ ہوتی اور جامہ و قبا حضرت کی بی بند کے تھے یعنی زیادہ بند نہ تھے اور علماء متاخرین نے اسکو لباس بد کہا ہے

ذکر لباس ریشمی کا

مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے حدیث عمر و انس و ابن زبیر و ابو امامہ مین رفعا آیا ہے من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ متفق علیہ یہ کنایہ ہے عدم دخول جنت سے مگر جسنے توبہ کر لی ہے سیوطی نے کہا اکثر کی نزدیک

یعنی ہین کہ وہ ہمراہ سابقین فائزین کے بہشت مین نجائیگا دوسرا لفظ
ابن عمر کا رفعا یہ ہے انما یلبس الحریر فی الدنیا من لاخلاق لہ فی الآخرۃ
متفق علیہ اور حدیث حذیفہ مین لبس حریر و دیباج اور جلوس سی حریر پر
منع کیا ہے متفق علیہ اس نہی کو امام اعظم نے دربارۂ جلوس نہی تنزیہ
سمجھا ہے اور صاحبین نے تحریم کہا ہے ثانی اولی ہے ہان حدیث متفق علیہ
عمر مین بقدر وسطی وسبابہ کی لبس حریر کا جائز فرمایا ہے اور صحیح مسلم مین
آیا ہے کہ عمر نے جابیہ مین خطبہ پڑہا اور کہا کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع پہلی حدیث سی
اباحت دو انگشت کی اور اس حدیث سے جواز چار انگشت کا ثابت ہوا
جمہور اہل علم اسی طرف گئے ہین علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت صلعم نے
داہنے ہاتھہ مین حریر اور بائین ہاتھہ مین سونا لیکر فرمایا کہ ان ھذین حرام
علی ذکور امتی یعنی ریشم و زر حرام ہین میری امت کی مردون پر رواہ
احمد وابو داود والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان وھو حدیث حسن
ابن ماجہ مین اتنا اور زیادہ کیا ہے حل لاناثھم ابو موسی کا لفظ یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا احل الذھب والحریر للاناث
من امتی وحرم علی ذکورھا رواہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی
ھذا حدیث حسن صحیح لفظ ذکور مین اطفال بہی داخل ہین یہ تحریم اولیاے

صبیان پر ہے کیونکہ وہ خود مکلف نہین ہین اور مراد ذہب سے زیور ہے
ورنہ اکل وشرب آوند زر وسیم مین مرد عورت سب پر حرام ہے ف
شیخ نے کہا ہی لباس حریر مردون اور لڑکون بچون کو حرام ہے مگر عورتون
اور نابالغ لڑکیون کو درست ہے اور اگر واسطے دفع خارش وجرب اور
دفع قمل یعنی جوؤن کے پہنے تو روا ہے اسی طرح اگر معجون مین ابریشم ملا کر
کہائے تو جائز ہے انس کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر و
عبدالرحمن بن عوف کو اجازت دی تہی کہ حریر پہنین اون کو خارش تہی
متفق علیہ مسلم کی روایت مین یہ ہے کہ اون دونون نے شکوہ جوون
کا کیا حضرت ؐ نے قمص حریر کی رخصت بخشی اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ
لبس حریر حرام ہے مگر واسطے کسی حاجت یا مصلحت کے یہی مذہب ہے شافعی
کا اور نزدیک مالک کے اصلا جائز نہین ہے ہدایہ مین کہا ہے کہ پہننا حریر
و دیبا کا حرب مین نزدیک صاحبین کے درست ہے سختی سلاح کو دور کرتا
ہے اور چشم دشمن مین مہیب تر ہوتا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کے مکروہ ہے بوجہ اطلاق نہی اور ضرورت مندفع ہے لبس مخلوط سے اور
صاحبین کہتے ہین کہ حریر خالص دافع تر ہے

ذکر استر و مثیخ حریر کا

ابو ریحانہ کہتے ہین نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجعل الرجل

فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیہ حریرا الحدیث
رواہ ابو داود والنسائی یعنی منع فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس سے کہ لگائے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند اہل
عجم کے یا لگائے مونڈہون پر کپڑا ریشمی مانند عجمیون کے معلوم ہوا کہ ابرہ
واستر دونون جامۂ ریشمی سے حرام ہین اور مونڈہون پر ریشمی کپڑے سے
مراد علم حریر ہے یعنی بطور سنجاف سے حریر ٹانکنا یا کام ریشمی کرنا یا کوئی چادر
ریشمی وغیرہ کا دوش پر رکہنا یا ترنج بنانا کہ یہ سب تصرفات ممنوع ہین

ذکر لبس حریر غیر خالص کا

تحریم حریر خالص کی رجال پر مجمع علیہ ہے رہا وہ حریر جو مشوب بالغیر ہو
سو اہل علم کا اوس مین اختلاف ہے مانعین کی دلیل حدیث حلہ
سیراء ہے یہ حدیث صحیحین مین علی مرتضی سے آئی ہے لکن تفسیر مین
اس حلہ کی اختلاف ہے کسی نے کہا وہ دہاری دار تہا اور کسی نے کہا
مختلف رنگ کا تہا یہ دونون تفاسیر دال علی المطلوب نہین ہین اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ حریر خالص تہا اور جسنے مشوب کو حرام نہین کہا
ہے اوس کی دلیل حدیث ابن عباس ہے نزدیک احمد وابو داود کے
اس لفظ سے کہ انما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الثوب المصمت
من قز اس کی سند مین خصیف بن عبد الرحمن راوی ضعیف ہے یہ حدیث

نزدیک ابو داود کی اس لفظ سے ہے نهی عن الثوب المصمت من الحریر

فاما العلم و سدی الثوب فلا باس به یعنی نری ریشم سی منع کیا ہے اور

جس کی دہاری ریشم کی ہے اور تانا ریشم کا ہے اوسکا مضائقہ نہین جس

کپڑے مین تانا بانا ریشم کا ہو اوسکا پہننا حرام ہے اور نزدیک صاحبین

کے لڑائی مین جائز ہے اور جسکا تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہے وہ مشروع

ہے نزدیک جمہور کے لیکن اسکا عکس مکروہ ہے مگر لڑائی مین غرضکہ

لڑائی مین نزدیک صاحبین کے حریر خالص جائز ہے اور نزدیک امام

ابو حنیفہ رح کے جس کا بانا حریر کا ہو اور تانا سوت کا وہ درست ہے اور

جس مین تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مطلقاً مباح ہے لیکن امام ربانی

قاضی محمد بن علی شوکانی اور ابن دقیق العید مشروع عرفی کو بھی نامشروع

کہتے ہین بدلیل حلۂ سیرا اس لیے کہ راجح یہی ہے کہ وہ ریشم خالص نہ تہا بلکہ

مشوب تہا مسوی شرح موطا مین کہا ہے کہ حلۂ سیرا وہ ہے جسمین خطوط

ہون یہ چادرین ہین حریر کی یا غالب اوسمین حریر ہوتا ہے اور حدیث علی

بن لبس قسی سے نہی آئی ہے رواہ اهل السنن الاربع شارح نے کہا ہے

قسی ایک قسم ہے کپڑے کی اوس مین ریشم کی دہاری ہوتی ہے اور طیبی

نے کہا یہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ریشم سی ملا ہوا ابن ملک نے کہا یہ نہی

جب ہے کہ سارا ریشمی ہو یا بانا ریشم کا ورنہ نہی تنزیہ کی ہوگی لیکن اولی یہی

ہے کہ مراد وشی سے مخلوط ہے واللہ اعلم اور جواز حریر خالص کا متن درر بہیہ
مین واسطے تداوی کے لکہا ہے نہ واسطی حرب کی بالجملہ تقوی ترک مثوب
ہے اور فتوی جواز لبس مثوب ہے واللہ اعلم

ذکر لباس معصفر و مزعفر کا

شیخ رح نی فرمایا ہے کپڑا کسم اور زعفران کے رنگ کا مردون کو حرام
ہے اور کسم مین علما کا اختلاف ہے بعض نے مطلق حرام کہا ہے اور بعض
نے کہا کہ اگر بعد بنّنے کے رنگا ہے تو حرام ہے اور اگر بعد رنگ کے بنا ہے
تو مباح ہے اور بعض نے کہا کہ اگر رائحہ اوسکا زائل ہو گیا ہے تو مباح ہے
والا حرام اور بعض نے کہا کہ پہننا اوسکا مجالس و محافل مین مکروہ ہے
اور گھر مین پہننا درست ہے مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہے اور
نماز پڑہنا اوس مین مکروہ ہے اور جو لال رنگ سوای کسم کے ہے
اوس مین بہی اختلاف ہے شیخ قاسم حنفی نے کہ اعاظم علماء متاخرین مصر
سے ہین یہ تحقیق کیا اور فتوی دیا ہے کہ حرام ہے بسبب رنگ کے پس ہر
لال رنگ حرام و مکروہ ہے انتہے شوکانی رح نے مصبوغ بالعصفر کو منہی
عنہ لکہا ہے بدلیل حدیث ابن عمر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہپر
دو جامہ معصفر دیکہے فرمایا ان هذه من ثياب الكفار فلا تلبسهما رواہ
مسلم وغیرہ اور حدیث علی مین بہی رفعا نہی آئی ہے لباس معصفر سے

رواه مسلم وغیرہ ایضا ابن عمرو کا لفظ یہ ہے اتی رسول اللہ صلعم وعلیّ ثوب مصبوغ بعصفر موردا فقال ما ھذا فعرفت ما کرہ الی قولہ احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اھلک فانہ لاباس بہ للنساء رواہ ابو داود یعنی مجھپر ایک کپڑا تھا کسنب کا رنگا ہوا گلابی اس سے معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے عصفر کہتے ہین رنگ سرخ کو ہیئت مخصوص پر تو جو حدیث دربارۂ لبس مطلق احمر آئی ہے جیسے حدیث براء کہ رایتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ کما فی الصحیحین معارض اس کی نہو گی اور اس باب مین اور حدیثین سے آئی ہین جمع درمیان اون کے اس طرح پر ہے کہ ممنوع وہ احمر ہے جو مصبوغ بعصفر ہو اور مباح وہ احمر ہے جو مصبوغ بعصفر نہو بالجملہ جامہ کسم کی رنگ کا مردون کو حرام ہے نہ عورتون کو

ذکر گلیم کا

حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گلیم اوڑہی ہے وعلیہ مرط مرحل من شعر یعنے چادر اون یا موئے یا کتان یا لٹہ قاموس مین کہا ہے مرط مرحل چادر صوف یا خز ہے نہایہ مین کہا ہے کہ مرط کبھی ریشم کی ہوتی ہے اور کبھی خز وغیرہ کی شرح وسطا اس مقدار کا شرح مشکوۃ مین لکھا ہے انتہے مین کہتا ہون کہ جو تفصیل اہل فقہ نے

دربارۂ الوان مختلفہ بابت جواز و عدم جواز بحق رجال لکھی ہے اکثر وہ
بے دلیل ہے حدیث سے فقط حرمت معصفر کی ثابت ہوتی ہے باقی
ساری الوان خواہ پختہ ہون یا خام جائزالاستعمال ہین بلکہ نزدیک
محققین کے فقط حرمت عصفر کی ہے نہ مزعفر وغیرہ کی یہ دوسری بات
ہے کہ رنگ سفید افضل الوان و مرغب فیہ و محبوب آنحضرت صلعم تھا اور
واسطی حیات و ممات کے یہی بیاض مقدم ہے

ذکر چادر کا

حدیث انس مین آیا ہے کہ احب ثیاب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
حبرہ تھا جسکو پہنتے تھے متفق علیہ حبرہ کہتے ہین چادر ساخت مین کو جسپر
لال دھاریان ہوتی ہین اور کبھی سبز اور وہ سوت سے بنی جاتی ہے
نظیر اوس کی ہمارے اس ملک ہند مین لنگی ہے دھاری دار بعض نے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رنگ سبز پسند تھا اس لیے کہ لباس اہل
جنت کا سبز ہوگا لہذا حبرہ کو دوست رکھتے تھے طبرانی و ابن السنی و ابو
نعیم نے روایت کیا ہے کہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ حدیث ابی رمثہ
تیمی مین آیا ہے کہ اتیت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وعلیہ وسلم ثوبان اخضران الحدیث
رواہ الترمذی مراد خضرت سے یا تو نری سبزی ہے یا خطوط سبز ہین
حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

ایک بار زمانۂ عباسیہ مین واسطی امتیاز شرفاء سادات کی اغیار سے یہ ٹہیری تہی کہ جو سید ہو وہ ہمیشہ سبز عمامہ باندہا کرے تاکہ بجبر دروَیت کی اطلاع اوس کے نسب عالی پر ہوجایا کرے اوسپر عملدرآمد رہا لکن بعض شعراء نے اس بارے مین یون کہا ؎

جعلوا لابناء الرسول علامة ان العلامة شان من لم یشہر
نور النبوة فی جباہ وجوہہم یغنی الشریف عن الطراز الاخضر

ذکر کساء ملبّد و ازار غلیظ کا

ابو بردہ نے کہا ہے کہ عائشہ رضؓ نے ایک چادر پیوندگی ہوئی اور ایک موٹا تہمد باہر نکالا اور کہا کہ حضرت صلعم کی روح اسی مین قبض کی گئی تہی متفق علیہ حدیث دلیل ہے حضرت صؐ کے زہد پر اور مسنونیت پیوند جامہ ولباس خشن پر خصوصا آخر عمر مین واللہ اعلم

ذکر بچہونی اور فرش کا

عائشہ رضؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر جسپر سوتے تہے چمڑے کا تہا اوس کے اندر چہال کہجور کی یعنی بجاے روئی کے بہری تہی متفق علیہ شمائل ترمذی مین آیا ہے حفصہ سے کہ حضرت صؐ کا بچہونا ٹاٹ کا تہا ظاہر یہ ہے کہ کبہی ویسا ہوتا تہا اور کبہی ایسا یا سوتی کا بچہونا چمڑے کا تہا اور بیٹہنے کا ٹاٹ کا اور گہر و مسجد مین زیادہ استعمال بوریے کا رہتا تہا بوریے

بیٹہنا اور سونا سنت ہے ایک بار حضرتؐ بوریے پر سوئے تھے بدن مبارک پر نقش بوریا ہو گیا تہا یہ قصہ حدیث شریف مین بطولہ آیا ہے اور رسالہ راہ سنت مین والد مرحوم نے اوسکو نظم کیا ہے س

بہ بوریا نہی پاکہ از فقیران ست | قدم منہ بہ نیستان کہ جای شیران ست

ذکر تکیے کا

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرتؐ کا وساد جس پر تکیہ کرتے تہے چمڑے کا تہا بہرا ہوا اوسکا پوست تہا خرمے کا رواہ مسلم یعنی تکیہ لگا کر بیٹہتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکہتے اس سے استحباب استعمال بستر و تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے معلوم ہوا لکن تنعم مین زیادہ انہماک و اسراف نہو بدلیل حدیث ابن عباس کل ماشئت والبس ماشئت ما اخطأتك اثنتان سرف ومخیلۃ رواہ البخاری یعنی ہر طعام و لباس مباح کے کہانے پہننے کا اختیار ہے جب تک کہ اسراف و تکبر نہو اور حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے کہ البسوا ما لم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ الحاصل حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تکیہ پسند تہا اور آپ تکیہ لگاتے تہی اور تکیہ و خوشبو کی رد کرنے سی منع فرماتے تہے بالجملہ طریقہ حضرت صلعم کا یہ تہا کہ دنیا مین زہد کرتے اور متاع و لذات دنیا سے اعراض فرماتی اور لباس موٹا اور پہٹا پرانا پہنتے اور جیسا کپڑا میسر ہوتا

بی تکلف پہنتے اور کبہی بیان جواز کے لیے نفیس وقیمتی کپڑا بہی پہن لیتے لکن فی الفور کسیکو بخش دیتے اسی جگہہ سے اہل علم نے کہا ہے کہ یہ قید رکہنا کہ کپڑا نفیس ہی ہو اور تکلف کرنا لباس مین خلاف سنت ہے اگرچہ اصل اشیاء مین اباحت ہے اور اگر کوئی شخص موٹا حقیر کپڑا واسطے اظہار زہد یا طمع وسوال کے یا بطور ریاء وسمعہ کے پہنتا ہے تو یہ خلاف سنت ہے بلکہ اہل خیر ودیانت نے بقصد ستر حال وعفت واظہار غنا کے اچہے نفیس عمدہ کپڑے پہنے ہین تاکہ چشم اہل دنیا مین محتقر ہنون

ذکر قناع کا

حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ہم اپنے گہر مین دوپہر کی گرمی مین بیٹہے تہی کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا هذا رسول الله مقبلا (متقنعا) رواہ البخاری یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر سے سر اپنا ڈہانکی ہوئے آتے ہین یہ ڈہانکنا سر کا گرمی سے تہا یا اس لیے کہ کوئی آپکو نہ پہچانی اس سی جواز قناع کا واسطی حرارت وبرودت ونحوہا کے ثابت ہوا

ذکر تعدد فراش کا

جابر سے فرمایا تہا کہ ایک بستر واسطے مرد کے دوسرا بستر واسطی عورت کے اور تیسرا بستر واسطی مہمان کے ہے اور چوتہا بستر واسطی شیطان کے رواہ مسلم عورت کے لیے بستر جدا گانہ اس لیے فرمایا کہ شاید کسی وقت

مرد بسبب مرض یا کسی اور عذر کی تنہا سوئی ورنہ بیبیون کی ساتھہ سونا اولی اور اوثق لسنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ اپنے ازواج کے سوتے تھے وقال تعالی ھن لباس لکم وانتم لباس لھن یہ آیت بھی باشارہ النص یا بفحوای خطاب اسی طرف مشیر ہی

ذکر نشست کا حریر و دیباج پر

اس کی نہی حدیث حذیفہ مین آئی ہے متفق علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچھانا حریر کا اور سونا او سپر اور بنانا تکیہ و پردہ کا حریر سے لاباس بہ ہے اور ابو یوسف و محمد رح نے مکروہ کہا ہے یعنی حرام اور یہی حق ہے اس لیے کہ لفظ حدیث نہانا عن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ صریح ہے تحریم مین متن و دررہیہ مین بھی نہی لکھی ہے افتراش حریر سے ابن القیم نے کہا ہے کہ اگر یہ نص نہ آتی تب بھی نہی عن اللبس متناول افتراش کو ہوتی جس طرح کہ تناول التحاف کو ہے کیونکہ لغۃ و شرعاً یہ لبس ہے جس طرح انس نے کہا تھا قمت الی حصیر لنا قد اسود من طول مالبس بسط اس مسئلہ کا شرح دررہیہ مین ہے رہا یہ امر کہ حرمت افتراش کے مردون پر ہے یا عورتون پر بھی سو اس مین اہل علم کا اختلاف ہے خراسان کے شوافع نے دونون پر حرام کہا ہے اور عراق کے شافعیہ نے عورتون پر جائز بتایا ہے اول مذہب رافعی سے ہے اور ثانی مختار نووی

ابن عباس و انس افتراش کو جائز کہتے ہین مذہب حنفیہ بہی یہی ہے
اس دلیل سے کہ افتراش اہانت ہے لکن یہ کوئی ایسی علت نہین ہے
کہ لائق استدلال کے مسائل شرعیہ پر ہوسکے برفرض عدم معارض حالانکہ
دلیل صحیح معارض اس کی موجود ہے واللہ اعلم

ذکر جبہ طیالسیہ کسروانیہ کا

حدیث اسما بنت ابی بکر مین آیا ہے کہ اسمار نے ایک جبہ طیلسان کسروانی
کا نکالا اوس مین ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تہا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور
اوس کی دونون کشادگیان بہی ریشمی کپڑے سے لگی ہوئی تہین الحدیث
رواہ مسلم طیلسان کہتے ہین چادر صوف سیاہ کو اور یہ جبہ شاید مدور تہا
اور کسروانی نسبت ہی طرف بادشاہ فارس کے ایک کشادگی آگے تہی
اور ایک پیچہے جس طرح بعض جبون مین آگے پیچہے دامن کہلے ہوتے ہین بہر
حال اون دونون چاکون پر حریر کی سنجاف لگی ہوئی تہی یہ سنجاف چار
انگشت سے زیادہ نہ تہی کہ معارض حدیث عمران ٹہیری اور وہ جو حدیث
عمران مین آیا ہے کہ لا البس القمیص المکفف بالحریر رواہ ابو داود سو
محمول ہے زیادہ پر چار انگشت سی یا حمل اوسکا ورع وتقوے پر کرنا چاہیے

ذکر ازار زنان

حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ جب حضرت نے ذکر ازار کا کیا تو اسمار نے کہا

که ازار عورتون کی کیسی ہو فرمایا ایک بالشت لٹکی کیا پاؤن کہلے رہین گے
فرمایا ایک ہاتھ لٹکائے اس سے زیادہ نکرے رواہ مالک وابی داود والنسائی
وابن ماجة دوسری روایت مین نزدیک ترمذی ونسائی کے ابن عمر سے
یون آیا ہے کہ فرمایا فیرخین ذراعا لا یزدن علیه مراد دراز کرنا ہے ازار
کا ایک بالشت یا ایک گز شرعی تک تاکہ قدم ڈہکے رہین حدیث دلیل ہے
اسپر کہ عورت کو ستر قدم چاہیے ایسی ازار نہ پہنے جس سے پاؤن کہلے
رہین اس زمانی مین جو پاجامہ تنگ چوڑی دار عورتون مین مستعمل ہے
وہ خلاف اس حدیث کے ہی اور کلی دار پاجامہ اگرچہ ساتر اقدام ہوتا ہے
لیکن اوس مین سرف ومخیله موجود ہے جو ازار معمول عہد نبوت تہی وہ
ان ہر دو امر سے خالی تہی اوس طرح کی ازار کا رواج حدیده واطراف
یمن مین اب تک موجود ہے وہ ایک تہمد ہیئت خاص کا ہے جس سے
اقدام نسوان مستور رہتے ہین

ذکر ازار مردان

ابن عمر نے کہا ہے میرا گذر حضرت صلی الله علیه وآله وسلم پر ہوا میری ازار
مین استرخا تہا فرمایا اے عبد الله اپنی ازار اونچی کر مینے اونچی کی فرمایا اور
زیادہ کر مینے اور زیادہ کی جب سے مین ہمیشہ قصد اوس کے اونچا
رکہنے کا کرتا ہون بعض قوم نے کہا کہان تک اونچا کرتے ہو کہا انصاف ساق

رواه مسلم حدیث دلیل ہے تعیین موضع رفع پر یہی اندازہ ہے ازار
یعنی تہمد کا اور جو بجای اوس کے ہو دوسری حدیثون مین بھی آیا ہے
سنت یہی مقدار ہے اور تا کعبین جائز ہے اور کعبین سے نیچے حرام اور
لائق آتش دوزخ ہے عکرمہ کہتے ہین مینے ابن عباس کو دیکہا کہ وہ تہمد
باندہتے اور حاشیہ تہمد کا آگے کی جانب سے پشت قدم پر رکہتے اور
پیچہے سے اوسکو اونچا کرتے مینے کہا تم تہمد کیون اس طرح باندہتے ہو کہا
مینے حضرت کو اسی طرح تہمد باندہتے دیکہا ہے یعنی گاہ گاہ رواه ابو داود
معلوم ہوا کہ اونچا رکہنا ازار کا پیچہے سے کافی ہے عدم اسبال مین حدیث
ابو سعید مین رفعاً آیا ہے اِزرۃ المومن الی انصاف ساقیہ لاجناح علیہ
فی ما بینہ وبین الکعبین وما اسفل من ذلک ففی النار الحدیث رواه
ابو داود وابن ماجۃ حدیث دلیل ہے جواز اسبال پر ما فوق کعبین اور
اس سے اسفل کو نار مین فرمایا ہے اور یہ کلمہ تین بار کہا

ذکر خز کا

حدیث ابو الرجا مین آیا ہے کہ عمران بن حصین ہمپر باہر آے وہ مطرف
خز اوڑہے ہوے تھے الحدیث رواه احمد مطرف وہ کپڑا ہے جس کے
دونون طرف کنارا ہو قاموس مین کہا ہے مطرف چادر خز کو کہتے ہین جو
مربع دہاری دار ہو اور خز کہتے ہین اوس کپڑے کو جو بنے ریشم کا ہو اور

بعض نے کہا جو تشبیہ وصوف کا ہو اس جگہہ یہی قول اخیر مراد ہے اردو مین خر کو شتر بولتے ہین

ذکر اطلاق تکمہ کا

معاویہ بن قرہ عن ابیہ کہتے ہین مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیا ایک جماعت مزینہ کے ساتھہ یعنی بیعت اسلام کرنے کو اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور حضرتؐ بیٹھے تھے گھنڈیان گریبان کی کھلی ہوئی تھین مینے اپنا ہاتھہ اندر گریبان قمیص کے کرکے مہر نبوت کو چھوا رواہ ابو داود حدیث دلیل ہی اطلاق ازرار پر اور گریبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینۂ مبارک پر تھا احادیث کثیرہ اسی پر دلیل ہین اور چھونا مہر نبوت کا بغرض تیمن وتبرک کی تھا یہ علامت نبوت کی خاص ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی

پیغام حسد انجنت آدم آورد	انجام بشارت ابن مریم آورد
باجملہ رسل نامۂ بی خاتم بود	احمد برنامئہ وخاتم آورد

صلی اللہ تعالی علی خاتم الانبیاء وسلم

ذکر پیوند لگانی کا کپڑی مین

عائشہ کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے فرمایا یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فیکفیک من الدنیا کزاد الراکب وایاک و

مجالسة الاغنياء ولا تستخلقي ثوبا حتى ترقعيه رواه الترمذی وقال
هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح بن حسان وقال
محمد بن اسمعيل صالح بن حسان منكر الحديث یعنی اے عائشہ اگر تو
چاہتی ہے ملنا مجھسے یعنی دنیا و آخرت مین تو چاہیے کہ کفایت کرے تجھکو
دنیا سے بقدر توشہ سوار کے اور بچتی رہ ہمنشینی سے اہل دولت کی اور
نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پھینکدے اوس کو بسبب کہنگی کے یہانتک
کہ پیوند کرے تو اوسکو توشۂ سوار اس لیے کہا کہ سوار تیز چلتا ہے منزل
پر جلد پہونچتا ہے اوس کو تھوڑا سا توشہ کافی ہے بخلاف پیادہ کے اوسکو
سفر مین دیر لگتی ہے وہ زیادہ توشہ لیتا ہے اسمین ترغیب دی ہے
قناعت علی الیسیر پر اور ہمنشینی سے دولتمندون کی اس لیے منع فرمایا کہ
اونکی صحبت باعث ہوتی ہے محبت شہوات و لذات و لہوات دنیا پر ؎

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست   کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم
زهرة الحياة الدنيا الخ ایک روایت مین فرمایا ہے کہ صحبت سوتی اسے
بچو کہا وہ کون ہین فرمایا اغنیا انتہی یعنی تونگرون کے دل سخت و
سیاہ ہوتے ہین گویا اونمین جان ایمان کی نہین ہے سو جب وہ مردہ
دل ٹھیرے تو پھر اون کی پاس بیٹھنے سے کیا حاصل بجز اس کے کہ اپنا

دل بہی مردہ ہوجائے سہ

درمجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را　　افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را

اور پیوند لگا کر پہننے کی رغبت دلائی یعنے طریقہ کفایت مؤنت اور عدم
سوال و ترک حرص کا بتلایا بلکہ اس مین کسر نفس و رفع تکبر بہی حاصل ہے
حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایام خلافت مین خطبہ پڑہا
اوس وقت اون کی تہمد مین بارہ پیوند لگے تہے اسی جگہہ سے حدیث
ابو امامہ مین رفعا آیا ہے الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان
ان البذاذۃ من الایمان رواہ ابو داود تم نہین سنتے تم نہین سنتے کہ
ترک زینت کرنا اخلاق ایمان مین سے ہے حدیث دلیل ہے اس
بات پر کہ میلا کچیلا رہنا اور سادگی پر قانع ہونا اور پہٹا پرانا کپڑا پہننا
نشانی ایمان کی ہے یعنی جبکہ مقصود اس وضع سے زہد فی الدنیا اور
رغبت فی الآخرۃ ہو نہ ریا و سمعہ و حیلۂ گدائی و نحوہا سوید بن وہب ایک
مرد سے جو کہ ابناء صحابہ سے تہا اور اپنے باپ سے راوی ہے رفعا ناقل ہین یہ
کہ جس نے پہننا جامۂ جمال کا ترک کر دیا اور وہ ایسے لباس پر قدرت
رکہتا ہے دوسری روایت مین ہے کہ براہ خاکساری چہوڑ دیا تو اللہ اوسکو
حلۂ کرامت کا پہنائیگا اور جس نے بیاہ کیا اللہ کے لیے اللہ اوس کے سر پر
تاج شاہی رکہیگا رواہ ابو داود و روی الترمذی منہ عن معاذ بن

انس حل بث اللباس مطلب یہ ہوا کہ جس نے بخوف خدا یا بامید حصول رتبۂ آخرت یا بنظر حقارت زینت دنیا لباس عمدہ ترک کردیا تو اوس کو آخرت مین حلۂ کرامت ملیگا یا جس نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو اس کی برابر نہین ہے نہ کفارت مین نہ عزت مین نہ غنا مین اور یہ نکاح محض اللہ کی رضا کے لیے کیا یا واسطے حفظ نفس کے فتنہ زنا وغیرہ سے یا بغرض محافظت دین وطلب نسل کے تو بہشت مین اوس کے سر پہ ایک تاج بادشاہی کا رکھا جایگا یا یہ کہ وہ دنیا و آخرت مین موقر ہوگا

ذکر سوتی کی چھاپ کا

حدیث علی رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسی والمیاثر رواہ اهل السنن الاربع یعنی منع کیا مجھکو حضرت نے پہننے سے سوتی کی چھاپ کے اور قسی اور زین پوش ریشمی سے معلوم ہوا کہ جس کپڑے پر تحریر ذہب خالص کی ہو اوسکا پہننا منع ہے اور جب چھاپ نادرست ٹھیرے تو جامۂ زرنگار اور وہ کپڑا جسمین سونے کے تار ہون بالاولی حرام ہوگا اسی طرح رکوب خز ونمار سے حدیث معاویہ مین نہی آئی ہے رواہ ابوداود والنسائی یعنی ریشمی کپڑے کی اور چیتے کے چمڑے کے زین پوش پر

سوا ر ہو خز زمان سابق مین وہ کپڑا تہا جو صوف و ریشم سے بُنا جاتا تہا
وہ مباح ہے صحابہ و تابعین نے اوسکو پہنا ہے اگر وہی خز مراد ہے تو
علت نہی کی تشبیہ عجم ہے بطریق تکبر کے اور اگر مراد ریشم خالص ہے
تو وہ مطلقاً حرام ہے اس جگہ یہی اخیر قسم مراد ہے اور خبر دی ہے کہ
آخر زمانے مین ایک قوم پیدا ہوگی جو خز و حریر کو حلال جانے گی یہ
قسم زمان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین نہ تہی اس لیے یہ اخبار داخل
معجزہ سید ابرار ہے بعض شراح نے کہا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا ہے
کہ تمام یا اکثر اوسکا ریشم ہو

ذکر جامۂ قطر کا

انس کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیمار تہے باہر تشریف لائے
ٹیکا لگائے ہوئے اسامہ پر حضرت پر قطر کا کپڑا تہا کہ بطور ردا ہی کے ڈالا
تہا پہر صحابہ کو نماز پڑہائی رواہ فی شرح السنۃ قطر ایک قسم ہے چادر کی
کہ اوس مین کچہ سرخ دہاریان ہوتی ہین عائشہ رضی اللہ عنہا کا لفظ
یہ ہے کان علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثوبان قطریان غلیظان
وکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ الحدیث رواہ الترمذی یعنی حضرت
پر دو کپڑے موٹے قطری تہے جب بیٹہے اور پسینا آتا تو وہ بدن پر بہاری
ہو جاتی بعض نے کہا ہے قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین مین یہ کپڑا وہان کا

تہا حدیث دلیل ہے جواز لباس خشن پر اہمین زہد و تواضع ہے واسطے اللہ تعالے کے ۔

ذکر چادر سرخ و سیاہ و شملہ کا

ہلال بن عامر کے باپ کہتے ہین کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منے مین خطبہ پڑہتے ہوئے دیکہا ایک خچر پر آپ کے اوپر ایک چادر سرخ تہی رواہ ابو داود ظاہر یہ ہے کہ بالکل سرخ تہی لکن اہل علم نے کہا ہے کہ خطوط سرخ تہے یعنی لال دہاری کی لنگی اوڑہے ہوئے تہے عائشہؓ کہتی ہین حضرتؐ کے لیے ایک چادر سیاہ طیار کی گئی آپ نے اوسکو پہنا جب اوس مین پسینا آیا تو اون کی بو پائی آپ نے اوسکو پہینکدیا یعنے بسبب لطافت مزاج شریف و لطافت طبع منیف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوئے ناخوش سے سخت نفرت تہی کیونکہ خلاف لطافت و طہارت ہے جابر کہتے ہین مین پاس حضرتؐ کے آیا آپ گوٹ ماری ہوئی بیٹہے تہے آپ کی چادر کے پہندنے آپ کے قدمون پر پڑے تہے رواہ ابو داود اس طرح کے بیٹہنے کو احتبا کہتے ہین اس کی شکل یہ ہے کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون گہٹنے کہڑے کردے اور دونون ہاتہ یا کوئی کپڑا گرد گہٹنے کے لپیٹ کر سہارے کے لیے بیٹہے

ذکر قباطی کا

دحیہ بن خلیفہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس قباطی آئی ہی
ایک قبطیہ مجھکو دیا اور فرمایا اس کے دو ٹکڑے کر ایک ٹکڑے کا قمیص بنا
اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دے کہ وہ اوسکو اوڑہنے بنائے جب مین
پشت پہیر کر چلا تو فرمایا اپنی عورت کو حکم دے کہ اس کے نیچے ایک اور
کپڑا یعنی بطور استر کے لگائی تا کہ بال و بدن ظاہر نہو یعنی بسبب باریکی کے
رواہ ابی داود قباطی ایک باریک سفید کپڑا ہوتا ہے مصر مین بنا جاتا ہے
حدیث دلیل ہی اسپر کہ مرد کو باریک کپڑا پہننا درست ہے اگرچہ واصف
بدن ہو اور عورت ایسا باریک کپڑا نہ پہنے جس سے بدن دکھائی دے
جیسے جالی و لاہی ونحوہما

ذکر باریک کپڑی کا

عائشہ کہتی ہین اسماء بنت ابی بکر پاس حضرتؐ کے آئین وہ ثیاب رقاق
یعنی باریک کپڑے پہنے تہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی
طرف سے منہہ پہیر لیا اور فرمایا ای اسماء عورت جب ایام حیض کو پہونچے
یعنی بالغ ہو جائے تو ہرگز درست نہین ہے کہ کوئی عضو اوسکا دیکھا جائے
مگر یہ اور یہ یعنی چہرہ اور ہاتھ رواہ ابی داود یہ ستر عورت ہے واسطی عورت
کے اور حجاب یہ ہے کہ گہر سے باہر نہ نکلے روبرو لوگون کے اگرچہ بدن ڈہکا
ہو اور یہ خاص حکم تہا حضرتؐ کے ازواج مطہرات کو اور امت کی عورتو نکے لیے

حجاب مستحب ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بدن عورت کا باریک کپڑے
کے اندر سے نظر آئی تو وہ عورت حکم برہنگی کا رکھتی ہی ولہذا علقمہ
اپنی مان سے ناقل ہین کہ حفصہ دختر عبدالرحمن پاس عائشہ صدیقہ کے
گئی وہ ایک باریک اوڑہنی پہنے تہی عائشہ نی اوس خمار کو پہاڑ ڈالا
اور ایک موٹی اوڑہنی اوسکو اوڑہادی رواہ مالک حفصہ دختر برادر
عائشہ تہین عائشہ نی اون کو باریک اوڑہنی مین دیکھکر غصہ کیا اور
واسطی تادیب و تعلیم کے اوس باریک اوڑہنی کے دو ٹکڑے کر ڈالی
اور اوس کی عوض خمار کثیف پہنا دیا اہل علم و دین کی شان حق مین اپنی
اور بیگانے کی دربارہ امر معروف و نہی عن المنکر یہی ہوتی ہے

ذکر درع قطری کا

عبداللہ بن ایمن کے باپ کہتے ہین مین پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے
گیا وہ ایک درع قطری پہنے ہوئے تہین جس کی قیمت پانچ درہم تھے
مجھسے کہا تو اپنی نگاہ طرف میری کنیز کے اوٹھا اور اوس کو دیکھ کہ وہ
عار کرتی ہے اور راضی نہین ہوتی کہ اس کپڑے کو گھر مین پہنے یعنی
حیا جابی اس کی کہ اس کو پہنکر باہر نکلے حالانکہ اسی کپڑے کا ایک درع
میرا زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا جب کسی عورت کو مدینہ
مین بیاہ کے لیے سنوارتی تو وہ مجھسے اس کپڑے کو عاریت منگوا بھیجتی

رواہ البخاری اس مین دلیل ہے زہد پر اور در پردہ نصیحت وہدایت ہے
پہننے پر جامۂ کم قیمت کی اور دلیل ہی جواز استعارۂ لباس پر شادی وغیرہ مین

ذکر قبای دیباج کا

جابر کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن قبای دیباج پہنی
پھر جھٹ پٹ اوتار کر پاس عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجدی عمرؓ نے وہ دو ہزار
درہم کو بیچ ڈالی رواہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ لباس ریشمی کا پہننا منع
ہے اور اگر وہ دیباج خالص نہ تھا تو خلاف تقوی جانکر اوسکو دور کردیا

ذکر ایک پیچ کا

ام سلمہ کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پاس آئی اور مین
اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا ایک پیچ دے سر پر نہ دو پیچ رواہ ابو داود یعنی
سر پر اور گلی کے نیچے ایک پیچ کافی ہے نہ دو پیچ تاکہ اسراف و مشابہت
ساتھ مردون کے نہو قال الطیبی ظاہر یہ ہے کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو
زنان عرب کی عادت ہے کہ سر کو کپڑے سے ڈھانکتی ہین جیسے عصابہ
جسکو ہیان کی زچہ سر سے باندھتی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک پیچ کافی
ہے زیادہ نہ لپیٹے تاکہ مشابہ دستار نہو

ذکر جامۂ جدید کی پہننے کا

ابو امامہ کہتی ہین عمر بن خطاب نے ایک نیا کپڑا پہنا پھر کہا الحمد للہ الذی

کساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي پهر کها مينے حضرت کو سنا

فرماتے تهے کہ جس نے جامۂ نو پہنکر یون کہا اور پرانا کپڑا ایک صدقہ

کردیا وہ اللہ کی پناہ وحفظ وستر مین رہیگا زندہ ومردہ رواہ احمد

والترمذي وقال هذا حديث غريب ابن ماجة ابن مطر کا لفظ یہ ہے

کہ علی رض نے ایک کپڑا تین درہم کو مول لیا پہر کہا الحمد لله الذي رزقني من

الرياش ما اتجمل به في الناس فاواري به عورتي پہر کہا مینے حضرت کو سنا

کہ اسی طرح کہتے تہے رواہ احمد

ذکر نام رکہنے کا جامہ کو

ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت جب نیا کپڑا پہنتے تو اوسکا نام لیتے یعنی پگڑی

یا کرتہ یا چادر پہر کہتے اللهم لك الحمد كما كسوتنيه اسألك خيره و

خير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له رواه الترمذي وابو داود

حدیث معاذ بن انس مین فرمایا ہے جسنے کپڑا اپہنا پہر کہا الحمد لله الذي

كساني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة تو اوس کے اگلے پچہلے

گناہ بخش دیے جاتے ہین رواہ ابو داود **ف** اہل علم ودین کا تجربہ

ہے کہ جو شخص گناہ نہین کرتا ہے اوس کے کپڑے جلد پہٹے پرانے نہین ہوتے

اور عاصی کا لباس جلد کہنہ وبوسیدہ ہو جاتا ہے یعنی دنیا وبرزخ مین یہی

وجہ ہی کہ اکثر موتی کا کفن باقی نہین رہتا بلکہ تن وبدن بہی اور بعض صلحا کا

کفن باوجود طول زمن کے بلکہ تن و بدن بدستور باقی رہتا ہی واللہ اعلم

ذکر موزہ کا

شیخ کہتی ہین سیاہ موزہ کا رکہنا سنت ہی اور زرد رخصت اور سرخ بدعت نجاشی نی حضرتؐ کو دو سیاہ موزے سادے بطور ہدیہ کے بہیجے ستے آپ نی اونکو پہنا پہر وضو کیا اور اونپر مسح فرمایا مین کہتا ہون اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی نے ابن بریدہ عن ابیہ سے روایت کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ موزے بلا تفتیش اس امر کے پہنے کہ اونکا چمڑا مدبوغ ہے یا نہین اور مردار کا ہے یا مذبوح کا ہے اس کی کچہہ جستجو نکی اور ظاہر حال پر عمل کیا اس سے حکم کورے کپڑے اور بوریوں اور شطرنجی وغیرہ فروش وبسط و دیگر اشیاء کا معلوم ہوا کہ جب ظاہر مین نجاست نہو تو حکم طہارت کا ہے انتہی مسح کرنا موزے پر سنت صحیحہ سے ثابت ہی اور ترک نہین کرتا اوس کو مگر مبتدع ضال اور مسح کرنا موزے پر اگر طہارت کاملہ پر پہنا ہے یعنی متیمم و معذور نہین ہے تو درست ہے کیونکہ ان کی طہارت ناقص ہے اور اگر ایک مسلمان نے پہلے پاوٴن دہوئے پہر موزہ پہنا پہر وضو کیا پورا پہر اوس کو حدث ہوا تو اوس کو ہمارے نزدیک مسح کرنا روا ہے اور جورب بہی روا ہے حکم موزہ کا رکہتا ہے

ذکر پاپوش کا

پہننا جوتی کا سنت ہے قتادہ کہتے ہین مینے انس بن مالک سے کہا کہ
حضرتؐ کا نعل کیسا تہا کہا اوس کی دو قبال تہے قبال کتے ہین وہ وال کو
جو درمیان دو انگشت کے ہوتا ہے اور رہے
اوس کی تسمہ ہے حضرتؐ نبوت سے پہلے ایام عسرت مین برہنہ پا بہی
چلے ہین پہر ابتدای نبوت سے تا آخر مرض الموت کبہی ننگے پاؤن نہو
مگر صحن کعبہ مین یا کسی جاے عبادت مین اور بعض اعزہ صالحین کہ کوچہ
و بازار مین ننگے پاؤن چلتے پہرتے ہین سو یہ خلاف سنت ہے ہان اگر
صحرا ہو اور براہ انکسار و تواضع چلے تو جائز ہے یا بسبب عسرت و فقر کے
اگر جوتا میسر نہوے تب بہی روا ہے انتہے کلام الشیخ مین کہتا ہون حضرتؐ نے
نعل واحد مین چلنے سے منع کیا ہے یہ نہی حدیث جابر مین رفعا نزدیک
مسلم کی آئی ہے اور ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے لا یمشی احد کم فی نعل
واحد لیحفهما جمیعا او لینعلهما جمیعا متفق علیہ اس حدیث سے
فی الجملہ اشارہ طرف جواز احفار کے نکلتا ہے بشر حافی برہنہ پا رہا کرتے تہے

نزدہ ام بر سر جہان پا پوش بی سبب این برہنہ پائی نیست

اور حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ جب تسمہ جوتے کا ٹوٹ جاے تو ایک جوتے
مین نہ چلے جب تک کہ اوسکو درست نکر لے اور نہ ایک موزے مین چلے
رواہ مسلم اور وہ جو حدیث عائشہ مین چلنا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

اور دوسری روایت مین چلنا عایشہ کا ایک نعل مین آیا ہے رواہ الترمذی
سو یہ امر نادر اًصحن خانہ مین تہا یا واسطی ضرورت یا بیان جواز کے ہوگا
علاوہ اس کے اس حدیث کی صحت مین بہی کلام ہے ابن عمر کہتے ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی پاپوش پہنتے تہے جس مین بال نہوتے
رواہ البخاری یعنی صاف چمڑی کے انس نے کہا حضرت کے نعل مین دو
تسمے تہے رواہ البخاری ایک تسمہ درمیان انگوٹھے اور اوس کے پاس کی
اونگلی کے ہوتا تہا اور دوسرا درمیان بیچ کی انگلی اور اوس انگشت کے جو
اوس کی متصل ہے جس کو بنصر کہتے ہین یہ پاپوش عرب ہندی مین چپل
کہلاتی ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے کثرت سے جوتا پہنا کرو کہ مرد جبتک
منتعل ہے راکب ہے رواہ مسلم اور ادب پہنے کا یہ ہے کہ پہلے پائے
راست مین پہنے اور جب اوتارے تو پائے چپ سے شروع کرے تاکہ پہنے
پہننے مین اول اور اوتارنی مین آخر ہو متفق علیہ من حدیث ابی ھریرۃ
برفعہ ابن عباس نے کہا حضرت کی نعل مین دو قبال مثنی الشراک تہے
رواہ الترمذی یعنی دوہر اتسمہ تہا تاکہ چہبین نہین اور استوار رہین اور
حدیث جابر مین کہڑے ہوکر جوتا پہنے سے منع فرمایا ہے رواہ اہل السنن لکن
یخبب ہے کہ کہڑی ہوکر پہننے مین مشقت ہو نہ مطلقا واللہ اعلم ابن عباس نے
کہا سنت ہی کہ جب جوتا اوتارنی کو بیٹھے تو نعلین کو اپنی پہلو کے پاس رکہہ لے

رواہ ابو داود یعنی جوتی سمیت نہ بیٹھے بلکہ جوتا اوتار کر بیٹھے کہ ادب اسی مین ہے
اور اوسکو جانب چپ رکھے نہ جانب راست اور نہ سامنے اور نہ پیچھے

ذکر خاتم کا

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے پہلے یعنی قبل حرمت زر کے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پہر اوس کو پہینک کر چاندی کی بنوائی اوسکا نگینہ بطن کف سے ملا رہتا تھا متفق علیہ اور حدیث علی مین تختم ذہب سے منع فرمایا ہے رواہ مسلم اور حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ ایک مرد کے ہاتھ مین خاتم زر دیکھکر فرمایا کہ یہ ایک چنگاری ہے آگ کی رواہ مسلم بطولہ حدیث طویل انس مین آیا ہے کہ حلقہ حضرتؐ کی انگشتری کا چاندی کا تھا رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ حلقہ و نگین دونون چاندی کے تھے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہ ہے کہ حلقہ چاندی کا اور نگین حبشی تھا متصل ہتیلی کے رکھتے متفق علیہ یعنی سیاہ رنگ کا تھا یا ساخت حبش یا خواتم متعدد تھے جو تھا لفظ یہ ہے کہ انگشتری کو بنصر دست چپ مین پہنتے تھے رواہ مسلم اور حدیث علی مین نہی آئی ہے تختم سے وسطی اور انگشت متصل وسطی مین رواہ مسلم عبد اللہ بن جعفر سے پہننا انگشتری کا دست راست مین بھی رفعاً آیا ہے رواہ ابن ماجۃ اور ابو داؤد مین ابن عمر سے بائین ہاتھ مین پہننا مروی ہے معلوم ہوا کہ دونون صورتین جائز ہین لیکن اکثر

احوال مین جانب چپ ہی استعمال فرماتے تھے اور حدیث بریدہ مین پیتل کی انگوٹھی کو ناپسند فرما کر کہا کہ اس سے بوی اصنام آتی ہے اور لوہے کی انگوٹھی کو زیور اہل نار فرمایا ہے اور چاندی کی انگوٹھی کو کہا کہ ایک مثقال ہو یعنی اس سے کم وزن ہو روا ہ الترمذی وابوداود والنسائی

ذکر گھنگرو کا

زبیر نے کہا کہ ایک کنیز میری آزاد کی ہوئی میرے بیٹے کو پاس عمر بن خطاب کی لیگئی اوس کے پانون مین گھنگرو تھے عمرؓ نے اونکو توڑ ڈالا اور کہا مینے حضرتؐ کو سنا ہے فرماتے تھے مع کل جرس شیطان رواہ ابو داود حدیث دلیل ہے اسپر کہ جس زیور مین آواز نکلے اوسکا پہننا حرام ہے خواہ پانون مین ہو یا اور کسی عضو مین بنانہ کنیز عبدالرحمن بن حیان انصاری پاس عائشہ کے تھی کہ اتنے مین ایک لڑکی آئی وہ جلاجل پہنے تھی یعنی گھنگرو وہ آواز کرتے تھے یعنی چھم چھم بولتے تھے عائشہؓ نے کہا کہ تم اسکو میرے پاس نہ لایا کرو مگر گھنگرو قطع کرکے مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے لا تدخل الملائکة بیتا فیه جرس رواہ ابو داود

ذکر زیور زر کا

بعض احادیث سے حرمت زیور زر کی عورتون پر بھی صراحةً ثابت ہوتی ہے جیسے حدیث ابوہریرہ نزدیک ابوداود کی اور حدیث اسماء نزدیک

نسائی وغیرہ کی اور حدیث اخت حذیفہ نزدیک ابو داؤد کی لیکن اہل علم
نے ان احادیث کو منسوخ ٹہیرایا ہے بحدیث علی رضی اللہ عنہ جس مین
حضرت ؐ نے یہ فرمایا ہے کہ حریر و سونا حرام ہے ذکور امت پر یعنی نہ زنان
امت پر اور کسی نے کہا مراد وہ سونا ہے جس کی زکوۃ نہین دی گئی ہر چند
تاریخ ان احادیث کی معلوم نہین ہے لیکن اتفاق جمہور ائمہ مذاہب حلت
ذہب پر واسطے زنان امت کے ایک علامت قوی ہے جواز استعمال
زیور زر پر واسطے اناث امت کے مگر اس کے ساتھہ ہی یہ بھی ہے کہ
حضرت ؐ کے ازواج و بنات نے چاندی ہی کے زیور پر اقتصار کیا تہا
اور زنان اہل بیت استعمال زیور زری پر ہیز رکہتی تہین یہ ایک قرینہ
قوی ہے افضلیت ترک زیور ذہب اور قصر پر زیور سیم کی واللہ اعلم بالصواب

ذکر فوطہ باندہنی کا

اسمین اختلاف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمر پر فوطہ باندہا یا
نہین باندہا اور قمیص پر فوطہ باندہنا مکروہ ہے اس لیے کہ حضرت ؐ نے
نہین باندہا ہے اور حرب و غزا و سفر مین کمر باندہنا منع نہیں ہے خواہ
جامہ پر باندہے یا پیراہن پر روضہ مین کہا ہے کہ جب نیا کپڑا قطع کری
یا پہنے تو ان ایام مین مبارک ہے جس طرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ جس نے
قطع کیا دن یکشنبہ کی اوس کو غم پہونچیگا اور مبارک ہوگا اور جس نے قطع

کیا دن دوشنبی کے وہ اوس کو مبارک ہوگا اور جسنی قطع کیا دن سہ شنبہ
کے اوس کو چور چرا کر لیجائیگا یا آگ اوس کو جلا دیگی یا پانی ڈبا دیگا اور جسنے
قطع کیا دن چہار شنبہ کے اللہ اوس کے رزق کو کشادہ کریگا اور کوئے
مشقت اوس کی طرف نہ آئیگی اور اوس کے لیے معیشت ہوگی اور جس نے
قطع کیا دن پنجشنبہ کی اللہ اوس کو علم و رزق دیگا اور جس نے قطع کیا دن
جمعہ کے اوس کی عمر و دولت زیادہ ہوگی اور جسنے قطع کیا دن شنبہ کے
وہ بیمار رہیگا جب تک کہ وہ کپڑا اوس کے بدن مین ہوگا شیخ نے یہ
روایت نقل کی لکن کچھہ کلام اسپر نہین کیا ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہو
کیونکہ کہین اتا پتا اسکا کسی کتاب صحیح یا سنن مین نہین لگتا علاوہ اسکے
سب ایام اللہ تعالی کے ہین کوئی دن منحوس نہین ہے اور نہ مخصوص ہے
واسطی کسی کام کے یہ اور بات ہے کہ جن ایام کی فضیلت آئی ہے جیسے جمعہ
وبخوہا اون ایام مین بنظر مین کوئی کام کرے لکن اس خبر مین روز شنبہ کو
نامبارک ٹہرایا ہے حالانکہ حدیث مین آیا ہے بارک اللہ فی یوم السبت والخمیس
یہ دلیل واضح ہے وضع و نکارت پر اس خبر کے جسکو صاحب روضہ نی نقل
کیا ہے ہان شیخ رح نے بعد اس کی یون کہا ہے کہ زاد المتوعین مین لکھا ہے
کہ یہ ایک قول ہے امیر المومنین علی رض کا اور یہ بات حدیث سے ثابت نہین
ہے انتہے مین کہتا ہون کہ مجھکو اس مین بہی تامل ہے کہ حضرت امیر کا یہ قول ہو

پہر شیخ نی کہا ہے کہ حدیث مین اسی وقت رہی کہ نیا کپڑا شب جمعہ یا روز جمعہ
کو بہ نیت نماز جمعہ پہنے اور عیدین مین جامۂ نو پہنے اوس کو مبارک کہنا چاہیے
کہ اوس کپڑے مین اوسکو مین سرور ہوگا بفضل اللہ و لطفہ و کرمہ انتہے لکن
اس حدیث کا نشان بہی معلوم نہوا کہ کس جگہہ کی ہے اور کیسی ہے روضہ
مین کہا ہے کہ جب نیا کپڑا پہنے دس بار انا انزلنا پڑہکر اور پانی پر دم کرکی
اوس کپڑے پر چہڑک دے اور کپڑا بنیت نماز کے پہنے اور نیا کپڑا پہن کر
دو رکعت نماز شکرانہ پڑہے پہر یہ دعا پڑہے الخ ہنوز وہ کپڑا اوس کی گردن
تک نہ پہونچا ہوگا کہ گناہ اوس کے معاف ہوجاوینگے اور سنت یہ ہے
کہ جب کپڑا بدن سے اوتارے اوسکو تہ کرکے رکہے ورنہ اوس کو شیطان پہنتا
ہے اور موزہ کو بہی حفاظت سے رکہے جب نیا کپڑا یا موزہ پہنے پہلے اعوذ
پہر بسم کہے اور اگر سورۂ فاتحہ تین بار یا سات بار وقت پہننے جامۂ نو یا باندہنے
دستار نو یا چادر نو یا موزۂ نو کی بدن پر پڑہ دے تو سرور پیدا ہوگا اور
صحت و عافیت سے رہیگا اور بیماری دور ہوگی اگر بیمار رہتا اور اگر قرضدار
ہے تو قرض ادا ہوجائیگا اور جلد دوسرا جامۂ تازہ میسر آئیگا اور پرانا کپڑا
اس فقیر و مسکین کو دیدے یا اپنے اہل و عیال کو بخش دے اگر وہ اس کے
مستحق ہون کہ اس کام مین اجر بسیار و ثواب بیشمار ہے انتہے یہ عبارت
روضہ کی اوسی طرح پر ہے جیسے اکثر ملا مشایخ کے بیانات ہوتے ہین نیا

اس کی کسی دلیل صحیح پر نہین ہے فقط دنیا جابہ کہنہ کا مسکین کو حدیث سی
ثابت ہے مجھکو حضرت شیخ اور اون کے امثال سے تعجب آتا ہے کہ آداب
صحیحہ ثابتہ مسنونہ کو چھوڑکر کیون متعلق ایسے اقوال رجال سے ہوتی ہین
بخاری رح نے کتاب ادب سفر مین چھہ سو ادب سے زیادہ لکھے ہین
جو خاص جناب رسالت صلعم اور اون کے اصحاب با جلالت سے ثابت ہین
پس آداب وسنن ماثورہ کے ہوتے ان اقوال غیر مستند پر عمل کرنا یعنی
چیسہ غفر الله لنا، لهم اللهم آمین ثم آمین

ذکر گھونگٹ کا

یا ایها النبی قل لازواجك وبنٰتك ونسآء المؤمنین یدنین علیهن من
جلابیبهن ط ذلك ادنی ان یعرفن فلا یؤذین ط وکان الله غفورا رحیما ؐ
اے نبی کہدی اپنی عورتون کو اور اپنے بیٹیون کو اور مسلمانون کی
عورتون کو نیچے لٹکالین اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادرین اسمین لگتا ہے
کہ پہچان پڑین تو کوئی نہ ستاوی اور ہے الله بخشنی والا مہربان ف
پہچان پڑین کہ لونڈی نہین بی بی ہے صاحب ناموس یا بدذات نہین
نیکبخت ہے تو بدنیت لوگ اوس سی نہ الجھین گھونگٹ اسکا نشان رکھا یہ
حکم بہتری کا ہے آگے فرمادیا الله بخشنی والا مہربان ہی انتہی ف الله تعالی
اپنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کو امر فرماتا ہے کہ وہ مومن عورتون کو

خاصکر اپنی بیبیون اور بیٹیون کو بوجہ اونکی شرف وبزرگی کی اس بات کا
حکم دین کہ وہ نیچے لٹکالین اپنے اوپر بہتوڑی سی اپنی چادرین تاکہ جاہلیت کے
عورتونکی سمات وعلامت سی جدا ہوجائین اور لونڈیون کے نشان سی اونکا
تمیز ہوجائی جلباب وہ چادر ہے جو اوڑہنی کے اوپر ہوتی ہے حضرت ابن
مسعود وعبیدہ وحسن بصری وسعید بن جبیر وابراہیم نخعی وعطاء خراسانی وغیر
واحد کا یہی قول ہی حافظ ابن کثیر کہتے ہین وھو بمنزلة الازار الیوم یعنی
جلباب آج کل بمنزلہ ازار کے ہے جوہری نے کہا جلباب ملحفہ ہے ہذیل کے
ایک عورت نی اپنے کسی مقتول کا مرثیہ کہا ہے ؎

تمشی النسور الیہ وھی لاھیة مشی العذارى علیھن الجلابیب

یعنی اوس مقتول کی طرف گدھ چلتے ہین اس حال مین کہ وہ بازی کرتے ہین
مثل چلنے کنواری عورتون کے کہ اونپر چادرین ہون گدکی چال کو کنواری
عورت کی چال کی ساتہ اس لیی تشبیہ دی کہ گدھ آہستہ چلتا ہے جیسی کنواری
عورت شرم کی ماری آہستہ آہستہ چلتی ہی اور اوس کی پر بمنزلہ چادر کے
ہین گویا گدھ اوس مقتول کی طرف ایسا چلتا ہوا آرہا ہے جیسے کنواری عورت
چادر اوڑہے شرماتی ہوئی آرہی ہے علی بن ابی طلحہ نی حضرت ابن عباسؓ
سے روایات کیا ہے کہ اللہ تعالی نی مومنین کی عورتون کو امر فرمایا ہے
کہ جس وقت وہ اپنے گہرون سی کسی حاجت وکام مین نکلین تو اپنے موہنہ کو

سر کی اوپر سی چادروں کی ساتھہ ڈہانک لیں اور ایک آنکھہ کھلی رکھیں
محمد بن سیرین کہتے ہیں میں نے عبیدہ سلمانی سے اللہ عزوجل کی اس
قول کو پوچہا تو اونہوں نے اپنی موںہہ اور سر کو ڈہانک لیا اور بائیں آنکھہ
کو کہلا رکہا عکرمہ نے کہا کہ عورت اپنی ثغرہ نحر کو چادر سی ڈہانک لی چادر کو اوپر
لٹکالی ثغرہ نحر وہ ہڈی کو کہتے ہیں ثغرہ اصل میں چنبر گردن کے گڑہے کو کہتے
ہیں اور نحر پیش سینہ کو بولتے ہیں تو سینہ کا گڑہا ہی وہ ہڈی ہے ابن ابی حاتم
نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت
نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں نکلیں کان علی رؤسھن الغربان من السکینۃ
گویا اون کی سروں پر کوی تہے سکینہ و وقار سے اور اونپر سیاہ چادریں
تھیں جن کو پہنتے تہے یونس بن یزید کہتے ہیں ہمنے زہری سے پوچہا کیا
لونڈی پر خمار یعنی اوڑہنی ہے بیاہی ہو یا بن بیاہی کہا اوسپر خمار ہے اگر وہ
بیاہی ہو اور جلباب سی منع کی جاے کیونکہ لونڈیوں کے واسطی مکروہ ہے
کہ وہ آزاد بیاہی عورتوں کے مشابہ بنیں اور اللہ تعالی نے یوں ہی فرمایا
ہے یا ایھا النبی قل الایۃ اخرجہ ابن ابی حاتم سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ ذمی عورتوں کی زینت کی طرف نظر کرنا لاباس بہ ہے اور اس سے
جو منع کیا گیا ہے سو بسبب خوف فتنہ کی نہ اون کی حرمت کی وجہ سے اور
استدلال اس قول سی کیا ونساء المومنین ذلک ادنی ان یعرفن فلا یوذین

کی یہ معنی ہین کہ جس وقت وہ ایسا کرین گی یعنی گھونگٹ ڈال لینگی
تو پہچان لیجاینگی کہ وہ آزاد عورتین ہین لونڈیان نہین ہین نہ رنڈیان
ہین سدی نے تفسیر آیت باب مین یون کہا ہے کہ کئی لوگ منافق اہل مدینہ
کے جس وقت اندھیرا ہوجاتا تو وہ رات کو راہ مدینہ کی طرف نکلتے عورتونکو
چھیڑتے مدینے والون کے گھر تنگ تھے جب رات ہوجاتی تو عورتین اپنی
قضاے حاجت کے واسطے رستون کی طرف نکلتین تو یہ فاسق اپنی غرض
اون سے چاہتے پھر جب وہ عورت پر چادر دیکھتے تو کہتے یہ آزاد عورت ہے
اوس سے باز رہتے اور جس وقت عورت پر چادر نہ دیکھتے تو کہتے یہ لونڈی
ہے اوسپر دوڑ پڑتے مجاہد نے کہا کہ چادر اوڑھ لین تو معلوم ہوجاے کہ وہ
آزاد بیبیان ہین کوئی فاسق اون سے اذیت وریبت کے ساتھ پیش
نہ آئے اللہ غفور رحیم ہے یعنی زمانہ جاہلیت مین جو کچھ گذر چکا ہے اللہ تعالے
اوس کو بخشدیگا اس لیے کہ عورتون کو اس کا کچھ علم نہ تھا لیکن بعد علم کے
جو عورت خلاف حکم کام کریگی تو اوسپر گناہ ہوگا اوس کی جزا سزا پائیگی
فتح البیان مین کہا ہے کہ جلابیب جمع ہے جلباب کی جلباب ایک کپڑا ہے
جو خمار یعنی اوڑھنی سے بڑا ہوتا ہے یعنی ملاءہ جس کو عورت درع وخمار کے
اوپر اوڑھتی ہے جوہری نے کہا جلباب ملحفہ ہے شہاب نے کہا جلباب ایک
ازار واسع ہے جس کو اوڑھا لپیٹا جاتا ہے کسی نے کہا قناع ہے کسی نے کہا

ہر کپڑا چادر وغیرہ ہے جو عورت کی ساری بدن کو چھپاوے جلیا کہ حدیث
ام عطیہ سی صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ کہا یا رسول اللہ واسطی ایک ہمارے
کے چادر نہین ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اوس کی بہن کو چاہیے کہ وہ اپنے
جلباب سی اوس کو اوڑہادے واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ اپنے
موہنون اور سرون کو ڈہانک لین مگر ایک آنکھہ تاکہ پہچانے جائین کہ وہ آزاد
ہین تو اون سے کوئی ایذا کے ساتہہ پیش نہ آوے حضرت ابن عباس بہی اسی
کے قائل ہین حضرت حسن نے فرمایا کہ اپنا آدہا موہنہ ڈہانک لی قتادہ نے
کہا کہ جلباب کو اپنی پیشانی کے اوپر موڑے اور اوس کو مضبوط کردے پہر اوسکو
ناک پر موڑدی گو اوس کی دونون آنکھین کہل جائین لیکن سینے کو اور معظم وجہ
یعنی اکثر موہنہ کو چہپالی مبرد نے کہا کہ اپنے اوپر چادرون کو ارخا کرین یعنی
ڈال لین لٹکا لین اور اون سے اپنے موہنون اور اطراف کو ڈہانک دین
حرف من تبعیض کے واسطے ہی یعنی جلباب کا بعض وفضل اور پلو اپنے
موہنہ پر لٹکالی مقنع کرلی تاکہ لونڈی سی متمیز ہوجائے ذلک ادنی ان یعرفن
فلا یوذین کے یہ معنی ہین کہ یہ چادرون کا لٹکا لینا قریب تر ہے اس کے
کہ وہ پہچانی جائین لونڈیون سی متمیز ہوجائین لوگون کو یہ بات ظاہر
ہوجائے کہ وہ آزاد ہین تو اہل ریبت وفسق کی طرف سے ایذا نہ دی جائین
اونکا اور اون کے گہر والون کا لحاظ رکہین اونسے چہیڑ نکرین اس سی یہ مراد

نہین ہی کہ منجملہ عورتون کی عورت پہچانی جائے کہ وہ کون ہے بلکہ مراد یہی
ہے کہ پہچان پڑین کہ وہ آزاد ہین لونڈیان نہین ہین کیونکہ اونہون نے
ایک ایسا پہناوا پہنا ہے جو کہ آزاد عورتون کی ساتھہ خاص ہے

فائدہ بیان مین تمیز لباس علماء کے

سبکی رحمہ اللہ نے طبقات کبری مین فرمایا ہے کہ ائمہ شافعیہ مین سے احمد
بن عیسی رحمہ اللہ شارح تنبیہ نے اس آیت کریمہ سے استنباط کیا ہے کہ اس
زمانے کی علما جو بات اپنی لباس و پوشاک مین کرتے ہین کہ آستینین فراخ
چوڑی چکلی رکھتے ہین عمامہ ایک شکل خاص پر باندہتے ہین طلیسان اوڑہتے
ہین یہ بات اچھی ہے گو سلف نے اس کو نہین کیا ہے کیونکہ اسمین اون کے
واسطے ایک تمیز ہے اور اس سے وہ پہچانے جاتے ہین تو اون کے فتوون
اور قولون کی طرف التفات کیا جاتا ہے انتہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمیز
اشراف کا کسی علامت و نشان سے بہی ایک امر مشروع ہے انتہے صاحب
فتح البیان دام ظلہ فرماتے ہین کہ یہ کیا بارد استنباط ہے اور کیا قلیل النفع بات
ہے خاصکر بعد اسکے کہ سنت مطہرہ مین لباس و درازی لباس مین اسراف
کرنیسے نہی وارد ہو چکی ہے اور سلف امت و ائمہ ملت نے بہی اس سے منع فرمادیا ہے
تو پہر یہ استنباط کہان اور مطلب تنزیل کہان یہ تو ایک بدعت ہے کہ اوسکو علماء
و مشائخ دنیا نے نکالا ہے اسی لیے علی قاری رضی اللہ عنہ نے اونکی معرض ذم مین

یون فرمایا ہی عمائم کا لابراج و عمائم کا لاخراج یعنی عمامی ایسی جیسی برجیان اور
آستینین ایسی جیسی خرجیان اور اونپر اسکا بہت سخت انکار کیا ہی اور یہ جو ذکر کیا ہے
کہ زی علماء و اشراف ایک سنت ہی سو ابن الحاج نی مدخل مین اسکو رد کیا ہی کہ
انکی زی و لباس اوس زی و لباس کی مخالف ہی جو زمانہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم اور عہد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور اون کی بعد خیر قرون مین تہے پہر اگر
کوئی کہے کہ وہ اس لباس سی پہچانے جاتے ہین تو یون کہا جاوی کہ وہ اگر لباس و
شکل اول پر باقی رہتے تو بہی وہ اوس سی پہچانی جاتی کیونکہ وہ لباس اوس لباس کے
مخالف ہوتا جسپر لوگ اب ہین علی قاری نی اونکے قول کی انکار مین طول کیا ہی اور
صاحب فتح البیان نی حجج الکرامہ مین بہی اسپر کلام مبسوط فرمایا ہی طالب تفصیل اوسکے طرف
رجوع کری محمد بن کعب قرظی سے مروی ہی کہ ایک شخص منافقومنین کا مومنین کی بیبیونکو
چہیڑتا اونکو ایذا دیتا تہا اوس سی جب کہتے تو کہتا کہ مینے اوس عورت کو لونڈی گمان کیا
تہا اسلیے اللہ تعالی نی مومنین کی بیبیونکو امر فرمایا کہ لونڈی کی لباس کی مخالفت کرین
اور اپنی اوپر اپنی چادر رونسے کچہ لٹکالین عورت اپنی موہنہ کو ڈہانک لی مگر ایک آنکہ یہ
قریب تر ہی اسکی کہ وہ پہچان پڑین تو ایذا نہ پاوین اللہ فرماتا ہے کہ یہ لائق تر ہی اسکے
کہ وہ پہچانی جائین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ جس وقت یہ آیت یدنین
علیہن من جلابیبہن نازل ہوئی تو انصار کی بیبیان نکلین گویا اونکی سرونپر کوّے تہے
سکینہ یعنی وقار کی جہت سی اور اونپر چادرین سیاہ تہین جن کو وہ پہنے ہوئے تہین

روایت مین یون ہے طرح من السکینۃ کا لفظ ہی حالانکہ اسکے کچہہ معنی نہین ہین کیونکہ مراد
تشبیہ دینا ہے سیاہ چادرون کی کوے سی سکینت و وقار کی ساتہہ اور نکا وصف
کرنا مراد نہین ہی جیسے کہتے ہین یعنی وقت تشبیہ سکون او وقار کے کان علی
روسہم الطیر گویا اونکے سرون پر پرندے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہا کہ رحم کرے اللہ انصار کی عورتون کو کہ جس وقت یہ آیت
نازل ہوئی تو اونہون نے اپنی مروط کو پہاڑا پہر اونکو اپنے سرون پر ڈالا
پہر اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیچہے نماز پڑہی گویا اونکے
سرون پر کوے تہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آزاد
عورت لونڈی کا لباس پہنتی تہی اس لیے اللہ تعالی نے ایماندار بیبیون کو
حکم کیا کہ اپنے اوپر اپنی چادرون سے کچہہ لٹکالین چادر کا لٹکانا یہی ہے کہ مقنع
ڈال لی اور اوس کو اپنی پیشانی پر کس کر باندہ دے انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ ایک لونڈی نقاب ڈالی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گذری تو
وہ اوسپر درہ لیکر چڑہے اور فرمایا اے لکاع تو آزاد عورتون کے مشابہ
بنتی ہے قناع کو ڈالدے صاحب فتح البیان دام ظلہ فرماتے ہین لکاع
ایک کلمہ ہے کہ جس شخص کو حقیر جانتے ہین جیسے غلام لونڈی خامل گمنام
کم عقل بے وقوف اون کے واسطے اس کلمے کو بولتے ہین جیسے لوگ کہے
ای خبیس عورتین اول اسلام مین اپنی عادت جاہلیت پر مبتذل رہتی

تھین عورت درع وخمار مین باہر نکلتی آزاد و لونڈی مین کچھ فصل و تمیز
نہ تھا فقیان گبرو بی قید لوگ چھیڑتے جس وقت وہ واسطے تقضای حاجۃ
کے رات کو کھجوروں اور گنجان درختون مین نکلتی تھین یہ چھیڑنا او کا
لونڈیون کو تھا کبھی لونڈی خیال کرکے حرہ کو بھی چھیڑتے تھے اس لیے
اون کو حکم ہوا کہ اپنا لباس برخلاف لباس لونڈیون کے بنائین
ملاحف پہنین سر اور مونہہ چھپائین تاکہ کوئی طمع کرنے والا اون مین
طمع نکرے کذا فی مرأۃ النسوان

خاتمہ

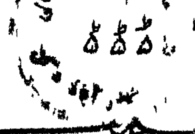
بیان ماسبق سی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجح تحریم معصفر ہے عصفر سے
رنگ سرخ حاصل ہوتا ہے اور وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
حلہ حمراء پہنا تھا سو شافعیہ و مالکیہ وغیرہم قائل جواز لبس احمر ہین مگر عصفر
کے سوا اور حنفیہ ہر سرخ رنگ کو مکروہ و حرام کہتے ہین لیکن ان کے سارے
دلائل مخدوش و مجروح ہین تفصیل اس بحث کی کتاب ہدایۃ السائل مین
ہے ابن القیم کا یہ کہنا کہ مراد حمراء سی مخطط ہے نہ احمر ... خلاف ظاہر روایت
ہے حافظ نے فتح الباری مین دربارۂ جامۂ سرخ رنگ سات مذہب نقل
کیے ہین اور جانب جواز کو راجح کہا ہے یہی حق ہے رنگ سفید و سیاہ و سبز و
زعفر و ملونات سو سب کا جواز احادیث سے واسطے مردون کے ثابت ہے

ابن عمر سے رفعًا و وقفا رنگ زعفرانی کا پہننا ثابت ہوا ہے رواہ احمد
واھل السنن بلکہ یہ رنگ حضرتؐ کو سب سی زیادہ محبوب تھا اور سوا اس
رنگ کی اوہان بزعفران بھی ثابت ہے اور جس کپڑے پر صورت صلیب کے
یا اور کسی حیوان کی ہو اوسکا پہننا درست نہین ہے حدیث عائشہؓ اسپر
دلیل ہے رواہ البخاری وغیرہ ابوداود واحمد کا لفظ یہ ہے لم یکن فی بیتہ
ثوب فیہ تصالیب الا نقضہ واخرجہ النسائی ایضا ہان تصویر درخت و
نحوہ کی لاباس بہ ہے اور پہننا قمیص وعمامہ کا ثابت ہے رہا پاجامہ سو
حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے تسرولوا وائتزروا وخالفوا اھل الکتاب
رواہ احمد والطبرانی وسندہ حسن اور بہت سے ائمہ نے تصریح کی ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراویل خریدی کی ظاہر یہی ہے کہ واسطے
پہننے کے مول لی ہوگی ابن القیم نے لکھا ہے کان صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم یلبس القلنسوۃ بغیر عمامۃ ویلبس العمامۃ بغیر قلنسوۃ انتھی
اس صورت مین یہ کہنا کہ تنہا کلاہ پہننا زیّ مشرکین ہے کما نقل صحیح نہ
ہنیر نگا تحنیک عمامہ سنت ہے اور ترک اوسکا زیّ عجم ہے ع تحت الحنکی
نیز یہ وستار کسی + اور پہننا ثوب مخلوط بحریر کا ممنوع ہے حسکو آج کل شروع
کہتے ہین نظر بدلیل ورنہ جمہور تو قائل اباحت ہین تفصیل ان مباحث کی
کتاب دلیل الطالب مین مرقوم ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے ف

اس زمانہ آخر مین جس طرح جملہ اسور ماکل و مشارب و مطاعم و مساکن
و مناکح مین احداثات غیر محصور ہوئے ہین اسی طرح ملابس مین بھی بتداعات
عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوئے ہین اہل کتاب کی ایک وضع خاص ہے اور
ہنود کی بھی طرز مخصوص ہے اور ترک اپنے طور کا لباس پہنتے ہین اور فرس
و مجوس اپنے ڈہنگ کا لکن جو لوگ ان مین اسلام کے قائل ہین وہ لباس
مین ہم طرز قوم خود ہین کوئی اون مین اہتمام اتباع سنن و آداب لباس
کا طریقہ ماثورہ بیحق مین مرد و زن کے نہین رکھتا ہے علی الخصوص مسلمانان
ہند سب سے زیادہ آزادگی مین رہتے ہین جس کے جی مین جس طرح کا
تراش خراش پسند آتا ہے وہ اوسی کو اختیار کرتا ہے خواہ زی دین ہو
یا زی فسق یا زی کفر تنوع کا مقدار اس درجہ تک پہونچا ہے کہ ایک شہر
یا ایک محلہ بلکہ ایک گھر مین بھی اتحاد وضع کا نہین ہے اور کسی جگہہ تلفیق
اکسیہ و ملابس ہی یعنی ٹوپی کسی قوم کی اور پاجامہ کسی قوم کا اور جوتہ کسی
طائفہ کا غرضکہ لوگ صد دستار و صد گفتار و ہزار رفتار و ہزار کردار ہو گئے
ہین غربت اسلام نے بالکل اہل اسلام کو اون کی ہیئت قدیم و شکل
ایمانی و صورت اسلامی سے بدل دیا ہے مین یہ نہین کہتا کہ سارا لباس
مروج غیر ماثور حرام بحت یا ناجائز محض ہے اگرچہ غالبًا ایسا ہی حال ہے
بلکہ بعض اوضاع جائز ہون گے گو ماثور سلف نہون لکن وضع سلف بر زمرہ

علماء و مشائخ مین فی ہزار سو نفر بہی معلوم ہنین ہوتی ہم عجم پر اور یہان
کے مسلمین پر مرد ہون یا عورت کیا حسرت و افسوس ظاہر کرین کہ حرمین
شریفین کا لباس بہی گو طریقۂ عرب پر کہلاتا ہے اور مشابہ قبائل و عشائر
عرب ہے لکن سنت کی شکل سے بغایت دور اور سرف و خیلاء و نحو سما سے
نہایت نزدیک ہے جب مردون کا یہ حال ہے کہ اونہون نی اپنی قدیم
روش چہوڑ دی اور فساق عجم کی اوضاع مخترعہ روز افزون پسند کیے تو
زنان ناقص العقل و الدین کا کیا ذکر ہے کہ فی الحال مستورات اکثر اہل اسلام
نے وہ وضع اختیار کی ہے جو شرعاً حرام ہے بلکہ بزبان شارع پر لعنت
آئی ہے جس کو دیکہو بیحیائی کا جامہ پہنے ہوئے ہے نہ اللہ کا ڈر نہ رسول
سے حیا اگر یہ بات نہ تہی کہ پوری شکل بزنان عرب کی سی ہوتی تو بہلا
اتنا تو ہونا ضرور تہا کہ استحقاق لعنت سے بچکر جائز مباح پر مقصر ہوتا دوپٹہ
سر سے گرا رہتا ہے انگیا ایسی باریک کہ سارا سینہ منکشف ہوتا ہے کرتی
اتنی چہوٹی کہ شکم و ناف ظاہر ہے پاجامہ وہ جو واصف بقیۂ ستر ہے اگر
کلی وار ہے تو اسراف صریح ہے اور اگر چوڑی دار ہے تو ہر دو قدم مکشوف
ہین لباس و جامہ وہ باریک جو کسی عضو کا ساتر نہین ہے بعض عورتین
نعلین مردانہ و انگرکہ و صدریہ کا استعمال رکہتی ہین حالانکہ اس فعل پر
لعنت آئی ہے بالجملہ کارخانۂ دین و ایمان کا برہم اور لباس اسلام کا

درہم ہو گیا ہی معہذا یہ لوگ مسلمان با ایمان ہین اور خیر کی وضع پر
طاعن اور اپنی تراش وخراش وایجادِ ناروا پر نازان وکان امر اللہ
قدرا مقدورا ھذا اٰخر الرسالۃ والحمد للہ اولاً وآخراً آج روز دوشنبہ
۲۶ - رمضان المبارک ۱۳۰۵ ہجری کو باوجود تشتت
حواس کے چار دن مین یہ رسالہ بعونہ تعالی
وصونہ تمام ہوا والحمد للہ الذی
بنعمتہ تتم الصالحات



رفو الخرقة
بشرف الحرفة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق الحرف ومقدر الصنائع والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد
ذی المعارج والبدائع وعلی آلہ وصحبہ مؤدی الامانات الی اھلہا والودائع
اما بعد یہ رسالہ ہی بیان مین اختیار حرفہ وصنعت کی بعض جاہلون کو یہ خیال
ہوتا ہی کہ پیشہ کرنا ایک طرح کی ذلت ورذالت ہی واسطی صاحب پیشہ کے اور
جو لوگ اہل شرف ہین وہ اختیار حرفہ وکسب سی عار رکھتے ہین سو یہ بلا وسفاہت
سوا ان بلاد ہند کی کسی اور ملک مین دیکھی سنی نہین گئی بلکہ عامۂ مخلوق خدا کا رزق
خدانی اسی پیشہ وری اور اکتساب صنائع مین رکھا ہی اور اصول جملہ حرف و
صنائع کے مشکوۃ نبوت انبیاء علیہم السلام سے یا ملوک صلحاء یا اولیای کرام سے

ماخوذ ہین الا ماشاء اللہ تعالی اور کتاب عزیز و سنت مطہرہ مشتمل ہے بیان
اصول حرف پر بلکہ شارع علیہ السلام نی ترغیب دی ہے عمل ید پر سو یہ عمل
بدون اکتساب حرفہ کی نہین ہو سکتا ہی پس جبکہ ثبوت شرف وجواز پیشہ وری
کا قرآن وحدیث وشرع شریف وکتب سیر وتواریخ سے از آدم علیہ السلام
تا اینندم ثابت ہی تو پہر عار کرنا شرفا کا اس شرف سی اور رذالت سمجھنا احتراف
کا یعنی جو یہ جہل اولاد شرفای ہند مین بسبب بی علمی کے حادث ہوا ہی اور اسی
وجہ سی جبکہ سب معایش اونکی جو بوجہ علم وفضل آبا ر و اجداد طرف سے ملوک کی
بطور ملک و وظیفہ مقرر تہی باقی نرہی اور غربت و افلاس و تہیدستی وفقر واحتیاج
نے دامن اونکا پکڑا تو اوہنون نی اختیار کرنا کسی حرفے کا اپنے لیے ذلت و
رذالت سمجہکر پسند نہ کیا ورنہ اللہ تعالی نی حرف وصنائع مین یہ برکت نمایان کہی
ہے کہ صاحب حرفہ سد رمق سے تو ہرگز محروم نہین رہتا ہے اور بقدر کفاف
کی اوسکو ضروری رزق مل جاتا ہی اور یہ احتراف واکتساب اوسکو مذلت سوال
ورذالت گدائی سے محفوظ رکہتا ہی پہر کسی حرفے مین ایسی وسعت بہی دیکہی
سنی ہے کہ صاحب حرفہ آلاف الوف کا مالک ہوگیا اور مقدورات اوس کے
اندازہ حساب سے بڑہ گئے یہ برکت کسی اور ہنر مین کم ہوتی ہے الغرض اس جگہ
ثابت کرنا شرف احتراف کا ہی نہ استقرا جملہ صنائع کا تا کہ مومن دیندار عقیدہ اپنا
بابت اس مسئلے کی درست کرلی اور بصورت میسر نہ آنی رزق کے بذریعہ نوکری

چاکری و حکومت و علم و فن کی اگر ممکن ہو تو کسی قسم کی، تجارت یا صنعت یا حرفت سیکھکر
اپنی اور اپنے اہل و عیال کی شکم پروری کرے ہان جو حرفے ایسے ہین کہ
شرعا جائز نہین اونسے احتراز کرنا ضرور ہے یا جو حرفے مخصوص بر ذالت ہین اونسے
بھی بچنا بہتر ہوتا ہی غالب صحابہ و تابعین و تبع تابعین و رواۃ حدیث و علماء دین
و مجتہدین شرع مبین اہل حرفہ گذری ہین حضرت ابوبکرؓ بزازی کرتے تھے اور
حضرت عمرؓ بیع و شرا اور عثمان رضی اللہ عنہ تاجر تھے اور راویان حدیث مین
کوئی زیات تھا اور کوئی سمان اور کوئی حذاء اور امام ابو حنیفہ و ابن سیرین تاجر تھے
اور اولیا مین کوئی نساج اور کوئی خراز اور کوئی دقاق اور کوئی حداد اور کوئی
وراق اور کوئی قصار اور کوئی حلاج اور کوئی جمال اور کوئی خواص تھا وقس علی ذلک
اگر سب کا استقرار کیا جاے تو اوراق کثیرہ مستغرق ہوجائین غرضکہ حرفہ اور چیز ہی اور
نسب انسان کا اور چیز اول صفت ہی اور ثانی ذات ہی نسب مین ساری بنی آدم
ایک ہین اس لیے کہ آدم و حوا کی اولاد مین ہین آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے
یہی اصل ہے ہر آدمی کی فخر کرنا نسب پر شعار جاہلیت کا ہے نہ شعار اسلام کا ہان
اللہ تعالی نے نسل آدم کو شعوب و قبائل پر منقسم فرما دیا ہے اسمین بہت سی فوائد و
مصالح مندرج ہین از انجملہ ایک بات یہ ہی کہ صلہ رحم موقوف ہی معرفت انساب پر
یا مثلا بنی ہاشم کو فضیلت دی ہی غیر پر اس امر مین کہ مال زکوۃ اونپر حرام ہے یا ابنے
فاطمہ مخصوص ہین ساتھ مزید شرف و کرم و فضل کے اور اسمین فی الجملہ رعایت کفاءت

کی بھی ملحوظ رکھی گئی ہے سوان اضافات کی وجہ سے یہ بات لازم نہین آتی ہو
کہ سادات غیر سادات کو حقیر و ذلیل وخوار ورسوا سمجھکر بنظر حقارت دیکھین کہ یہ
عین جہل و نشاء محض ہو کیونکہ یہ امتیاز انساب کا اسی دنیامین واسطے انتظام
کارخانۂ عالم فانی کے ہے اور جہان جاودانی مین کسی نسیب وحسیب کو کوئی نسب
وحسب کام نہ آئیگا الا من اتی اللہ بقلب سلیم قول فیصل رب کریم کا اس معاملۂ فخیم
مین یہ ہو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون قیامت
مین جو کچھ عزت و آبرو ہوگی وہ اہل علم واہل دین و تقوی کی ہوگی پس نہ کسی
بادشاہ وامیر و وزیر وحاکم و والی و پہلوان اکول وشروب و نحو ہم کی بلکہ یہ سب
تکبر و فخر کرنے والی ذات و نسب پر اوس دن سب سے زیادہ ذلیل وخوار ہونگے اور
مورچی کی طرح پامال خلائق ٹہیرینگے یہ ساری خیالات اہل دنیا و متکبرین جہلاء کے
ابطل باطلات ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے باز رہین قومین فخر کرنے سی
باپ داد ون پر جو مر گئے ہین وہ تو کوئلا ہین جہنم کے یا خوار تر ہین اللہ پر گبریلی سے
جو اپنی ناک سی غلیظ کو لڑکاتا ہے اللہ نے تم سی نخوت جاہلیت اور فخر باآبا کو
دور کردیا اب تو یہی مومن تقی ہے یا فاجر شقی ہے سب لوگ بنی آدم ہین آدم مٹی
سے بنے ہین رواہ الترمذی وابو داؤد اور حدیث عیاض بن حمار مجاشعی مین
رفعاً آیا ہو کہ اللہ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ تم خاکساری اختیار کرو کوئی کسی پر فخر اور
ظلم نہ کرے رواہ مسلم مراد فخر سے دعوی عظمت و کبر و شرف کا ہی الغرض انسان کو لازم ہے

کہ جب اونسے اقرار ایمان کا کرلیاہی تو اب ہر باب وفصل مین مطابق شرع شریف
کے قول وفعل وحال مین رہی کسی جاہل بددین اور دنیادار مغرور کے کہنے سننے
مین آکر اپنے دین کو ضائع نکرے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین ترغیب وثبوت شرف اکتساب کے

قال اللہ تعالی وعلم آدم الاسماء کلہا سیوطی نے اصول لغت میں ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین نقل کیا ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے علمہ
فی تلک الاسماء الف حرفۃ مما یحتاج اولادہ الیہا کما علمہ الالسن کلہا من العربیۃ
والسریانیۃ والعبرانیۃ وغیرہا پہر آدم نے ہر چیز کا نام رکہا وہی نام اوس چیز
کا قیامت تک چلا جاتا ہے جب انکی اولاد کثرت سے ہوئی تو ہر ایک نے اونسے
ایک زبان اور ایک حرفہ سیکہ لیا جس کو جتنی استعداد تحصیل کمالات آدمیت
کی تہی وہ اوسنا ماہر صناعت ہوگیا اور وہ حرفے قرنا بعد قرن اور بطنا بعد بطن
انکی اولاد مین باقی رہگئے ہر حرفہ اوس شخص کی طرف منسوب ہوا جس سے اوسکی
ابتدا ہوئی تہی اور راہبر اوس کی متعین ٹہیرا تہا جیسے کتابت وخیاطت کہ یہ
ادریس علیہ السلام سے نکلی ہی شیخ علامہ علاء الدین سکتواری رح نے محاضرۃ الاوائل
ومسامرۃ الاواخر مین لکہا ہی کہ قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ نسبت ہر ایسے حرفے کی جسکا واضع
اول معلوم نہو طرف آدم صفی علیہ السلام کی کرنا چاہیے اور انتساب حرفے کا طرف
خلاف ملت اسلامیہ کے جائز نہین ہے جیسے کسی حرفے کو طرف جمشید وغیرہ کی

منسوب کرنا اگرچہ اخذ حرفے کا وقت ضرورت کی کافر سے بھی جائز ہے کیونکہ نبی آدم
حاجتمند حرف ہوتے ہین سو جب کوئی حرفہ ایسا ہو کہ امر معاش مین جائز ہے اور
تاریخ اوس کے واضع اول کی علی التحقیق معلوم نہین ہو سکتی ہے تو اوسکا انتساب
طرف ابو البشر علیہ السلام کی ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ
حق تعالی نے اون کو ہمراہ تعلیم اسمار اشیار کے ہزار حرفے بھی تعلیم فرما دیے تھے
تو اس اعتبار سے وہی مقتدی ٹھیری اس لیے کہ وہ اصل ہر کمال اور معدن حقائق
اکوان و احوال تھے وهو اول خليفة ظهر بالكمالات الكائنة في الاكوان فليحفظ
ذلك والله الموفق انتهى مقدام بن معدی کرب رفعا کہتے ہین ما اکل احد طعاما
قط خيرا من ان ياكل من عمل يده وان نبی الله داؤد كان ياكل من عمل يده رواه البخاری
وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ رفعا یون ہے ما کسب الرجل کسبا اطيب من عمل يده یعنی کہانا
کسی شخص نے کوئی کہانا بہتر اس سے کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کہائی داود علیہ السلام
اپنے ہی ہاتھ کے عمل سے کہاتے تھے سب سے زیادہ پاکیزہ تر کمائی اپنے ہاتھ کا کام ہے

ہر کہ نان از عمل خویش خورد — منت حاتم طائی نہ برد

یہ حدیث دلیل ہے شرف عمل بالید پر اور مرغب ہے اکتساب مین اس مین سارے
اعمال و حرف و صنائع دستکاری عموما و شمولا داخل ہین مگر وہ عمل جو کہ مثلا شرع
مین ناجائز ٹھیرے اس عمل کو حضرت نے اطیب کسب فرمایا ہے اس سے زیادہ اور کیا
شرف واسطے حرفے کے درکار ہے کہ جو کچھ ماسوا اس حرفے کے ہے وہ درجے مین

حرفی سے کمتر ہی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی لان یحتطب احدکم حزمۃ علی ظہرہ
خیر لہ من ان یسأل احدا فیعطیہ او یمنعہ رواہ مالک والبخاری ومسلم والترمذی
والنسائی یعنی اگر ایک شخص ایک گٹھہ لکڑی کا اپنی پیٹھہ پر لاد کر لاوی تو یہ بہتر ہے
اس سی کہ کسی سے وہ سوال کری پہر وہ شخص اوسکو دے یا نہ دی اس حدیث سی
جواز پیشہ ہیزم کشتی کا اور فضیلت اوس کی سوال پر اور مذلت سوال کی اور ناجائز
ہونا اوسکا ثابت ہوا اس زمانے مین اولاد شرفاء مسلمین سوال سے تو عار نہین کرتی
اور ہر امیر غریب سی اظہار اپنے شرف آباء وغیرہم کا کرکے طالب صدقہ وخیرات
ہوتی ہی لکن اگر کہو کہ تم کوئی حرفہ اختیار کر لو تو اس بات سے اونکو سخت انکار ہوتا ہے
اور عار آتی ہے سو درحقیقت اختیار کرنا ہر کا ہے عار ہے اور انکار کرنا ہی حق شرع سے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ زبیر بن عوام کا لفظ رفعا یون ہے لان یاخذ احدکم حبلہ
فیاتی بحزمۃ من حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف بہا وجہہ خیر لہ من ان یسأل الناس
اعطوہ ام منعوہ رواہ البخاری یعنی ہیزم فروشی سے آبرو بچانا بہتر ہے بہیک مانگنے سے
یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ حرفی مین آبرو رہتی ہے اور سوال سی ذلت نصیب ہوتی
ہے اب جو کوئی حرفی کو بی آبروئی سمجہے تو وہ بڑا احمق بے آبرو ہی اور جو سوال کو
اچہا جانی وہ سخت ذلیل وخوار ورذیل ہی گو آپ کو شریف سمجہے حدیث انس مین آیا ہے
کہ حضرت نے ایک مرد انصاری مفلس سی پوچہا تہا تیرے پاس کیا ہی کہا ایک ٹاٹ
ایک پیالہ پانی پینے کا ہے آپ نی وہ لیکر نیلام کیا اور فرمایا ایک درہم کا طعام لیکر گہر مین

دی اور ایک درہم سے ایک کلہاڑی خریدا۔ اونے اسی طرح کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتہہ سی اوسمین دستہ ڈالا اور فرمایا جا لکڑی کاٹ کر بیچ
مین تجھکو پندرہ دن تک پہر نہ دیکہون وہ گیا اور اسی طرح کیا اوس کی پاس دس
درہم ہوگئے اوس نی بعض کا کہانا خریدکیا اور بعض کا کپڑا حضرت نی اوس سی فرمایا
ھذا خیر لک من ان تجئ المسئلة فی وجھك یوم القیامة رواہ ابو داود واللفظ له
والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن یعنی یہ مزدوری تیرے لیے اس سی بہتر ہے
کہ قیامت مین یہ سوال ایک داغ تیرے چہری پر ہو معلوم ہوا کہ حرفہ کیسا ہی حقیر
کیون نہو لکن پہر بہی سوال کرنے بہیک مانگنے سے بہتر ہے اس حرفے کو ایک شرف
یہ بہی حاصل ہوا کہ خود حضرت نی اوسکی کلہاڑی مین دستہ ڈالا اور اوس کو یہ پیشہ تعلیم
فرمایا یہ دلیل ہی اسپر کہ احتطاب ایک پاک کمائی اور حلال روزی ہی وللہ الحمد
لکڑ کہیٹرون کو یہ حدیث سنکر خوشی کرنا چاہیے کہ یہ پیشہ ہمکو سید الانبیاء نی سکہایا ہی ؎
دلا خوش باش کان محبوب جان را بمسکینان و درویشان سری ہست
سعید بن عمیر کہتے ہین حضرت سے پوچہا تہا کون سا کسب اطیب ہے فرمایا
عمل الرجل بیدہ وکل کسب مبرور رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ البیھقی
مرسلاً یعنی ہاتہہ کی محنت مزدوری اور ہر پاک کمائی پاکیزہ کسب ہے دوسرا
لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نی اس سوال کی جواب مین کہ افضل کسب کیا ہے فرمایا تہا
بیع مبرور وعمل الرجل بیدہ رواہ احمد والبزار والطبرانی ابن عمرؓ کہتے ہین حضرت سے

پوچھا کون کسب افضل ہے فرمایا عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ الطبرانی و
رجالہ ثقات رافع بن خدیج کا لفظ یہ ہے قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال
عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد والبزار ورجال اسنادہ رجال الصحیح
حدیث دلیل ہی اسپر کہ ہاتھہ کی کمائی اور مزدوری افضل واطیب کسب ہے اسی طرح
پاک صاف لین دین کرنا جسمین کوئی عقد فاسد شرعا نہو پاک کمائی ہوتی ہے مراد
بیع سے اس جگہہ تجارت اشیا ہے جس طرح کہ عمل ید سے مراد ساخت وپرداخت
اشیا بطور دستکاری ہی حکایت کعب بن عجرہ کہتے ہین ایک مرد کا گذر حضرتؐ
پر ہوا ایک صحابی نے اوس کی تیزی اور نشاط دیکھکر کہا کہ ای رسول خدا اگر یہ حال
اسکا راہ خدا مین ہوتا تو کیا اچھا ہوتا فرمایا ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا
فھو فی سبیل اللہ وان کان خرج یسعی علی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و
ان کان خرج یسعی علی نفسہ فھو فی سبیل اللہ وان کان خرج یسعی ریاء و
مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح یعنے
اگر یہ اپنے چھوٹے بچون کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو یہ سعی اس کی راہ خدا
مین ہے اور اگر اپنے بوڑھے مان باپ کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو بھی راہ
خدا مین ہی اور اگر اپنے نفس کی عفت کے لیے نکلا ہے تو بھی راہ خدا
مین ہے اور اگر ریا وفخر کے لیے نکلا ہے تو راہ شیطان مین ہے معلوم ہوا کہ
کمائی کرنا واسطے ہر سہ امر مذکور کے خالی ثواب سے نہین ہی اور کسب وسعی کرنا

تحصیل رزق مین گویا سعی ہے راہ خدا مین ہان جو شخص اس لیے کمائی کرتا ہی کہ
لوگون پر زیادت مال سے فخر کرے اور اپنی شخصیت دکہائے سنائے تو وہ کمائے
اوس کی ناجائز ہے مین کہتا ہون کہ مینے ایسے لوگ بہی دیکہے ہین کہ اون کے
پاس بقدر کفاف کے بی منت خلق و بی ذلت چاکری کے موجود ہے لکن اون کو
شوق روپیہ جمع کرنے اور حکومت حاصل کرنیکا ہر دم دامنگیر حال رہتا ہی اور وہ اپنی
اوقات فارغہ کو غنیمت جانکر کسی عمدہ شغل علم یا عبادت یا حرفت یا تذکیر مین مشغول
نہین کرتے بلکہ بلا ضرورت نوکری پیدا کر کی مال و حکمرانی کی لذت اوٹہاتے ہین
سو یہ ساری سعی اونکی راہ شیطان مین ہوتی ہے ثواب سعی کا تحصیل اسباب رزق
و معاش مین اوسی کے لیے ہی جو واسطی اپنی جان کے یا ماں باپ یا اولاد کی جنکا
نفقہ اس کے ذمے پر واجب ہی سعی کرتا ہی پس بس آ ابن عمر سے رفعا مروی ہے
ان اللہ یحب المومن المحترف یعنی اللہ دوست رکہتا ہے ایماندار پیشہ ور کو رواہ
الطبرانی والبیہقی عائشہ کا لفظ یہ ہی من امسی کا سبا من عمل یدہ امسی مغفور اللہ
رواہ الطبرانی والاصبہانی یعنی جو کوئی شام تک اپنے ہاتہ سے کمائی کرتا ہے وہ
بخشا جاتا ہے دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم
من کسبکم رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی کا لفظ یہ ہی ان اطیب ما اکل
الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ یعنی پاک کسب وہ ہی جو خود آپ کماسی اور
اولاد بہی اپنا ہی کسب ہی معلوم ہوا کہ اولاد کی کمائی کہانا درست ہی خصوصا اوس صورت مین

کہ ماں باپ نادار ہوں اور اولاد سادار اور اگر ماں باپ سادار ہیں اور اولاد نادار
تو نفقہ اولاد کا ذمہ والدین پر ہے باب صلہ رحم سے اس لیے کہ بعد بلوغ وعقد
نکاح کی کوئی حق واجب اولاد کا ماں باپ پر ثابت نہیں رہتا ہے واللہ اعلم

فصل اس بیان میں کہ رزق حلال طلب کرے کسب حرام سے بچے

انس بن مالک رفعا کہتے ہیں طلب الحلال واجب علی کل مسلم رواہ الطبرانی
واسنادہ حسن ان شاء اللہ تعالی یعنی طلب کرنا رزق حلال پاکیزہ کا ہر مسلمان پر
فرض ہے یہ طلب شامل ہے اختیار ہر حرفہ جائز شرعی کو ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ
طلب الحلال فریضۃ بعد الفرائض رواہ الطبرانی والبیہقی یعنی بعد نماز روزے
حج وزکوۃ کے حلال روزی پیدا کرنا فرض ہے یہ اس لیے کہ اگر فرائض بجالایا اور رزق
حرام کھایا تو وہ سب برباد گئے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہے قبول
نہیں کرتا مگر پاک کو اللہ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا تھا کہ اے رسولو
تم طیبات کھاؤ عمل صالح کرو اللہ تمہارے کام کو جانتا ہے اور اے ایمان والو تم پاکیزہ
روزی کھاؤ پھر ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبا سفر کرتا ہے گرد آلودہ میلا کچیلا ہے دونوں
ہاتھ طرف آسمان کے دراز کرکے کہتا ہے یا رب یا رب یعنی دعا مانگتا ہے ومطعمہ
حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ
مسلم والترمذی یعنی حال یہ ہے کہ اوسکا کھانا پینا کپڑا غذا سب کچھ حرام ہے بھلا اب
اوسکی دعا کیونکر قبول ہو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قبول عبادت ودعا کے لیے

اکل حلال شرط ہی اگر رزق حرام کہا کر عبادت یا دعا کریگا تو وہ مردود ہوگی ولہذا
حدیث ابو سعید خدری مین اکل حلال پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے یہ وعدہ
اوس پیغمبر صادق القول کا ہے جسکی بات کبہی غلط نہین ہوتی فرمایا ہے من اکل
طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ الحدیث رواہ الترمذی و
قال حدیث حسن صحیح غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی جسنے حلال کہایا
سنت کی موافق عمل کیا لوگ اوس کی بدی سے امن مین رہی یعنی کسیکو اوسنے
کچہہ ستایا نہین تو وہ بہشت مین جائیگا مین کہتا ہون سلف کو بڑا اہتمام اسی رزق
حلال واجتناب حرام کا تہا ولہذا اون کی ساری حرکات وسکنات مین برکت
نمایان موجود تہی جب سی اہتمام اس کام کا جاتا رہا اور امتیاز حلال کا حرام سے
اوٹہہ گیا تب سی باوجودیکہ علم ظاہری اور تقوی صوری ہوتا ہے کوئی برکت کسی
عالم یا متقی یا شیخ کی قول وفعل وحال مین نظر نہین آتی نظر کیا خاک آسی کہ سر سے
پاؤن تک لباس وغذا اسی مال شبہ بلکہ حرام خالص سے ہے بلکہ اکثر لوگ اپنی طمع
یا حماقت سی مال حلال کو مخالفت شرع کر کے حرام کر لیتے ہین اور قدر اوس حلال
کی نہین جانتے یہی حال اکثر اہل حرفہ کا دیکہا جاتا ہے کہ کسب طیب کو عقود ناجائزہ
وبیوع فاسدہ کی وجہ سی خبیث کر لیتے ہین اور واسطی ترویج سلعہ کی ترکیب حلف
دروغ وغیرہ امور مکروہہ ومحرمہ سکے ہو کر حلال کو حرام بنا لیتے ہین ورنہ اصل ہر
برکت وقبول عمل ونجات کی دو چیزون مین ہی ایک اکل حلال دوم صدق مقال

حکایت ابن عباس کہتے ہین یہ آیت سامنے حضرتؐ کے پڑہی گئی یاایھاالناس کلوامافی الارض حلالاً طیباً سعد بن ابی وقاص نے کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھکو مستجاب الدعوۃ کردے فرمایا یا سعد اطب مطعمک تکن مستجاب الدعوۃ والذی نفس محمد بیدہ ان العبد لیقذف اللقمۃ الحرام فی جوفہ ما یتقبل منہ عملہ اربعین یوما وایما عبد نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ رواہ الطبرانی فی الصغیر یعنی تو طعام حلال طیب کہا مستجاب الدعوۃ ہوجائیگا واللہ کوئی بندہ اپنی پیٹ مین ایک لقمہ حرام ڈالتا ہے چالیس دن تک اوسکا عمل قبول نہین ہوتا جس بندہ کا گوشت حرام سے اگتا ہے آگ لائق تر ہے اوسکو معلوم ہوا کہ اکل حرام مانع قبول دعا ہوتا ہے اور لقمہ حرام کی وجہسے عبادت چہل روزہ مردود ہوجاتی ہے اور حرامخوار دوزخ مین جائیگا ابن عمرؓ نے کہا جسنے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درم حرام کا ہے قبول نہین کرتا اللہ نماز اوس کی جب تک کہ وہ کپڑا اوس کی بدن پر ہے پہر اپنی دونون انگلیان کانون مین ڈال کے کہا کہ یہ کان بہرے ہوجائین اگر انہون نے یہ حدیث حضرتؐ سے سنی نہو رواہ احمد معلوم ہوا کہ ذرا سا حرام بہت سے حلال کو تباہ کردیتا ہے اور جو حکم اکل حرام کا ہے وہے حکم لباس حرام کا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لان یاخذ ترابا فیجعلہ فی فیہ خیر لہ من ان یجعل فی فیہ ما حرم اللہ علیہ رواہ احمد باسناد جید یعنی اگر کوئی مٹی لیکر اپنے منہہ مین ڈالی تو یہ بہتر ہے اس سے کہ حرام کہاے ابو الطفیل نے کہا جو کسب

مالا من حرام فاعتق منه و وصل منه رحمه كان ذلك اصرًا عليه رواه الطبرانی

یعنی مال حرام سی بردہ آزاد کرنا یا صلۂ رحم کرنا وبال ہوتا ہے فاعل پر مین کہتا

ہون کہ اس زمانی مین غالب صلۂ رحم اسی مال محرم سے ہوا کرتا ہے نہ واصل

کو کچھ پروا اس کی ہوتی ہے اور نہ ذی رحم کو بلکہ دونون کو علم حرمت کا ہوتا ہے

لکن ساتھ طیب خاطر کی لین دین کرتے ہین یہ جرأت ہے دخول نار پر اللہ اپنے

غضب سے محفوظ رکھی یہ زمانہ حدیث مرفوع ابوہریرہ کا مصداق ہو گیا ہی یاتی

على الناس زمان لا يبالي المرء ما اخذ امن الحلال ام من الحرام رواه البخاري والنسائی

یعنی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہی کہ آدمی کچھ پروا نکریگا کہ حلال سے لیا یا حرام

سے اسکا شہود امت اسلام مین ایک مدت دراز سے ہو رہا ہے حدیث ابن عباس

مین فرمایا ہے لا تغبطن جامع المال من غير حله او قال من غير حقه فانه ان تصدق

لم يقبل منه وما بقي كان زاده الى النار رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد یعنی

تو مال کی جمع کرنیوالی پر جو کہ مال کو وجہ غیر حلال یا وجہ ناحق سے جمع کرتا ہے رشک

نکر کہ وہ اگر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہین ہوتا اور جو کچھ صدقہ دیکر بچ رہتا ہے وہ

دوزخ کا توشہ ہوتا ہے اس کو بیہقی نی ابن مسعود سے بھی رفعا روایت کیا ہی

کعب بن عجرہ سے کہا تھا وہ گوشت وخون جو حرام سے اگتا ہے جنت مین نجائیگا

وہ تو لائق آگ کی ہے رواہ ابن حبان ترمذی کا لفظ رفعا یون ہے یا کعب انه

لا يربو لحم نبت من سحت الا كانت النار اولى به سحت کہتے ہین حرام کو یا کسب خبیث کو

والحسن قبیح

بوبکر صدیق کا لفظ رفعا یہ ہی لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام رواہ ابو یعلی والبزار
والطبرانی والبیھقی وبعض اسانیدھم حسن یعنی جس بدن کی غذا حرام ہی وہ بہشت مین
نجائیگا یہ سب احادیث اور صحیحہ ونصوص قطعیہ ہین حرمت مال حرام واکل حرام ولبس
حرام وغذای حرام ونحوہا پر اور یہ حکم دخول نار کا عام ہی سب حرامخوارون کو خواہ خواص
ہون یا عوام اور خواہ اہل حرفہ وصنعت ہون یا اہل علم وولایت بلکہ جو لوگ مولوی و
درویش کہلاتی ہین اور دنیا دار ہوتی ہین چنانچہ اکثر لوگ اس فرقے کے اسی طرح کر
ہین وہ سب سے زیادہ حرامخواری کرتے ہین یہ بات ہمکو ہمارے رب نے
بتائی ہے نہ کسی اور شخص نے قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار
والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ یہ نص قاطع و
برہان ساطع ہی حرامخوری پر عالمون اور درویشون کی اور انکا کام یہ بتایا کہ راہ خدا سی
لوگون کو باز رکھتے ہین سو مشہود اس خبر صادق کا ہر شہر مین موجود ہے آج کل جو لوگ
آپکو مولوی صاحب یا شیخصاحب یا پیر صاحب ٹہیراتے ہین وہ غالبا اکالین سحت بین
ہوتے ہین پردہ علم وولایت وشیخی مین کسب معاش کرتے ہین مریدون شاگردون کی
نذر ونیاز کو آمدنی سمجھکر بے تکلف مال حرام کو رزق حلال کی طرح نوشجان فرماتے ہین
اللہ تعالی نی بعد اس ذکر کے یہ ہی ارشاد کردیا ہے فبشرھم بعذاب الیم ولہذا جس طرح
تحذیر وانذار مین اکل حرام سی احادیث کثیرہ آسے ہین اسی طرح شارع علیہ السلام نے
ترک شبہات وسماحت بیع وشرا وحسن تقاضی وقضا مین ترغیب عظیم دی ہے

تاکہ اموال کسو بہر شبہ و بلاسی بچکر حلال طیب باقی رہین اور کوئی مومن خواہ اہل حرفہ
ہو یا صاحب خرقہ یا اسیر فرقہ حلال چھوڑکر حرام مال کو اختیار نکرے واللہ الموفق ہم نے
گنتی اموال حلال وحرام و وجوہ کسب جائز و ناجائز کی رسالہ سعۃ المجال مین لکھی ہے
مقصود ہمارا لکھنے سے ان اخبار کی اس جگہہ فقط آشنا ہے کہ جب احتراف افضل
مکاسب ٹھیرا اور بیوع مبرورہ اطیب معایش ہوئی تو ہر صاحب حرفہ و بیع کو واجب
ہے کہ حلال وحرام کا فرق ہر وقت بخوبی سمجھکر اجرای حرفہ وکسب کری کہین یہ نہو
کہ یہ افضلیت و اطیبیت بوجہ اختلاط حرام وشبہ کی سبدل بخبث ورد ارت وحرمت
ہوجای اور آخرت کاسب وبایع ومشتری کی برباد جای ۔

فصل اسمین تجار کو ترغیب صدق کی اور ترہیب کذب وحلف وغیرہ سی ہی ہے

واسطی صحت وشرف حرفہ کی ایک دلیل واضح یہ بھی ہے کہ کتب حدیث مین
کتاب البیوع یا باب البیع والشرا ساتہہ نہایت لبسط لبسیط وحکم انواع عقود صحیحہ
وفاسدہ کی منعقد کی گئی ہے اس کتاب یا باب کا تعلق خاص احتراف ومکاسب
متنوعہ سے ہے اقسام بیوع راجع ہین طرف انواع حرف کی اور ہر حرفے کا حکم
جدا گانہ وارد ہی یعنی کوئی حرفہ منع ہے اور کسب کرنا اوس کی ذریعہ سی ناجائز اور
اکثر حرف جائز ہین اور اکتساب ساتہہ اونکی حلال طیب ہی سو حرف ممنوعہ سے
اس جگہہ مطلب نہین ہی بلکہ جو حرف شرعا درست ہین اونمین کاسب وتاجر کو راستگوئی

وراست بازی کرنا اور سوگند دروغ اور درونگوئی سے بچنا بڑی فضیلت کی بات ہی حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء رواہ الترمذی وحسنہ یعنی سوداگر سچا امانتدار دن قیامت کی ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا ابن ماجہ کا لفظ ابن عمر سے رفعا یون ہی التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشہداء یوم القیامۃ یعنی سوداگر امانتدار راست کار مسلمان دن قیامت کے ہمراہ شہداء کے ہوگا انس کا لفظ رفعا یون ہی التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ رواہ الاصبہانی یعنی سچا تاجر اوس دن نیچے سایۂ عرش کے ہوگا ان حدیثون مین غور کرنی سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کو اللہ نی بڑا شرف بخشا ہے اور اہل تجارت کو بڑی فضیلت دی ہی یہان تک کہ اونکو ہمراہ خواص عباد اللہ کے ٹہیرا دیا فقط اتنی بات پر کہ وہ اپنی سوداگری مین صادق امین تہے کہان وہ تکالیف جو انبیاء و صلحاء و شہداء کو لاحق حال ہوتی ہین اور کہان یہ آرام کہ تاجر کو فقط خیانت و کذب چہوڑنی پر یہ رتبۂ عالی میسر ہوتا ہے تاجران ایماندار اور سوداگران راست گفتار ان حدیثونکو سنکر اگر گہر شادی کرین تو زیبا ہے کیونکہ یہ غنیمت بارِدہ لائق قدر شناسی کے ہے اسکی مقابلے مین وہ ارشادات ہین جن مین جزائی حلف کی آئی ہے جیسے کہ حدیث حکیم بن حزام مین فرمایا ہے الیمین الفاجرۃ منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للکسب رواہ الستۃ الا ابن ماجۃ یعنی جہوٹی قسم سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت مٹجاتی ہے

یہی وجہ ہے کہ باوجود تجارت کی اکثر لوگ ضیق معاش مین گرفتار رہتے ہین اگر سچ
بولنے کو اپنا شعار کرتے تو یقینا اونکی سوداگری مین برکت نمایان حاصل ہوتی
ولکن وہ ایسا نہین کرتے ہین بلکہ طمع دنیا کے پیچھے دیدہ ودانستہ اپنا برا
آپ کرتے ہین یہان تو اوس مال کی برکت جاتی رہتی ہے اور وہان زاد راہ جہنم
فراہم ہوتا ہے عبدالرحمن بن شبل کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تجار فجار ہین کہا کیا اللہ
نے بیع کو حلال نہین کیا ہے فرمایا ہان ولکن اکثر تاجر حلف کرکے گناہگار ہوتے ہین
اور بات جھوٹی بولتے ہین رواہ احمد باسناد جید والحاکم وقال صحیح الاسناد
جو شخص اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر نکاسی کرتا ہے اللہ دن قیامت کو اوس کی طرف
آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھیگا اور نہ اوسکو گناہ سے پاک کریگا بلکہ عذاب الیم مین رکھیگا یہ
مضمون حدیث ابوذر مین رفعا نزدیک اصحاب ستہ کی سوای بخاری کی آیا ہے
ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للکسب رواہ الشیخان
ابوداود کا لفظ بجای کسب کے برکت ہی ان حدیثون کو سنکر ہر حالت کاذب تاجر
کو ماتم کرنا لازم ہی کیونکہ وہ مصداق اس شعر کا ہوجاتا ہے ؎

دیدہ ودانستہ خود را در بلا انداختم ‌ ‌ ‌ دیدہ بودم روی تو دانستہ بودم خوی تو

ف منجملہ مکاسب کی سب سی بدتر وہ کسب ہی جسمین کچھ لگاؤ ربا کا ہو اس
ربا سے بچنا نہایت مشکل ہے کیونکہ اس کی دروازے بہت ہین اگر ایک در بند ہوگیا
تو دوسرا تیار موجود ہی وللہ در حدیث ابوہریرہ مین ربا کو منجملہ موبقات سبعہ کے

شمار کیا ہی رواہ الشیخان اور حدیث ابن مسعود مین آکل وموکل ربا پر لعنت فرمائی ہے
رواہ مسلم واھل السنن اور حدیث جابر مین کاتب وشاہدین کو بھی ملعون فرمایا ہے
اور کہا ہے کہ ھم سواء رواہ مسلم وغیرہ اور حدیث ابن مسعود مین کاتب کو بھی ہمراہ
شاہدین کے ذکر کیا ہے رواہ احمد وابو یعلی وابن خزیمۃ وابن حبان اور حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ پر حق ہے کہ سود خوار کو جنت مین داخل نکرے رواہ الحاکم
وقال صحیح الاسناد ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے کہ الربا ثلاث وسبعون بابا ایسرھا
مثل ان ینکح الرجل امہ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطھما یعنی سود کے تہتر
دروازے ہین ادنی یہ ہے کہ ماں سے حرام کرے ونعوذ باللہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ
الربا بضع وسبعون بابا والشرک مثل ذلک رواہ البزار ورواتہ رواۃ الصحیح وھو
عند ابن ماجۃ باسناد صحیح باختصار والشرک مثل ذلک یعنی ربا کی کچھ اوپر ستر
در ہین اسی طرح شرک کے یعنی ستر ابواب ہین حدیث عبد اللہ بن سلام مین ایک
درہم ربا کو ۳۳ زنا سے اعظم تر فرمایا ہے رواہ الطبرانی یہی مضمون حدیث ابن حنظلہ
مین رفعا آیا ہی بلفظ اشد من ستۃ وثلاثین زنیۃ رواہ احمد برجال الصحیح حدیث
ابن مسعود مین فرمایا ہے بین یدی الساعۃ یظھر الربا والزنا والخمر رواہ الطبرانی
ورواتہ رواۃ الصحیح یعنی قیامت سے پہلے اور اوس کی سامنے سود وحرامکاری و
شرابخواری ظاہر ہوگی سو بخوبی ظاہر ہے یہ علامت ہے قرب ساعت پر ابو ہریرہ
رفعا کہتے ہین لیاتین علی الناس زمان لا یبقی منھم احد الا اکل الربا فمن لم یاکلہ

أصابہ من غبارہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ یعنی لوگون پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ
اونمین کوئی نہ بچیگا مگر سود کہائیگا اور جو سود نہ کہائیگا اوس کو غبار سود کا پہونچیگا مین
کہتا ہون مصداق اس حدیث کا صدہا سال سی موجود و مشہود ہے ایسے
بیوع و عقود و مکاسب و تجارات بالکل معلوم نہین ہوتے جنمین کچہہ لگاؤ سود
کا نہو بلکہ بعضی ایماندار کسیطرح روادار ربا کے نہین ہین اور بہت کچہہ احتراز ابواب
ربا سی حتی الامکان کرتے ہین لکن بسبب عموم بلوی و ابتلاء عامۃ خلق کی غبار
نابکار اوسکا اونکو بہی ضرور ہی پہونچ جاتا ہے انا للہ ف وجوہ ناجائز اکثر
حرف و بیوع مین بسبب قلت علم و کثرت جہل کے پاے جاتے ہین منجملہ اون کی
ربا ایک بلاء عامۃ البلوی ہی اس لیی ہم نے ذکر اوسکا اس جگہہ بطور اختصار
واسطی تنبیہ اہل حرفہ کے کردیا ہے اگر ساری احادیث لکہے جاتے تو طول عظیم
ہو جاتا ہر چند اور مفاسد عقود بہی مال حلال و رزق حلال کو غارت کر کی دائرہ حرمت
یا اشتباہ مین داخل کر دیتی ہین لکن اون سب مین وبال اس سود خواری کا
سب سی بڑہکر ہے ولہذا شارع نی وعیدات شدیدہ اس باری مین فرمای ہین
اور کسی صورت کو اس حکم عام سے خاص نہین کیا یہ دلیل ہے مزید شناعت
ربا پر اور یہ قول بعض فقہاء کا کہ ربا دار الحرب مین جائز ہے مخالف ادلہ محکمہ کتاب
و سنت ہی قال اللہ تعالی واحل اللہ البیع وحرم الربا اور سود خوارون کو یہ خطاب
کیا ہی فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ اور کسی شکل ربا کو منجملہ اشکال کثیرہ کی کسی جگہہ مین

بہی تو مستثنی نہین فرمایا اسی طرح احادیث صحیحہ علی الاطلاق ذم و وعید ربا مین آئی ہین تو پہر بمقابلہ اون نصوص قطعیہ کے یہ حکم لگانا کہ اخذ ربا دارالحرب مین جائز ہی اگر یہ حرب ساتہہ خدا و رسول کے نہین ہے تو پہر کیا ہے مذہب صحیح راجح جمہور علماے اسلام کا یہی ہے کہ ربا مطلقا حرام ہی خواہ دارالاسلام ہو یا دارالحرب شارع کی سوا یہ منصب کسی بشر کو نہین ہے کہ وہ اللہ و رسول کی حکم کو منسوخ کردی پہر وہ بہی اپنے رای مجرد یا قیاس ضعیف یا اجتہاد خفیف سے ایسی جرات اونہین لوگون کو ہوتی ہی جو علم کتاب و سنت سے محروم ہین یا تمیز قوی و ضعیف حدیث و روایت و درایت کا نہین رکہتے ہین والمھدی من ھدی اللہ

فصل اسمین ذکر ہی اوائل حرف و صنائع کا

سب سے پہلے جسنے اظہار و انشا آلات صنائع و حرف کا کیا اور ملہم بمعرفت حقائق و خواص اشیا و اسما جمیع لغات و اسماء اصول علم و قوانین صناعات بشریہ و حرف ملکتسبہ ہوا جنپر قیامت تک اعتماد کیا جاتا ہے وہ آدم علیہ السلام ہین جب جنت سے اوتری تو اونکی ساتہہ سوزن و مطرقہ و سندان و کلبتان تہے اسکو شیخ نے تفسیر سورہ حدید مین ذکر کیا ہے محاضرۃ الاوائل مین کہا ہے سب سی اول ظہور خلق کا حضرت کمون علمی سے طرف حضرت مثال کونی کے یون ہوا کہ اللہ نی ظہر آدم علیہ السلام ہی عالم ذہن مین ذریت ابوالبشر کو نکالا اور اونپر جمیع صنائع دنیویہ و حرف بشریہ کو قیامت تک

کی لیی عرض کیا اور اختیار دیا کہ جو کوئی جس صنعت وحرفے کو چاہے اپنے لیے پسند کرلی چنانچہ ہر انسان نی ایک صنعت مطابق اپنی استعداد و قابلیت کی اختیار کرلی پہر جب اون کو وجود دنیاوی مین لایا تو ہر شخص کی زبان وہاتہہ پر وہی صنعت وحرفت جاری ہوا جو اوس نی عالم ارواح مین اپنے لیے پسند کیا تہا اوسے بنیاد پر درمیان روحون کی تعارف وتناکر ہوا اور تعلم وتعلیم واقع ہوئی ہر روح نی اپنی جنس سے وہی کمالات آدمیہ حاصل کیے جو کہ ملائم اوس کی استعداد کے تہے اور وقت تعارف ازلی روحانی کے مختار ہو چکے تہے ایک گروہ ارواح کا الگ تہلگ رہا اوس نی کوئی حرفہ اختیار نکیا حضرت غیب روحانی نے فرمایا تو بہی اپنے لیے اختیار کرلی اوس نی کہا ای رب ہمکو ان حرفون مین سے جن کو ہم نے دیکہا کوئی حرفہ خوش نہین آیا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے اللہ نی اون کی لیے مقامات عبودیت وکمالات عبادات کو ظاہر فرمایا ارواح نی کہا قد اخترنا یا مولانا خذ منك حق جل وعلا نی فرمایا یا عبادی وعزتی وجلالی لاشفعنکم غدًا فیمن عرفکم واحبکم وسنداً مکم حدیث حسن بن علی علیہما السلام مین آیا ہی کہ حضرت نی فرمایا اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لهم دولة یوم القیامة رواہ السیوطی فی جامعہ یعنی فقرا کی ساتہہ احسان کرو کہ وہ کل دن قیامت کو صاحب دولت ہون گی مراد فقرا سی صلحا مومنین واہل تقوی و طہارت و دین ہین نہ پیرزادی و شیوخ بطلین اور دولت سے یہ مراد ہے کہ اللہ اونکی عزت کریگا اور وہ مومنین موحدین کی لیے اللہ کی اذن سی شفاعت کرین گی تو

جس شخص نے دنیا میں اون کی ساتھہ اچھا سلوک کیا ہوگا وہ بھی اگر اللہ چاہیگا تو
اوس کا عوض ساتھہ اپنے محسن کی کرین گی یعنی بشرطیکہ اللہ کو بخشنا اوس شخص کا
منظور نظر رحمت ہوگا ورنہ پیر خود درماندہ شفاعت کجا ست

تشاغل قوم بدنیاهم | وقوم تخلوا بمولاهم
فالزمهم باب مرضاته | وعن سائر الخلق اغناهم

۱ سب سے پہلے جسنی پگڑی سر پر باندہی آدم علیہ السلام ہین جب آدم زمین پر آئی
جبرئیل علیہ السلام نی آکر اونکی سر پر دستار لپیٹی اور اونہون نی اپنا ختنہ آپ کیا اس
سے حرفہ دستار بندی و حرفہ حجامت کا جو اونکلا ۲ سب سے پہلے جسنی
کھیتی کی اور دانۂ گندم کاشت کیا آدم ہین کہتے ہین میکائیل دانہ گندم لا کر دیگئے
اور کہا کہ یہ تیرا اور تیری اولاد کا رزق ہے اوٹہ تو اسکو کاشت کر اونہون نی جب
اوسکو بویا تو دانۂ گندم برابر بیضہ نعامہ کی ہوا پہر لوگون کے عصیان سے قرناً بعد قرن
گھٹتے گھٹتے اتنا رہگیا جتنا کہ اب ہی آدم علیہ السلام کی پاس ایک لال بیل تہا وہ
اوس سی کھیتی کرتے تہے حرفۂ زراعت اسی جگہہ سے نکلا ہے یہ کسب نہایت حلال و
طیب ہوتا ہی اگر ظلم و عدوان سی محفوظ رہی اور غیر کی زمین مین دست درازی نکری
۳ سب سی پہلے انواع میوہ جات آدم علیہ السلام نی لگا ی باغ آباد کیے درخت
بوی بیج ڈالا کہتے ہین اونکی ساتھہ تیس طرح کی شاخین مختلف درختون کی جنت سے
آئی تہین اونکا ہبوط اسی سرزمین ہند مین جبل نود بلدہ سراندیپ مین ہوا تہا اسی

جگہہ سی اولاد اون کی ہفت اقلیم مین منتشر ہو کر جا بسی اسی جگہہ سے ہندوستان کو
جنت نشان کہتے ہین اور ام افراد انسان بتاتے ہین بہر حال حرفہ باغبانی کی اصل
اس طرح پر ہے اور یہ حرفہ جائز ہی ۴ سب سی پہلی جس نی دراہم و دنانیر پر نقش کیا
اور سکہ بنایا آدم علیہ السلام ہین کیونکہ اصول آلات صنائع کے ہمراہ اون کی بہشت
سی آئی تھی اہل تحقیق کہتے ہین نقش درہم و دینار و حفر معادن زر و سیم لائق حضرت
خلافت کی ہے کیونکہ خلیفہ مامور ہی ساتھہ امور معاش و اصلاح احوال کون کے
یہان سی سر خلافت آدمیہ کو سمجھنا چاہیے کہ خلیفۃ اللہ کی ہاتھہ پر کیا کیا صنائع بدائع
بوجہ حکمت خلافت کی ظاہر ہوی جو کہ مقتضی تدبیرات کون تہے سیوطی نی ابوہریرہ سے
روایت کیا ہی الدراھم والدنانیر خواتم اللہ فی ارضہ فمن جاء بخاتم مولاہ قضیت
حاجتہ الحاصل اس بیان سی حلت حرفہ دار الضرب کی ثابت ہوئی وللہ الحمد
اور نیز شرافت اس پیشہ کی جملہ حرفت پر نکلی ۵ سب سے پہلے جنسے کتابین مختلف
زبانون مین لکھین آدم علیہ السلام ہین یہ دلیل ہے ثبوت حرفہ کتابت و علم لغت پر
فن کتابت اشرف فنون و صنائع و افضل مکاسب طیبہ ہے اس لیے کہ کاتب کتب
منزلہ الٰہی کی تبلیغ کرتا ہے اگر تحریر نہوتی تو اکثر فنون و علوم ضائع جاتے ما کتب قرّ
وما لم یکتب فرّ ع آئی ہم صفحہ ہستی پہ کتابت کی لیے ۶ سب سی پہلی جسنے
سوئی سے سیا اور مشتہر بحرفہ ہوا بعد آدم کی ادریس علیہ السلام ہین یہ اخنوخ بن یرد
بن شیث تہے خیاطت کتابت عمل سیوف و آلات و سرج وغیرہ بہت سے حرفے

انہین سے نکلے ہین عوام کا یہ کہنا کہ صنعت تلوار وزین ولگام جمشید سی نکلی ہے
غلط ہے ۷ سب سی پہلے جسنے ناؤ بنائی نوح علیہ السلام ہین یہ پہلے رسول ہین
جو زمین پر بہیجے گئے انکی ناؤ طوفان مین کوہ جودی سے جا لگی تہی اللہ نے انکو
وحی بہیجی تہی کہ اصنع الفلک یہ حرفہ بہی اشرف حرف ہی اس لیے کہ ایک بڑی رسول
معزز سے نکلا ہی اسکو درودگری ونجاری کہتے ہین ۸ سب سے پہلے جسنے
چوب ساج کو کاٹا عوج بن عنق تہا وہ اس چوب کو ہند سے لیگیا اوسی سے کشتی
نوح علیہ السلام کی طیار ہوئی بعض نے کہا کہ خود نوح نے ساج کو اللہ کی حکم سے
بویا تہا کہتے ہین سانپ بچہو نی نوحؑ سے کہا تہا کہ ہمکو بہی کشتی مین لا دلو کہا تم سبب
ضرر وبلا ہو کہا ہم ضمانت دیتے ہین کہ جو کوئی تمہارا ذکر کریگا ہم اوسکو نہ ستائین گے
سو جو کوئی وقت خوف ضرر مار وکژدم کے یون کہتا ہے سلام علی نوح فی العالمین
اوسکو وہ نہ کاٹتے ہین اور نہ ڈنک مارتی وللہ الحمد ۹ سب سے پہلی جسنے اپنا سر
مونڈا جبکہ حکم ادای مناسک کا ہوا ابراہیم علیہ السلام ہین صنعت حلاقت وختانت
انہین کی طرف منسوب ہے کیونکہ ختنہ بہی سب سے پہلے انہین نے کیا تہا بہت سے
حرف بشریہ انہین سی نکلی ہین ولہذا جد انبیا و متبوع امم وممالک کثیر سے انکی ملت
اکثر التبعیت ہوئی وللہ الحمد یہان سی جواز حرفہ حلق وختان کا ثابت ہوا ۱۰ سب سے
پہلے جسنے صابون بنایا سلیمان علیہ السلام ہین کذا فی المستطرف جس طرح انبیا
دل کو صاف وپاک کرتے ہین اسی طرح صابون لباس کو چرک ظاہری سے صاف

سہرا کر دیتا ہے ۱۱ سب سی اول جنسے کاغذ بنایا یوسف علیہ السلام ہین حرفۂ
کاغذ سازی کا جواز اسی جگہہ سے ثابت ہی ۱۲ اسب سے پہلے زمرۂ انبیاء
علیہم السلام مین جسنے تجارت کی صالح علیہ السلام یا ایوب اور ہماری حضرت صلعم
ہین خدیجہ علیہا السلام کا سامان قبل بیاہ کی طرف شام کے لیگئے تھے وہان
لین دین کیا اونکی تجارت سابق سے اس مرتبہ نفع چند در چند زائد ہوا اس لیے
اول بائع و مشتری اس ملت محمدیہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فافہم
سر قولہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور یہ حدیث پہلے گذر چکی
ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء لکن رئیس ملت
محمدیہ اور امام دین احمدی حرفۂ تجارت مین عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے
اور بعض نے کہا دحیۂ کلبی تھے ۱۳ اسب سے پہلے جسنے بکریان چرائین شعیب
علیہ السلام ہین اور موسیٰ نے اپنی جان کو اون کی مزدوری مین دیا تھا اور کسی نے کہا
کہ اسحق و یعقوب علیہما السلام ہین اور ایک اور گروہ پیغمبروں کا رہی نسبت شبانی
کی طرف موسی علیہ السلام کی سو یہ رعایت غنم منصوص قرآن کریم ہے ھی عصای
اتوکؤ علیھا واھش بھا علی غنمی حدیث مین فرمایا ہے کہ مینے بھی چند قراریط پر غنم
اہل مکہ کو چرایا تھا اور ہر نبی نے گوسفند کی شبانی کی ہے حکایت مسجد ابا صوفیہ
مین ایک مولوی نے جو اہل ریاست تھا استاذ صاحب محاضرہ پر براہ حسد یہ طعن
کیا تھا کہ وہ جوانی مین بکریان چرایا کرتا تھا اب علم مین ہمسر بڑھ گیا ہے اونہون نے

سنکر جواب دیا کہ ہان مین بکریان چراتا تہا اور مجہکو چار متن کتب فقہ کی مع متن فرائض و شرح سیجی کی نوک زبان پر یاد تہے اور مین اپنی لاٹہی ٹیک کر مسائل شرعیہ مین فکر کیا کرتا تہا اور گانؤن والون کو فتوی دیتا مگر کبہی مینے وزرا کی دروازون کی خاک اپنے دامن سے نہین جہاڑی اور نہ کبہی کسی دنیا دار کے گہر گیا جو شخص کہ اس حرفۂ انبیا پر کسیکو عار دلاتا ہی اوسپر خوف کفر کا ہے اور مین اب بہی بکریان چرانی سے کچہہ عار و انکار نہین کرتا ہون عصمنا اللہ وایاکم عن حرفۃ الفراشۃ علی ابواب الامراء صاحب محاضرہ کہتی ہین فلینظر الی ملاطفۃ الشیخ مع ما فیہ من انواع اللطائف ۱۴ اسب سی پہلی جسنے زمین مین سیاحت کی اور علائق کا ننسی سی تجرد ہوا عیسی علیہ السلام تہی انکا گذر جزیرہ طبریہ پر ہوا تہا وہان کے لوگون سے کہا آؤ اللہ کو مانو میری پیروی کرو تم لوگون کا شکار کروگے کچہہ لوگ اون کے تابع ہوگئے وہ حواریین تہے اور ناقل وناشر انجیل اس جگہہ سی حرفۂ سیاحت وحرفۂ قصاری کا جواز وثبوت ہوتا ہے ۱۵ اسب سی پہلی زرہ داود علیہ السلام نی بنائی ہے وہ لوہی کی تختیان بناتی تہے کما قال تعالی والنا لہ الحدید اس سی جواز وثبوت حرفۂ آہنگری کا نکلا ۱۶ اسب سی پہلے زنبیل سلیمان علیہ السلام نی بنائی اونکا حرفہ وکفاف یہی تہا وہ اسی سے اپنی قوت بسری کرتے تہے کسی کو دیتے کہ جا کر بیچ لا ہی حالانکہ خدا کی حکم سی جن وشیاطین سب اون کی خادم تہے ۱۷ اسب سے پہلے عمل نحاس یعنے تانبے کا سلیمان علیہ السلام نی کیا اللہ نی جس طرح لوہے کو واسطی داود علیہ السلام کے

نرم کر دیا تہا اسی طرح تانبے کو واسطی انکی پتلا پانی کی طرح بنا دیا تہا یہ دونون
حرفے ان دونون پیغمبرون کی معجزے تہے ۱۸ سب سے پہلے جسنے کپڑا سیا
اور درزی گری کو پیشہ ٹہیرایا لقمان حکیم ہین روایت مین آیا ہی کہ عمل رجال
ابرار خیاطت ہی اور عمل نساء ابرار غزل یعنی سوت کاتنا چرخہ چلانا ہمارے
حضرتؐ اپنا کپڑا سیتی اپنا جوتا گانٹہتے کما فی الحدیث ۱۹ سب سی پہلے جس نے
درودگری کو حرفہ ٹہیرایا ذکریا علیہ السلام ہین حدیث مین آیا ہے کہ یہ نجار تہے
یہی پیشہ خاندان عیسی بن مریم علیہما السلام مین بہی ہوتا تہا ۲۰ سب سے پہلے
جس نی خط سی تفاول کیا ایک نبی تہے منجملہ انبیاء کے حدیث مین آیا ہی کان نبی
من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک کسی نے کہا وہ نبی دانیال تہے کسی نے
کہا کوئی اور تہے صاحب محاضرہ کہتی ہین واما الرمل الذی فی زماننا فھو من الطیرۃ
والتکھن ولیس من الفال فی شئ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یحب الفال
ویکرہ الطیرۃ والفال ما کان بطریق البشری والاستبشار لا تردد فیہ ولا حکم
بالماضی ولا بالمستقبل والطیرۃ بای شئ کان حرام وھو ما فیہ تردد وتشاؤم
وکان السلف الصالح من الصحب والتابعین یتفاءلون بکتاب اللہ وغیرہ من الکتب
استبشارا وتبرکا بہ ولا یعتبرون الحکم ولا یترددون بل یستخیرون اللہ و
یتوکلون علیہ واما طریقۃ العوام فی الفال من اعتبار الحروف نحسا وحکما
فحرام بالاجماع فانہ من الطیرۃ المنھی عنہا کما ذکرہ اھل الحدیث فی شروح الصحاح

انتہی یعنی یہ رمل آج کل کا شرک ہی اور یہ فالنامہ جو عوام مین رائج ہی بالاجماع حرام ہے ۲۱ سب سی پہلے جسنے پوستین بنایا اور اوس کو پکا کر پاک کیا اور کہال درندون کی شکار کر کے پہنی ہوشنج شاہ بادشاہ دوم بنی آدم تہا پہر زمانہ ادریس علیہ السلام مین سینا کپڑی کا نکلا اس سی جواز حرفہ خیاطت و پوستین دوزی کا ثابت ہوا ۲۲ سب سے پہلے جسنے دباغت انواع چرم و ادم کی نکالی اور اس حرفے کے ساتہہ شہرت پائی طالوت بادشاہ بنی اسرائیل ہی قبل بادشاہت کے یہ دباغ تہے پہر اللہ نی اونکو منتخب فرماکر زمن داود علیہ السلام مین بادشاہ کردیا ۲۳ سب سے پہلے جسنے یہ دیگچی تراشی بنو سلف قبیلہ کنانہ مین سے تہی یا قبیلہ اسد مین سی تہی ذکرہ فی القاموس ۲۴ سب سی پہلے جسنے ترازو کی زبان وضع کی عبداللہ بن عامر تہے ورنہ بیشتر لوگ شاہین سے وزن کیا کرتے تہے ۲۵ سب سی پہلی جسنے صنعت شیشہ گری نکالی اور پتہر سے آبگینہ بنایا فیلسوف منجم اموی ہی یہ سنہ مین تہا یہی موجد ترتیب موسیقی و وضع آلہ میقات نام کا بہی ہے اس آلہ سی شناخت اوقات کی بغیر رسم و مثال کی ہوتی ہے یہ شخص منجم ماہر و حکیم شاعر تہا ۲۶ سب سے پہلے جسنے منجملہ عورتون کی قطع و برید کپڑے کی نکالی اور سیاسارہ علیہا السلام ہین جبریل علیہ السلام نی ایک خرقہ جنت کا لاکر دیا اور کہا کہ سارہ کو دو اوہنون نی اوسکو چیر پہاڑ کر سیو تا اور سیا اصل نام انکا سیارہ تہا ۲۷ سب سی پہلی اسلام مین جسنے مہمانخانہ بنایا عثمان رضی اللہ عنہ ہین

۲۸ سب سے پہلے جس نی جہاد کیا اور غلام بنایا اور کفار سے مقاتلہ کیا اور ہتہیار
اوٹہایا اور قلم سے لکہا اور حساب مین نظر کی اور روئی کا کپڑا پہنا اور جامہ بنیہ کو
نکالا ادریس علیہ السلام ہین ۲۹ سب سی پہلی جسنے نشان کہڑا کیا اور کمان بنائی
اور راہ خدا مین چلائی ابراہیم علیہ السلام ہین ۳۰ سب سے پہلے جس نی دودہ
دوہا پنیر بنایا گہی نکالا یوسف علیہ السلام ہین انہون نی قیدخانے کے اندر یہی
کام کیا ۳۱ سب سی پہلی جسنے اقران کی ساتہہ مبارزہ کیا اور خصم سے کشتی کی
انبیا مین داود علیہ السلام ہین انکا مبارزہ ساتہہ جالوت کے ہوا تہا انہون نے
ایک ایسا پہر اوسکو جڑا کہ وہ مرگیا اوسپر طالوت نی اپنے دختر کا بیاہ انکی ساتہہ کردیا
اور نصف ملک عطا کیا کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابوجہل
کو واسطی مبارزہ کی بلایا تہا چنانچہ وقت کشتی کے اوسکو اوٹہا کر اوندہا دی مارا اسی طرح دن
بدر کی علی وحمزہ وعبیدہ بن الحارث نی عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ وولید بن عتبہ سی
مبارزہ کیا تہا اوسپر یہ آیت آئی ھذان خصمان اختصموا فی ربھم امام مبارزین
پیغمبرون مین داود علیہ السلام ہوی اور اولیا مین علی بن ابی طالب پہلوانی وبہادری
ورزم آرائی بہی گویا ایک صنعت عمدہ ومباح ہے ۳۲ سب سی پہلے جس کو کہانا
مال غنیمت کا حلال ہوا اور اوس کو حرفہ وسنت ٹہیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین ورنہ اگلی پیغمبرون کو غنیمت کا مال کہانا درست نہ تہا اگرچہ لڑتے اہڑتے اور پکڑ کر
غلام بناتے تہے یہ حرفہ اشرف حرف ہی اور مخصوص بامت اسلام ہے فضائل اسکی قرآن و

حارمیت مین شمار سے باہر آئی ہین اور اسپر اطلاق لفظ تجارت کا کیا ہے اور یہ تجارت تا
قیام ساعت جاری رکھی گئی ہے عدل عادل جور جائر اوسکو باطل نہین کریگا
یہان تک کہ آخرامت ہمراہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے دجال جدال سے مقابلہ کریگی
و سید احمد صاحب محاضرۃ نے کہا ہے اول من حل لہ الارتزاق بمال الغنائم فی سبیل اللہ
سیدنا و رسولنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لان الغنیمۃ فی الجہاد ما حلت
لاحد قبلہ و الجہاد حرفۃ سید المرسلین فھو امامھم و مقتداھم فی حرفتہم
وکفاھم ذلک بین الانام شرفا انتھی حاصلہ ۳۳ سب سے پہلی جسنے اپنی جان
کو مستاجر بنایا اور مزدور ٹہیرایا موسی علیہ السلام ہین یہ شعیب علیہ السلام کے اجیر تھے
جس طرح کہ قرآن مین آیا ہے ان خیر من استاجرت القوی الامین اسی طرح حضرت
قبل بعثت و دعوت کی طرف سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گماشتہ تجارت ہوکر طرف
شام کی گئے تھے اور سب سے پہلی اولیا مین ابراہیم بن ادہم نے مستاجری اختیار
کی تھی یہ باغ و کھیتی کی نگاہبانی کرتے اور دن کو مزدوری کرتے اور رات کو نماز پڑہا
اسی طرح احمد سبتی قطب وقت تھے سنیچر کی دن اجرت پر کام کرتے اور ہفتہ بھر عبادت
مین بسر کرتے فقرا مستاجرین صاحب حرفہ اونہین کی طرف منسوب ہین اسی طرح سلف
صالح احتراف و استیجار کرنے اور قوت حلال کو پیشہ و مزدوری سے بہم پہونچاتے تھے
ایک بار علی مرتضی نے ایک باغ کی آبکشی مزدوری پر کی تھی حسن بصری کہتے تھے
کہ الدرھم الحلال اشد من لقاء الزحف یعنی ایک درہم حلال کا بہم پہونچانا جنگ

کرنی سے بھی زیادہ مشکل ہی آمین اشارہ ہی طرف قلت مال حلال کی اور حدیث مین
آیا ہی کہ ان اللہ یحب العبد المحترف یعنی اللہ بندہ پیشہ ور کو دوست رکھتا ہی حکایت
ایک شخص نے حرفہ ترک کر دیا تھا داود علیہ السلام نے اوس سے کہا یا ھذا اعمل وکل
ای شخص تو کام کرکے کہا فان اللہ یحب من یعمل ویاکل اس لیے کہ اللہ دوست رکھتا ہی
اوس شخص کو جو محنت مزدوری کرکے کہاتا ہے ولا یحب من یاکل ولا یعمل اور دوست
نہین رکھتا ہی اوسکو جو کہاتا ہے اور کام نہین کرتا مین کہتا ہون ساری خلق خدا کی
کسی حرفے یا تجارت یا عمل کے ذریعہ سے قوت بسری کرتی ہے مگر ایک پیرزادی
فقیر مشائخ مولوی واعظ صوفی کہ یہ لوگ غالبًا سوال کرکے یا دہوکا دیکر یا معتقد فیہ
بنکر یا ترک وتجرید ظاہر کرکے یا استحقاق علم وولایت جتا کر رزق حرام سے شکم پروری کرتے
ہین اور باوجود تندرستی اعضا وصحت جوارح وعافیت تن کے کوئی عمل وکسب
وحرفہ اختیار نہین کرتے مال مفت کی انتظار مین رہتے ہین اور صدقات وخیرات
کو حرفہ سمجھتے ہین سو یہ حرفہ بدترین معائش سے ہے اور اسکی حرمت مین کچھ شک وشبہہ نہین ہے
دن قیامت کی یہ حرفہ حرقہ ہو جائیگا الا من رحمہ اللہ وحفظہ وسلم وقلیل ما ہم و
قلیل من عبادی الشکور ہماری سلف صالح ترک حرف کرکے اگر اسی طرح مدارس
وخانقاہون مین بیٹھے رہتے اور وظائف واوقاف واوساخ مردم پر قناعت کرتے تو
ہرگز یہ دین منتشر نہوتا اور سب لوگون مین رواج اسی مفت خواری ودریکاری کا ہو جاتا
اور کوئی برکت وخلوص کسی عمل ودین مین ظاہر نہوتی اسی جگہہ سے یہ فتوی دیا ہی

فقیہ مدرسہ دی مست بود فتوی داد — کہ می حرام ولی بہ ز مال اوقاف است

سلف آج اگر اس زمرۂ اولیای سال وملای قال کو ملاحظہ کرتے تو ہرگز خاموش نرہتے بلکہ آمادۂ وعظ ونصیحت ہوکے راہ راست پہ لاتے یا سنت اسلام سی خارج ٹہیراتے ولنعم ماقیل ؎

ترسم کہ صرفہ نبرد روز باز خواست — نان حلال شیخ ز آب حرام ما

حکایت داود علیہ السلام نی دیکہا کہ کچہ فرشتے مردون کی صورت انکی بابت مین تنازع کرتی مین ایک فرشتے نی دوسری سی کہا کہ ہم داود مین کوئی عیب سوا اسکی نہین دیکہتے کہ وہ اپنے ہاتہہ کی کمائی سے نہین کہاتا ہے اور نہ کوئی پیشہ کرتا ہے انہون نی سنکر ایک دم اپنے جی مین تفکر کیا پہر اللہ سی مناجات کی اور کہا ای رب مجہے کوئی حرفہ نہین آتا ہے تو میرے لیے کوئی حرفہ پسند فرمادی اللہ نے زرہ بنانا پسند فرمایا کما قال تعالی وعلمناہ صنعۃ لبوس وقال والنا لہ الحدید یہ حرفہ اونکا معجزہ تہا اسطرح سب انبیاء علیہم السلام کی سارے حرفے قبیل معجزات سے تہے وما احسن ماقیل ؎

توکل علی الرحمن فی الامر کلہ — ولا ترغبن فی العجز یوما عن الطلب

الم تران اللہ قال لمریم — وھزی الیک الجذع یساقط الرطب

ولو شاء ان تجنیہ من غیر ھزۃ — جنتہ ولکن کل شیء لہ سبب

بالجملہ محاسن مکاسب وحرف وصنائع کے بہت ہین حرفہ کرنے سے کسی کی شرف وفضل مین کچہ تفاوت نہین آتا ہے بلکہ محترف کا رتبہ بڑہجاتا ہے ولنعم ماقیل ؎

ولیس علی عبد تقی نقیصۃ اذا صح التقوی اذا حاک او حجم

یعنی متقی ہوکر اگر حیاکت یا حجامت اختیار کی ہے تو اس سے کوئی عیب نہین لگتا ہے
کیونکہ یہ حرفی شرعاً مباح ہین باب حرف کا بہت وسیع ہے انبیاء اولیاء صلحاء علماء
رواۃ حدیث حملۂ قرآن ہمیشہ حرفہای مباح و فاضلہ کرتے رہے ہین اگر یہ بات
سنفعت کی نہوتی تو شرع اجازت احتراف کی ندیتی او منقبت مکاسب حلال اور
تجار صادقین کی بیان نہ فرماتی حالانکہ اللہ تعالی نی ارشاد کیا ہے رجال لا تلھیہم
تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ لفظ تجارت و بیع مین ساری حرف داخل ہین سوا حرفہای
ناجائز کی اہل حرف سی انتساب حرف مین طرف واضعین اولین کے اغالیط
واقع ہوی ہین اور باہم تفاضل مین کبھی نوبت قتال و جدال کی بھی آگئی ہے
اور تقدم و تاخر مین نزاع ہو چکا ہے مثلاً اہل دباغت کہتے ہین کہ یہ صنعت اخی اورن
نام کی ہی یہ شخص سی دولت عثمانیہ اسلامبولیہ مین تھوڑا زمانہ ہوا کہ گذرا ہے اور اوسکو
ایک مرد صالح عامل دباغت بتاتی ہین حالانکہ یہ بات غلط فاحش ہی کیونکہ صنعت
منسوب ہے طرف تلمیذ ادریس علیہ السلام کی اوسکا نام ہوشنج شاہ تھا وہ دوسرا
بادشاہ بنی آدم کا گذرا ہی ایک حکیم آلہی ملک عادل مومن کامل تھا اور بعض تواریخ
مین یون کہا ہی کہ صنعت دباغت منسوب ہی طرف طالوت کی جو کہ زمانۂ داود
علیہ السلام مین ایک بادشاہ ایماندار و مجاہد بنی اسرائیل کا تھا غرضکہ انتساب صنعت
پوستین سازی و چرم پزی کا طرف دو بادشاہ کی ہے ہوشنج و طالوت لیکن مقصود ہے

کہ پوستین سازی ایجاد ہوشنج ہی وہ لومڑی اور گرگ وغیرہ درندون کی کہال لیکر استعمال
مین لاتا اس بنیاد پر امام الفرامین ہوشنگ تہا اور امام الدباغین طالوت تہی صاحب
محاضرہ کہتی ہین حرفہ دباغت مین ایک فضیلت ظاہر یہ ہے کہ نسبت اوسکی طرف دو
ملک عظیم کی ہو اور وہ دونون صحبت مین نبوت کی تہے اور بڑی حاجت بنی آدم کو
یہی ہے کہ لباس طاہر و نافع ہو مسئلہ ترجیح حرف مین کہا ہی کہ افضل حرف
بعد علم و جہاد کے حرفہ زراعت ہے پہر خیاطت پہر دباغت پہر حلاقت پہر تجارت
اہل علم کہتے ہین جو حرفہ طرف کسی رسول یا نبی کے منسوب ہی وہ اور حرفون سے
افضل ہے یعنی صنعت کی راہ سی او فضل مقام کو ہوتا ہے اور بعض نے کہا جس
حرفے کے لیے کوئی فضیلت اخرویہ ثابت ہی وہ افضل ہے اسی طرح جس صنعت
کی طرف امر دین و اقامت رکن مین حاجت پڑتی ہے جیسے کشتکاری جامہ دوزی
وہ افضل ہے کیونکہ تغذی و ستر عورت منجملہ امور دین و اقامت رکن اسلام کی ہین تو
جو نسا حرفہ امر دین و دنیا مین شدید الاحتیاج ٹہیر یگا وہی افضل ہوگا اور اپنے
اخوات سی اولی و احری سمجہا جائیگا اور جواز مین سب حرف برابر ہین جیسی طبخ و صید
و فن قابلہ حق مین مستورات کی اور تعلیم علم حق مین بیانچیون کے اور چابک سواری و
نیلگری و زمینداری و بیطاری و فن جوہر فروشی و جراحی و کحالی و اتالیقی و خطاطی
و کاشتکاری و سپاہگری و پہلوانی و سباق و سیاق دانی و مہرکنی و عطاری و
انطباع و برازی و نحوہا انمین سی وہ حرفہ جو شرعا ناجائز ہے خارج رہیگا جیسے فن

مہوری شاہد بازی قلتبانی سطرنجبازی ساہوکاری نظارت مومسات قیادت زانیات
دلالی قحبہ گری وبادہ فروشی احتکار غلات بطور ناجائز اخبار نویسی دروغ پر اصل
ونحو ذلک من البیوع المحرمۃ والعقود الفاسدۃ فائدہ **قاعدہ کلیہ** ہر حرفہ جس کی
طرف انسان کو امر معاد یا معاش مین شرعا یا براہ عادت بشریہ حاجت لگی ہوئی ہی وہ
لازم ہوتا ہی جیسے زراعت خیاطت کتابت وغیرہا ان حرفون کی سیکھنے سکھانے مین
فضیلت ہی **ف** مقتدای حرف کی شناخت کرنے مین بہی فائدے ہین اس لیے
کہ اس بات کو معلوم ہوجانی سے کہ فلان حرفہ یا صنعت فلان شخص سے صادر ہوئی
ہے نبی یا حکیم یا بادشاہ مومن یا ولی یا صالح ایک طرح کا اطمینان طالب حرفہ وصنعت
کو حاصل ہوتا ہی اور اوس کی رغبت اوس عمل کے حاصل کرنے مین بڑہتی رہتی ہے وہ
حرفے جو حکمای مجوس سی صادر ہوی ہین یا اونکی ملوک سی جیسے جمشید ونمرود سو اونکی
شناخت مین بہی فوائد ہین جیسے تنفیر قلوب کی اونسی شغل اون حرف دنیویہ کی جو شرعا حرام
یا مکروہ ہین اور کمائی کرنا اونکی ذریعہ سی حلال نہین جیسے آلات لہو وطرب ومزامیر
ونقوش صور واسباب لعب ومجون ونحوہا کہ اونکو کچہہ تعلق سواد جہاد سے نہین ہے
والہذا انکا سیکہنا سکہانا بہی درست نہین اور کسب کرنا ساتہہ انکی حرام ہی کما صرح بہ الفقہا
رہی وہ حرفے جو شریف وعمدہ ہین جیسے بنانا زین اسپ کا یا لگام وکمان وتیر کا نسبت
انکی طرف جمشید ونمرود کی غلط العوام ہی اس لیے کہ سب سی پہلے زین ولجام وسیف وقوس
وسہم ادریس علیہ السلام نی نکالا تہا لکن نسبت قوس کی طرف ابراہیم علیہ السلام کو اور نسبت

سہم کی طرف اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی انتہی کلام المحاضرۃ مین کہتا ہون کہ اس زمانہ
مین صدہا حرفے او صناعات جدیدہ نکلی ہین اور غالب موجد اسکے وہ لوگ ہین
جو اسلام و ایمان سے بہرہ نہین رکہتے ذکر ان صنائع کا نام بنام مع اسما واوائل
واضعین طلائع المقدور مین مذکور ہے انسان جب کسی حرفے کا سیکہنا سکہانا چاہے
تو پہلی اوس کو کتاب وسنت پر عرض کرلی اور نظر غور سے دیکہہ لی کہ شرعا کوئی کراہت و
عدم اباحت تو اوس پر طاری نہین ہوتی ہے تب اوس کو اختیار کری اور کبہی یہ ہوتا ہے
کہ فی نفسہ وہ حرفہ مباح یا فاضل ہے لکن بسبب نیت سوء کی ناجائز ہوجاتا ہو یا کوئی
فساد عقد و بیع کا اوسمین آلگتا ہے مثلا تیر سازی مین تین شخصون کو بموجب حدیث
شریف کی اجر ملتا ہے ایک بنانیوالا ارادہ خدا مین دوسرا چلانیوالا جہاد مین تیسرا
او ٹہا کر دینے والا غرضکہ ایک تیر کے سبب سے تین شخص بہشت مین جاتی ہین یہ
نتیجہ اونکی حسن نیت و صلاح عمل کا ہے اور اگر خدانخواستہ یہ پیشہ واسطی تقویت
اعدای اسلام کی اختیار کیا ہے تو پہر ہرگز حلال الکسب نہوگا اسی طرح کہانا اور بیچنا
انگور کا درست ہے مگر بادہ ساز کے ہاتہہ فروخت کرنا درست نہین وقس علی ہذا
ہر حرفہ پاک فساد نیت و عمل سی ناجائز ہوسکتا ہے اور جو حرفہ ناجائز ہے وہ صلاح
نیت سے جائز نہین ہوسکتا اس قاعدے کی رعایت سے بہت اشکالات
رفع ہوسکتی ہین گناہ وہی ہوتا ہے جو تیرے جی مین تنے بنے اور تو غیر کا آگاہ ہونا
اوس پر پسند نکری استفت قلبک ولو افتاک المفتون

فصل

اسمین یہ بیان ہی کہ قرآن کریم مین جس طرح اصول جملہ علوم و فنون کی موجود ہین اسی طرح طرف اصول ان حرف و صنائع کے بہی اشارہ فرمایا ہے جن کی ضرورت ہوا کرتی ہے ہم اس جگہہ ذکر بعض اشیا کا منجملہ اون کے ترجمان القرآن سے نقل کرتی ہین ۱ خیاطت یعنی درزی کا کام اسپر یہ آیت دلیل ہے وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ اسمین کفش دوزی بہی آسکتی ہے اس لیے کہ لفظ خصف اوس کو بہی شامل ہے ۲ حدادت یعنی آہنگری کا کام جسکو لوہاری کہتے ہین اسکا ذکر اس آیت مین ہی اٰتونی زبر الحدید والنا لہ الحدید ۳ بنا یعنی معماری کا کام اسکا ذکر کئی آیتون مین آیا ہے قال تعالی والسماء بنینا ھا باید وقال تعالی یاھا مان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب وقال تعالی صرح ممرد من قواریر ۴ نجارت یعنے درودگری کا کام جسکو بڑہئی کہتے ہین اسکا ذکر اس آیت مین ہے ان اصنع الفلک ۵ غزل یعنی سوت کا تنا اسکا ذکر اس آیت مین ہے نقضت غزلھا ۶ نسج یعنی جلاہی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہی کمثل العنکبوت اتخذت بیتا لفظ نسج شامل ہی جملہ انواع نسج کو خواہ کوئی سا کپڑا کیون نہو اور ہاتہہ سے بنا جائے یا کل سے اور روئی کا تاگا ہو یا چھال کا یا ریشم کا یا اور کچہہ جیسے سن وغیرہ ۷ فلاحت یعنی کشتکاری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے افرایتم ما تحرثون اسکے سوا اور آیات مین بہی اسکا ذکر آیا ہے اسکو زراعت بہی کہتے ہین یہ افضل مکاسب و اشرف

حرفت ہے ۸ صید یعنی شکار بازی کرنا اسکا ذکر چند آیات مین آیا ہے اور مسائل شکار
کی قرآن و حدیث دونون مین مذکور ہین لفظ شکار خواہ کسی آلہ سے ہو یا کسی حیوان
چرند پرند سے سب کو شامل ہے اور تفصیل جائز ناجائز کی سنت مطہرہ سے معلوم
ہو سکتی ہے مثلاً شکار چیتے کا ناجائز ہے ۹ غوص یعنی دریا مین غوطہ مار کر موتی
وغیرہ نکالنا اسکا ذکر اس آیت مین ہی کل بناء وغواص وتستخرجون منه حلیة
تلبسونها ۱۰ صیاغت یعنی سناری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے واتخذ قوم موسی
من بعده من حلیهم عجلا جسدا له خوار ۱۱ زجاجت یعنی شیشہ سازی کا کام
اسکا ذکر اس آیت مین ہے صرح ممرد من قواریر المصباح فی زجاجة ۱۲ فخارت
یعنی خشت پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے فاوقد لی یا ہامان علی الطین
۱۳ ملاحت یعنی تیراکی کا کام جسکو ملاحی کہتے ہین اسکا ذکر اس آیت مین ہے اما
السفینة فکانت لمساکین یعملون فی البحر ۱۴ کتابت یعنی لکھنے کا کام اسکا ذکر اس
آیت مین ہے علم بالقلم اسمین جملہ اقلام نسخ ونستعلیق وغیرہا داخل ہین اسکے سوا اور
آیات مین بہی ذکر کتابت کا آیا ہے اور صحابہ و تابعین سے کتابت مصحف وخطوط کی ثابت
ہے ۱۵ خبز و عجن یعنی نان پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے احمل فوق
راسی خبزا ۱۶ طبخ یعنی باورچی گری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے فجاء بعجل حنیذ
۱۷ قصارت و غسل یعنی گاذری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے وثیابك فطهر
وقال الحواریون یہ حواری دہوبی تہے ۱۸ جزارت یعنی قصابی کا کام اسکا ذکر اس

آیت مین ہے الا ماذکیتم ۱۹ ابیع وشرا یعنی تجارت کا کام اسکا ذکر کئی جگہہ آیا ہی
رجال لا تلہیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ۲۰ صبغ یعنی رنگریزی کا کام اس کا ذکر
اس آیت مین ہے صبغۃ اللہ وبیض وحمر اسمین جملہ انواع الوان داخل ہین ۲۱
نجارت یعنی سنگ تراشی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے وتنحتون من الجبال بیوتا
۲۲ کیالت یعنی وزن کشی کا کام اسکا ذکر ہی کئی جگہہ آیا ہے ویل للمطففین الذین
اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ۲۳ رمی یعنی تیراندازی کا فن اسکا ذکر اس آیت مین ہے
وما رمیت اذ رمیت واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ تفسیر قوت کی حدیث مین تیر انداز
آئی ہی لکن عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص سبب کو جتنے انواع قوت کے آلات حرب
وضرب مین ہین اور جو ایجاد ہوتے رہینگی وہ سب اس حکم مین داخل ہین جیسی توپ
بندوق غلیلہ ونحوہا مع جملہ اقسام وانواع اسی طرح کریمہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ مین
ساری جہان کی آلات وضروب اکل وشرب ونکاح وجملہ وقائع کائنات جو کتاب اللہ
مین مذکور ہین داخل شامل ہین ۲۴ فن لشکر سازی اس کا ذکر اس آیت مین ہے
واجلب علیھم بخیلک ورجلک اور کریمہ ویخلق ما لا تعلمون عام ہی ساری صنائع کو جو
قیامت تک دنیا مین باذن وخلق الٰہی عدم سی وجود مین آتی رہینگی غرضکہ جو شخص قران
مین جتنا زیادہ غور کرتا ہے وہ بقدر اپنی استعداد کی بدلالت نص یا باشارت نص
استنباط ہر صنعت وحرفہ وفن وعلم وغیرہا کا کر سکتا ہے یہ درحقیقت ایک معجزہ ہی اس کتاب
عزیز کا دب زدنی علما اسی طرح کتب سنت مطہرہ مین اشارۃ وحکایۃ وتمثالاً ذکر بہت سے

حرف وصنائع کا آیا ہے جیسے سیف رانی وتیر اندازی وسپر سازی وعطر فروشی وآہنگری وملاحی وطباخی ونجاری ولشکر کشی ونحو ذلک اس جگہہ اگر اون حدیثون کو لکھا جاتا ہی توطول مفرط ہوگا عالم سنت پر یہ احادیث مخفی نہین ہین یہ ذکر یہان تک تو حرف واہل حرف کا تہا اب مین یہ کہتا ہون کہ عالم باللہ کا حرفہ یہ ہے کہ اپنے علم سے نفع لی اور جاہلون کو نفع دی یہ وہ حرفہ طیبہ ہی جس کو اللہ نی واسطی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار فرمایا تہا اور قرآن وحدیث فضائل ومناقب سے اس حرفہ تعلم دین سکے مشحون ہین یہان تک کہ حضرت نی ارشاد کیا ہے انما بعثت معلما اور فرمایا ہے رب زدنی علما دنیا مین جتنے حرفے اور اہل حرفہ ہین سب پر اسی حرفہ تعلم وتعلیم کو فضیلت نمایان حاصل ہے کوئی پیشہ اس پیشہ دانشمندی سے لگا نہین کہاتا ولہذا قرآن مین آیا ہے هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون اور فرمایا ہی والذين اوتوا العلم درجات سو یہ حرفہ عبارت ہے علم کتاب وسنت ہی پس اب کیونکہ جو علم ان دو اصل اصیل سے خارج ہے وہ فن وصنعت یا حرفہ محض ہے نہ علم پہر بہتر علم جسپر اجماع امم ہے علم توحید باری تعالی ہے اور شناخت اوس کے اسما وصفات وافعال کی یہی علم ہمراہ عالم کے قبر مین بہی باقی رہتا ہے اور حشر تک ساتہہ جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالی جنت کے لیے رفیق طریق ہوگا اور دار الخلد مین جلیس انیس رہیگا اور عذاب برزخ وعقبے سے نجات دیتا ہے اور دنیا مین اللہ پاک کا مقرب بنا دیتا ہے علم احکام اسلامی فقط یہ مقصود ہی کہ مومن حلال

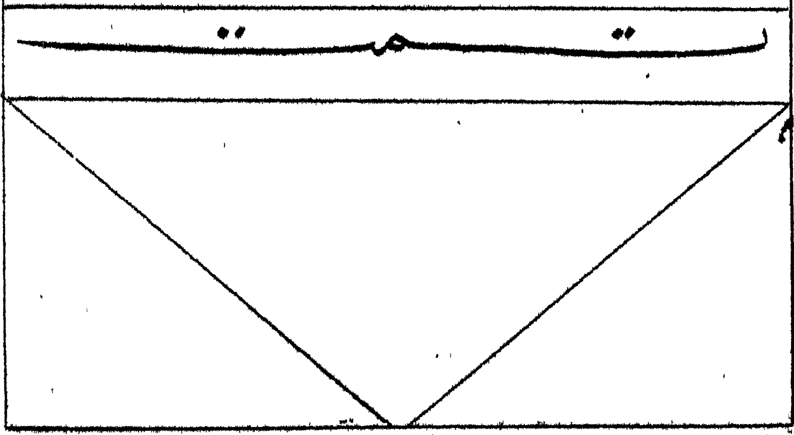
وحرام وجائز وفرض ومستحب کو ایک بار پہچان لی اور موجب اوس کی کاربند رہی کچھ تمام عمر
کا اسی علم فقہ مین صرف کرنا مطلوب نہین ہے وہ علم جسمین انفاس عمر کو بسر کرنا چاہیے
یہی علم توحید و معرفت الٰہی ہے ذکر اوسکا اس باب مین رسالہ کشف الستر بہت خوب
تالیف ہوا ہی اور واسطی دریافت منجیات مہلکات کی جسکو علم معاملہ کہتے ہین مختصرات مین
رسالہ لسان العرفان اور رسالہ منجیات مہلکات کفایت کرتے ہین اور واسطی ادائی نماز
روزہ زکوۃ وحج کی طریقہ سنت وآداب صلحا پر رسالہ بذل المنفعۃ ورسالہ ضوء الشمس
اپنے باب مین استاد شفیق ہین اور واسطی احتراز کے ذنوب کبائر سے خواہ متعلق
قلب ہون یا متعلق قالب یعنی ظاہرا وباطنا رسالہ قواطع وقوارع شیخ مرشد کا حکم
رکہتے ہین علم فقہ سنت مین اگر ہمت مطالعہ کتب مطولہ کی نہین ہے تو رسالہ مختصر
فتح المغیث اور نہج مقبول وبنیان مرصوص وعرف الجادی بس کرتی ہین عقائد مین کتاب
معتقد معتمد ورسالہ انتقاد واعتقاد ورسالہ قائد وعقیدہ سنی وقطف الثمر راہنما اور راہبر ہین بالجملہ
مومن خدا طلب نجات خواہ کو اس قدر علم واسطی درستی ایمان وچستی اسلام وادعان
احسان کی کفایت کرتا ہے یہ سب گنتی کی چند رسائل ہین اکثر اردو اور بعض فارسی و
عربی جسنے انکو ساتھ حسن نیت وصفای طویت کے حاصل کرلیا اور وہ پاک طینت غیر متعصب
مصلح حال تھا تو انشاء اللہ موافق اصطلاح اہل اللہ کے عالم باللہ ہوجائیگا گو اوسنے کتب
درسیہ معمولہ مروجہ مدارس پر پورا عبور نہ کیا ہو بلکہ جو علم اوسکو قرائت ودرایت ومزاولت
کتب فقہ وغیرہ فنون متداولہ اسلامیہ سے تحقیقا وتفقہا وتصحیحا حاصل نہوگا وہ ان چند

رسائل مشار الیہا سے میسر آئیگا اور جو فیوض و عبور صحبت علمای زمان و فضلای دوران
سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے اوس سی زیادہ ان رسائل مین مشہود و موجود پائیگان اللہ
فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لھا یہ حکایت بطور تشکر الٰہی کے گذارش کی گئی ہے
ورنہ ما للتراب و رب الارباب۔ جتنے ابواب شریعت حقہ کی تھے خالیا اونکو منخول کیا گیا
ہے اور تحریرات اون ابواب کی مسائل محققہ و احکام مرجحہ پر شامل ہین جو بعد محنت و
مشقت بسیار اور بیداری شبہای دراز اور تنہائی روزہای گران کے بہی کمتر دستیاب
علمای عصر ہوتے ہین و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم منصف
معدلت پسند قول کو دیکھتا ہے نہ قائل کو اور شناخت رجال کی حق سے ہوتی ہے
نہ شناخت حق کی رجال سے ؎

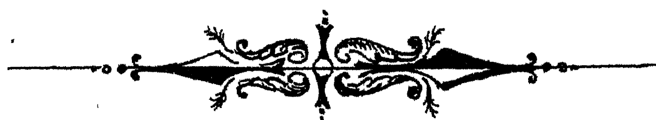
داد حق را قابلیت شرط نیست　　　بلکہ شرط قابلیت داد اوست

آج بستم رمضان ۱۳۰۳ھ ہجری روز جمعہ کو یہ رسالہ دو روز مین ختم ہوا ختم اللہ
لنا بالحسنی و زیادہ و رزقنا بمنہ و تفضلہ جملۃ السیادۃ والسعادۃ

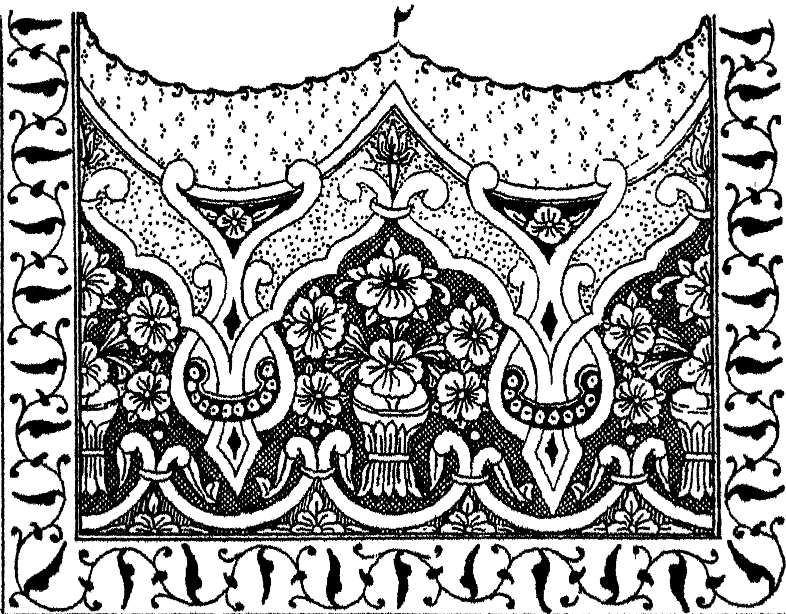
تمت



تَرجُمةُ الادبَ المفرَد



طبعَ فِي مَطبعِ مُفيدِ عامِ الكائِن
فی بلدۃ اگرہ سنۃ ۱۳۰۶
الهجريّة



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حمدا يستدعي مزيد الرحمة واللطف والافضال ٭ مع الكلم الطيب ويرفع في عليين صالح الاعمال ٭ ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الكبير العلي الاعلى المتعال ٭ ونشهد ان محمدا عبده المصطفى ورسوله المجتبى ونبيه المرتضى وصفيه المقتدى خاتم سلسلة الارسال ٭ فصلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وصحبه وتابعيهم من كل قطر في كل حال وعلى كل حال مع التفصيل والاجمال **امابعد** یہ امر خود مثل مہر نیمروز کے روشن وہویدا ہی کہ بعد کلام خالق عباد و بلاد کے کسی کا کلام کتنا ہی عالی مقام کیون نہو حدیث خیر الانام کو نہین پہنچتا اِس لئے کہ وہ مبانی جو دلیل معانی ہون بجز کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے نہین ہین و لہذا جنکو اللہ تعالیٰ نے بسابقۂ ازل توفیق خیر عطا کی ہی وہ سوائے کلام خدا و رسول کے کسی اور مخلوق کے کلام کی خدمت نہین کرتے چنانچہ اسی بنیاد پر اکثر وقت اس ظلوم جہول کفور کنود کا بھی خدمت

کتاب وسنت مین گزرا ہی اور گزرتا ہی وللہ الحمد ہرچند چند ماہ سے یہہ قصد کرلیا تہا کہ سوای کتابت ترجمہ قرآن کریم موسوم بہ ترجمان القرآن اب کچہہ لکہنا پڑہنا نہو لکن ان ایام برکت التیام مین حسن اتفاق سے کتاب مستطاب مسمی **ادب مفرد** تالیف امام المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس العلی منزلہ وماواہ متوفی ۲۵۶ ہجری ہاتہہ آئی یہہ کتاب فی الحال بماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۶ ہجری بمقام آرہ مطبع خلیلی مین طبع ہوئی ہی صاحب مطبع کہتے ہین کہ تین نسخے بہم پہنچے تہے اور وہ بہی غلط مع ذلک مہما امکن غلطنامہ درست کیا گیا بالجملہ جب یہہ کتاب اس شہر مین آئی اور اہل سنت کو اُسکی منزلت معلوم ہوئی تو خواہی نخواہی جامع فضائل وفواضل نامتناہی **ابو الرجا سید ذو الفقار احمد** عافاہ اللہ تعالی نے مجکو تحریر ترجمہ اُردو پر مجبور کیا ہرچند بوجوہ چند عزم ترجمہ لکہنے کا نتہا خصوصًا اس وجہ سے کہ اصل کتاب کسی قدر غلط سے مالی اور صحت تام سے خالی ہی لیکن بفحوای ؏

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست		می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست	

چار و ناچار اس ماہ مبارک رمضان مین اس شغل کو اشغال دیگر سے بہتر سمجہہ کر کیفما اتفق قلم برداشتہ ترجمہ لکہا اوائل ترجمہ مین یہہ قصد ہوا تہا کہ ہر باب کی ہر حدیث کا نشان بحوالۂ تخریج دیگر کتب حدیث زیادہ کردیا جائے پہر جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ اس طرز مین مقدار ترجمہ کا اصل حجم کتاب سے اضعاف مضاعف ہو جائے گا اسواسطے جہانتک یہہ طرز تہا اُس جگہہ سے وضع مذکور کو موقوف کردیا لکن ہر باب مین اول ہر حدیث کے ہندسہ شمار کا لگادیا ہی جس سے تعداد احادیث وآثار کی فی باب معلوم ہوسکتی ہی تہی گنتی ابواب کی سو چہہ سو باب سے زیادہ تر ہی صحیح شمار ابواب مذکور کا طابع کتاب سے بہی رہگیا ہی نسخۂ مطبوعہ ۱۹۲ صفحہ ہی جس کے بارہ جزو ایک ورق کم ہوتے ہین مینے اس ترجمہ مین اسانید کو حذف کردیا ہی کیونکہ عامہ کو اُس سے چندان نفع

نہین ہی اور عوض اسانید کے کہین کہین ذرا ذرا سا فائدہ لکھدیا ہی یہہ ترجمہ فی صفحہ ۲۳ سطر
کے حساب سے ساڑہے بارہ جزو مین آیا ہی وقت تحریر ترجمہ کے معلوم ہوا کہ فی الواقع یہہ
کتاب اگرچہ بجمع ۳ نسخہ چہاپی گئی ہی مگر ہنوز غلط سے خالی نہین ہی ولہذا تحریر ترجمہ
مین بہی سخت دشواری وگرانی خاطری لاحق حال ہوئی اور کچہہ علاج اُسکا نہو سکا بہ پابندی
الفاظ موجودہ جہانتک جو مطلب سمجہہ مین آیا مطابق اُسکے ترجمہ لکہا گیا لکن مواقع غلط
بہ نسبت مواضع صحت کے اقل قلیل ہین ورنہ پہر لکہنا ترجمہ کا عبث ہوتا مجہے اقرار ہی کہ اگر بوجہ
غلطی نفس الامری اصل نسخہ کے مجہسے بہی کسی جگہہ غلط فہمی اور غلطی ترجمہ نگاری ہوگئی ہو تو
مین اِسکا انکار نہین کرتا بلکہ مطابق واقع کے سمجہتا ہون اب جس کسی بندۂ خدا کو کبہی کوئی
نسخہ صحیحہ مل جائے یا کسی اور کتاب مین اُس خبر واثر کا پتا بسندہ ولفظہ تمامہ آجائے تو
عمل صواب وکار ثواب سمجہہ کر اس ترجمہ کے غلط کو صحیح کردے اور مستحق اجر جزیل وہ
جزاے جمیل کا ٹہیرے ع از کریمان کارہا دشوار نیست ؛ اِس کتاب مستطاب ادب مفرد
نام کی ثنا خوانی کرنا تحصیل حاصل ہی ہمکو اسی قدر کافی ہی کہ یہہ کتاب مشتمل ہی اکثر آداب نبوت
واخلاق رسالت پر اور ایسے شخص کی جمع وتالیف ہی جو فن حدیث مین جوہر فرد زمانہ اور گوہر
یگانہ نزدیک خویش وبیگانہ تہا جسکو ایک جم غفیر وجمع کثیر نے علم شریف حدیث کا امیر المومنین
لقب دیا ہی اور جسکی کتاب صحیح بعد کتاب اللہ کے اصح کتب تحت ادیم سما ٹہیر چکی ہی اور
یہہ وہ آداب شریفہ ہین جنکے سامنے ساری کتب اخلاق قوم کی ردی ہین اور جہان بہر کی
تہذیب سفاہت محض سمجہی جاتی ہی اس کتاب کی روایت امام مولف رضی اللہ عنہ سے
احمد بن محمد الجلیل بالجیم البزار نے کی ہی اور حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا ہی کہ ہو من تصانیفہ الموجودۃ اور شیخ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

نے اُسکا انتقاء کیا ہی لکن وہ انتقاء میسّر نہین آیا غالبًا مکررات وبعض زوائد کو چھوڑ کر خلاصہ کتاب کا لیا ہوگا اگر وہ منتقی میسّر آتا تو اُسی کا ترجمہ لکھنا مجھے کفایت کرتا لکن اب مجبوری سے تمام کتاب کا ترجمہ لکھنا پڑا اور مقدار حجم بڑھگیا یہہ کتاب لائق تحریر شرح بسیط کے ہی لکن وقت وعمر مساعدت نہین کرتے اِس کتاب کا ذکر صاحب بستان المحدثین نے بہی کیا ہی اور کہا ہی کہ یہہ کتاب بقدر نُو جزو کے ہی اس کتاب کے آخر مین یون واقع ہوا ہی قال الامام الحجة ابو عبد الله البخاری باب لایکن بعضك تلفا حدثنا الخ انتہی ؛ الحمد للہ کہ دوم رمضان سنہ ١٣٠٦ھ روز جمعہ کو لکھنا اس ترجمہ کا تین ماہ بعد طبع کتاب سے شروع ہوا تھا اٹھارہ

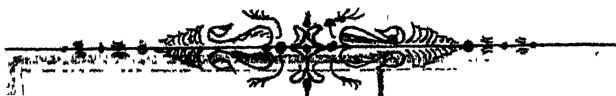
دن مین ١٩ ماہ وسنہ صدر کو بعونہ تعالیٰ وصونہ ختم ہوا ختم الله لنا

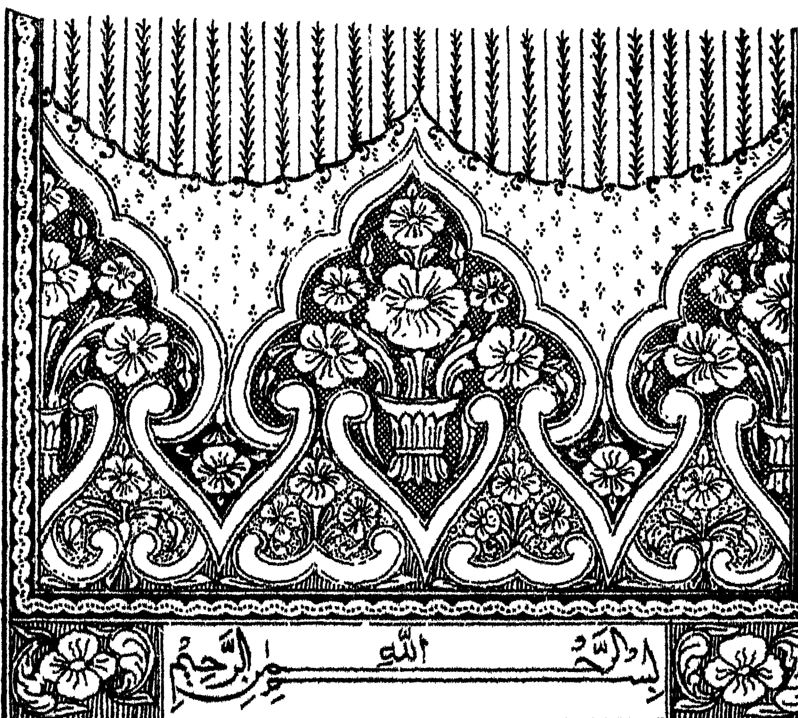
بالحسنیٰ وجعل هذه الترجمة خالصًا لوجهه الکریم

الاسنیٰ وآخر دعوای ان الحمد لله و

سلام علی عباده الذین

اصطفیٰ





باب قول مین اللہ تعالی کے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ہمنے وصیت
کی ہی انسان کو نیکی کرنے کی مان باپ کے ساتھہ ۱ ابو عمرو شیبانی کہتے تھے حدیث کی مجکو اس گہر والے
نے اور ہاتہہ سے اشارہ عبد اللہ کے گہر کی طرف کیا کہ مینے حضرت سے پوچھا کونسا عمل دوست تر
ہی اللہ عز وجل کو فرمایا نماز پڑہنا نماز کے وقت پر مینے کہا پہر کونسا عمل فرمایا نیکی کرنا مان باپ سے مینے کہا
پہر کونسا عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین مجہسے یہہ باتین کہین اگر مین زیادہ پوچہتا تو وہ بہی مجہسے زیادہ کہتے
ف آیت باب دلیل ہی وجوب پر بِرّ مادر وپدر کے اور تعبیر بلفظ وصیت مؤکد ایجاب مذکور ہی اور حدیث
دلیل ہی اس بات پر کہ یہہ ہر سہ عمل سب اعمال مین محبوب تر ہین اللہ کو اسی ترتیب مذکور پر معلوم ہوا کہ بعد
افضل عبادت خدا کے کہ عبادت ہی نماز پنجگانہ سے بِرّ والدین احب الی اللہ ہی اسکا وسط مین ہونا نماز و
جہاد کی دلیل ہی کمال عظمت واہتمام پر اس حسنہ کے عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی ہین اسکو
بخاری نے بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی واخرجہ مسلم ایضا ۲ ابن عمرو نے کہا ہی کہ خوشی پروردگار کی

باپ کی خوشی مین ہی اور خفگی رب کی باپ کی خفگی مین **ف** یہہ حدیث اس جگہہ موقوف ہی اسکو ترمذی نے بہی روایت کیا ہی لکن بجائے لفظ رب کے لفظ اللہ کا کہا ہی اور وقف کو ترجیح دی ہی و رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اور اسکو طبرانی نے ابوہریرہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ طاعت اللہ کی طاعت والد ہی اور معصیت اللہ کی معصیت والد ہی اور روایت بزار مین ابن عُمر یا ابن عَمرو سے یون آیا ہی کہ رضا رب تبارک وتعالی کی رضائے والدین مین ہی اور سخط اللہ تبارک وتعالی کا سخط والدین مین ہی

باب نیکی کرنے کا مان سے

ا بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا مین کس کے ساتھہ نیکی کرون فرمایا اپنی مان سے مینے کہا کس سے نیکی کرون کہا اپنی مان کے ساتھہ مینے کہا مَنْ اَبَرّ فرمایا امّک مینے کہا کس کے ساتھہ نیکی کرون فرمایا باپ کے ساتھہ پہر جو قریب ہو پہر جو قریب ہو **ف** اس حدیث کو ترمذی و ابو داؤد نے بہی روایت کیا ہی حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ نیکی کرنے مین مان پہلی ہی باپ سے اور تین درجہ بڑھکر ہی والد سے پہر باپ پہلے ہی اقرباء سے پہر رشتہ دارون مین جو زیادہ قریب ہی وہ مقدم ہی **۲** ابن عباس کے پاس ایک مرد آیا اوسنے کہا مینے ایک عورت سے منگنی کرنا چاہا تہا اُس نے مجہسے نکاح کرنے کا انکار کیا میرے غیر نے اُسکو پیغام بہیجا عورت نے اُس سے نکاح کرنا چاہا مجکو اُسپر غیرت آئی مینے اُسکو مار ڈالا کیا میرے لئے توبہ ہی ابن عباس نے کہا تیری مان زندہ ہی کہا نہین کہا توبہ کر سامنے اللہ عزوجل کے اور نزدیک ہو اُس سے جتنا تجہسے بن سکے عطا بن یسار کہتے ہین مین پاس ابن عباس کے گیا اور کہا تمنے اُسکی مان کی زندگی کا سوال کیون کیا تہا کہا انی لا اعلم عملا اقرب الی اللہ عزوجل من بر الوالدۃ یعنی مین نہین جانتا کہ کوئی عمل اقرب ہی خدا سو نیکی کرنے سے ساتھہ مان کے **ف** حدیث دلیل ہی اس بات پر

کہ بر مادر و پدر کفارہ کبائر ذنوب ہو سکتا ہی حدیث ابن عمر مین آیا ہی کہ ایک شخص پاس حضرت کے آیا کہا مینے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہی کیا میرے لئے توبہ ہی فرمایا تیری مان ہی کہا نہین کہا تیری خالہ ہی کہا ہان فرمایا اُسکے ساتھہ نیکی کر رواہ الترمذی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علیٰ شرطہما یہہ حدیث مرفوع متقوی حدیث موقوف باب ہی عایشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا مین جنت مین گیا وہان قرارت سنی مینے کہا یہہ کون ہی کہا حارثہ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان اس سے ثابت ہوا کہ مان کے ساتھہ نیکی کرنے سے جنت ملتی ہی وللہ الحمد

باب نیکی کرنیکا باپ کے ساتھہ

ا ابو ہریرہ کہتے ہین کہا گیا ای رسول اللہ کس کے ساتھہ مین نیکی کرون فرمایا مان کے ساتھہ کہا پھر کس کے ساتھہ فرمایا مان کے ساتھہ کہا پھر کس کے ساتھہ فرمایا مان کے ساتھہ کہا پھر کس کے ساتھہ کہا باپ کے ساتھہ ف حدیث دلیل ہی بر والدین لیکن مان کو پھر تین بار مقدم رکہا ہی ۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا آپ مجھکو کیا حکم کرتے ہین فرمایا نیکی کر ساتھہ اپنی مان کے اُسنے پھر وہی کہا فرمایا بر امک اُسنے پھر اعادہ کیا فرمایا بر امک یعنی مان کے ساتھہ نیکی کر جب چوتھی بار اعادہ کیا تو فرمایا بر اباک یعنی باپ کے ساتھہ نیکی کر ف صحیحین مین ابو ہریرہ سے آیا ہی کہ ایک مرد نے آکر کہا ای رسولخدا لوگون مین کون شخص زیادہ حقدار ہی اچھے برتاؤ کا میرے فرمایا تیری مان اُسنے کہا پھر کون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ اسجگہہ بھی مان کو تین بار اور باپ کو بعد مان کے ذکر کیا ہی اس سے مزیت حسن صحابت و برکی حقمین والدہ کے بنسبت والد کے ثابت ہوئی؛

باب نیکی کرنیکا مان باپ کے ساتھہ اگرچہ وہ دونون اسپر ظلم کرین

ا ابن عباس نے کہا ہی جس مسلمان کے مان باپ مسلمان ہین اور وہ صبحکو اُنکے پاس حاضر ہوتا ہی

بامید اجر تو کہولدیتا ہی اللہ واسطے اُسکے دو دروازے یعنی جنت کے اور اگر ایک ہی ہان باپ مین تو ایک دروازہ اور اگر اُن دونون مین سے ایک کو اسنے خفا کر دیا اور غصہ دلایا تو راضی نہین ہوتا اُس سے اللہ جبتک کہ وہ اِس سے راضی نہو کہا وان ظلما قال وان ظلما یعنی اگرچہ مان باپ ظلم کرین کہا اگرچہ وہ دونون ظلم کرین **ف** حدیث دلیل ہی عظم حق ابوین پر کہ اگرچہ اُنسے حق مین اولاد کے کوئی کارروائی ظالمانہ بہی ہوجائے تب بہی اُنکی اطاعت سے سرتابی نکرے کیونکہ اللہ کی رضامندی اور ناراضگی مان باپ کی خوشی اور ناخوشی پر موقوف ہی دوسرا لفظ ابن عباس کا رفعًا یہہ ہی کہ جسنے صبح کی اور وہ اللہ کا مطیع ہی حق مین والدین کے تو اُسکے لئے دو دروازے بہشت کے کہل جاتے ہین اور اگر ایک ہی تو ایک اور جسنے صبح کی اور وہ عاصی ہی اللہ کا حق مین والدین کے تو کہل جاتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے دوزخ کے اور اگر ایک ہی تو ایک ایک مرد نے کہا اگرچہ وہ ظلم کرین تین بار کہا وان ظلما رواہ البیھقی فی شعب الایمان اِس رفع سے صحت وقف حدیث باب کی ثابت ہوئی وللہ الحمد

باب مان باپ سے نرم گفتگو کرنی بات چیت مین دبارے

طیلسہ بن میّاس کہتے ہین مین ہمراہ نجدات کے تہا مجہسے کچہہ گناہ ہوئے مین اُنکو کبائر سمجہتا تہا مینے یہہ ذکر ابن عمر سے کیا کہا وہ کیا ہین مینے کہا کذا وکذا کہا یہہ کبائر نہین ہین کبائر تو نو ہین ایک شرک کرنا ساتہہ اللہ کے دوسرے قتل کرنا کسی جان کا تیسرے بہاگنا لڑائی پر سے چوتہے تہمت حرام کی لگانا پارسا بیاہی عورت کو پانچوین سود کہانا چہٹے یتیم کا مال کہانا ساتوین الحاد کرنا مسجد مین آٹہوین مسخرہ پن کرنا نوین رونا مان باپ کا عقوق ولد سے پہر ابن عمر نے مجہسے کہا کیا تو آگ سے ڈرتا اور بہشت مین جانا چاہتا ہے مینے کہا اِی واللہ کہا کیا تیرے مان باپ زندہ ہین مینے کہا میری پاس میری مان ہی کہا واللہ اگر تو اُسکے ساتہہ نرم کلام کرے اور اُسکو کہانا کہلائے تو تو جنت مین جائے جبتک کہ کبائر سے بچتا رہے **ف** حدیث

دلیل ہی اس بات پر کہ عقوق مادر و پدر منجملہ کبایر مہلکات کے ہی اور ماں باپ کے ساتھہ تبواضع پیش آنا اور
اُنکی خدمت کرنا اور اُنکو روٹی کپڑا وقت حاجت کے دینا سو جبات دخول جنت سے ہی ۲ عروہ نے
کہا و اخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ جھکا اونکے لئے بازو ذلت کا رحمت سے یعنی جو چیز
وہ چاہین اُس سے باز نرہ مطلب یہہ ہوا کہ اُنکے سامنے خاکساری فرمان برداری ہر ایک امر مین کرتا
رہے دم نمارے جو کچھہ کہین ویساہی کرے بجز اختیار شرک کے ؛

باب ماں باپ کو بدلا دینا

۱ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہین بدلا نہین دیتا کوئی بیٹا اپنے باپ کو مگر یہہ کہ اُسکو کسی کا مملوک پاکر خرید کرکے
آزاد کردے ف اسمین یہہ اشارہ ہی کہ اولاد کو والدین کے ساتھہ بصورت حصول قدرت کے
ایسا کرنا چاہیے کہ یہہ اُنکے لئے جزاء احسان ہی واللہ المستعان اس حدیث کو مسلم و ابو داؤد
و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہی ۲ ابو بردہ کہتے ہین حاضر ہوا پاس ابن عمر کے
ایک مرد یمانی وہ گھر کا طواف کرتا تھا اپنی ماں کو پیٹھہ پر لادے ہوئے کہتا تھا ع

انی لھا البعیر المذلل	ان اذعرت رکابھا لم اذعر

کہا ای ابن عمر تو دیکھتا ہی کہ مینے اسکا بدلا کیا کہا نہین اور نہ ایکبار کے پشت پر لادنے سے پہر ابن عمر
مقام مین آئے اور دو رکعتین پڑھین پہر کہا ای ابن ابی موسی ہر دو رکعت کفارہ ہوتی ہین اوس چیز
کی جو سامنے اُنکے ہی ف معلوم ہوا کہ حق ماں کا اس سے زیادہ ہی کہ کوئی اُسکو اپنی پشت پر لادکر
حج کرائے ہنوز اسنے کچھہ بدلا ماں کے حقوق کا ادا نہین کیا نیز یہہ بات معلوم ہوئی کہ نماز اگرچہ دو ہی رکعت
ہو مکفر ذنوب ہوتی ہی وللہ الحمد ۳ ابو مرہ مولی عقیل نے کہا ہی کہ ابو ہریرہ کو مروان خلیفہ کرجاتا تھا
یہہ ذی الحلیفہ مین رہتے انکی ماں ایک گھر مین اور یہہ دوسرے گھر مین ہوتے جب باہر نکلنا چاہتے
دروازہ پر ماں کے کہڑے ہو کر کہتے السلام علیک یا اماہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی ای ماں

تمپر اللہ کی سلامتی و رحمت و برکت ہو وہ کہتین وعلیک یابنی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہہ کہتے رحمک
اللہ کما ربیتنی صغیرا یعنی رحمت کرے اللہ تجہپر جس طرح پالا تو نے مجکو چہوٹا سا وہ کہتین رحمک
اللہ کما بررتنی کبیرا تجہپر بہی اللہ رحمت کرے جس طرح نیکی کی تو نے مجہسے بڑے ہو کر پہر جب
گہر مین آنا چاہتے تب بہی اسی طرح کرتے ۴ ابن عمرو کہتے ہین ایکمرد پاس حضرت کے آیا بیعت کرنا
چاہتا تہا ہجرت پر اور ماں باپ کو روتا ہوا چہوڑ آیا تہا فرمایا واپس جا پاس اُنکے اور ہنسا اُنکو جس طرح
کہ رُلایا ہی تو نے اُن دونون کو **ف** معلوم ہوا کہ رضاء والدین مقدم ہی اختیار ہجرت پر ۵ ابومرہ
غلام ام ہانی ہمراہ ابوہریرہ کے اُنکی زمین واقع عقیق مین گئے جب ابوہریرہ اُس زمین مین داخل
ہوئے چلاکر کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امتاہ اُنہون نے جواب دیا وعلیک
السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر کہا رحمک اللہ کما ربیتنی صغیرا ماں نے کہا یابنی وانت
فجزاک اللہ خیرا ورضی عنک کما بررتنی کبیرا موسیٰ راوی نے کہا ابوہریرہ کا نام عبداللہ بن عمرو
تہا **ف** حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ ماں باپ پر سلام کرنا داخل حقوق و برّ ابوین ہی

باب ماں باپ کی نافرمانی کرنے کا

۱ عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے باپ سے راوی ہین کہ حضرت نے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو اکبر الکبائر کی
تین بار اسی طرح کہا عرض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا اشراک باللہ عقوق والدین پہر حضرت سیدہے بیٹہہ
گئے اور پہلے تکیہ لگائے تہے اور کہا سن لو اور قول زور ہی یہانتک اِسکی تکرار کی کہ مینے کہا یعنی اپنے جی
مین کہ کاش چپ ہون **ف** اِس حدیث کو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہی بزیادت لفظ و
شہادۃ الزور حدیث دلیل ہی اسپر کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اکبر کبیرہ ہی اور مرتبہ اِسکا بعد شرک
کے ہی ۲ ورّاد کاتب مغیرہ بن شعبہ نے کہا ہی کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکہا کہ تو نے جو بات حضرت سے سنی
ہو وہ مجکو لکہکر بہیجدے ورّاد کہتے ہین مغیرہ نے مجہسے لکہوایا اور مینے اپنے ہاتہہ سے لکہا کہ مینے حضرت

وسنا منع کرتے تہے کثرت سوال و اضاعت مال و قیل و قال سے **ف** ظاہر ہین اِس حدیث کو ترجمہ
ب سے مطابقت نہین ہی لیکن صحیح بخاری مین بذیل دیگر کتب یہہ روایت اِس لفظ سے آئی
و ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنعا وھات وکرہ لکم قیل و
قال وکثرۃ السوال واضاعۃ المال یہہ الفاظ مطابق ترجمۃ الباب کے ہین منذری نے
کہا ہی رواہ البخاری وغیرہ عقوق والدین مین وعید سخت آئی ہی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی
کبائر یہہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس رواہ البخاری اِسی طرح حدیث
انس مین عقوق کا ذکر منجملہ کبائر کے فرمایا ہی رواہ الشیخان والترمذی اسی طرح حضرت کی کتاب
مین جو عمرو بن حزم کے ہاتہہ اہل یمن کو بہیجی تہی یون تہا کہ اکبر کبائر نزدیک اللہ کے دن قیامت
کے یہہ ہین اشراک باللہ قتل نفس مومن بغیر حق بہاگنا راہ خدا مین دن زحف کے نافرمانی کرنا ماں
باپ کی تہمت زنا کی لگانا بیاہی عورت پر سیکہنا جادو کا کہانا سود کا کہانا مال یتیم کا الحدیث
رواہ ابن حبان فی صحیحہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ یہہ اعمال اکبر کبیرہ ہونے مین برابر یکدیگر ہین
اور غالب احادیث مین عقوق والدین کو بعد شرک باللہ کے بلا فصل ذکر کیا ہی اِسمین اشارت ہی طرف
عظمت معصیت عقوق کے **ف** عاق کے حق مین کئی حدیثین آئی ہین حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی
کہ تین شخص ہین جنکی طرف اللہ دن قیامت کے نظر نہ کریگا ایک عاق والدین دوسرا مدمن خمر تیسرا امنان
عطا پہر کہا کہ تین آدمی بہشت مین نجائین گے عاق والدین و دیوث و رجلہ رواہ النسائی والبزار
واللفظلہ باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد وروی ابن حبان فی صحیحہ
شطرہ الاول منذری نے کہا دیوث بتشدید یاء وہ شخص ہی جو اپنی اہل کو زنا پر برقرار رکہے اور جانتا
ہو کہ اُس کے گہر والے زنا کرتے ہین رجلہ وہ عورت ہی جو مردانہ وضع بنائے ابن عمرو کا لفظ
یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا تین شخص ہین جنپر اللہ نے جنت کو حرام کیا ہی مدمن خمر اور عاق اور دیوث

جوخبث کو یعنی حرامکاری کو اپنے اہل یعنی گھر والون مین برقرار رکھتا ہی رواہ احمد واللفظ لہ
والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد لفظ اہل شامل جملہ مردم خانہ ہی اور زوجہ
بدخول اولی اُس مین داخل ہی آبو ہریرہ کا لفظ یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا جنت کی ہوا پانسو برس کی
راہ سے آتی ہی لکن منان بالعمل اور عاق ومدمن خمر اُسکو نہ پائیگا رواہ الطبرانی فی الصغیر یعنی
وہ شخص جو احسان یا کوئی سا اچھا کام کرکے منت رکھتا ہی اور ماں باپ کا نافرمان ہی اور ہمیشہ شراب
پیتا ہی آبو امامہ رفعًا کہتے ہین تین شخص ہین کہ قبول نہین کرتا اللہ اُنسے فرض اور نہ نفل عاق ومنان
ومکذب بقدر رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن یعنی جو شخص تقدیر کو جھٹلاتا ہی حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہی چار شخص ہین حق ہی اللہ پر کہ اُنکو بہشت مین نہ لیجائے اور وہان کی نعمت کا مزہ
اُنکو نہ چکھائے مدمن خمر سُود خوار آکل مال یتیم بغیر حق عاق والدین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
ثوبان کا لفظ رفعًا یہہ ہی تین چیزین ہین کہ اُنکے ہوتے کوئی عمل نفع نہین دیتا شرک باللہ عقوق والدین
فرار زحف سے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو بکرہ رفعًا کہتے ہین کل الذنوب یؤخر اللہ منہا ماشاء
الی یوم القیامۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیوۃ قبل الممات رواہ
الحاکم وقال صحیح الاسناد والاصبہانی یعنی اللہ تعالی جس کسی گناہ کی سزا چاہتا ہی قیامت کے
دن پر اُٹھا رکھتا ہی مگر نافرمانی والدین کی کہ اسکی سزا مرنے سے پہلے اسی دنیا کی زندگی مین جلد اُسکو
دیتا ہی حدیث طویل ابن ابی اوفی مین آیا ہی کہ ایک جوان کی زبان سے کلمہ مرتے وقت نہ نکلتا تھا
اسلئے کہ اُسکی ماں اُس سے ناراض تھی جب حضرت کے کہنے سے اُسنے قصور معاف کیا تب اُسکے
منہہ سے کلمہ نکلا رواہ الطبرانی واحمد مختصرًا اِس سے معلوم ہوا کہ عقوق والدین موجب سوء
خاتمہ ہوتا ہی اسی طرح شہر بن حوشب نے دیکھا کہ بعد عصر کے ایک قبر سے ایک مرد نکلتا ہی سر گدہے کا
بدن انسان کا اور تین آوازین گدھے کیسی کرکے قبر مین بند ہو جاتا ہی اُسکی ماں سے پوچھا کہا یہہ شراب

پتیا تھا مین کہتی تھی اللہ سے ڈر کب تک تو شرابخواری کریگا وہ کہتا تھا کہ تو تو گدھے کی طرح آواز کرتی ہی وہ بعد عصر کے مرگیا اب ہر دن اسی وقت قبر پھٹ کر باہر نکلتا ہی اور تین بار گدھے کی آواز کر کے قبر مین بند ہو جاتا ہی رواہ الاصبہانی بطولہ اس حدیث کو ابو العباس اصم نے نیسابور مین سامنے حفاظ کے لکھوایا کسی نے اسپر انکار نکیا معلوم ہوا کہ عقوق والدین کا انجام سخت بد ہوتا ہی خواہ امر معروف مین ہویا نہی منکر مین عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول اللہ مینے گواہی دی ہی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور پانچ وقت کی نماز پڑہتا ہون اور زکوۃ دیتا ہون اپنے مال کی اور روزہ رکہتا ہون مجکو کیا ملیگا فرمایا جو شخص اس حال پر مریگا وہ ہمراہ نبیین وصدیقین وشہداء کے دن قیامت کو ہوگا اسطرح اور اپنی دو انگلیان کہڑی کین جبتک کہ اُس نے نافرمانی مان باپ کی نکی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسنادین احدھما صحیح وابن خزیمۃ وابن حبان باختصار معلوم ہوا کہ عقوق ماحیٔ حسنات وقامع صالحات ہوتا ہی ولہذا ذکر عقوق کا ہمراہ کبایر ذنوب کے بہت احادیث مین آیا ہی یہہ سب حدیثین دلیل ہین اسپر کہ عاق ابوین کا ہر خیر وسعادت دنیا اور نجات ونعمت آخرت سے محروم ہی نسأل اللہ العافیۃ +

باب لعنت کی ہی اللہ نے لاعن والدین پر

ابو الطفیل کہتے ہین علی سے پوچھا کہ حضرت نے تمکو کسی ایسی شی کے ساتھہ خاص کیا ہی جسکے ساتھہ سب لوگون کو خاص نہین کیا کہا ہمکو حضرت نے کسی ایسی شی کے ساتھہ خاص نہین کیا ہی جس کے ساتھہ لوگون کو خاص نکیا ہو مگر وہ شی جو میری تلوار کے میان مین ہی پہر ایک صحیفہ نکالا اُس مین لکہا تہا لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے ذبح کیا واسطے غیر اللہ کے اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے چرایا زمین کے منارے کو اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جسنے لعنت کی اپنے مان باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جسنے جگہہ دی محدث یعنی بدعتی وبدعت کو

ف یہہ چار شخص ہین جنکو اللہ کا ملعون فرمایا اُنمین ایک لاعن والدین بہی ہی یہہ بلا عورتون مین زیادہ ہوتی ہی کہ وہ مان باپ کو بُرا کہا کرتی ہین خواہ زندہ ہون یا مردہ حدیث باب رد ہی اُن جہلہ صوفیہ پر جو یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ علم باطن کا آنحضرت صلعم سے ذریعہ علی مرتضی سینہ بسینہ آیا ہی اور علماء ظاہر کو وہ علم نہین پہنچا سو جنکے ذریعہ سے حصول اس علم کا بیان کرتے ہین وہ خود اِس بیان مین منکر ہین اپنی تخصیص کے ساتہہ کسی شی کے علاوہ سب لوگون سے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی لعنت کی ہی اللہ نے سات شخصون پر سات آسمانون کے اوپر سے اور اِن سات مین سے ایک پر تین بار لعنت کی ہی اور ہر ایک کو اُن مین سے ایسی لعنت کی جو اُسکو کافی ہی فرمایا ملعون ہی وہ شخص جسنے قوم لوط کا سا کام کیا یہہ لفظ تین بار کہا پہر کہا ملعون ہی جسنے ذبح کیا یعنی کوئی جانور واسطے غیر اللہ کے ملعون ہی جسنے نافرمانی کی اپنے مان باپ کی الحدیث رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد؛

باب نیکی کرے مان باپ سے جبتک کہ معصیت نہو

ا ابو الدرداء کہتے ہین وصیت کی مجکو رسول خدا نے نو باتون کی فرمایا شریک نکر اللہ کا کسی شی کو اگرچہ تو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے اور ترک نکر نماز فرض کو دیدہ و دانستہ جو کوئی نماز کو عمداً ترک کرتا ہی اُس سے ذمہ بری ہو جاتا ہی اور نہ پی شراب کہ یہہ کنجی ہی ہر شر کی اور اطاعت کر مان باپ کی اگر حکم دین تجکو کہ نکلجائے تو دنیا سے سو تو نکل جا اونکے کہنے سے اور مت جہگڑ والیان امر سے اگرچہ تو دیکہے کہ تو تو ہی ہی اور مت بہاگ زحف سے اگرچہ تو ہلاک ہو جائے اور تیرے ساتھی بہاگ کہڑے ہوئے ہون اور خرچ کر اپنا مال اپنے گہر والون پر اور مت اُٹہا لاٹہی اپنی اہل اپنی سے اور ڈراتا رہ اُنکو راہ خدا مین **ف** اِن نو اشیاء کو ایک سیاق مین گنا ہی منجملہ اُنکے ایک اطاعت والدین بہی ہی اگرچہ حدیث باب مین قید مالو یکن معصیۃ مذکور نہین ہی لکن ادلۂ دیگر سے یہہ قید مستفاد

ہو چکی ہی واللہ اعلم معاذ بن جبل کا لفظ یہہ ہی کہ وصیت کی مجکو حضرت نے دس کلمات کی فرمایا شریک نکر اللہ کا کسی چیز کو اگرچہ تو قتل کیا جائے اور آگ مین جلایا جائے اور نافرمانی نکر ماں باپ کی اگرچہ وہ حکم دین تجکو کہ نکل جائے تو اپنے اہل و مال سے الحدیث رواہ احمد ۲ ابن عمرو کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا مین آیا ہون کہ بیعت کرون تمہاری ہجرت پر اور مین اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہون فرمایا واپس جا پاس اُنکے اور ہنسا اُنکو جس طرح کہ رُلایا ہی تو نے اونکو ف رواہ ابوداؤد ایضا ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہی کہ ایک مرد آیا وہ اذن چاہتا تہا حضرت سے جہاد کا فرمایا احی والداك اُسنے کہا ہان فرمایا ففیہما فجاھد رواہ مسلم وغیرہ حدیث دلیل ہی بّر والدین پر اور یہہ کہ رضا اُنکی مقدم ہی طاعت غیر واجب پر اِس مضمون کی ایک حدیث پہلے ہی ذیل فایدہ مین گزر چکی ہی ۳ ابن عمرو نے کہا ہی ایک مرد پاس حضرت کے آیا ارادہ جہاد کا رکہتا تہا فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا ففیہما فجاھد یعنی تو انہین دونون کی خدمت مین جہد کر ف معلوم ہوا کہ خدمت والدین مقدم ہی جہاد فی سبیل اللہ پر اور اگر وہ مانع ہون تو بہر بالاولی باز رہنا چاہیے اِسلئے کہ غالبًا جہاد فرض کفایہ ہوتا ہی اور فرض عین اتفاقًا اِس حدیث کو بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے بہی روایت کیا ہی مسلم کا لفظ دوسری روایت مین یون ہی ایک مرد آیا اُسنے کہا ای رسول خدا مین بیعت کرتا ہون تمہاری ہجرت و جہاد پر تین چاہتا اجر ہون اللہ سے فرمایا تیرے ماں باپ مین سے کوئی زندہ ہی کہا ہان دونون زندہ ہین فرمایا تو اللہ سے اجر کا خواہان ہی کہا ہان فرمایا فارجع الی والدیك فاحسن صحبتہما یعنی اُنکے پاس جا کر اچہی طرح برتاؤ کر کہ یہی تیری ہجرت اور تیرا جہاد ہی ابو سعید کہتے ہین ایک مرد نے اہل یمن مین سے ہجرت کی طرف حضرت کے فرمایا یمن مین کوئی تیرا ہی کہا میرے ماں باپ ہین فرمایا اُنہون نے تجکو اذن دیا ہی کہا نہین فرمایا جا اذن مانگ اگر اذن دین تو جہاد کر ورنہ اُنکے ساتھ نیکی کر رواہ ابوداؤد انس کہتے ہین ایک مرد آیا پاس حضرت کے اور کہا انی اشتھی الجہاد ولا اقدر علیہ ہین

جہاد کرنا چاہتا ہون لکن مجکو طاقت نہین ہی فرمایا ھل بقی من والدیك احد تیرے مان باپ مین کوئی باقی ہی کہا میری مان ہی فرمایا فابل اللہ فی برھا فاذا فعلت ذلك فانت حاج ومعتمر ومجاھد رواہ ابو یعلی والطبرانی واسنادھما جید؛

باب مان باپ کو پایا مگر جنت مین نگیا

ا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے تین بار کہا خاک آلودہ ہو ناک اُسکی کہا کس کی ای رسول خدا فرمایا جسنے پایا اپنے مان باپ کو بڑھاپے مین یا ایک کو اُن دونون مین سے پھر وہ دوزخ مین گیا **ف** یعنی وہ بڑا بدنصیب ہی جس نے بوڑھے مان باپ کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کی بلکہ ترک خدمت سے دوزخ کا مستحق ہوا اِس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہی مگر اس لفظ سے ثم لم یدخل الجنۃ حدیث طویل جابر بن سمرہ مین آیا ہی آتانی جبریل فقال یا محمد من ادرك احد ابویہ فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قل اٰمین قلت اٰمین الحدیث رواہ الطبرانی بسند حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہی من ادرك ابویہ او احدھما فلم یبرھما فدخل النار فابعدہ اللہ الخ رواہ ابن حبان حاکم کا لفظ حدیث کعب بن عجرہ سے یہہ ہی بعد من ادرك ابویہ الکبر عندہ او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یون ہی من ادرك والدیہ او احدھما فلم یبرھما دخل النار فابعدہ اللہ واسحقہ قلت اٰمین حدیث مالک قشیری مین فرمایا ہی من ادرك احد والدیہ ثم لم یغفر لہ فابعدہ اللہ وفی روایۃ اسحقہ رواہ احمد من طرق احدھا حسن یہہ سب احادیث متقارب المعانی ہین انسے معلوم ہوا کہ طاعت وخدمت والدین سے جنت ملتی ہی اور اِسکے خلاف مین دوزخ مقرر ہی حدیث طلحہ بن معاویہ مین آیا ہی کہ طلحہ نے کہا مین پاس حضرت کے آیا اور کہا ای رسول خدا مین جہاد کرنا چاہتا ہون راہ خدا مین فرمایا تیری مان زندہ ہی مینے کہا ہان فرمایا الزم رجلہا فثم الجنۃ رواہ الطبرانی یعنی اُسکے پاؤن کے پاس حاضر رہ کہ جنت اُسی جگہہ ہی ابو امامہ کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا کیا حق

ہی والدین کا ولد پر فرمایا ھما جنتك و نارك رواہ ابن ماجۃ یعنی مان باپ تیرے بہشت و دوزخ
ہین اگر تو انکا مطیع ہی تو جنتی ہوگا اور اگر عاق ہی تو دوزخی ہوگا جاہمہ پاس حضرت کے آئے تھے کہا ای
رسول خدا مین غزا کرنا چاہتا ہون یعنی جہاد اور تمہارے پاس مشورہ لینے کو آیا ہون فرمایا تیری مان
ہی کہا ہان فرمایا فالزمھا فان الجنۃ عند رجلھا رواہ ابن ماجۃ والنسائی واللفظ لہ والحاکم و
قال صحیح الاسناد و رواہ الطبرانی باسناد جید ولفظہ قال اتیت النبی صلعم استشیرہ فی
الجھاد فقال النبی صلعم الك والدان قلت نعم قال الزمھما فان الجنۃ تحت ارجلھما ان حدیثون
سے کمال مرتبہ کی عظمت و تقدیم والدین کی جملہ طاعات کفایہ پر بخوبی ثابت ہوتی ہی گویا مابہ النجاۃ والھلاک
انہین کی طاعت و معصیت ہی

باب جس نے نیکی کی اپنے باپ سے بڑھاتا ہی اللہ عمر اوس کی

ا معاذ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جسنے نیکی کی اپنے باپ سے خوشی ہو اسکو زیادہ کی اللہ نے عمر
اُسکی **ف** مراد معاذ بن انس ہین اس حدیث کو ابو یعلی و طبرانی و حاکم و اصبہانی نے بھی روایت
کیا ہی حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہی انس بن مالک رفعًا کہتے ہین جسکو یہہ بات خوش آوے کہ اُسکی
عمر مین درازی ہو اور اُسکے رزق مین زیادتی وہ اپنے مان باپ سے نیکی کرے اور صلہ رحم کرے
رواہ احمد و رواتہ محتج بھم فی الصحیح وھو فی الصحیح باختصار ذکر البر ثوبان کا لفظ مرفوعًا یون
ہی مرد محروم ہوتا ہی رزق سے بسبب گناہ کے جو اُس سے ہوا ہی اور نہین رد کرتی قدر کو مگر دعا او
نہین بڑھاتی عمر کو مگر نیکی رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد سلمان کا
لفظ رفعًا یہہ ہی لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر رواہ الترمذی وحسنہ اگرچہ
ان احادیث مین ذکر بر کا بلا قید والدین آیا ہی لکن والدین اس حکم مین بدخول اولی داخل ہین لہذا
حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی بروا اباءکم تبر کم ابناءکم وعفوا تعف نساءکم رواہ الطبرانی باسناد

حسن یعنی تم نیکی کرو اپنے آباء سے کہ نیکی کرین تمسے تمہارے ابناء اور پارسا رہو تم تاکہ پارسا رہین تمہاری بیبیان

باب مشرک باپ کے لئے استغفار نکرے اور اللہ کی بخشش نہ مانگے

ابن عباس نے کریمہ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما الی قولہ صغیرا مین کہا ہے اسکو منسوخ کردیا ہی اُس آیت نے جو سورۂ برارت مین ہی ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحب الجحیم **ف** یعنی جو آداب وحقوق والدین کے آیت اولی مین نازل ہوئے ہین وہ سب برقرار ہین مگر ایک استغفار کہ جب معلوم ہوگیا کہ وہ اسلام پر نہین مرا ہی تو اب اُسکے لئے طلب مغفرت کرنا نچاہئے اسلئے کہ مشرک بخشا نہین جاتا ہی اللہ تعالے نے اِس کام سے جس طرح اپنے نبی کو منع کیا ہے اسی طرح سب ایمانداروں کو بہی نام کے مسلمانون مین سیکڑون آدمی تعزیہ پرست پیر پرست گور پرست شرک آلودہ بدعت اندودہ مرجاتے ہین اُنکی آسودہ اولاد اُنکے لئے استغفار خیرات صدقات کرتی ہی سو یہہ امر ممنوع ہی اسمین بجز اسکے کہ نیکی برباد گنہ لازم ہوا اور کچہہ حاصل نہین ہوتا

باب نیکی کرنے کا مشرک باپ کے ساتھہ

اسعد بن ابی وقاص کہتے ہین میرے حق مین چار آیتین اللہ کی کتاب کی نازل ہوئی ہین میری مان نے قسم کہائی تہی کہ وہ نہ کہائیگی اور نہ پیئے گی یہانتک کہ مین محمد صلعم کو چہوڑ دون اللہ نے یہہ آیت بہیجی وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا دوسرے مینے ایک تلوار لے لی تہی وہ مجہے پسند آئی تہی مینے حضرت سے کہا یہہ مجہے دیدو اوسپر یہہ آیت آئی یسئلونک عن الانفال تیسرے مین بیمار ہوا حضرت میرے پاس آئے مینے کہا ای رسول خدا مین چاہتا ہون کہ اپنا مال بانٹ دون کیا نصف دے دون کہا نہین مینے کہا ثلث حضرت خاموش رہے اُس کے بعد ثلث جائز رہا چوتھے مینے شراب

پی تہی ہمراہ ایک قوم انصار کے اُن مین سے ایک آدمی نے میری ناک کو ایک جٹرے
سے اونٹ کے مارا مین پاس حضرت کے آیا اللہ نے تحریم خمر کی نازل کی **ف**
حدیث دلیل ہی اِس بات پر کہ سوا فعل شرک وکفر کے باقی امور مین ماں باپ
کی اطاعت کرے آور اونکے ساتہہ دنیا مین اچھا برتاؤ رکھے **۴** اسماء بنت
ابو بکر کہتی ہین کہ میری مان آئی عہد حضرت مین راغب ہوکر یعنی کچہہ مال مانگنی
آئی اور وہ مشرکہ تہی سینے حضرت سے پوچھا کیا مین صلہ کرون
فرمایا ہان **ف** حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ صلہ رحم کرنا مشرک مان باپ سے درست ہی یہہ
حدیث صحیحین مین اِس لفظ سے آئی ہی کہ اسماء نے کہا میری مان آئی اور وہ مشرکہ تہی عہد حضرت
مین مینے حضرت سے استفتا کیا کہ میری مان آئی ہی اور وہ راغبہ ہی یعنی طامعہ ہی کچہہ مانگنے آئی
ہی کیا مین اُسکو صلہ کرون فرمایا ہان صلہ کر اپنی مان کو اسکو ابو داود نے بہی اِس لفظ سے روایت
کیا ہی کہ آئی پاس میرے مان میری رغبت کرنے والی عہد قریش مین یعنی طامع وسائل احسان ہوکر
اور وہ راغمہ تہی یعنی کارہ اسلام کی اور مشرکہ مینے حضرت سے کہا میری مان میری پاس آئی ہی اور
وہ راغمہ مشرکہ ہی کیا مین اُسکو صلہ کرون فرمایا صلی امک اِن حدیثون سے معلوم ہوا کہ مان باپ
ایسی چیز ہین کہ اگرچہ کافر مشرک ہون لکن اُنکے ساتہہ احسان وسلوک کرنا اور اُنکے حقوق وآداب کا
نگاہ رکہنا ضرور ہی اگرچہ بعد موت کے اُنکے لئے استغفار کرنا منع ہی **۳** عمر رضی اللہ عنہ نے ایک
حلہ سیراء بکتے ہوئے دیکہا کہا ای رسول خدا تم اِسکو خرید لو جمعہ کے دن اور جب پاس تمہارے
کسی جگہہ کے ایلچی آوین اِسکو پہنا کرو فرمایا یہہ اُس شخص کا لباس ہی جس کے لئے حصہ نہین ہی
یعنی آخرت مین پہر ویسے حُلے پاس حضرت کے آئے آپ نے ایک حلہ پاس عمر کے بہیجا کہا مین اِسکو
کس طرح پہنون اور تمنے اِسکے حق مین جو کہا ہی سو کہا فرمایا مینے یہہ حُلہ تجکو پہننے کو نہین دیا ہی لکن تو

اسکو بہیجڈال یا کسی اور کو پہنا عمرؓ نے وہ حلہ اپنے ایک بہائی کو اہل مکہ سے بہیجدیا قبل اسکے
کہ وہ اسلام لائے **ف** اِس مین دلیل ہی اِسپر کہ صلہ رحم کرنا رشتہ دار قریب سے گو وہ
کافر ہو درست ہی خصوصا جبکہ وہ حاجتمند بہی ہو جیسے مان اسمار بنت ابی بکر کی

باب مان باپ کو گالی نہ دے بُرا نہ کہے

احدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی کہ منجملہ کبائر کے ہی یہہ بات کہ گالی دے آدمی اپنے مان باپ
کو کہا کس طرح گالی دیگا فرمایا کسی کو گالی دیگا وہ اسکے مان باپ کو گالی دیگا **ف**

دہنِ خویش بدشنام میالا صائب	کین زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

۲ ابن عمرو کہتے تہے کبائر مین سے ہی نزدیک اللہ کے کہ مرد اپنے باپ کو گالی دے **ف**
اِس مین ہر طرح کا بُرا کہنا داخل ہی خواہ زندہ مان باپکو کہے یا مردہ کو مطلب یہہ ٹہیرا کہ گو مان باپ
کی طرف سے ایسی بات ہو جس سے غصہ آئے رنج پہنچے تکلیف ہو تب بہی اُنکا شکوہ نہ کرے
اُنکو کوسے نہین کوئی بدکلمہ اُنکے حق مین اپنی زبان سے نہ نکالے چہ جائے اسکی کہ فحش و دشنام بکے
کہ یہہ ایک گناہ کبیرہ ہی اور ایسا گناہ ہی جس کا تعلق حقوق عباد سے ہی قطع نظر اِس نہی شرعی
کے اہل عقل و شرف کے نزدیک یہہ حرکت بے برکت داخل خصال ارزال و اوباش ہی
عمدہ و سنجیدہ لوگ کسی غیر شخص اور ادنی خلق کو گالی گلوج نہین کرتے پہر مان باپ سے
اعزہ کا کیا ذکر ہی یہہ حدیث صحیحین و ابو داؤد و ترمذی مین بہی ابن عمرو سے رفعًا آئی ہی مگر
اِس لفظ سے کہ منجملہ کبائر کے ہی گالی دینا مرد کا اپنے والدین کو کہا ای رسول خدا کیا کوئی شخص
اپنے مان باپ کو بہی گالی دیتا ہی فرمایا ہان کسی شخص کے باپ کو گالی دیتا ہی وہ اِسکے باپ کو
گالی دیتا ہی اور کسی کی مان کو گالی دیتا ہی وہ اِسکی مان کو گالی دیتا ہی دوسرا لفظ صحیحین کا یون
ہی کہ ان من الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل والدیہ

قال یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ ترجمہ اسکا گزرچکا اس جگہ دشنام دہی کو حکم لعن مین رکھا ہی یہہ وعید مین ابلغ ہی ؀

باب عقوبت عقوق والدین کی کیا ہے

۱ حدیث ابوبکرہ مین فرمایا ہی کوئی گناہ لائق تر اسکے نہین کہ اُسکے کرنے والے کے لئے عقوبت مین جلدی کی جائے علاوہ اُسکے جو واسطے اُسکے ذخیرہ ہی یعنی آخرت مین بغی و قطیعت رحم سے **ف** بغی یہہ ہی کہ ناحق حاکم اسلام پر خروج کرے اور امام وقت کی اطاعت سے باہر نکل جائے قطع رحم یہہ ہی کہ بلا وجہ شرعی ناتا چھوڑے اور رشتہ دارون سے مُنہہ موڑے اللہ اِن دونون گناہون کی سزا قیامت سے پہلے اسی دنیا مین دیتا ہی انکا وبال جلد اِنکے صاحب پر آتا ہی یہی حال مکر کا بھی ہی قال تعالی ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ اور فرمایا انما بغیکم علی انفسکم اور فرمایا وتقطعوا ارحامکم ۲ عمران بن حصین کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم کیا کہتے ہو زنا و شرب خمر و سرقہ مین ہمنے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہہ فواحش ہین یعنی بے حیائی و بے شرمی کے کام اور اِن مین عقوبت ہی کیا خبر دون مین تمکو اکبر کبائر کی شرک باللہ عزوجل عقوق والدین اور حضرت تکیہ لگائے تھے پھر اُٹھہ بیٹھے اور کہا زور یعنی کلام دروغ **ف** اِس حدیث سے عقوق پر عقوبت کا ہونا ثابت ہوا اور پہلی حدیث مے تخفیف عقوبت عقوق کی ہے

باب رونا مان باپ کا

اطیاسہ نے ابن عمر کو سُنا کہتے تھے رونا مان باپ کا منجملہ عقوق و کبائر کے ہی **ف** یہہ حدیث موقوف ہی مطلب یہہ ہوا کہ جو شخص اپنے والدین کو اپنی حرکات و افعال و اعمال و اقوال و احوال سے رُلاتا ہی وہ عاق اور مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی اُسکو سزا جزا اِس گناہ کی ضرور ملے گی انکار رُلانا کچھہ ہنسی ٹھٹھا نہین ہی ؀

باب ماں باپ کا دعا کرنا

۱ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی تین دُعائیں مستجاب ہوتی ہین اُنکے قبول ہونے مین کچھ شک نہین
ہی ایک دعا مظلوم کی دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا والدین کی اولاد پر **ف** اس ارشاد
سے یہہ غرض ہی کہ انسان کو اِن دعوات ثلاث سے بچنا چاہئے ایسا نہو کہ یہہ لوگ بد دعا کرین اور وہ
دعا لگ جائے بلکہ انسے دعوات حسنات حاصل کرے کیونکہ یہہ ہر سہ شخص مستجاب الدعوۃ ہوتے
ہین ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا بات نکی کسی آدمی کے بچے نے مہد مین
مگر عیسی بن مریم نے اور صاحب جریج نے کہا ای رسول خدا صاحب جریج کون تہا فرمایا جریج ایک
مرد عابد تہا اپنی خانقاہ مین رہتا ایک گاؤ کا چرانے والا اُس خانقاہ کی جڑ مین آکر ٹہیرتا ایک
عورت گاؤن والون مین سے پاس اُس چرانے والے کے آتی جاتی ایک دن اوس عابد کی
ماں آئی کہا ای جریج وہ نماز مین تہا اُسنے اپنے جی مین کہا میری ماں ہی اور میری نماز ہی پہر نماز کو ماں پر اختیار
کیا ماں نے دوبارہ اُسکو چلا کر پکارا اُس نے پہر اپنے جی مین کہا اُمی وصلاتی پہر نماز ہی کو ماں
کے پکارنے پر اختیار کیا ماں نے تیسری بار پہر چیخ کر پکارا اُسنے کہا امی وصلاتی پہر یہی دیکہا
کہ نماز پڑہی جب کچھ جواب اُسکو ندیا تو اُسنے کہا اللہ موت ندے تجھے ای جریج جبتک کہ تو صورت
مومسات کی ندیکھے یعنی زانیات کی اور واپس پہر گئی اُس عورت کو پاس بادشاہ کے لائے
اُسنے بچا جنا تہا پوچھا یہہ کس کا ہی کہا جریج کا کہا وہ جو صاحب صومعہ یعنی خانقاہ ہی کہا ہاں بادشاہ
نے کہا اُسکا صومعہ ڈہا دو اور اُسکو میرے پاس لاؤ اُسکے صومعہ کو کدالیون سے مار وہ گرگیا اور جریج کا ہاتھ اُس کی
گردن سے رسی مین باندہا پہر اُسکو لیکر چلے اُسکا گذر رنڈیون پر ہوا اونکو دیکھہ کر تبسم کیا
اور وہ زانیات بہی اوسکی طرف لوگون مین نظر کرتی تہین پادشاہ نے کہا یہہ کیا کہتی ہی کہا
کیا کہتی ہی کہا یہہ اعتقاد رکہتی ہی کہ یہہ بچا اِسکا تجھسے پیدا ہوا ہی جریج نے کہا تو ایسا اعتقاد کرتی ہی کہا

مان کہا وہ چھوٹا بچا کہان ہی کہا وہ اسکی گود مین موجود ہی اُسکی طرف منہہ کرکے کہا تیرا باپ کون ہی کہا شبان گاؤ بادشاہ نے کہا ہم تیرا صومعہ سونے کا بنادین کہا نہین کہا چاندی کا کہا نہین کہا پہر کس کا کہا جیسا تہا ویسا ہی کردو کہا تو کس بات پر مُسکرایا تہا کہا ایک بات تہی جس کو مین پہچان گیا میری مان کی دعا مجکو لگ گئی پہر اُسکو خبر دی اوس قصہ کی **ف** حدیث دلیل ہی تقدم پر اجابت والدین کی عبادت خدا پر اس لئے کہ عبادت مفروضہ ومتطوعہ کا عوض ہو سکتا ہی اور مان باپ کی جب اجابت نکی تو وقت نکل گیا اب اُسکا بدل مشکل ہی اسی جگہہ سے یہہ بات بہی تہی کہ اجابت حضرت کی واجب تہی اگرچہ آدمی نماز مین ہوتا جس طرح کہ یہہ قصہ ایک حدیث مرفوع مین آیا ہی پیغمبر بہی اپنی ساری امت کا باپ ہوتا ہی بلکہ مان باپ سے بڑہکر ؛

باب عرض کرنا اسلام کا نصرانی مان پر

ابوہریرہ کہتے تہے مجکو جس کسی یہودی ونصرانی نے سُنا دوست رکہا مین اپنی مان کا مسلمان ہونا چاہتا تہا وہ انکار کرتی تہی ایکبار مینے کہا اُسنے نمانا مین پاس حضرت کے آیا اور کہا اللہ سے اُسکے لئے دعا کرو آپ نے دعا کی مین اُسکے پاس گیا اُسنے دروازہ بند کرلیا تہا مجہسے کہا یا ابا ہریرہ مین مسلمان ہو گئی مینے حضرت کو خبر دی اور کہا میرے لئے اور میری مان کے لئے اللہ سے دعا کیجیے کہا اللھم عبدك ابوھریرۃ وامّہ احبھما الی الناس یعنی اہو اللہ تو اسکو اور اسکی مان کو دوست کردے طرف لوگون کے **ف** یعنی سب لوگ اِن دونون کو دوست رکہین اور محبت سے پیش آئین چنانچہ ایسا ہی ہوا وللہ الحمد والمنة

باب نیکی کرنا مان باپ سے بعد اونکے مرنے کے

ابا اُسید کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تہے ایک مرد نے کہا اے رسول خدا کیا باقی ہی میرے والدین کی برّ مین سے کچہہ بعد اُنکی موت کے جو مین بجا لاؤن فرمایا ہان چار خصلتین ہین

ایک دعا کرنا واسطے اُن دونون کے دوسرے استغفار کرنا اُنکے لئے تیسرے جاری کرنا اُنکے عہد کا چوتھے اکرام کرنا اُنکے دوست کا اور صلہ کرنا ایسے ناتے کا جو اُنکی طرف سے ہی **ف** ابو اُسَید کا نام مالک بن ربیعہ ساعدی ہی اور وہ مرد سائل ایک شخص تھا بنی سلمہ مین کا اس حدیث کو ابوداود و ابن ماجہ و ابن حبان نے بہی روایت کیا ہی آخر روایت ابن حبان مین اتنا زیادہ آیا ہی کہ اُس شخص نے کہا ای رسول خدا یہہ تو اکثر و اطیب ہی فرمایا اسپر عمل کر **۲** ابو ہریرہ کہتے ہین میت کے لئے بعد اُسکی موت کے اُسکا درجہ بلند ہوتا ہی وہ کہتا ہی ای رب یہہ کیا شی ہی کہا جاتا ہی تیرے فرزند نے تیرے لئے استغفار کی تہی **ف** معلوم ہوا کہ مردہ کو ثواب عمل حسنہ کا پُہنچتا ہی خصوصًا طرف سے اولاد کی و للہ الحمد **۳** محمد بن سیرین کہتے ہین ہم ایکرات پاس ابو ہریرہ کے تہے اُنہون نے کہا اللهم اغفر لابی هریرة ولامه ولمن استغفر لهما محمد کہتے ہین تب سے ہم اُن دونون کے لئے استغفار کیا کرتے ہین تا کہ دعاے ابو ہریرہ مین داخل ہون **ف** ابو ہریرہ نے اپنی مان کے لئے دعا کی تہی لکن اور ون کو بہی اُس مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ مومن کی استغفار مومن کو نفع کرتی ہی **۴** حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی بندہ جب مر جاتا ہی تو عمل اُسکا منقطع ہو جاتا ہی مگر تین چیزین ایک صدقۂ جاریہ دوم وہ علم جس سے نفع لیا جاوے تیسرے ولد صالح جو باپ کے لئے دعا کرے **ف** یعنی ہر سہ شی منجملہ باقیات صالحات کے ہین صدقۂ جاریہ جیسے باغ سراے ونحوہا علم نافع جیسے خدمت کتاب وسنت کی تحریر تفسیر و تشریح و ترجمہ ونحوہا **۵** ابن عباس نے کہا ایک شخص نے حضرت سے کہا میری مان مرگئی اُسنے کچہہ وصیت نہین کی کیا اُسکو کچہہ نفع ہوگا اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ دون فرمایا ہان **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ اجر صدقے کا میت کو پہنچتا ہی اور عبادت مالی کا ثواب اموات کو ملتا ہی جبکہ یہہ کام بطور نیابت کے کرے بیان مین حقوق والدین واولاد کے رسالہ

باب نیکی کرنا اُس شخص کے ساتھ جسکو اسکا باپ صلہ کرتا تھا

ایک اعرابی کا گزر سفر مین ہوا اُسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اُسنے ابن عمر سے کہا گیا تو فلان شخص کا بیٹا نہین ہی کہا ہان پھر حکم دیا کہ جو گدہا میرے پیچھے آتا ہی وہ اسکو دو اور اپنے سر سے عمامہ اُتار کر اُسکو دیا بعض ہمراہیون نے کہا کیا اِسکو دو درہم کافی نہ تھے کہا حضرت نے فرمایا ہی نگاہ رکھہ اپنے باپ کی دوستی کو اُسکو قطع نکر کہ بجھا دے اللہ تیرا نور **ف** اصل امر مین وجوب اور نہی مین تحریم ہی معلوم ہوا کہ یہہ صلہ واجب اور قطع صلہ حرام ہی **۲** حدیث ابن عمر مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ان ابر البر ان یصل الرجل اہل ود ابیہ یعنی بڑی نیکی یہہ ہی کہ آدمی باپ کے دوستون سے اچھا سلوک کرے **ف** اِس حدیث کو مسلم نے عبداللہ بن دینا سے اس طرح پر روایت کیا ہی کہ ابن عمر کو ایک مرد اعرابی مکہ کی راہ مین ملا ابن عمر نے اُسکو سلام کیا اور اپنے حمار پر سوار کر لیا جسپر خود سوار ہوتے تھے اور اپنے سر کی پگڑی اُسکو دی ابن دینار کہتے ہین ہمنے کہا اللہ تعالی تمکو ٹھیک رکھے یہہ لوگ گنوار ہین تھوڑے مین راضی ہو جاتے ہین ابن عمر نے کہا اِسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا اور مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے ان ابر البر صلۃ الولد اہل ود ابیہ ابو بردہ کہتے ہین مین مدینہ مین آیا میرے پاس ابن عمر آئے اور کہا تو نے کچھ جانا کہ مین تیرے پاس کیون آیا ہون مینے کہا نہین کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے جو شخص یہہ چاہے کہ اپنے باپ کا صلہ قبر مین کرے وہ باپ کے بھائیون کا صلہ کرے اور میرے اور تیرے باپ کے درمیان اخاء و وُدّ تھا مینے چاہا کہ مین اُسکو جوڑون رواہ ابن حبان فی صحیحہ

باب مت قطع کر اُس شخص سے جسکو تیرا باپ صلہ کرتا تھا کہ تیرا نور بجھہ جائے

اعباد زرقی کہتے ہین مین بیٹھا تھا مسجد مدینہ مین ہمراہ عمرو بن عثمان کے کہ اتنے مین عبداللہ بن سلام

اپنے برادر زادے پر تکیہ لگائے ہوئے آئے عمرو مجلس سے چلدیئے پھر اُنکی طرف جھکے ابن سلام نے پھر کر کہا ای عمرو بن عثمان تو کیا چاہتا ہی دو بار یا تین بار اسی طرح کہا قسم ہی اُسکی جسنے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا اللہ کی کتاب یعنی توریت مین دو بار یہہ آیا ہی لا تقطع من کان یصل اباک فیطفأ بذلک نورک ف شاید عثمان وعبد اللہ آپس مین وصلت و محبت رکھتے تھے جب عمرو بن عثمان نے اُنکا حفظ بمقتضائی معاملۂ والد نکیا تو عبد اللہ نے بطور پند و اندرز کے اُنکو یہہ بات سُنائی گویا وصلت کو انارت نور اور قطع کو اطفاء نور بحوالہ کلام الٰہی ٹھیرایا معلوم ہوا کہ جو لوگ باپ کے دوست و آشنا ہون اُنکے ساتھہ ویسا ہی برتاؤ کرے جو باپ کیا کرتے تھے اگر ایسا نکریگا تو روشنی دور ہوکر اندھیرا آئیگا ۞

باب دوست وارث ہوتا ہے

ا ابوبکر بن حزم ایک صحابی سے راوی ہین کہ اُسنے کہا کفیتاک ان رسول اللہ صلعم قال ان الود یتوارث یعنی تجکو اتنا کافی ہی کہ حضرت نے فرمادیا ہی کہ دوست وارث یکدیگر ہوتا ہی ف یعنی دوست کو رعایت وصلہ دوست کا کرنا چاہیئے کہ یہہ منجملہ حقوق اسلام کے ایک حق ہی ع بریدن زیاران خلاف وفاست ۞

باب آدمی اپنے باپ کا نام نہ لے اور باپ سے پہلے نہ بیٹھے اور نہ اُسکے آگے چلے

ا ابوہریرہ نے دو شخصون کو دیکھا ایک سے کہا یہہ تیرا کون ہی اُسنے کہا میرا باپ ہی کہا تو اسکا نام لیکر نہ پکار اور نہ اُسکے آگے چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھہ ف یہہ ادب ہی باپ کا جسکی رعایت ہر حال مین لازم ہوتی ہی ۞

باب کیا باپ کو کنیت سے یاد کرے

ا شہر بن حوشب کہتے ہین ہم ساتھہ ابن عمر کے نکلے سالم نے اُنسے کہا الصلوٰۃ یا ابا عبد الرحمن

ابن دینار کہتے ہین ابن عمر نے کہا لکن ابو حفص عمر قضا **ف** یعنی سالم نے اپنے باپ کو کنیت
سے یاد کیا اور ابن عمر نے اپنے باپ کو اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کا باپ کو کنیت سے یاد کرنا درست ہے

باب صلۂ رحم واجب ہے

اکلیب بن منفعہ کہتے ہین میرے دادا نے حضرت سے کہا مین کس کے ساتھہ نیکی کرون فرمایا تیری
مان کے ساتھہ اور باپ کے ساتھہ اور بہن اور بہائی کے ساتھہ اور غلام کے ساتھہ جو تیرے ساتھہ
رہتا ہی یہہ حق واجب اور رحم موصول ہی **ف** حدیث دلیل ہی اسپر کہ یہہ لوگ اہل صلۂ رحم ہین ۲
ابو ہریرہ کہتے ہین جب یہہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین حضرت نے کہڑے ہوکر پکارا ای بنی کعب بن
لوئی چہڑاو اپنی جانون کو آگ سے ای بنی عبد مناف چہڑاو اپنی جانون کو نار سے ای بنی ہاشم چہڑاو اپنے نفس
آگ سے ای بنی عبد المطلب چہڑاو اپنی جان آگ سے ای فاطمہ بنت محمد انقذی نفسک من النار فانی لا املک لک
من اللہ شیئاً غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا یعنی ای دختر رسول تو اپنی جان
آگ سے چہڑا مین تیرے لئے کسی شی کا مالک نہین ہون بجز اسکے کہ ای لوگو تمہارا رشتہ ہی مجہسے
سو مین اُس ناتے کو تر رکہونگا **ف** حدیث دلیل ہی اسپر کہ صلہ رحم واجب ہی اگرچہ اہل رحم
کفار ہون مراد تر رکہنے سے ناتے کے صلہ رحم کرنا ہی اور یہہ بہی جتا دیا کہ تم اس بہروسے پر نہ رہنا
کہ ہم رشتہ دار پیغمبر ہین ہمین عذاب نہوگا بلکہ عذاب یون نہوگا کہ تم ایمان لے آؤ اچہے کام کرو
نری قرابت کچہہ نافع نہین ہوگی اگرچہ اولاد نبی کیون نہو ع بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست ؛

باب صلہ رحم کا

ا ابو ایوب انصاری کہتے ہین کہ ایک اعرابی رستہ مین سامنے حضرت کے آیا کہا مجہے خبر دو
کہ کون چیز مجہے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرتی ہی فرمایا عبادت کر اللہ کی شریک نکر ساتھہ
اُسکے کسی شی کو اور قائم رکہہ نماز اور دے زکوۃ اور صلہ رحم کر **ف** حدیث دلیل ہی وجوب

صلۂ رحم پر بسبب اتصال ذکر کے ہمراہ عدم شرک و نماز و زکوۃ مسلم کا لفظ یہہ ہی کہ صلہ کر تو رحم والے کا
جب وہ اعرابی پشت پہیر کر چلا فرمایا ان تمسك بما امرته به دخل الجنة شیخین نے حدیث باب
کو مطولاً روایت کیا ہی ۲ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین اللہ نے خلق بنائی جب فارغ ہوا تو رحم کہڑا ہوا گیا
فرمایا کیا ہی کہا یہہ مقام ہی پناہ پکڑنے والے کا ساتہہ تیری قطیعت سے فرمایا کیا تو اِسپر راضی نہین ہی
کہ جوڑون مین اُسکو جو صلہ کرے تیرا اور قطع کرون اُسکو جو قطع کرے تجکو کہان ہان ای رب فرمایا
فذلك لك پہر ابو ہریرہ نے کہا اگر تم چاہو یہہ آیت پڑہو فهل عسيتم ان توليتم ان
تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و
اعمى ابصارهم ف اس حدیث کو شیخین نے صحیحین مین بہی روایت کیا ہی حدیث دلیل
ہی وجوب صلہ رحم پر اور ایک وعید شدید ہی قطع رحم پر ۳ ابن عباس نے کہا اللہ نے ابتداءً
حکم کیا اَوجب حقوق کا اور دلالت فرمائی افضل اعمال پر جبکہ اُسکے پاس کوئی شئ ہو فرمایا اٰت ذے القربےٰ
حقه والمسکین وابن السبیل اور یہہ سکہایا کہ جب اُسکے پاس کوئی شئ نہو تو پہر وہ کیا کری پس فرمایا و
اما تعرضن عنهم ابتغاء رحمة من ربك ترجوها فقل لهم قولا میسورا یعنی وعدہ حسنہ کرے
گویا کہ وہ وعدہ پورا ہو گیا ہی اور شاید یہہ وعدۂ حسنہ انشاء اللہ کہنا ہو ولا تجعل يدك مغلولة
الى عنقك یعنی تو کچہہ ندے ولا تبسطها كل البسط یعنی جو تیرے پاس ہو وہ تو دیدے فتقعد
ملوما یعنی پہر جو کوئی بعد اسکے تیرے پاس آئے وہ تجکو ملامت کرے اور تیرے پاس کچہہ نپائے
محسورا جسکو تو نے دیا ہی وہ تجکو حسر کرے ف حاصل اس اثر کا یہہ ہی کہ اگر انسان کے
پاس کچہہ دینے کو ہو تو اول ناتے والے کو دے پہر مسکین کو پہر مسافر کو یہہ دینا واجب ہی اور
اگر کچہہ دینے کو نہین ہی تو وعدہ کر دے کہ جب ہو گا تو اللہ چاہے گا دونگا؛

باب صلۂ رحم کی فضیلت کا

ا ابو ہریرہ کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا میرے رشتہ دار لوگ ہین مین اُنکا صلہ کرتا ہون وہ مجھسے قطع کرتے ہین مین اُنکے ساتھہ احسان کرتا ہون وہ میرے ساتھہ بُرائی کرتے ہین اور جہالت سے پیش آتے ہین اور مین اُنسے حلم کرتا ہون فرمایا اگر یہی بات ہی جو تو کہتا ہی تو گویا تو اُنکے مُنہہ مین گرم راکھہ ڈالتا ہی اور تیرے ساتھہ ہمیشہ ایک پُشت پناہ طرف سے اللہ کی اُنپر رہیگا جب تک کہ تو اس خصلت پر ہی **ف** اس حدیث کو مسلم نے بہی روایت کیا ہی حدیث دلیل ہی فضل صلۂ رحم پر **۲** حدیث عبدالرحمن بن عوف مین فرمایا ہی اللہ تعالے کہتا ہی مین رحمن ہون مینے رحم پیدا کیا اور اپنے نام مین سے اُسکا نام نکالا اب جو کوئی اُسکو وصل کریگا مین اُسکو جوڑونگا اور جو کوئی اُسکو کاٹیگا مین اُسکو قطع کرونگا **ف** اس حدیث کو ابوداؤد نے بہی روایت کیا ہی ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی منذری نے کہا اس تصحیح مین نظر ہی ورواہ ابن حبان ایضا من طریق معمر قال الترمذی عن البخاری وحدیث معمر خطاء حدیث عائشہ مین فرمایا ہی رحم لٹکتا ہی عرش سے کہتا ہی جو کوئی جوڑے مجکو جوڑے اُسکو اللہ اور جو کوئی کاٹے مجکو کاٹے اُسکو اللہ رواہ الشیخان **۳** ابوالعنبس نے کہا مین وہط مین ابن عمر پر داخل ہوا وہط ایک زمین ہی طائف مین اُنہون نے کہا حضرت نے ہمارے لئے اپنی انگلی موڑی اور فرمایا رحم ایک شاخ ہی رحمن سے جو کوئی اُسکو جوڑتا ہی اللہ اُسکو جوڑتا ہی اور جو کوئی اُسکو قطع کرتا ہی اللہ اُسکو قطع کرتا ہی رحم کے لئے ایک زبان طلق ذلق ہوگی دن قیامت کے **ف** طلق کہتے ہین تیز زبانی کو ذلق کہتے ہین فصیح بلیغ کو ابن عبید نے کہا مراد شجنہ سے قرابت مشتبکہ ہی جیسے رگون کا اُلجھاؤ ایک دوسری مین ہوتا ہی سعید بن زید کا لفظ رفعاً یہہ ہی کہ یہہ رحم ایک شجنہ ہی رحمن سے جسنے اسکو قطع کیا اللہ نے جنت اُسپر حرام کردی رواہ احمد والبزار ورواتہ

ثقات ہم عائشہ نے رفعاً کہا ہی رحم شجنہ ہی اللہ سے جسنے وصل کیا اُسکا وصل کیا اُسکو اللہ نے
اور جسنے قطع کیا اُسکو قطع کیا اُسکو اللہ نے **ف** شجنہ بکسر شین وضم شین واسکان جیم آیا ہی
حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ رحم شجنہ ہی رحمن سے کہتا ہی ای رب مین کاٹا گیا ای رب میرے
ساتھہ بُرائی کی گئی ای رب مین مظلوم ہوا ای رب ای رب اللہ اُسکو جواب دیتا ہی کہ کیا تو اسپر
راضی نہین ہی کہ مین وصل کرون تیرے واصل کو اور قطع کرون تیرے قاطع کو رواہ احمد
باسناد جید قوی و ابن حبان انس کا لفظ رفعاً یہہ ہی رحم حجنہ ہی عرش کو پکڑے ہوئے
زبان ذلق سے کہتا ہی اللھم صل من وصلنی واقطع من قطعنی اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی
انا الرحمن الرحیم وانی شققت للرحم من اسمی فمن وصلہا وصلتہ ومن بتکہا بتکتہ
رواہ البزار باسناد حسن مراد بتک سے قطع ہی حجنہ بفتح حا رچرخے کے تکلے کو کہتے ہین
جس پر تاگے کو بٹتے ہین :

باب صلۂ رحم عمر کو بڑہاتا ہے

ا انس بن مالک نے رفعاً کہا ہی جو کوئی یہہ چاہے کہ اُسکے رزق مین کشادگی ہو اور اُسکی اجل مین
تاخیر وہ صلۂ رحم کرے **ف** یہہ حدیث صحیحین مین بہی اسی طرح آئی ہی ۲ ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوعاً یون ہی جسکو یہہ بات خوش آئے کہ اُسکے رزق مین بسط اور اُسکے اثر مین تاخیر ہو اُسکو
چاہئے کہ وہ صلۂ رحم کرے **ف** پہلی حدیث مین لفظ من احب تہا اور اِس حدیث کا لفظ
من سرہ ہی باقی متن یکسان ہی فقط سند کا فرق ہی یہہ حدیث بخاری مین بہی اسی لفظ سے
آئی ہی ترمذی کا لفظ یہہ ہی تم سیکہو اپنی نسب کہ صلہ کرو ارحام کا صلۂ رحم محبت ہی اہل مین
مثراۃ ہی مال مین منساۃ ہی اثر مین ترمذی نے اسکو غریب کہا ہی و رواہ الطبرانی من حدیث
العلا بن خارجۃ کلفظ الترمذی باسناد لاباس بہ انس سے رفعاً مروی ہی کہ صدقہ

وصلۂ رحم سے اللہ عمر بڑہاتا ہی اور بُری موت کو دور کرتا ہی اور مکروہ و محذور کو دفع فرماتا ہی رواہ ابو یعلی بیان مین صلۂ رحم کے رسالہ ایقاظ النیام بصلۃ الارحام اردو زبان مین جامع وعد و وعید ہی ؛

باب جو اپنا رشتہ جوڑتا ہی اُسکے گھر والے اُسکو دوست رکھتے ہین

ا ابن عمر نے کہا ہی جو اپنے رب سے ڈرا اور اُسنے اپنا رشتہ جوڑا اُسکی اجل مین دیر کی گئی اور اُسکا مال زیادہ ہوا اُسکے اہل اُسکو دوست رکھتے ہین ۲ دوسرا لفظ ابن عمر کا یہہ ہی من اتقی ربہ ووصل رحمہ انسی لہ فی عمرہ وثری مالہ واحبہ اہلہ مطلب اسکا وہی ہی جو اوپر گزرا مضمون اِن ہر دو اثر کا علی مرتضی سے رفعًا یون آیا ہی جسکو یہہ بات خوش آئے کہ اُسکی عمر دراز ہو اور رزق وسیع اور بری موت اُس سے دور ہو وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحم کرے رواہ عبداللہ بن احمد فی زوائدہ والبزار باسناد جید والحاکم ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہہ ہی کہ توریت مین لکہا ہی جو شخص یہہ چاہے کہ اُسکی عمر بڑہے اور اُسکا رزق زیادہ ہو وہ صلۂ رحم کرے رواہ البزار باسناد لاباس بہ والحاکم وصححہ لکن اِن اخبار مین ذکر احبہ اہلہ کا نہین آیا ہی ؛

باب نیکی کرنا اقرب فالاقرب سے

ا مقدام بن معدیکرب نے سُنا کہ حضرت فرماتے تھے اللہ وصیت کرتا ہی تمکو تمہاری ماؤن کے ساتھہ پہر وصیت کرتا ہی تمکو تمہاری ماؤن کی پہر وصیت کرتا ہی تمکو تمہارے باپون کی پہر وصیت کرتا ہی تمکو اقرب فالاقرب کی **ف** حدیث دلیل ہی تقدیم پر مان کی باپ پر اور اسپر کہ بعد مان باپ کے جو رشتہ مین نزدیک تر ہو پہلے اُس سے صلہ رحم کرے پہر وہ جو کہ بعد اُسکے قریب تر ہو یعنی قرب و بعد قرابت اور ترتیب صلات کو ملحوظ رکہے ۲ سلیمان

مولی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آئے پاس ہمارے ابو ہریرہ عشیہ پنجشنبہ شب جمعہ کو اور کہا
مین تنگی کرتا ہون ہر قاطع رحم پر جب ہمارے پاس سے اُٹھہ کھڑے ہوئے تو کوئی نہ اُٹھا اُنہون نے
تین بار یہہ کلمہ کہا ایک جوان اپنی پھپی کے پاس جس سے قطع کر چکا تہا دو برس سے آیا اور اُسپر
داخل ہوا پھپی نے کہا ای بہتیجے تو کیسے آیا کہا مینے ابو ہریرہ کو سُنا کہ وہ کذا وکذا کہتے تھے کہا
اُسکے پاس جاکر پوچھہ کہ اُنہون نے یہہ بات کیون کہی وہ گیا اور پوچھا کہا مینے حضرت کو سُنا
فرماتے تھے ان اعمال بنی آدم تعرض علی اللہ تبارك وتعالی عشیۃ کل خمیس لیلۃ
الجمعۃ فلا یقبل عمل قاطع رحم یعنی لوگون کے عمل ہر پنجشنبہ کے تیسرے پہر کو شب جمعہ
کے اللہ کے سامنے لائے جاتے ہین قاطع رحم کا عمل قبول نہین ہوتا **ف** اِس حدیث کو
امام احمدؒ نے بھی ابو ہریرہ سے رفعًا روایت کیا ہی رواۃ احمد ثقات ہین **۳۰** ابن عمر نے کہا ہی
جو کچھہ مرد اپنی جان واہل پر خرچ کرتا ہی باید اجر اللہ اُسکو اُس نفقہ کا اجر دیتا ہی تو شروع کر
عیال سے اگر زیادہ ہو تو اقرب فالاقرب کو دے اگر پھر زیادہ ہو تو عطا کر **ف** حدیث دلیل
ہی ترجمہ باب پر معلوم ہوا کہ خیرات و صدقات عام سے صلۂ ارحام اہل قرابت مقدم ہے جب
اُنکو دیکر بچے تب غیر کو دے اول خویش بعدہ درویش؛

باب اُس قوم پر رحمت نہین اُترتی جنمین کوئی قاطع رحم ہوتا ہی

اعبد اللہ بن ابی اوفی نے رفعًا کہا ہی کہ رحمت نہین اُترتی اُس قوم پر جنمین کوئی ناتا توڑنے والا
ہوتا ہی **ف** اصبہانی کا لفظ یہہ ہی کہ ابن ابی اوفی نے کہا ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے فرمایا
نہ بیٹھے پاس ہمارے آجکے دن کوئی قاطع رحم ایک جوان حلقہ مین سے اُٹھا اپنی خالہ کے پاس
آیا دونون کے درمیان کچھہ رنجش تھی خالہ سے معافی چاہی اور خالہ نے اُس سے پھر مجلس مین آیا
حضرت نے فرمایا ان الرحمۃ لا تنزل علی قوم فیہم قاطع رحم رواہ الطبرانی مختصرا بلفظ ان

الملئكة لاتنزل علی قوم فیهم قاطع رحم مراد ملائکہ سے ملائکہ رحمت ہین حدیث وعید شدید ہی قطع رحم پر ؛

باب قاطع رحم کا کتنا گناہ ہی

۱ جبیر بن مطعم رفعًا کہتے ہین داخل نہو گا جنت مین قاطع رحم **ف** یہہ حدیث صحیحین و ترمذی مین ہی آئی ہی اس مین دلیل ہی حرمان قاطع رحم پر دخول جنت سے مفہوم مخالف اِسکا یہہ ہوا کہ وہ دوزخ مین جائیگا **۲** ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی رحم شجنہ ہی رحمٰن سے کہتا ہی ای رب مین ظلم کیا گیا ای رب مین قطع کیا گیا ای رب انی انی یعنی میرے ساتہہ کذا وکذا ہوا اللہ اُسکو یہہ جواب دیتا ہی الا ترضین ان اقطع من قطعک واصل من وصلک **ف** یہہ حدیث مبسوط تر اِس سے پہلے گذر چکی ہی معلوم ہوا کہ جزاء قطع یہی قطع ہی یہہ جزاء بطور وفاق ہی **۳** سعید بن سمعان کہتے ہین مینے ابو ہریرہ کو سُنا کہ وہ پناہ مانگتے تہے امارت صبیان وسفہاء سے ابن حسنہ جہنی نے ابو ہریرہ سے کہا اِسکی نشانی کیا ہی کہا رحم قطع کیا جائے مغوی سطاع ہو اور مرشد کا عصیان کیا جائے **ف** یعنی جب یہہ ہر سہ امر ظاہر ہون تو وہ زمانہ لڑکون کے امیر و حاکم ہونے کا اور احمقون کے پادشاہ و رئیس ہونے کا ہی یہہ نشانی مطابق واقع کے پائی گئی چنانچہ ایک مدت دراز سے کسی جگہہ امارت صبیان ہی اور اکثر جگہہ امارت سفہاء حماقت نشان ؛

باب عقوبت قاطع رحم کی دُنیا مین

۱ ابو بکرہ نے رفعًا کہا ہی نہین ہی کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ جلدی کرے اللہ اُس گناہ والے کے لئے عقوبت دنیا مین مع اُس عقوبت کے جو اُسکے لئے ذخیرہ کر رکہی ہی آخرت مین قطع رحم و بغی سے **ف** یعنی یہہ ایسا گناہ ہی کہ اِسکا وبال دارین مین قاطع پر پڑتا ہی خسر الدنیا والاخرة ذلك هو الخسران المبين اِس حدیث کو ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہی ترمذی نے کہا حسن صحیح ہی حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہی لفظ اسکا یہہ ہی من البغی وقطیعة الرحم اصبہانی کا لفظ یہہ ہی

من قطیعۃ الرحم والخیانۃ والکذب رواہ ابن حبان مختصرا عائشہ کا لفظ رفعاً یون ہی اسرع الخیر ثوابا البر وصلۃ الرحم واسرع الشر عقوبۃ البغی وقطیعۃ الرحم رواہ ابن ماجۃ ؛

باب واصل مکافی نہین ہے

احدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی وہ واصل نہین ہی جو بدلا کرتا ہی واصل وہ ہی کہ جب اُسکا ناتا کاٹا جائے تو وہ اُسکو جوڑے **ف** اس حدیث کو اسی لفظ سے بخاری نے صحیح مین بھی روایت کیا ہی ورواہ ابو داؤد والترمذی ؛

باب فضیلت اُس شخص کی جو رشتہ دار ظالم کی ساتھہ صلۂ رحم کری

ابرا کہتے ہین ایک اعرابی آیا اُسنے کہا ای نبی اللہ مجھے وہ کام سکھا دو جو مجھے جنت مین لیجائے فرمایا اگرچہ تو نے چھوٹا خطبہ کیا ہی لکن مسئلہ پیش کر دیا کسی جان کو آزاد کر کسی گردن کو چھڑا اُسنے کہا کیا یہہ دونون ایک چیز نہین ہین فرمایا نہین جان کا آزاد کرنا یہہ ہی کہ کسی غلام کو تو آزاد کرے گردن چھڑانا یہہ ہی کہ کسی اسیر کی رہائی پر مدد کرے اور عطار غبت اور رجوع کرتا ہی رشتہ دار پر پہر اگر تجھسے یہہ نہو سکے تو امر بالمعروف نہی عن المنکر کر اگر یہہ بھی نہو سکے تو زبان کو روک مگر خیر سے **ف** اس حدیث مین ذکر صلہ کرنے کا ذی رحم ظالم کے ساتھہ نہین ہی مگر یہہ کہ فحوای خطاب سے استفادہ کرین اس سے زیادہ اصح حدیث ام کلثوم بنت عقبہ ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل صدقہ صدقہ کرنا ہی ذی رحم کاشح پر رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم کاشح وہ ہی جو جی مین کینہ رکھے منذری نے کہا یعنی ان افضل الصدقۃ علی ذی الرحم المضمر العداوۃ فی باطنہ یہی معنی ہین اس قول کے وتصل من قطعک ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی کہ تین چیزین ہین جس کسی شخص مین ہونگی اللہ اُسکا حساب آسانی سے لیگا اور اُسکو اپنی رحمت سے

بہشت مین لے جائیگا کہا وہ کیا ہین ای رسول خدا بابی انت و امی فرمایا تعطی من حرمك وتصل من قطعك وتعفو عمن ظلمك یعنی دے اُسکو جو تجھے ندے جوڑ اُسکو جو تجھے کاٹے بخش اُسکو جو تجھپر ظلم کرے جب تو یہہ کریگا تو اللہ تجکو جنت مین لے جائیگا رواہ البزار والطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد لکن اسکی سندمین سلیمان بن داؤد یمامی واہی ہے حدیث عقبہ بن عامر مین آیا ہے یعنے حضرت کا ہاتھہ پکڑکر کہا مجھے خبر دو فواضل اعمال کی فرمایا ای عقبہ صل من قطعك واعط من حرمك واعرض عمن ظلمك وفی روایۃ واعف عمن ظلمك رواہ احمد والحاکم وزاد الا ومن اراد ان یمد فی عمرہ ویبسط فی رزقہ فلیصل رحمہ ورواۃ احد اسنادی احمد ثقات علی مرتضی رفعاً کہتے ہین کیا نہ بتاؤن مین تجکو اکرم اخلاق دنیا وآخرت صلہ کر اُسکو جو قطع کرے تجکو دے اُسکو جو محروم رکھے تجکو معاف کر اُسکو جو ظلم کرے تجھپر رواہ الطبرانی معاذ بن انس کا لفظ رفعاً یہہ ہے کہ افضل الفضائل ان تصل من قطعك وتعطی من حرمك وتصفح عمن شتمك یعنی افضل فضائل یہہ ہین کہ وصل کر قاطع سے دے محروم کرنے والے کو درگذر کر گالی دینے والے سے رواہ الطبرانی ۵

دشنام خلق راندہم جز دعا جواب		ابرم کہ تلخ گیرم وشیرین عوض کنم	

حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے کیا دلالت نکرون مین تمکو اُس چیز پر جس کے سبب سے اللہ تمہارے درجے اونچے کرے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا حلم کر اُسپر جو جہل کرے تجھپر معاف کر اُسکو جو ظلم کرے تجھپر دے اُسکو جو محروم رکھے تجکو صلہ کر اُسکو جو قطع کرے تجھسے رواہ البزار والطبرانی بنحوہ

باب جاہلیت مین صلہ رحم کیا تھا پھر مسلمان ہوگیا

احکیم بن حزام نے حضرت سے کہا بھلا اُن کامون کا کیا حال ہے جو مینے بطور عبادت جاہلیت مین کئے تھے صلہ وعتاق وصدقہ مجکو اُن مین کچھہ اجر ہوگا فرمایا اسلمت علی ما اسلفت من خیر

یعنی بسبب اسلام لانے کے وہ خیرات گذشتہ بھی باقی ہین اگر اسلام نہ لاتا تو کچھ اجر ان امور کا نملتا

ف یہہ حدیث بڑی بشارت ہی واسطے اون نومسلمون کے جنہون نے اسلام سے پہلے اچھے کام اجر و ثواب کے کئے ہین کہ وہ اعمال اُنکے نفع بخش ہونگے اِسکے ضد یہہ ہی کہ معاذ اللہ کوئی مسلمان عامل صالح ہو کر مرتد ہو جائے کہ اُسکے سارے عمل ہرچہ حبط ہو جاتے ہین اگر تائب نہین ہوا ہی نسئال اللہ العافیة

باب صلہ کرنا رشتہ دار مشرک کو اور ہدیہ دینا

ا اِس جگہہ بخاری نے وہی حدیث ابن عمر کی عمر سے دربارۂ حلۂ سیرا لکھی ہی جو کہ زیر باب بر الوالد المشرک گذر چکی ہی سند اور بعض الفاظ کا فرق ہی آخر حدیث کا لفظ یہہ ہی فاھدا ھا عمرلاخ له من امه مشرك **ف** معلوم ہوا کہ صلہ کرنا ذی رحم مشرک سے درست ہی اِسی طرح کافر کو ہدیہ و تحفہ بھیجنا اور جب اتحاف کافر درست ہوا تو کافر سے قبول کرنا ہدیہ کا بھی درست ہوگا حضرت سے یہہ فعل ثابت ہی لکن آپ ہدایا کا عوض بھی غالبًا بالضرور کرتے تھے :

باب تم اپنے نسب سیکھو کہ صلہ رحم کرسکو

ا جبیر بن مطعم نے عمر بن خطاب کو سُنا کہ منبر پر کہتے تھے سیکھو تم اپنے نسب پھر صلہ کرو اپنے رحمون کا واللہ درمیان ایک مرد اور اُسکے بھائی کے کوئی شئ ہوتی ہی اور اگر وہ جان لے کہ درمیان اُسکے اور بھائی کے رحم داخل ہی تو یہہ علم اُسکو بھائی کے انتہاک سے باز رکھے **ف** یعنی باہم دو مسلمانون کے رنج آجاتا ہی اور اُنمین کوئی قرابت نامعلوم ہوتی ہی کہ اگر معلوم ہو جائے تو وہ رنج جاتا رہے اِسلئے معلوم کرنا رشتہ کا واسطے صلہ اور عدم قطع کے ضرور ہی ۲ ابن عباس نے کہا تم نگاہ رکھو اپنے انساب کو کہ صلہ کرو اپنے ارحام کا کیونکہ نہین ہی بُعد رحم مین جبکہ نزدیک ہو اگرچہ بعید ہو اور نہ قرب ہی رحم کا جبکہ دور ہو اگرچہ قریب ہو اور ہر رحم دن قیامت کے آئیگا

سامنے اپنے صاحب کے گواہی دیگا صلہ کی اگر صلہ کیا ہوگا اور قطع کی اگر قطع رحم کیا ہوگا **ف** یعنی گو دور کا رشتہ ہو لکن جب رشتہ ہوا تو قریب ہی اور اگر کوئی قریب ہی لکن رشتہ مین الگ ہی تو وہ رشتہ دار نہین

باب کیا غلام کہہ سکتا ہی کہ مین فلان قبیلہ کا غلام ہون

اعبدالرحمن بن ابی جبیب کہتے ہین مجھسے ابن عمر نے کہا ممن انت تو کن لوگون مین سے ہی مینے کہا تیم تمیم مین سے ہون کہا من انفسھم او من موالیھم خود انہین سے یا اُنکے غلامون مین سے مین نے کہا من موالیھم کہا تو نے یون کیون نہ کہا من موالیھم اذا **ف** معلوم ہوا کہ غلام کو درست ہی کہ جس قوم کا غلام ہو اُنکا نام لے دے ؛

باب قوم کا غلام حکم مین قوم کی ہی

ارافع کہتے ہین حضرت نے عمر سے کہا تو اپنی قوم میرے لئے جمع کر عمر نے جمع کی جب سب لوگ دروازے پر حضرت کے حاضر ہوئے عمر نے جا کر کہا میری سب قوم جمع ہی انصار نے سُنا کہا قریش مین کوئی وحی آئی ہوگی سُننے دیکھنے والے سب آئے کہ دیکھین حضرت اُنسے کیا کہتے ہین حضرت باہر نکل کر درمیان اُنکے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم مین کوئی غیر تمہارا ہی ہمنے کہا ہان ہم مین ہمارا حلیف ہی اور بھانجا اور ہمارے غلام فرمایا ہمارا حلیف ہم مین سے ہی اور ہمارا بھانجا ہم مین سے اور ہمارے غلام ہم مین سے تم سُن لو کہ میرے دوستدار تم مین متقی لوگ ہین سو اگر تم متقی ہو تو فبہا ورنہ دیکھو کہین ایسا نہو کہ لوگ دِن قیامت کے اعمال لیکر آئین اور تم اثقال لیکر آؤ پھر اعراض کرے اللہ تمسے پھر پُکار کر فرمایا ای لوگو اور دونون ہاتھہ اُٹھا کر قریش کے سرون پر رکھے ای لوگو قریش اہل امانت ہین جو کوئی بُغی کریگا اُنکے ساتھہ اوندھا ڈالیگا اللہ اُسکو ناک کے بل تین بار یون ہی فرمایا **ف** حدیث دلیل ہی اِس بات پر کہ حکم موالی کا وہی حکم قوم کا ہی اسی جگہہ سے یہہ مثل نکلی ہی ضرب الغلام اھانۃ المولی ؛

باب جسنے پرورش کی دو یا ایک دختر کی

۱ عقبہ بن عامر نے رفعًا کہا ہی جس کسی کی تین دختر ہون اور اُسنے صبر کیا اُنپر اور پہنایا اُنکو اپنی وسعت سے تو وہ اوٹ ہونگی اُسکی آگ دوزخ سے ۲ ابن عباس رفعًا کہتے ہین جس کسی مسلمان کو دو دختر نے پالیا پہر اُسنے اچھا برتاؤ کیا ساتھہ اُنکے لکن داخل کرینگی وہ اُسکو بہشت مین یہہ حدیث نزدیک ابن ماجہ کے باسناد صحیح اس لفظ سے آئی ہی کہ نہین ہی کوئی مسلمان کہ اُسکی دو دختر ہون وہ اُنکے ساتھہ احسان کرے جبتک وہ اُسکے ساتھہ ہین یا یہہ کہ اُنکے ساتھہ ہی لکن وہ دونون اُسکو بہشت مین داخل کرینگی و سرواہ ابن حبان ایضا والحاکم وقال صحیح الاسناد ۳ جابر بن عبد اللہ کا لفظ رفعًا یون ہی جس شخص کی تین بیٹیان ہون وہ اُنکو گہر مین جگہہ دے اور کفالت کرے اور مہربانی کرے تو اُسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہی البتہ ایک مرد نے بعض قوم مین سے کہا بہلا اگر دو ہون ای رسول خدا فرمایا دو بہی **ف** اس حدیث کو احمد نے باسناد جید اور بزار وطبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہی اور یہہ لفظ زیادہ کی ہی کہ اُنکا بیاہ کر دیا انس نے رفعًا کہا ہی جسنے پالا دو دختر کو یہانتک کہ وہ بالغ ہون آئیگا وہ شخص اور مین دن قیامت کے اِس طرح اور اپنی اُنگلیون کو ملایا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہی جو شخص پالیگا دو دختر کو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین انکی طرح اور اشارہ کیا طرف دو انگشت کے بالجملہ اللہ کی رحمت ومغفرت بہانہ جو ہی پرورش اولاد پر وعدہ جنت کا فرمایا ہو ولِلہِ الحمد

باب جسنے پالا تین بہنون کو

۱ ابو سعید خدری رفعًا کہتے ہین کسی شخص کی تین دختر یا تین خواہر ہولی ہین اور وہ اُنکے ساتھہ احسان کرتا ہی تو جنت مین جاویگا **ف** یہہ توسیع ہی دائرۂ رحمت کی کہ پرورش خواہر کا بہی وہی اجر رکہا جو دختر کا تہا اِس حدیث کو ترمذی نے بہی روایت کیا ہی ابو داؤد کا لفظ یہہ ہی

فادبھن واحسن الیھن و زوجھن فلہ الجنۃ انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جس نے پرورش کیا دو یا تین دختر کو یا دو یا تین خواہر کو یہانتک کہ وہ جدا ہون یا مر جائین تو مین اور وہ جنت مین اس طرح ہونگے اور اشارہ کیا طرف سبابہ و وسطی کے رواہ ابن حبان ؛

باب فضیلت اُسکی جسنے پالا اپنی دختر واپس شدہ کو

۱ موسیٰ بن علی عن ابیہ رفعًا کہتے ہین کہ حضرت نے سراقہ بن جعشم سے کہا کیا نہ بتاؤن مین تجکو اعظم صدقہ کہا ہان ای رسول خدا فرمایا تیری دختر واپس کی گئی طرف تیرے کوئی کمانے والا اُسکا سوائے تیرے نہین ہی یہہ حدیث دوسرے طریق سے یون آئی ہی کہ حضرت نے کہا ای سراقہ الخ ۲ مقدام بن معدیکرب رفعًا سمعًا کہتے ہین جو کھلایا تو نے اپنی جان کو وہ تیرے لئے صدقہ ہی اور جو کھلایا تو نے اپنی اولاد کو وہ تیرے لئے صدقہ ہی اور جو کھلایا تو نے اپنی بی بی کو وہ تیرے لئے صدقہ ہی اور جو کھلایا تو نے اپنے خادم کو وہ تیرے لئے صدقہ ہی **ف** یہہ حدیث ترجمہ باب مین صریح نہین ہی لکن اشارۃ النص یا فحوائے خطاب سے شامل بنت مردودہ وغیرہ ہی ؛

باب موت بنات کی آرزو کرنا مکروہ ہی

۱ ابن عمر کے پاس ایک آدمی تہا اوسکے بیٹیان تہین اُسنے تمنا کی کہ وہ مر جائین ابن عمر نے غصہ کیا اور کہا کیا تو اُنکو رزق دیتا ہی **ف** حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ اولاد کا مرنا چاہنا بُرا ہی جاہلیت والے اسی خوف محتاجی یا عار سے اولاد کو زندہ درگور کر دیتے تھے اللہ نے کہا کہ رزاق تمہارے اور اُنکے ہم ہین ؛

باب اولاد مجبنہ مبخلہ ہی

۱ عائشہ کہتی ہین ایک دن ابو بکر نے کہا واللہ نہین ہی روئے زمین پر کوئی شخص دوست تر مجکو عمر سے پہر باہر نکل کر پہر آئے اور کہا ای دخترک مینے کیا قسم کہائی تہی مینے کہا یہہ قسم کہائی تہی

کہا عزیز تر جہپر اور اولاد چسپندہ تر ہوتی ہی یعنی دلکو **ف** یعنی عمر کے احب ہونے کا مطلب
یہہ ہی کہ وہ اعز ہین ورنہ دلی محبت مین اولاد کا درجہ بڑہا ہوا ہی ۲ عبدالرحمن بن ابو نعم کہتے
ہین مین حاضر تہا پاس ابن عمر کے جبکہ ایک مرد نے اُنسے سوال خون پشہ کا کیا کہا تو کون
ہی اُسنے کہا اہل عراق سے ہون کہا اِس شخص کی طرف ذرا دیکہو یہہ مجہسے خون پشہ کا سوال
کرتا ہی اور اِن لوگون نے نبی کے بیٹے کو قتل کیا ہی مینے حضرت کو سُنا ہی فرماتے تہے ہما
ریحانی من الدنیا **ف** اِن دونون اثر کو کچہہ علاقہ ترجمۃ الباب سے نہین ہی بجز اِسکے
کہ اِنہین ذکر مزید محبت اولاد کا ہی اس اثر کو بخاری نے اپنی صحیح مین بہی روایت کیا ہی لکن اس لفظ
سے کہ ایک مرد نے سوال محرم کا ابن عمر سے کیا شعبہ کہتے ہین مین گمان کرتا ہون کہ وہ یہہ پوچہتا
تہا کہ محرم مکہی کو قتل کرے یا نہین ابن عمر نے کہا اہل عراق مکہی کا سوال کرتے ہین حالانکہ ابن
بنت رسول اللہ صللم کو قتل کر چکے ہین حضرت نے فرمایا ہی ہما ریحانی من الدنیا ریحان کا
اطلاق رزق ورحمت وراحت وولد پر آتا ہی یا مراد گل ریحان ہی کہ جس طرح پہول خوشبودار کو
سونگہتے ہین اسی طرح اولاد بہی مشموم ومقبل ہوتی ہی حدیث بریدہ مین آیا ہی کہ حضرت ہمکو خطبہ
کرتے تہے کہ اتنے مین حسنؓ وحسینؓ آئے دو لال کرتے پہنے ہوئے لڑکہڑاتے تہے حضرت نے
منبر پر سے اُتر کر اُنکو اُٹہا لیا اور اپنے سامنے رکہہ لیا پہر کہا اللہ نے سچ کہا ہی انما اموالکم و
اولادکم فتنۃ مینے ان دونون بچون کو چلتے اور لڑکہڑاتے دیکہا مجہسے صبر نہو سکا یہانتک
کہ قطع حدیث کرکے اُنکو اُٹہا لیا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی **ف** باقی
رہا ترجمۃ الباب سو خولہ بنت حکیم نے کہا ہی کہ حضرت باہر نکلے ایک کو دو لپسر دختر خود سے گود
مین لئے ہوئے تہے اور فرماتے تہے انکم تبخّلون وتجبّنون وتجہّلون وانکم لمن ریحان
اللہ رواہ الترمذی حدیث ابو سعید مین فرمایا ہی الولد ثمرۃ القلب وانہ مجبنۃ مبخلۃ

بحزنہ اخرجہ ابو یعلی مناوی نے شرح جامع صغیر سیوطی مین کہا ہی کہ اسکی اسناد ضعیف ہے

باب لادنا بچے کو کندہے پر

ابراء کہتے ہین مینے حضرت کو دیکہا اور حسن آپکے دوش پر تہے آپ کہتے تہے اللّٰہم انی احبہ فاحبہ یعنی ای اللہ مین اسکو دوست رکہتا ہون تو بہی اسکو دوست رکہہ **ف** یہہ اُٹہانا حسن کا خارج نماز تہا بدلیل دعا اور امامہ کو عین نماز مین اُٹہاتے دہرتے تہے کسی نے اسی جگہہ سے کہا ہی ع سوار دوش رسول خدا سلام علیک ؛

باب اولاد آنکہہ کی خنکی ہوتی ہے

اجبیر بن نفیر کہتے ہین ہم ایک دن پاس مقداد بن اسود کے بیٹہے تہے ایک مرد کا گذر ہوا اُسنے کہا خوشی ہو ان دو آنکہون کو کہ انہون نے حضرت کو دیکہا ہی واللہ ہم چاہتے ہین کہ ہم بہی دیکہتے جو تونے دیکہا اور وہان حاضر ہوتے جہان تو حاضر ہوا مقداد غصے مین آئے مین تعجب کرنے لگا کہ اسنے تو سوائے خیر کے کچہہ نہین کہا پہر مقداد نے اُسکی طرف مُنہہ کرکے کہا کون چیز اِس مرد کو حامل ہوئی اِس بات پر کہ وہ ایسے محضر کی تمنا کرے جس سے اللہ نے اُسکو غائب رکہا جانتا نہین کہ اگر حاضر ہوتا وہان تو کیونکر ہوتا واللہ حضرت کے پاس ایسی اقوام حاضر ہوئی جنکو اللہ نے اوندہے مُنہہ اُنکی ناک کے بل جہنم مین ڈالا اُن اقوام نے حضرت کی بات قبول نکی اور نہ آپ کی تصدیق کی تم لوگ اللہ کی حمد نہین کرتے کہ جب اللہ نے تمکو نکالا تو تم نہین پہچانتے مگر اپنے رب کو اور جو کچہہ تمہارے نبی لائے ہین تم اُسکی تصدیق کرتے ہو اشد حال جسپر کوئی نبی مبعوث ہوا ہو فترت و جاہلیت مین وہ نہین دیکہتے کہ دنیا افضل ہی بُت پرستی سے حضرت فرقان لائے جس سے حق و باطل مین جدائی ہوئی اور باپ بیٹے کے درمیان علیحدگی پڑی یہانتک کہ آدمی اپنے باپ یا بیٹے یا بہائی کو کافر دیکہتا اور اللہ نے اُس کے

دل کا قفل ایمان سے کھولدیا تھا اور جانتا تھا کہ اگر وہ ہلاک ہوگا تو آگ مین جائیگا تو پھر اُسکی آنکھہ ٹھنڈی نہوگی اور وہ جانتا تھا کہ اُسکا دوست آگ مین ہی اللہ نے فرمایا ہی والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرة اعین **ف** مطابقت حدیث کے ترجمۂ باب سے ظاہر ہی کہ ولد قرة العین ہی بلکہ زوج بھی بدلیل آیت کریمہ مقداد رضی اللہ عنہ نے عمدہ نصیحت تمنائی مذکور پر کی یعنی تونے زمانۂ حضرت کو ایک آسان بات آرام کا کام سمجھا ہی اگر تو اُسوقت پُر آشوب مین ہوتا خدا جانے اِس نیت وارادہ پر قائم رہتا کہ نہین **ع**

ہرکہ اوروی بہ بہبود نداشت		دیدن روی نبی سود نداشت	

کیونکہ وہ عہد ایک بڑے امتحان کا وقت تھا اللہ کا شکر کرنا چاہئے کہ اُسنے بلا آزمایش تمکو مسلمان پیدا کیا؛

باب دعا دینا کثرت مال و ولد کی اپنے صاحب کو

ا انس کہتے ہین ایک دن مین پاس حضرت کے گیا بس مین تھا اور میری مان اور ام حرام میری خالہ اتنے مین حضرت آئے فرمایا مین تمکو نماز نہ پڑہاؤن اور یہہ فرمانا غیر وقت نماز مین تھا ایک مرد نے قوم مین سے [illegible] حضرت نے انس کو کہان کھڑا کیا ہوگا کہا اپنی داہنی طرف پھر ہمکو نماز پڑہائی پھر ہم گھر والون کے لئے دعا کی ہر خیر دنیا و آخرت کی میری مان نے کہا ای رسول خدا خویدمك انس ادع اللہ لہ یعنی اپنے خادم انس کے لئے دعا کرو میرے لئے ہر خیر کی دعا کی آخر دعا یہہ تھی اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارك لہ **ف** اس دعا کا یہہ اثر ظاہر ہوا کہ انس کا باغ سال بھر مین دو بار پھل لاتا اور یہہ سو نفر اپنی اولاد کے لیکر طواف کعبہ کرتے معلوم ہوا کہ اسطرح کی دعا کرنا درست ہی؛

باب مائین مہربان ہوتی ہین

۱ انس بن مالک کہتے ہین ایک عورت پاس عائشہ کے آئی عائشہ نے تین کہجورین اُسکو دین اُسنے ہرایک بچے کو ایک کہجور دی اور ایک اپنے لئے رکہی بچون نے وہ دونون دانے کہجور کے کہائے اور اپنی مان کی طرف دیکہنے لگے مان نے اُس ایک دانے کے دو ٹکڑے کئے اور ہر بچے کو آدہا ٹکڑا دیا اتنے مین حضرت آئے عائشہ نے یہہ حال آپ سے کہا فرمایا تجکو اِس سے کیا تعجب ہوتا ہی لقد رحمہا اللہ برحمتہا صبیتہا یعنی اللہ نے رحم کیا اِسپر بسبب اسکے رحم کرنے کے اپنے بچون پر **ف** حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ میرے پاس ایک عورت آئی اُسکے ساتہہ دو دختر تہین اُس نے مجہسے سوال کیا سوا ایک دانہ کہجور کے میرے پاس کچہہ نہ پایا مینے وہ دانہ اُسکو دیا اُس نے دانے کو دونون دخترون مین بانٹ دیا اور خود کچہہ نکہایا پہر اُٹہہ کر چلی گئی اتنے مین حضرت آئے مینے یہہ قصہ اُنسے کہا فرمایا من ابتلی من ہذہ البنات بشیٔ فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار متفق علیہ ظاہر سیاق سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دو قصے ہین واللہ اعلم ؛

باب بوسہ لینا بچون کا

۱ عائشہ کہتی ہین ایک گنوار آیا پاس حضرت کے اُسنے کہا تم اپنے بچون کا بوسہ لیتے ہو ہم تو اُنکا بوسہ نہین لیتے فرمایا کیا مین تیرا مالک ہوسکتا ہون اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت چہین لی ہی **ف** یہہ حدیث متفق علیہ ہی اِس مین دلیل ہی اِسپر کہ بچون کو پیار کرنا اور اُنکو چومنا ایک نشان ہی رحمت خدا کا ۲ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے حسن بن علی کا بوسہ لیا آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹہے تہے اقرع نے کہا میرے دس بچے ہین مینے اُن مین سے کسی کا بوسہ نہین لیا حضرت نے اُنکی طرف دیکہہ کر فرمایا من لا یرحم لا یرحم یعنی جو رحم نہین کرتا ہی اُسپر بہی رحم نہین کیا جاتا ہی **ف** یہہ حدیث جابر بن عبداللہ سے بہی

بغیر اس قصے کے باین لفظ آئی ہی لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیہ ؛

باب ادب باپ کا اور نیکی کرنا باپ کا اولاد سے

ا ولید بن نمیر نے اپنے باپ کو سُنا کہتے تھے کہ وہ لوگ یون کہا کرتے تھے کہ صلاح طرف سے
اللہ کے ہی اور ادب طرف سے آباء کے **ف** یعنی باپ کو چاہئے کہ اولاد کو ادب دے
حدیث جابر بن سمرہ مین فرمایا ہی آدمی اگر اپنے ولد کو ادب دے تو یہہ بہتر ہی اُسکے لئے
ایک صاع صدقہ دینے سے رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب عمرو بن سعید
کا لفظ رفعاً یہہ ہی کسی باپ نے اپنے ولد کو کوئی عطا نہین دی افضل ادب حسن سے
رواہ الترمذی مرسلا والبیھقی فی شعب الایمان **۲** نعمان بن بشیر نے کہا ہی کہ مجکو
میرے باپ پاس حضرت کے لے گئے گود مین لادے ہوئے اور کہا ای رسول خدا مین تمکو
گواہ کرتا ہون کہ مینے نعمان کو کذا و کذا دیا فرمایا کیا تو نے اپنے سب بچون کو دیا ہی کہا نہین
فرمایا میرے سوا کسی اور کو گواہ کر پھر فرمایا کیا تجکو یہہ بات خوش نہین آتی کہ تیرے سب بچے
نیکی مین برابر ہون کہا ہان فرمایا تو اب ایسا نکر بخاری نے کہا یہہ شہادت طرف سے حضرت
کے رخصت نہین ہی **ف** تسویہ کرنا عطا مین بحق اولاد واجب ہی اور خلاف اِسکے جَور
یہہ حدیث صحیحین مین بھی مطولاً آئی ہی آخر لفظ اُسکا یہہ ہی لا اشھد علی جور متفق علیہ
اور اسکو مسلم نے بھی جابر سے روایت کیا ہی وانی لا اشھد الا علی حق بحث اِس مسئلہ کی
کتاب دلیل الطالب مین ہی ؛

باب نیکی کرنا باپ کا بیٹے سے

ا ابن عمر نے کہا اللہ نے نام اُنکا ابرار رکھا اِس لئے کہ اُنہون نے آباء و ابناء دونون کے
ساتھہ نیکی کی جس طرح تیرے باپ کا تجہپر حق ہی اسی طرح تیرے بیٹے کا تجہپر حق ہی **ف**

بیان حقوق اولاد کا رسالۂ اسعاد العباد مین ہی ؛

باب جو رحم نہین کرتا اُسپر بہی رحم نہین کیا جاتا

ا حدیث ابو سعید مین فرمایا ہی من لا یرحم لا یرحم یعنی جو راحم نہین ہی وہ مرحوم بہی نہین ہوتا ۲ حدیث جریر بن عبد اللہ لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس رفعًا باب قُبلۃ الصبیان مین گذر چکی ہی اِسکو مسلم نے بہی روایت کیا ہی ۳ دوسرا لفظ جریر کا مرفوعًا یہہ ہی من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ ف حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی چہینی نہین جاتی ہی رحمت مگر بدبخت سے رواہ احمد والترمذی ابن عمرو کا لفظ مرفوعًا یون ہی الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رواہ ابو داؤد والترمذی یہہ حدیث مسلسل بالاولیۃ مجکو بہی پہنچی ہی و للہ الحمد ۴ عائشہ کہتی ہین کچہہ اعرابی لوگ پاس حضرت کے آئے اُنمین سے ایک مرد نے کہا ای رسول خدا کیا تم بچون کو پیار کرتے ہو واللہ ہم تو اُنکو پیار نہین کرتے ہین فرمایا او املک لک ان کان اللہ نزع من قلبک الرحمۃ یعنی مین کیا کرون اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت لے لی ہی ف یہہ حدیث پہلے بہی گذر چکی ہی ۵ ابو عثمان کہتے ہین کہ عمر نے ایک شخص کو عامل مقرر کیا عامل نے کہا میرے اتنے اتنے بچے ہین بیٹے اُن مین سے کسی کو پیار نہین کیا عمر نے زعم کیا یا کہا ان اللہ عز وجل لا یرحم من عبادہ الا ابرھم یعنی اللہ اپنے بندون مین سے اُسی بندے پر مہربانی کرتا ہی جو کہ زیادہ نیکو کار ہی اُنمین ؛

باب رحمت سو جزء ہی

ا ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین اللہ نے رحمت کو سو جزء کیا ہی ننانوے ۹۹ جزء اپنے پاس روک رکہے ہین اور زمین مین ایک جزء اُتارا ہی اسی جزء کے سبب سے خلق آپس مین رحم کرتی ہی یہانتک کہ اسپ اپنا کہُرا اپنے بچے سے اونچا کرتا ہی اس ڈر سے کہ کہین اُسکو لگ نہ جائے ف

بیان مین سعت رحمت خدا کے آیات قرآن اور احادیث صحیحہ بکثرت آئی ہین یہہ جگہہ استیفاء کی نہین ہی حدیث سبقت رحمتی علی غضبی شاہد باب ہی ظہور اس رحمت مبرورکا حق مین اہل تقوے کے یوم النشور بروجہ کمال ہوگا انشاء اللہ تعالی ؛

باب وصیت حق مین ہمسایہ کے

ا حدیث عایشہ مین فرمایا ہی ہمیشہ جبریل مجکو وصیت کرتے ہین ہمسایہ کی یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ عنقریب اُسکو وارث ٹہیرا دینگے **ف** یہہ حدیث متفق علیہ ہی شیخین نے اسکو صحیحین مین روایت کیا ہی ۲ ابو شریح خزاعی رفعًا کہتے ہین جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور یوم آخر پر وہ احسان کرے اپنے پڑوسی کے ساتہہ اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ و یوم آخر پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا اور جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور یوم آخر پر وہ اچہی بات کہے یا چُپ رہے **ف** حدیث دلیل ہی اسپر کہ ترک حق جار وضیف وقول خیر گویا بمنزلہ ترک ایمان کے ہی اس حدیث کو مسلم نے بہی روایت کیا ہی مگر ابو ہریرہ سے بادنی تفاوت لفظ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی واللہ لا یومن واللہ لا یومن واللہ لا یومن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ متفق علیہ قسم کہانا دلیل ہی عدم مبالغہ پر اس مین صریح نفی کی ہی ایمان کی اُس شخص سے جسکے ہمسایہ اُسکے شر و فساد سے امن مین نہین رہ سکتے اس سے زیادہ اصرح یہہ وعید ہی کہ حدیث انس مین فرمایا ہی لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ رواہ مسلم نجانا بہشت مین ایسے شخص کا دلیل ہی عدم حصول ایمان پر واللہ اعلم و رواہ احمد والبخاری ایضًا و زاد احمد قالوا وما بوائقہ قال شرہ ؛

باب حق ہمسایہ کا

ا مقداد بن اسود کہتے ہین حضرت نے اپنے اصحاب سے زنا کو پوچہا کہا حرام ہی اللہ و رسول

نے زنا کو حرام کیا ہی فرمایا اگر کوئی مرد دس عورتون سے زنا کرے یہہ آسان تر ہی اُسپر اس بات
سے کہ زن ہمسایہ کے ساتھہ زنا کرے چوری کو پوچھا کہا حرام ہی اللہ و رسول نے دزدی کو
حرام کیا ہی فرمایا اگر کوئی دس گھرون سے چُرائے تو یہہ سہل تر ہی اس سے کہ ہمسایہ کے گھر سے
چُرائے **ف** اس حدیث کو احمد نے مسند مین بروایت ثقات اور طبرانی نے کبیر و اوسط
مین بہی روایت کیا ہی بلفظ ما تقولون فی الزنا الخ؛

باب ہمسایہ سے ابتدا کرے

۱ اس جگہہ وہی حدیث عایشہ ابن عمر سے رفعاً ذکر کی ہی جو اوپر گذر چکی یعنی ما زال جبریل
یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه لکن اس مین ذکر ہدایت کا نہین ہی مطلقاً تاکید
حفظ حق جار فرمائی ہی ہان لفظ سیورثه سے بفحوائی خطاب اگر استفادہ کیا جائے تو ہوسکتا ہی
۲ ابن عمرو کے لئے ایک بکری ذبح کی گئی وہ اپنے غلام سے کہنے لگے تو نے ہمارے ہمسایہ یہودی
کو بہی ہدیہ بہیجا یا نہین اہدیت لجارنا الیہودی کیونکہ مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے
ہمیشہ جبریل مجکو وصیت کرتے ہین ہمسایہ کی یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ اُسکو وارث
بنا دینگے **ف** مراد وصیت سے یہہ ہی کہ مجھسے کہتے رہتے ہین کہ تم اپنی اُمت کو حکم
دو رعایت حقوق ہمسایہ کا مومن ہو یا کافر ۳ عائشہ نے کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتی تھے ما زال جبریل
یوصینی بالجار حتی ظننت انه لیورثنه **ف** معنی ایک ہین فقط بجاے لفظ سیورثه لفظ لیورثنه آیا ہی

باب جو زیادہ قریب ہو پہلے اُسکو ہدیہ دے

۱ عایشہ کہتی ہین مینے کہا ای رسول خدا میرے دو ہمسایہ ہین مین کس کو ہدیہ بہیجون فرمایا جسکا
دروازہ تجھسے قریب تر ہو اُن دونون مین سے ۲ عایشہ نے کہا قلت یا رسول اللہ ان لی
جارین فالی ایہما اہدی قال اقربہما منك بابا **ف** یہہ بعینہ حدیث اول ہی مگر دوسرے

طریق سے آئی ہی؛

باب ہمسایون مین ادنےٰ فالادنی کو مقدم کرے

احسن سے سوال ہمسایہ کا کیا کہا چالیس گہر آگے چالیس گہر پیچہے چالیس گہر داہنے چالیس گہر بائین **ف** یعنی ہر چہار جانب مین چہل خانہ تک حکم ہمسائگی کا ہی یہہ گویا غایت جوار بتائی ورنہ اطلاق جار کا اہل بلد پر بہی آیا ہی ۲ ابو ہریرہ کہتے تہے ہمسایہ دور سے قبل قریب کے ابتدا نکرے بلکہ قبل اقصیٰ کے بدایت بالادنےٰ کرے؛

باب بند کرنا اپنے در کا ہمسایہ سے

ا ابن عمر کہتے ہین ہمپر وہ زمانہ آیا یا وقت آیا تہا کہ کوئی شخص زیادہ حق دار اپنے دینار و درہم کا اپنے بہائی مسلمان سے نہ تہا پہر اب دینار و درہم دوست تر ہی ایک ہمارے کو اپنے برادر مسلم سے مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے کتنے ہمسایہ آویختہ ہونگے اپنے ہمسایہ سے دن قیامت کے وہ کہے گا اے رب اِسنے بند کرلیا تہا دروازہ اپنا مجہسے اور اپنے معروف سے مجکو منع کیا **ف** معلوم ہوا کہ یہہ تعلق ہمسایہ محتاج کو ہمسایہ غنی کے ساتہہ ہوگا؛

باب آپ پیٹ بہر کر نکہائے ہمسایہ کو چہوڑ کر

ا ابن زبیر رفعًا کہتے ہین وہ مومن نہین ہی جو سیر شکم ہوتا ہی اور اُس کا ہمسایہ گرسنہ ہے **ف** نفی ایمان دلیل ہی عظم حق جار پر؛

باب شوربا زیادہ کردے تا کہ ہمسایون مین تقسیم ہو

ا ابوذر کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل صلعم نے تین امر کی ایک یہہ کہ سمع وطاعت کرون اگرچہ غلام اطراف بریدہ ہوا در جب شوربا بناؤن تو پانی زیادہ کرون پہر پڑوسیون کے گہر کو دیکہون اور کچہہ معروف انکو پہنچاؤن یعنی شوربا دون اور نماز پڑہون وقت پر

اگر امام پڑھ چکا ہو تو تیری نماز ہو گئی ورنہ یہہ نماز نافلہ ہی ۲ ابوذر نے کہا حضرت نے فرمایا اے اباذر تو جب شوربا پکائے تو پانی شوربے کا زیادہ کر اور اپنے ہمسایون کی خبر لے یا بانٹ ہمسایون مین ؛

باب بہتر ہمسایون کا ذکر

ابن عمر رضی کہتے ہین بہتر یار نزدیک اللہ کے وہ ہی جو اپنے یار کے ساتھہ اچھا ہو اور بہتر ہمسایون مین نزدیک اللہ کے وہ ہی جو اچھا ہو واسطے پڑوسی کے **ف** یعنی رعایت کرنے والا حقوق اصحاب و جیران کا اللہ کے نزدیک خیر اصحاب و جیران ہوتا ہی ؛

باب ذکر جار صالح کا

۱ حدیث نافع بن عبد الحارث مین فرمایا ہی مرد مسلمان کی سعادت ہی کہ مسکن واسع اور جار صالح اور مرکب ہنی ہو **ف** معلوم ہوا کہ گہر کا تنگ ہونا ہمسایہ کا بد ہونا سواری کا سرکش ہونا خلاف خوش بختی ہی ؛

باب ذکر ہمسایۂ بد کا

۱ ابو ہریرہ کہتے ہین ایک دعا حضرت کی یہہ بہی تہی اللھم انی اعوذبک من جار السوء فی دار المقام فان دار الدنیا یتحول **ف** ظاہر سیاق یہہ ہی کہ یہہ استعاذہ ہی جوار آخرت سے کیونکہ یہہ فرمایا ہی کہ دنیا کا ہمسایہ تو نقل مکان بہی کر جاتا ہی یعنی بخلاف آخرت کہ وہان جس کا جوار ملا سو ملا اِس جگہہ سے یہہ استفادہ بہی کر سکتے ہین کہ عالم برزخ مین بہی جوار بد سے بچنا اچھا ہی و لہذا اہل علم و صلاح ہمیشہ قبر و دفن مین قرب قبور صلحاء و اتقیاء کا قصد کیا کرتے ہین کیونکہ ہمسایہ بد کی وجہہ سے بسبب اُسکے معذب ہونے کے اس مقبور غریب کو بہی ایذا پہنچتی ہی گو یہہ خود معذب نہو واللہ اعلم ۲ حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہی قائم نہو گی قیامت یہانتک کہ مرد اپنے ہمسایہ و برادر

و پدر کو قتل کریگا ف اِس کا مصداق مدت دراز سے مشہود ہی یہہ دلیل ہی قرب ساعت پر ۵

	من ز وضع زمانہ در فکرم	کہ مبادا ازین بتر گردد	

باب پڑوسی کو نہ ستائے

۱ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت سے کہا ای رسول خدا فلان زن رات کو قائم دن کو صائم رہتی ہی اور اچہے کام کرتی ہی اور صدقہ دیتی ہی اور اپنے ہمسایون کو اپنی زبان سے ستاتی ہی فرمایا اُس مین کوئی خیر نہین ہی وہ اہل نار مین سے ہی کہا فلانہ نماز فرض پڑہتی ہی اور رمضان کا روزہ رکہتی ہی اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ دیتی ہی اور کسی کو ستاتی نہین ہی فرمایا وہ اہل جنت سے ہی ف یہہ حدیث نزدیک احمد و بیہقی کے بہی ابو ہریرہ سے رفعاً آئی ہی مگر اس لفظ سے کہ ایک مرد نے کہا ای رسول اللہ فلانہ کی کثرت نماز و روزہ و صدقہ کا ذکر کیا جاتا ہی بجز اِسکے کہ وہ اپنے ہمسایون کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہی فرمایا ھی فی النار کہا فلانہ کی قلت صیام و صدقہ و صلوۃ کا ذکر ہوتا ہی اور وہ پارہ ہای اقط صدقہ کرتی ہی اور اپنے ہمسایون کو اپنی زبان سے نہین ستاتی ہی فرمایا ھی فی الجنۃ [۵۱] مرقات شرح مشکوۃ مین ھی فی النار کے تحت مین کہا ہی کہ آگ مین جانا اُسکا بسبب ارتکاب نفل کے ہی جس کا ترک مباح تہا اور بسبب اکتساب اذی کے جو شرع مین حرام ہی اور اسکی نظیر مین بہت سے لوگ واقع ہین یہانتک کہ وقت دخول بیت شریف و استلام رکن منیف کے اسی قبیل سے عمل ظلمہ ہی کہ مال حرام جمع کرکے بناء مساجد و مدارس و اطعام طعام مین صرف کرتے ہین انتہی ۲ عمارہ بن غراب کی پہپی کہتی ہین کہ مینے عایشہ سے پوچہا کہ ہم مین کسی کا شوہر بی بی کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکا نفس اُسکو روکدیتا ہی اسلیئے کہ وہ غضب مین ہوتی ہی یا اُسکا جی نشاط مین نہین ہوتا ہی پر اس بات مین کوئی حرج ہی یعنی گناہ کہا ہان شوہر کا حق تجہپر یہہ ہی کہ اگر وہ تیرا ارادہ کرے اور تو پالان شتر پر ہو تب بہی تو اُسکو منع نکرے کہا نیز

کہاہم مین کسی ایک کو حیض آتاہی اور اُسکے اور شوہر کے لئے بجز ایک بستر یا ایک لحاف کے اور نہین
ہی وہ عورت کیا کرے کہا اپنی ازار اپنے اوپر خوب کس کر باندہے اور شوہر کے ساتھہ سو رہے
شوہر کو ما فوق ازار مباح ہی حالانکہ مین تجکو خبر دونگی کہ حضرت کیا کرتے تہے ایکبار میری رات تہی مینے
کچھہ جو پیسے اور قرص بنائے حضرت آکر دروازہ بہیڑکر مسجد مین چلے گئے آپ جب سونے کا قصد
کرتے تو دروازہ بند کر لیتے اور مشک کا مُنہہ باندہ دیتے اور پیالہ اوندہا کر دیتے اور چراغ بُجھا دیتے
مینے راہ دیکھی کہ آپ پہر آئین تو مین آپ کو قرص کھلاؤن آپ نہ آئے یہانتک کہ مین سو گئی اور
حضرت کو سردی لگی آپ میرے پاس آئے اور مجکو اُٹھایا اور فرمایا مجھے گرم کر مینے کہا
مین حیض سے ہون فرمایا تو اپنی دونون رانین کہولدے مینے دونون رانین کہول دین اپنا رخسارہ
اور سر میری ران پر رکہا یہانتک کہ گرم ہوگئے ایک ہمارے ہمسایہ کی بکری آئی اور اُسنے گہر مین
گُہس کر قصد قرص کا کیا وہ لیکر چلی گئی مجکو قلق ہوا حضرت جاگ اُٹہے مین دروازے تک دوڑی
فرمایا لے جو تو قرص سے پائے اور دربارۂ گوسفند اپنے ہمسایہ کو ایذا ندے **ف** یہی جملۂ
اخیر ولا تؤذی جارتك فی شاته مطابق ترجمۃ الباب ہی **۳** حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی نجائیگا
جنت مین وہ شخص کہ امن مین نہین ہی ہمسایہ اُسکا شر و فساد سے اُسکے یہہ حدیث پہلے ہی گذر چکی ہی

باب کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کو حقیر نکرے اگرچہ ایک سم گوسفند ہی کیون نہو

۱ عمرو بن معاذ اشہلی کی دادی کہتی ہین حضرت نے مجھسے کہا اے گروہ مومن عورتون کی حقیر نکرے
کوئی عورت تم مین سے اپنی پڑوسن کو اگرچہ ایک کراع سوختہ گوسفند ہو **۲** ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہی
کہ حضرت نے کہا یا نساء المسلمات یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن
شاة **ف** دوسرا لفظ انکا رفعاً یون ہی تم ہدیہ بہیجو ہدیہ دور کرتا ہی سینہ کے کینہ کو حقیر نہ کہے
کوئی جارہ اپنی جارہ کو اگرچہ شق فرسن شاۃ ہو ذکر فرسن مین کہ احقر اشیا ہی جو کچھہ مبالغہ ہی

عدم احتقار ورد ہدایا مین وہ مخفی نہین ہی ٭

باب شکایت جار کا

۱ ابو ہریرہ کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا میرا ایک ہمسایہ ہی وہ مجکو ایذا دیتا ہی کہا
توجا کر اپنا سامان نکالکر راہ مین رکہدے اُسنے یہی کیا لوگ جمع ہو گئے کہا تجکو کیا ہوا کہا میرا
ہمسایہ مجکو ستاتا ہی مینے حضرت سے کہا تہا مجہے فرمایا کہ توجا کر اپنی متاع راہ مین رکہدے لوگ
یہہ سُنکر کہنے لگے اللھم العنہ اللھم اخزہ یہہ خبر اُس ہمسایہ کو پہُنچی وہ آیا اور کہا اپنے گہر چل واللہ
مین تجکو ہرگز ایذا اندونگا **ف** یہہ ذکر زمانۂ نبوت کا ہی ابتو اگر سارا شہر کسی ہمسایہ پر لعنت
کرے تب بہی کچہہ اثر اُسکو نہو اور ایذا رسانی سے باز نہ آئے ۲ ابو جحیفہ کہتے ہین ایک مرد
نے حضرت سے شکایت کی اپنے ہمسایہ کی فرمایا اپنا سامان اُٹھا کر راہ مین رکہدے جو کوئی
اُدہر سے نکلے گا وہ اُسکو نفرین کریگا چنانچہ ہر گذرنے والا اُسکو لعنت کرتا تہا وہ پاس
حضرت کے آیا اور کہا لوگ یون کہتے ہین فرمایا اللہ کی لعنت انکی لعنت سے بڑہکر ہی اور جسنے
شکوہ کیا تہا اُسکو فرمایا تیرا کام ہو گیا یا مثل اسکے ۳ جابر کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے
آیا اپنے جار کی تعدی کہنے کو وہ درمیان رکن و مقام کے تہا کہ اتنے مین حضرت آئے اُسنے
حضرت کو دیکہا اور ایک اور شخص آپکی برابر تہا سفید کپڑے پہنے ہوئے نزدیک اُس جگہہ
کے جہان جنائز پر نماز پڑہتے ہین جب حضرت سامنے آئے اُسنے کہا بابی انت و امی یا رسول
اللہ یہہ کون شخص تہا ساتہہ تمہارے برابر تمہارے سفید کپڑون والا فرمایا کیا تو نے اُسکو
دیکہا کہا ہان مینے خیر کثیر دیکہی فرمایا یہہ جبریل تہے رسول میرے رب کے ما زال یوصینی
بالجار حتی ظننت انہ جاعل لہ میراثا ٭

باب جو ایذا دے اپنے ہمسایہ کو یہانتک کہ وہ نکل جاوے

ا ثوبان کہتے تھے جب کوئی دو شخص قطع کرتے ہین تین دن سے زیادہ پھر ایک مرجاتا ہی اور وہ دونون اسی مصارمت پر مرتے ہین تو دونون ہلاک ہوتے ہین اور ظلم نہین کرتا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر اور مقہور کرتا ہی اُسکو یہانتک کہ باعث ہوتا ہی اُسکو یہہ ظلم اس بات پر کہ وہ اپنے گھر سے نکل جائے لکن ہلاک ہو جاتا ہی؛

باب ذکر ہمسایۂ یہودی کا

ا مجاہد کہتے ہین مین پاس ابن عمرو کے تہا اور انکا ایک لڑکا بکری کی کہال ادھیڑ رہا تہا کہا ای لڑکے جب تو فارغ ہو تو ہمارے ہمسایہ یہودی سے شروع کر ایک مرد نے قوم مین سے کہا کیا یہودی سے شروع کرے اصلحک اللہ کہا مینے حضرت کو سنا وصیت فرماتے تھے ہمسایہ کی یہانتک کہ ہم ڈرے کہ اب اُسکو وارث بنا دینگے **ف** یہہ قصہ پہلے بہی گذر چکا ہی مگر بتفاوت سند و لفظ

باب ذکر کرم کا

ا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون آدمی اکرم ہی کہا اکرمھم عند اللہ اتقاھم یعنی جو بڑا متقی ہی وہی نزدیک اللہ کے زیادہ کریم ہی کہا ہم یہہ نہین پوچہتے ہین فرمایا اکرم مردم یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہین کہا ہم یہہ بہی نہین پوچہتے ہین کہا پھر کیا معادن عرب کو پوچہتے ہو کہا ہان فرمایا فخیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا یعنی جو لوگ تم مین بحالت کفر بہتر گنے جاتے تھے وہ اسلام مین بہی بہتر ہین جبکہ علم حاصل کرلین **ف** اِس حدیث کو مسلم نے بہی مختصرًا اس لفظ سے روایت کیا ہی الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا مطلب یہہ ہوا کہ جاہلیت مین تفاوت بالانساب تہا اور اسلام مین بالاحساب ہی اور اول معتبر نہین جبتک

کہ ثانی نہو پس جب فقیہ ہونگے تو برابر ٹہیرینگے ورنہ شرف افقہ کو ہوگا ولہذا جملۂ سادات سے علماء اطراف اشرف ہین اور نرے شرفاء سے اہل تقویٰ افضل واللہ اعلم

باب احسان کرنا ساتہہ نیک و بد کے

ا محمد بن حنفیہ نے کریمۂ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان مین کہا ہی ھی مسجلة للبر والفاجر یعنی یہہ آیت عام ہی حق مین ہر اچہے بُرے کے ابو عبید اللہ نے کہا مسجلة بمعنی مرسلہ ہی؛

باب فضیلت یتیم کے پالنے والے کی

ا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی دوڑنے والا رانڈون اور مسکینون پر جیسے مجاہد راہ خدا مین اور جیسے صائم النہار اور قائم اللیل **ف** اِسکو ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہی صحیحین شریفین کا لفظ اخیر ابو ہریرہ سے یہہ ہی کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر؛

باب فضیلت اُسکی جو اپنے یتیم کو پالے

ا عائشہ نے کہا میرے پاس ایک عورت آئی اُسکے ساتہہ دو لڑکیان اُسکی تہین اُسنے مجہسے سوال کیا میرے پاس کچہہ نپایا مگر ایک دانہ کہجور کا مینے وہ اُسکو دیدیا اُسنے دونون دختر کو بانٹ دیا پہر اُٹہہ کر چلی گئی حضرت آئے مینے آپسے کہا فرمایا من بلی من ھذہ البنات شیئا فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار **ف** یہہ حدیث پہلے دو بابہ گذر چکی ہی تکرار جناب بخاری رح کی دلیل ہی غایت تفقہ دقیق پر رحمہ اللہ تعالے؛

باب فضیلت اُسکی جو یتیم بین الابوین کو پالے

ا مرہ فہری کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین اور کافل یتیم جنت مین مثل اِن دونون کے ہونگے سفیان نے کہا یعنی وسطی اور ابہام م حسن کہتے ہین ایک یتیم طعام ابن عمر پر حاضر ہوتا تہا ایکدن کہانا منگوایا اور اُس یتیم کو بُلایا وہ نہ ملا جب ابن عمر فارغ ہو چکے تب آیا ابن عمر نے اُسکے لئے کہانا

منگوایا اونکے پاس کہانا نہ تہا ستو و شہد لائے کہا یہہ کہا واللہ تو مغبون نہوا حسن کہتے ہین ابن عمر جی واللہ مغبون نہوئے ۳ سہل بن سعد کا لفظ رفعًا یہہ ہی مین اور کافل یتیم جنت مین یون ہونگے اور سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا ۳ ابو بکر بن حفص کہتے ہین عبد اللہ کہانا نہ کہاتے مگر اُنکے دستر خوان پر یتیم ہوتا **ف** ان احادیث مین ذکر یتیم بین ابویہ کا نہین ہے شاید مطلب اسکا یہہ ہوگا کہ جب مطلق یتیم کا یہہ حکم ہی تو جو یتیم بین ابویہ ہے وہ بہی مستحق اِس رعایت کا ہے ؛

باب بہتر گہر وہ گہر ہی جس مین کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتہہ احسان کیا جائے

ا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی بہتر گہر مسلمانون مین وہ گہر ہی جس مین یتیم ہی اُسکے ساتہہ احسان کیا جاتا ہی اور بدتر گہر مسلمانون مین وہ گہر ہی جس مین یتیم ہی اور اُسکے ساتہہ بُرائی کیجاتی ہی مین اور کافل یتیم جنت مین ہونگے مثل اِن دونون کے اور اشارہ طرف دو انگشت کے کیا ؛

باب یتیم کے لئے مثل پدر مہربان ہو

ا عبد الرحمن بن ابزی کہتے ہین داؤد نے کہا تہا کن للیتیم کالاب الرحیم اور تو جان رکہہ کہ جس طرح تو بوئے گا اوسی طرح تو کاٹے گا **ع**

دہقان سالخوردہ چہ خوش گفت با پسر	کای نور چشم من بجز از کشتہ ندروی

محتاجی بعد تونگری کے بہت بُری ہی اور اس سے زیادہ یا بدتر گمراہی ہی بعد ہدایت کے تو جب اپنے یار سے وعدہ کرے تو پورا کر اُس وعدہ کو اگر تو ایسا نکریگا تو تیرے اور اوسکے بیچ عداوت ہو جائیگی اور پناہ مانگ اللہ کی ایسے صاحب سے کہ اگر تو یاد دلائے تو وہ تیری مدد نہ کرے اور اگر تو بہول جائے تو وہ تجکو یاد نہ دلائے ۲ حسن کہتے ہین مینے ایسے مسلمان پائے ہین

کہ اُن مین کا کوئی شخص صبح کو یون کہتا یا اہلیہ یا اہلیہ یتیمکو یتیمکو یا اہلیہ یا اہلیہ مسکینکو مسکینکو یا اہلیہ یا اہلیہ جارکو جارکو واسرع مجیا بکم وانتم کل یوم تزدلون یعنی اے میرے گھروالو ذرا اپنے یتیم و مسکین و ہمسایہ کی خبر رکھو تمہارے تیار جلد چلے گئے اور تم ہر دن رذیل ہوتے جاتے ہو ۳ حسن کہتے تھے تو چاہے تو ایک ایسے فاسق کو دیکھے کہ تیس ہزار صرف کر کے آگ کی تہ مین جاتا ہی اللہ اُسکو قتل کرے اُسکو کیا ہوا ہی کہ اُسنے اپنا حصہ اللہ کی طرف کا ایک ذراسی قیمت پر فروخت کر دیا ۵

دیروز بکوئی مےفروشان	پیمانۂ مے بزر خریدم
امشب بخمار سر گرانم	زر دادم و درد سر خریدم

اور اگر تو چاہے تو اُسکو مضیع دمریدہ دیکھے راہ شیطان مین اُسکے لئے کوئی واعظ نہین ہی نہ اُسکے نفس سے اور نہ لوگون مین سے ۷ اسماء بن عبید کہتے ہین مینے ابن سیرین سے کہا میرے پاس ایک یتیم ہی کہا اُسکے ساتھہ وہی برتاؤ کر جو تو اپنے بیٹے سے کرتا ہی اور مار اُسکو جسپر تو اپنے بیٹے کو مارتا ہی ؀

باب فضیلت اُس عورت کی جسنے اولاد پر صبر کیا اور شوہر نکیا

۱ حدیث عوف بن مالک مین فرمایا ہی مین اور زن سیاہ رخسار کہ اپنے شوہر سے رانڈ ہو گئی اور اپنی اولاد پر صبر کیا مثل ان دونون انگلیون کے جنت مین ہونگے **ف** لفظ حدیث کا سفعاء الخدین ہی مراد سفع سے سواد قلیل ہی یا سیاہی کے ساتھہ کوئی اور رنگ مراد یہہ ہی کہ اُسنے پرورش اولاد مین اپنے نفس کو خوار رکھا اور کسی طرح کی زینت و رفاہیت نکی یہانتک کہ رنگ اسکے چہرے کا متغیر ہو کر سیاہی مائل ہو گیا اس حدیث کو منذری نے بلفظ روی روایت کیا ہی یعنی ضعیف بتایا ہی ابو داؤد کا لفظ یہہ ہی مین اور زن سفعاء الخدین مثل ان دونون کے

دن قیامت کو ہونگے یزید بن زریع واسطی نے اشارہ کیا طرف سبابہ و وسطی کے جو عورت کہ
رانڈ ہو گئی اور صاحب منصب و جمال تہی اُسنے اپنی جان کو اپنے یتیمون پر روکا یہانتک کہ
وہ جُدا ہوئی یا مری منذری کہتے ہین السفعاء هی التی تغیر لونہا الی الکمودۃ والسواد
من طول الایمۃ یرید بذلک انہا حبست نفسہا علی اولادہا ولو تتزوج فتحتاج
الی الزینۃ والتصنع للزوج انتہی معلوم ہوا کہ روکنا نفس کا تا بلوغ ایتام واسطے استحصال
اِس فضل کے کافی ہی یہہ ضرور نہین ہی کہ وہ تمام عمر بے شوہر رہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی
سب سے پہلے مین دروازہ جنت کا کہولونگا لکن ایک عورت کو دیکہونگا کہ وہ شتابی کرتی ہی مجہہ پر مین
کہونگا یہہ کیا ہی اور تو کون ہی وہ کہے گی انا امرأۃ قعدت علی ایتام مین ایک عورت ہون کہ یتیمون
پر بیٹہہ رہی یعنی مینے بسبب اُنکی پرورش کے دوسرا شوہر نہین کیا رواہ ابو یعلی واسنادہ حسن
انشاء اللہ تعالی

باب ادب دینا یتیم کو

اشمیسۃ عتکیہ کہتے ہین عایشہ کے سامنے ذکر ادب یتیم کا ہوا کہا مین مارتی ہون یتیم کو یہانتک کہ
وہ منبسط ہو **ف** حدیث دلیل ہی جواز تادیب یتیم پر بغرض تعلیم و تہذیب اخلاق ؛

باب فضیلت اُس شخص کی جسکا کوئی بچہ مر گیا ہی

۱ ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پہر اُسکو آگ چہوئے مگر قسم پوری کرنے
کو **ف** اشارہ ہی طرف اس آیت کے وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا
۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت پاس حضرت کے آئی بچہ لیکر کہا اللہ سے دعا کرو مین تین بچے
دفن کر چکی ہون فرمایا احتظرت بحظار شدید من النار یعنی تو ایک مضبوط دائرہ مین ہو گئی
آگ سے ۳ خالد عبسی کہتے ہین میرا ایک بیٹا مر گیا مجکو سخت رنج ہوا مینے کہا ای ابو ہریرہ تمنے

حضرت سے کوئی ایسی شئ نہین سُنی ہی جس سے ہمارے جی کو طرف سے ہمارے مردون کے تسکین دو کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے صغار کو دعامیص الجنة یعنی تمہارے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہونگے یعنی بہشت مین چلتے پہرتے گہرون مین گُستے پہرتے ۴ جابر بن عبد اللہ نے رفعًا کہا ہی جسکے تین بچے مرے اور اُسنے امید اجر کی رکھی وہ جنت مین جائیگا ہمنے کہا ای رسول خدا اور دو فرمایا اور دو مینے جابر سے کہا واللہ مین خیال کرتا ہون کہ اگر تم ایک کہتے تو حضرت ایک کو بہی فرما دیتے کہا وانا اظنه واللہ ۵ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت بچہ لیکر پاس حضرت کے آئی کہا اللہ سے اِسکے لئے دعا کرو کہ مین تین بچے دفن کر چکی ہون فرمایا احتظرت بحظار شدید من النار ف یہہ حدیث عنقریب گذر چکی ہی فقط سند کا تفاوت ہی وہ بہی قلیل اس مین بشارت دخول جنت کی صبر عن الاولاد پر حق مین مسلمات مومنات کے ہی ولِلہ الحمد ۶ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت پاس حضرت کے آئی کہا ای رسول خدا ہمکو طاقت تمہاری مجلس مین آنے کی نہین ہی ایک دن کا وعدہ کردو کہ اُسدن مین ہم پاس تمہارے آئین فرمایا وعدہ تیرا فلان شخص کا گہر ہی اُسی وعدے پر حضرت اُنکے پاس آئے منجملہ احادیث کے یہہ بہی فرمایا نہین ہی تم مین کوئی عورت جسکے تین بچے مرے ہون اور وہ امید اجر کی رکہے لکن وہ جنت مین جائیگی ایک عورت نے کہا اور دو فرمایا اور دو سہیل راوی اس حدیث کے متشدد تہے حدیث مین اور خوب یاد رکہتے کسی کو یہہ طاقت نہ تہی کہ اُنکے پاس بیٹہہ کر لکہتا ۷ ام سلیم کہتی ہین مین ایک دن پاس حضرت کے تہی مجہسے فرمایا ای ام سلیم نہین ہین دو مسلمان کہ مرین تین بچے اُنکے لکن داخل کریگا اللہ اُن دونون کو جنت مین اپنے فضل رحمت سے اُنکے حال پر مینے کہا اور دو کہا اور دو ف معلوم ہوا کہ موت ولد سے مان باپ دونون مغفور ہوتے ہین اگر صبر و احتساب کیا ہی ۸ صعصعه بن معاویہ کہتے ہین مجہے ابو ذر ملے مشک لادے ہوئے مینے کہا تمہاری اولاد نہین

ہو کہا مین تجھے حدیث سناؤن مینے کہا ہان کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے نہین ہو کوئی مسلمان
کہ مرین تین بچے اُسکے جو بلوغ کو نہین پہنچے لکن داخل کریگا اُسکو اللہ جنت مین اپنے فضل رحمت
سے جو اُنکے حال پر ہو اور نہین ہو کوئی شخص کہ آزاد کیا اُسنے کسی مسلمان کو لکن کریگا اللہ عزوجل
ہر عضو اُسکا فکاک اسکا اُسکے ہر عضو سے یعنی ہر عضو اسکا عوض مین اُسکے عضو کے آگ سے
چھوٹ جائیگا ۹ انس کا لفظ رفعًا یہہ ہو جسکے تین بچے مرے اللہ اُس بچے کو اور اُنکو اپنی زیادت
رحمت سے بہشت مین لے جائیگا **ف** یہہ بیان رسالہ تسلیۃ المصاب مین تفصیل وار ہو چکا ہے
اُسدن اہل غنا و عافیت کو اہل بلاؤ آفت پر کثرت عطایا و مزایا دیکہہ کر رشک آویگا کہین گے
کہ کاش ہماری کہال دنیا مین قینچی سے کتری جاتی کہ آج ہم بہی اس مثوبت کے مستحق و اہل ہوتے

باب ذکر اُس کا جسکا کوئی سقط مرگیا ہے

ابسہل بن حنظلیہ کے بچہ پیدا نہوتا تہا اُنہون نے کہا اگر اسلام مین ایک بچہ سقط ہو میرے لئے
پیدا ہو اور مین اسیدا جر کرون تو یہہ دوست تر ہو مجکو اِسبات سے کہ ساری دنیا و مافیہا میرے
لئے ہو یہہ ابن الحنظلیہ اُن لوگون مین سے تہے جنہون نے نیچے درخت کے بیعت کی تہی **ف**
مین کہتا ہون کہ میرے دو بچے اسلام مین مرے ایک تام الخلق دوسرا سقط مین اپنے رب سے
اسیدا جر کی رکہتا ہون ۲ عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے کہا تم مین کِس کو مال اپنے وارث
کا دوست تر ہو اپنے مال سے کہا اے رسول خدا ہم مین کوئی نہین ہو مگر اُسکو اپنا مال اپنے وارث
کے مال سے دوست تر ہو حضرت نے فرمایا جان لو کہ نہین ہو تم مین کوئی لکن مال اُسکے وارث کا
دوست تر ہو اُسکو اپنے مال سے تیرا مال وہ ہو جو تونے آگے بہیجا اور تیرے وارث کا مال وہ
ہو جو تونے پیچہے چہوڑا فرمایا تم رقوب کو کیا شمار کرتے ہو کہا رقوب وہ ہو جسکے اولاد نہین ہوتی
فرمایا نہین و لکن رقوب وہ ہو جسنے کوئی بچہ آگے نہین بہیجا فرمایا بہلا تم پہلوان کِس کو گنتے ہو کہا

جسکو لوگ پچھاڑ نہ سکین فرمایا نہین ولکن پہلوان وہ ہی جو مالک ہے اپنے نفس کا وقت غضب کے

باب حسن ملکہ کا

ا علی بن ابی طالب کہتے ہین کہ جب حضرت بیماری ہوئے کہا ای علی میرے پاس ایک طبق لامین اُس مین وہ بات لکھون کہ جس سے میری اُمت گمراہ نہو مین ڈرا کہ کہین مجھپر سبقت نکرین مینے کہا مین اپنے ذراع سے حفظ صحیفہ کرتا ہون اور حضرت کا سر درمیان میرے ذراع وعضد کے تہا آپ وصیت کرتے تہے نماز وزکوۃ ومممالیک کی یہانتک کہ آپ کی روح نکل گئی اور حکم دیا شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کا جسنے ان دونون کی شہادت دی وہ حرام ہوا آگ پر ف اور احادیث مین بہی آیا ہی کہ جس کا آخر کلام یہہ کلمہ ہوتا ہی وہ بہشت مین جاتا ہی بلکہ جسکو مرتے وقت یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ لا الہ الا اللہ وہ بہی داخل جنت ہوگا مراد اِس شہادت وعلم سے اخلاص توحید ونفی شرک ہی ۲ عبد اللہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی اجابت کرو داعی کی اور ہدیہ واپس نکرو اور مسلمانون کو نہ مارو ۳ علیؑ نے کہا آخر کلام حضرت کا یہہ تہا الصلوۃ واتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم؛

باب سوء ملکہ کا

ا ابو الدرداء لوگون سے کہتے تہے ہم تمکو اُس سے بہی زیادہ پہچانتے ہین جیسے کہ بیطر دواب کو پہچانتا ہی ہمنے پہچان لیا تمہارے خیار کو تمہارے شرار سے تمہارے خیار وہ ہین جنکی خیر کی امید اور اُنکے شر سے امن ہی اور تمہارے شرار وہ ہین جنسے خیر کی امید اور اُن کے شر سے امن نہین ہی اور اُن کا آزاد کیا ہوا آزاد نہین ہوتا ف بیطر کہتے ہین طبیب مواشی ودواب وبہائم کو بیاطرہ جمع ہی بیطر کے بیطر کو بیطار بہی کہتے ہین ۲ ابو امامہ کہتے تہے کنود وہ ہی جو اپنی عطا کو روکتا ہی اور تنہا اُترتا ہی اور اپنے غلام کو مارتا ہی ۳ حسن کہتے ہین ایک مرد نے اپنے

غلام کو حکم دیا کہ اونٹ پر پانی لائے وہ غلام سو گیا اُس مرد نے ایک شعلہ آگ کا لا کر اُسکا مُنہہ جُھلس دیا وہ غلام ایک کنوئین مین گر گیا جب صبح ہوئی پاس عمر بن خطاب کے آیا عمرؓ نے اُسکے مُنہہ کا جُھلسا ہونا دیکھہ کر آزاد کر دیا۔

باب خادم کا گنوار کے ہاتھہ فروخت کر دینا

۱ عمرہ نے کہا عایشہ نے ایک کنیز مدبر کی تھی عایشہ بیمار ہوئین اُنکے بھتیجون نے ایک طبیب زُط سے پوچھا اُسنے کہا تم مجھے ایک زنِ مسحورہ کی خبر دیتے ہو جسکو اُسکی کنیز نے جادو کیا ہی مینے یہہ خبر عائشہ کو دی عایشہ نے کہا تو نے مجھپر سحر کیا ہی کہا ہان کہا تو کبھی نجات نہ پائیگی پھر کہا اِسکو شرار عرب کے ہاتھہ بیچ دو **ف** زط ایک جنس ہی سودان و ہنود مین بعض نے کہا انہین کو ہندی مین جٹ اور جاٹ کہتے ہین۔

باب عفو کرنا خادم سے

۱ ابو امامہ کہتے ہین حضرت آئے آپ کے ساتھہ دو غلام تھے ایک علی کو دیا اور کہا اِسکو مت مارنا مین منع کیا گیا ہون مارنے سے اہل صلوۃ کے اور مینے اِسکو جب سے مین آیا ہون نماز پڑھتے دیکھا ہی اور دوسرا غلام ابو ذر کو عطا کیا اور فرمایا اِسکے حق مین نیکی کی وصیت قبول کر ابو ذر نے اُسکو آزاد کر دیا پوچھا گیا کیا کہا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ مین اُسکے ساتھہ بھلائی کرون مینے اُسکو آزاد کر دیا ۲ انس کہتے ہین حضرت مدینہ مین آئے آپ کے پاس کوئی خادم نہ تھا ابو طلحہ میرا ہاتھہ پکڑ کر حضرت کے پاس لے گئے اور کہا اے نبی اللہ انس ایک لڑکا ہوشیار عقلمند ہی یہہ آپ کی خدمت کریگا مینے حضرت کی خدمت کی سفر و حضر مین جب سے مدینہ مین آئے یہانتک کہ وفات پائی مینے جو کچھہ کیا مجھسے نہ کہا کہ تو نے یہہ کام اِس طرح کیون کیا اور جو کام مینے نکیا مجھسے نفرمایا کہ تو نے یہہ کام اس طرح کیون نکیا **ف** حدیث دلیل ہی کمال خُلق نبوی پر کہ

کسی فعل و ترک النس پر کبھی اعتراض نکیا اسی کا نام خُلق عظیم ہی؛

باب غلام چوری کرے

۱ ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین مملوک جب چرائے تو اُسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش پر ہو ابوعبداللہ یعنی بخاری رح نے کہا نش بیس درہم ہوتے ہین اور نواۃ پانچ اور اوقیہ چالیس؛

باب خادم قصور کرے

۱ لقیط بن صبرہ کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا راعی نے ایک بچہ بکری کا چراگاہ کو بھیجدیا تھا حضرت نے فرمایا تو یہہ خیال نکرنا کہ ہماری سو بکریان ہین ہم انکا زیادہ ہونا نہین چاہتے راعی جب بچہ لائیگا ہم اُسکی جگہہ ایک گوسفند ذبح کرینگے پھر یہہ فرمایا کہ نمار تو اپنی عورت کو جیسے کنیز کو مارتا ہی اور جب تو ناک مین پانی ڈالے تو مبالغہ کر مگر یہہ کہ تو روزہ دار ہو؛

باب جسنے مُہر لگادی خادم پر ڈر سے بدگمانی کے

۱ ابوالعالیہ کہتے ہین ہمکو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مُہر لگائین خادم پر اور ماپ دین اور گن دین اِس کراہت سے کہ کہین اُنکو بُری عادت نہو جائے یا کوئی ہم مین کا بدگمان ہو؛

باب جس نے گِنا خادم پر ڈر سے گمان کے

اسلمان نے کہا مین گنتا ہون عراق کو اپنے خادم پر ڈر سے گمان کے دوسرا لفظ انکا یہہ ہی انی لاعد العراق خشیة الظن؛

باب ادب خادِم کا

۱ ابن عمر نے ایک غلام اپنا سونا یا چاندی دیکر بھیجا تھا اُسنے اُسکو بدلوایا اور مہلت دی بدلنے مین جب پھر کر آیا تو اُسکو کوڑے مارے درد دہندہ اور کہا جاؤ لے آ میری چیز اور بدل نکر اُسکو

۲ ابومسعود کہتے ہین مین اپنے ایک غلام کو مارتا تھا پسِ پُشت سے ایک آواز سُنی کہ جان لے

اہ ابا مسعود کہ اللہ قادر تر ہی تجہپر تجہسے اسپر مینے پہر کر دیکہا تو رسول خدا تہے مینے کہا اے رسول خدا یہہ آزاد ہی اللہ کے لئے فرمایا اگر تو اسکو آزاد نکرتا تو تجکو آگ چہوتی یا لپیٹ مارتی ؛

باب مت کہہ کہ اللہ تیرا چہرہ بُرا کر دے

۱ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مت کہو قبح اللہ وجھہ ۲ دوسرا لفظ اِنکا یہہ ہی مت کہو قبح اللہ وجھك ووجہ من اشبہ وجھك یعنی بگاڑ دے اللہ صورت تیری اور اُسکی جسکی صورت تیری سی ہو کیونکہ اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہی **ف** ظاہر سیاق اِس تعلیل کا حکم متشابہ مین ہی اسلئے کہ اللہ تعالی صورت وشکل سے پاک ہی مگر یہہ کہ مراد وجہ سے صفت ہو ؛

باب چہرے کو مار مین بچاوے

۱ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جب تم مین کوئی اپنے خادم کو مارے تو چہرہ سے بچے **ف** یعنی مُنہہ پر نہ مارے ۲ جابر کہتے ہین حضرت کا گذر ایک دابہ پر ہوا اوسکو داغا تہا اُسکے نتہنون سے دہوان نکلتا تہا فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص پر جسنے یہہ کام کیا داغ نہ دے کوئی چہرہ کو اور نہ مارے چہرہ پر

باب جو طمانچہ مارے اپنے غلام کو وہ اُسکو آزاد کر دے بغیر ایجاب کے

۱ ہلال بن یساف کہتے ہین ہم کپڑا بیچتے تہے گہر مین سوید بن مقرن کے اتنے مین ایک چہوکری نے نکل کر ایک مرد سے کچہہ کہا اُسنے ایک طمانچہ اُسکو مارا سوید بن مقرن نے کہا تو نے اسکو طمانچہ مارا مین سات مین کا ساتوان تہا ہمارے پاس نہ تہا مگر ایک خادم ہم مین سے کسی نے اُسکو ایک طمانچہ مار دیا تہا حضرت نے حکم دیا کہ اُسکو آزاد کر دو ۲ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جسنے طمانچہ جڑا اپنے غلام کو یا حدّ ماری اُسکو جو اُسنے نکیا تہا تو کفارہ اس قصور کا آزاد کر دینا ہی اُسکو ۳ یحیی بن سوید بن مقرن کہتے ہین مینے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا وہ بہاگ گیا مجکو میرے باپ نے بُلایا اور کہا اقتص

کر ہم اولاد مقرن سات تہے ہمارا ایک خادم تہا کسی نے ہم مین سے اُسکو ایک طمانچہ مار دیا تہا
یہہ ہوکر سامنے حضرت کے ہوا فرمایا اونکو حکم دے کہ وہ اُسکو آزاد کردین کہا اُنکے پاس کوئی خادم
نہین ہی بجز اِسکے فرمایا اِس سے خدمت لین جب غنی ہون تو اسکا رستہ خالی کردین **ف**
اِس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا غلام مضروب کا مستحب و مندوب ہی واجب نہین ہی ۱۲ سوید
بن مقرن مزنی نے ایک مرد کو دیکہا کہ اُسنے اپنے غلام کو طمانچہ مارا کہا تجہے نہین معلوم کہ صورت
حرام ہی یعنی چہرے پر مارنا اور مین ساتوان تہا سات بہائیون مین زمانہ حضرت مین ہمارا فقط
ایک خدمتگار تہا ہم مین سے کسی نے اُسکو طمانچہ ماردیا تہا حضرت نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اُسکو آزاد
کردین ۵ زاذان کہتے ہین ہم پاس ابن عمر کے تہے اُنہون نے اپنے ایک غلام کو بُلایا جسکو مارا
تہا اُسکی پشت کہولی کہا کیا تجکو تکلیف دیتی ہی اُسنے کہا نہین پہر اُسکو آزاد کردیا پہر ایک لکڑی
زمین پر سے اُٹہا کر کہا مجکو اِس مین برابر اِس عود یعنی لکڑی کے بہی اجر نہین ہی مینے کہا اے ابا
عبدالرحمٰن تم یہہ کیون کہتے ہو مینے حضرت کو سُنا ہی کہ فرماتے تہے جسنے ماری اپنی مملوک کو حدّ جو
اُسنے نہین کی یا طمانچہ مارا اُسکے منہہ پر تو کفارہ اسکا یہی ہی کہ اُسکو آزاد کردے ؛

باب قصاص غلام کا

۱ عمار بن یاسر کہتے تہے نہین مارتا ہی کوئی شخص اپنے غلام کو اور وہ ظالم ہی اُسکے لئے لکن قصاص
لیا جائیگا اُس ضارب سے دن قیامت کے ۲ ابو لیلیٰ نے کہا سلمان باہر نکلے چارہ اُنکے دابہ
کا آرٹی سے گرتا تہا اپنے خادم سے کہا اگر مجکو ڈر قصاص کا نہوتا تو مین تجکو دردمند کرتا یعنی مارتا
پیٹتا ۳ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تم ادا کرو حقوق اہل حقوق کو بے سینگ کی بکری کا قصاص
سینگ والی سے لیا جائیگا ۴ ام سلمہ کہتی ہین حضرت میرے گہر مین تہے ایک چہوکری کو پکارا اُسنے
دیر لگائی حضرت کے چہرے پر غصہ نمایان ہوا ام سلمہ پردے کے پاس گئین دیکہا کہ وہ کہیل رہی ہی

حضرت کے پاس مسواک تہی فرمایا اگر ڈر قصاص کا یعنی بدلے کا دن قیامت کے نہوتا تو مین تجکو
اس مسواک سے دردناک کرتا محمد بن ہیثم نے کہا وہ کہیلتی تہی ایک بہیمہ سے جب مین اُسکو پاس
حضرت کے پکڑ لائی تو مینے کہا یہہ قسم کہاتی ہے کہ اِسنے آپکا پکارنا نہین سنا اُسوقت حضرت کے ہاتہہ مین
مسواک تہی ۵ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جس نے کسی کو مارا اُس سے قصاص لیا جائیگا دن
قیامت کے ۶ دوسرا لفظ انکا رفعًا یہہ ہے جسنے ظلمًا کسی کو مارا اُسکا قصاص ہوگا دن قیامت کے:

باب پہناؤ اُنکو جو تم پہنتے ہو

۱ عبادہ بن الولید بن عبادہ بن صامت کہتے ہین کہ مین اور میرے باپ طلب علم کو اس قبیلۂ
انصار مین نکلے قبل اِسکے کہ وہ ہلاک ہوجائین سب سے پہلے جسکو ہمنے دیکہا ابو الیسر صاحب
رسول خدا تہے اُنکے ہمراہ ایک اُنکا غلام تہا ابو الیسر پر ایک لنگی اور چادر یمنی تہی اور اُنکے غلام
پر بہی ایک لنگی اور چادر یمنی تہی مینے کہا ای چچا تم اس غلام کی لنگی لیکر اسکو چادر دیدو یا چادر لیکر
لنگی دیدو تو تمپر یا اُسپر ایک حلّہ ہو یعنے ایک جنس کے دو کپڑے اُنہون نے میرے سر پر ہاتہہ
پہیر کر کہا اللهم بارك فيه ای بہتیجے میری اِن دونون آنکہون نے دیکہا اور اِن دونون کانون
نے سُنا اور میرے دل نے یاد رکہا اور اشارہ کیا طرف رگ قلب کے حضرت کو کہ فرماتے تہے
کِہلاؤ انکو جو تم کہاؤ اور پہناؤ انکو جو تم پہنو اور اگر مین اسکو متاع دنیا عطا کرون تو یہہ آسان
تر ہے مجہپر اس بات سے کہ یہہ میری حسنات دن قیامت کے لے لے ۲ جابر بن عبد اللہ کہتے
ہین حضرت وصیت کرتے تہے خیر کی ساتہہ مملوکین کے اور فرماتے تہے کہلاؤ انکو جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ
انکو جو تم پہنتے ہو اور عذاب نہ دو اللہ عزّ وجلّ کی خلق کو **ف** یعنی خدام و ممالیک و مملوکات
کو طرف سے طعام و لباس کے آسایش مین رکہے رذیلون جاہلون کی طرح راتدن لونڈی غلامون
کو مار پیٹ نکیا کرے کہ یہہ داخل ظلم ہو اور ظلم دن قیامت کے ظلمات ہوگا اور مظلوم ظالم کی حسنات

چھین لیگا اور اگر حسنات نہونگے تو مظلوم کی سیئات ظالم پر ڈالی جائینگی ؛

باب غلامون کو گالی دینا برا کہنا

ا معرور بن سوید کہتے ہین مینے ابو ذر پر ایک حُلہ اور اُنکے غلام پہ ایک حُلہ دیکھا سبب اِس کا پوچھا کہا مینے ایک شخص کو گالی دی تہی اُسنے میری شکایت حضرت سے کی حضرت نے فرمایا تو نے اُسکو عار دلائی اُسکی مان کی مینے کہا ہان فرمایا تمہارے بہائی تمہارے خادم ہین اللہ نے انکو تمہارے ہاتہون کے نیچے کیا ہی سو جس کسی کا بہائی اُسکا زیر دست ہو تو چاہیے کہ وہ اُسکو جو آپ کہائے کہلائے اور جو آپ پہنے پہنائے اور تم تکلیف نہ دو اُن کو اُس چیز کی جو غالب ہو اُنپر اور اگر ایسی تکلیف غالب دو تو مدد کرو اونکی **ف** یعنی محنت و مشکل کام مین مخدوم خادم کا شریک ہو جائے اُسکی طاقت سے زیادہ کام نہ لے ؛

باب کیا اپنے غلام کی اعانت کرے

ا سلّام بن عمرو ایک صحابی سے حدیث کرتے ہین کہ حضرت نے کہا تمہارے ارقا یعنی عبید و غلام تمہارے بہائی ہین تم انکے ساتہہ احسان کرو مدد لو اُنکسے اُس کام پر جو غالب ہو تمپر اور مدد دو اُنکو اُس کام پر جو غالب ہو اُنپر ۲ ابو ہریرہ کہتے ہین اعانت کرو عامل کی اُسکے عمل پہ اللہ کا عامل نامراد نہین ہوتا یعنی خادم ؛

باب غلام کو اُس کی طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف نہ دے

ا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مملوک کو کہانا کپڑا اُسکا دینا چاہیئے اور تکلیف نہ دے ایسے کام کی جسکی طاقت اُسکو نہو ۲ دوسرے طریق سے لفظ ابو ہریرہ کا رفعًا یہہ ہی للمملوک طعامہ و کسوتہ ولا یکلف الا ما یطیق ۳ معرور کہتے ہین ہمارا گذر ابو ذر پر ہوا اُنپر ایک کپڑا تہا اور غلام پر حُلہ یعنی دو کپڑے ہمنے کہا تم اگر اِسکو لیتے اور سوا اسکے اور اسکو دیتے تو حُلہ ہو جاتا کہا

حضرت نے فرمایا ہی اخوانکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہٖ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلف ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ **ف** اسکا ترجمہ پہلے گذر چکا ہی حدیث دلیل ہی تسویۂ طعام و لباس و عمل مین بحق ممالیک و عبید؛

باب خرچ کرنا مرد کا اپنے غلام و خدمتگار پر صدقہ ہی

۱ مقدام نے رفعًا کہا ہی جو کہلایا تو نے اپنی جان کو وہ صدقہ ہی اور جو کہلایا اپنی اولاد کو اور بی بی کو اور خادم کو وہ صدقہ ہی **ف** قرینہ ظاہر یہہ ہی کہ مراد خادم سے مملوک ہی کنیز ہو یا غلام لکن لفظ خادم عام ہی ہر خدمت گذار کو پس خدمتگار کا کہلانا بہی داخل صدقہ ہوگا گو مملوک نہو بلکہ ملازم ہو واللہ اعلم ۲ ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین بہتر صدقہ وہ ہی جو تونگری کو باقی رکہے اوپر کا ہاتہہ نیچے کے ہاتہہ سے بہتر ہی عیال سے شروع کر تیری جورو کہتی ہی مجہپر خرچ کر یا مجکو طلاق دیدے یعنی چہوڑ دے تیرا مملوک کہتا ہی مجہپر خرچ کر یا مجہے فروخت کردے تیرا بیٹا کہتا ہی تو مجہے کسکو سونپتا ہی ۳ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے حکم دیا صدقہ کا ایک مرد نے کہا میرے پاس ایک دینار ہی فرمایا اپنی جان پر صرف کر کہا میرے پاس ایک اور ہی کہا اپنی زوجہ پر خرچ کر کہا میرے نزدیک ایک اور ہی فرمایا اپنے خادم پر صرف کر پہر تو بینا تر ہی **ف** بعض نے کہا مراد خادم سے اس جگہہ دابۂ سواری ہی لکن لفظ خادم بعموم خود شامل ہر خادم ہی انسان ہو یا کوئی حیوان؛

باب جب غلام کے ساتہہ کہانا مکروہ رکہے

۱ ابن الزبیر نے جابر کو سنا کہ کسی نے اُنسے پوچہا خادم مرد کا جبکہ مشقت و گرمی کو اُس سے کفایت کرے یعنی تو اُسکے ساتہہ کیا کرنا چاہیئے کہا حضرت نے حکم دیا ہی کہ اُسکو بُلا لے کہانا اور اگر کوئی تم مین اُسکے ساتہہ کہانا ناپسند کرے تو اُسکے ہاتہہ مین ایک نوالہ طعام کا رکہدے؛

باب غلام کو وہ کھلائے جو آپ کھائے

ا جابر بن عبد اللہ کہتے ہین کان النبی یوصی بالمملوکین خیرا ویقول اطعموھم مما تاکلون والبسوھم من لبوسکم ولا تعذبوا خلق اللہ **ف** یہہ حدیث پہلے گذر چکی ہے؛

باب کیا خادم ہمراہ اُسکے وقت کہانے کے بیٹھے

ا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم مین جب کسی کے پاس اُسکا خادم طعام لیکر آئے تو اُسکو بٹھا لے اگر قبول نکرے تو کچھہ اُس مین سے اُسکو دیدے ۲ ابو محذورہ کہتے ہین مین پاس عمرؓ کے بیٹھا تھا کہ اتنے مین صفوان بن اُمیہ ایک بڑا طباق لائے کئی نفر اُسکو ایک عبا مین لادے ہوئے تھے سامنے عمرؓ کے وہ جفنہ رکھدیا عمرؓ نے کچھہ مساکین لوگ اور کچھہ لوگون کے غلام بُلائے اُنھون نے گرد عمرؓ کے بیٹھہ کر ہمراہ عمرؓ کے کھایا پھر عمرؓ نے اُسوقت یہہ کہا فعل اللہ بقوم اولحی اللہ قوما یرغبون عن ارقائھم ان یاکلوا معھم یعنی بُرا کرے اللہ اُس قوم کا یا ملامت کرے اللہ اُس قوم کو جو اپنے غلامون کے ساتھہ کھانا کھانے سے بے رغبتی کرتے ہین صفوان نے کہا سُن لو واللہ ہم اُنسے رغبت نہین کرتے لکن اُنپر اختیار کرتے ہین واللہ ہم اتنا طعام طیب نہین پاتے کہ خود بھی کھائین اور اُنکو کھلائین؛

باب غلام جب آقا کو نصیحت کرے

ا حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے غلام نے جب سید کی خیر خواہی کی اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت بجا لایا تو اُسکو دُہرا اجر ہوگا ۲ ایک شخص نے عامر شعبی سے کہا ای ابا عمرو ہم آپس مین یہہ چرچا کرتے ہین کہ جب کسی شخص نے ام ولد کو آزاد کردیا پھر اُسکو بیاہ لیا تو وہ مثل اُسکی ہوا جو اپنی بدنہ پر سوار ہوتا ہے عامر نے کہا ابو بردہ اپنے باپ سے راوی ہین کہ حضرت نے اُنسے کہا تھا تین آدمی ہین جنکو دُہرا اجر ہے ایک وہ مرد اہل کتاب کا جو اپنے نبی پر ایمان لایا

اور محمد صلعم پر بھی ایمان لایا اُسکے لئے دو اجر ہین دوم بندہ مملوک جبکہ اُسنے حق اللہ کا اور حق اپنے سوالی کا ادا کیا تیسرے وہ شخص کہ اُسکے پاس ایک کنیز تھی جس سے وہ وطی کرتا تھا پھر اُسکو اچھا ادب سکھایا اور بہتر تعلیم کی پھر اُسکو آزاد کرکے اُس سے نکاح کرلیا اُسکے لئے دو اجر ہین پھر عامر نے کہا اعطیناکھا بغیر شئ وقد کان یرکب فیما دونھا الی المدینة یعنی یہہ حدیث مینے تجکو مفت مین عنایت کی ورنہ اس سے کم حدیث مین لوگ سوار ہوکر مدینہ تک جاتے تھے **ف** ایک وجہ تفضیل سلف کی خلف پر یہہ بھی ہو کہ اُنہون نے جان و مال فدا کرکے ایک ایک حدیث کے لئے سفر دور و دراز کیا اُنپر تو یہہ مشقت و کلفت پڑی پچھلون کو وہ احادیث گھر بیٹھے ہاتھ آئے سعند اُکچھہ قدر و قیمت اس نعمت عظمی کی نہین پہچانتے ہین اب بھلا کب اجر مین یہہ دونون فریق برابر ہو سکتے ہین کہان ثواب اُس جراحت کا اور کہان اجر اس راحت کا پھر جن لوگون نے خلف مین سے تبلیغ اخبار نبویّہ و آثار سلفیّہ کی امت مابعد کو کی ہو خواہ بدرس و تدریس خواہ بتالیف و تصنیف خواہ باشاعت کتب متقدمین خواہ بتسہیل تراجم مؤلفات مفسرین و محدثین اُنکا مرتبہ مقدم ہو سائر امت متاخرین پر اور اجر بقدر نصب ہوتا ہو اب ہر مسلمان انصاف نشان خود اپنے حق مین اور دوسرون کے حق مین حق بات کہہ سکتا ہو اور عدل کی داد دیسکتا ہو ٣ ابو موسی سے رفعاً کہتے ہین جو مملوک اچھی طرح عبادت اپنے رب کی کرتا ہو اور سید کا فرض اطاعت و نصیحت بجا لاتا ہو اُسکے لئے دو اجر ہین ٤ ابو بردہ اپنے باپ سے رفعاً راوی ہین کہ مملوک کو دُہرا اجر ہو جبکہ وہ اللہ کا حق اُسکی عبادت یا حسن عبادت مین اور حق اپنے ملیک کا جو کہ اُسکا مالک ہو ادا کرتا ہو؛

باب بندہ راعی ہے

ا۔ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہو تم سب راعی ہو اور تم سب سے سوال اُسکی رعیت کا ہوگا وہ جو امیر ہی لوگون پر راعی ہو اور وہ مسئول ہوگا اپنی رعیت سے اور مرد راعی ہو اپنے گھر والون پر

اور وہ مسئول ہوگا اپنی رعیت سے اور غلام مرد کا راعی ہی مال پر اپنے سید کے اور وہ مسئول ہوگا اُس سے سُن رکھو تم سب راعی ہو اور سب سے سوال ہوگا اُسکی رعیت کا ۳ عبد اللہ بن سعد مولاے عایشہ زوج نبی صلعم کہتی ہین مینے ابو ہریرہ کو سنا کہتے تہے بندہ نے جب اطاعت کی اپنے سید کی تو اطاعت کی اُسنے اللہ عزوجل کی پہر جب نافرمانی کی اپنے سید کی تو نافرمان ہوا وہ اللہ عزوجل کا

باب جو شخص یہہ چاہے کہ مین غلام ہون

ا۔ ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی بندۂ مسلم نے جب اللہ کا حق اور اپنے سید یعنی آقا کا حق ادا کیا تو اُسکے لئے دو اجر ہین قسم ہی اُسکی جس کے ہاتہہ مین ہی جان ابو ہریرہ کی اگر جہاد نہوتا راہ خدا مین اور حج اور نیکی کرنا ساتہہ ماں کے تو مین دوست رکہتا اِس بات کو کہ مملوک ہو کر مرون ف مدار اِس تمنا کا حصول دو اجر پر ہی بے شبہہ ایسا غلام مالک سے بہتر ہوگا کیونکہ مالک کو اُسکے اعمال کا ایک اجر ملیگا خواہ زیادہ ہو یا کم اور غلام مذکور کو دوہرا ثواب ہاتہہ آئیگا سو اپنا بہلا کون نہین چاہتا ہی؛

باب یون نہ کہے کہ میرا بندہ

ا۔ ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین نہ کہے کوئی تمہارا میرا بندہ میری کنیز تم سب اللہ کے بندے ہو اور سب عورتین تمہاری اللہ کی کنیز ہین اور کہو تو یون کہو کہ میرا غلام میری جاریہ میرا جوان میری جوان زن ف عبد و امت کی اضافت طرف غیر رب کے مشعر شرک ہوتی ہی گو قصد مسمیٰ مین نہوا اسلئے اطلاق و استعمال سے ایسے الفاظ موہم کفر کے منع فرمایا اسی جگہہ سے عبد النبی و عبد الحسین وغیرہ و نحو ہما نام رکہنا منع ہی؛

باب کیا لفظ سیّدی کہے

ا حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی نکہے کوئی تمہارا عبدی و امتی اور نہ کہے مملوک ربی و ربتی بلکہ فتای و فتاتی و سیدی و سیدتی کہے تم سب مملوک ہو اور رب اللہ عزوجل ہی؛

٢- مطرف کے باپ کہتے ہین مین وفد بنی عامر مین پاس حضرت کے گیا انہون نے کہا انت سیدنا فرمایا سید اللہ ہی کہا افضلنا فضلا و اعظمنا طولا فرمایا تم اپنی بات کرو کہین شیطان تمکو اپنا وکیل نہ ٹھیرالے ف یہہ نہی ابتداء اسلام مین تہی واسطے دفع مظنۂ شرک کے جب لوگ توحید کو بخوبی سمجہہ گئے تو اجازت دی سید کہنے کی ؛

باب مرد راعی ہی اپنی اہل مین

١- حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی تم سب راعی ہو اور تم سب مسئول ہو اپنی رعیت سے امیر راعی ہی اور وہ مسئول ہوگا اور مرد راعی ہی اپنے گھر والون پر اور وہ مسئول ہوگا اور عورت راعی ہی گھر پر اپنے شوہر کے اور وہ سوال کی جائیگی سُن لو تم سب راعی ہو اور سب کے سب مسئول ہوگے اپنی رعیت سے یعنی دن قیامت کے ٢- مالک بن حویرث کہتے ہین ہم آئے پاس حضرت کے اور ہم جوان قریب یکدیگر تہے یعنی عمر مین بیس دن تک پاس حضرت کے رہے حضرت کو گمان ہوا کہ ہم اپنے گھر جانا چاہتے ہین ہمسے پوچھا کہ تم اپنے گھر کن کو چھوڑ آئے ہو ہمنے بیان کیا حضرت نرم دل مہربان تہے فرمایا اپنے گھرون کو جاؤ اُنکو سکھاؤ اور حکم کرو اور نماز پڑہو جس طرح تمنے مجھے دیکھا ہی کہ مین نماز پڑہتا ہون اور جب نماز حاضر ہو تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور جو شخص تم مین بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے ؛

باب عورت راعی ہے

١- حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہی کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته الامام راع وهو مسئول عن رعیته والرجل راع فی اهله والمرأة راعیة فی بیت زوجها والخادم فی مال سیده مینے یہہ الفاظ حضرت سے سنے ہین مین خیال کرتا ہون کہ یہہ بہی فرمایا ہی والرجل فی مال ابیه ف ترجمہ اس حدیث کا پہلے گذر چکا ہی مراد اس رعایت سے یہہ ہی کہ اگر کسی سے ان مین کسی طرح کی خیانت یا سرقت یا عدم دیانت و امانت ہوگی تو اُسکا مواخذہ قیامت مین ہوگا

باب جسکے ساتھہ احسان کیا جائے وہ اُسکا بدلا کرے

ا۔ جابر بن عبد اللہ نے رفعًا کہا ہی جسکے ساتھہ کوئی نیکی کی گئی وہ اُسکا بدلا کرے اگر نہ پائے وہ چیز جس سے بدلا کرے تو اُسپر ثنا کرے کیونکہ جب اُسپر ثنا کریگا تو گویا اُسکی شکر گذاری کی اور اگر پوشیدہ رکھے گا تو گویا کفران نعمت کیا اور جو کوئی آراستہ ہوا اُس چیز سے جو اُسکو نہین دیگئی ہی تو گویا اُسنے دو کپڑے فریب کے پہنے ہین ۲ ابن عمر کا لفظ رفعًا یہہ ہی جو کوئی پناہ مانگے اللہ کی اُسکو پناہ دو جو کوئی سوال کرے اللہ کا نام لیکر اُسکو دو اور جو کوئی تمہارے ساتھہ احسان کرے اُسکا بدلا کرو اگر نپاؤ تو اُسکے لئے دعا کرو یہانتک کہ وہ جان لے کہ تمنے اُسکا بدلا کر دیا ہی

باب جو کوئی مکافات نپائے وہ محسن کے لئے دعا کرے

انس کہتے ہین مہاجرین نے کہا اے رسول خدا لیگئے انصار سارا اجر فرمایا نہین جب تک تم دعا کروگے اللہ سے واسطے اُنکے اور ثنا کروگے اُنپر یعنی تب تک تمکو بہی اجر ملیگا ؛

باب جسنے شکر نکیا لوگون کا

ا۔ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی شکر نہین کرتا ہی اللہ کا وہ شخص جو لوگون کا شکر نہین کرتا ہی ف یعنی محسن کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ اسمین اللہ کا شکر بہی ادا ہوتا ہی ۲ دوسرا لفظ انکا رفعًا یون ہی اللہ تعالی نے نفس سے کہا کہ نکل اُسنے کہا مین نہ نکلونگا مگر ناخوشی سے ؛

باب معونت کرنا مرد کا اپنے بہائی کو

ا ابوذر کہتے ہین حضرت سے کہا گیا کہ کون اعمال بہتر ہین فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور جہاد کرنا اُسکی راہ مین کہا گیا کون گردن افضل ہی فرمایا گران تر قیمت مین اور نفیس تر نزدیک اپنی اہل کے کہا بہلا اگر بعض اعمل نہ کرسکے فرمایا اعانت کرے کسی صانع کی یا کام کردے کسی اخرق

یعنی بے وقوف کا کہا بہلا اگر مین اس سے بہی ضعیف نکلون فرمایا چھوڑ دے تو لوگون کو شر سے کہ
یہہ بہی ایک صدقہ ہی جو تو اپنی جان پر کرتا ہی ؛

باب اہل معروف دنیا مین اہل معروف ہین آخرت مین

۱ قبیصہ بن برمہ اسدی کہتے ہین مین پاس حضرت کے تہا مینے سُنا آپ فرماتے تہے اہل معروف یعنی
نیکی اور احسان کرنے والے دنیا مین آخرت مین بہی اہل معروف ہونگے اور اہل منکر دنیا مین آخرت
مین بہی اہل منکر ہونگے ۲ حرملہ بن عبد اللہ گہر سے چل کر حضرت کے پاس آئے اتنا ٹہیرے کہ حضرت
نے اُنکو پہچانا جب کوچ کیا جی مین کہا واللہ مین حضرت کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ میرا علم زیادہ ہو
کہتے ہین مین چلا یہانتک کہ سامنے حضرت کے کہڑا ہوا مینے کہا آپ مجکو کیا حکم کرتے ہین مین کیا کرون
فرمایا ای حرملہ معروف کر منکر سے بچ پہر واپس ہو کر پاس اپنی سواری کے آیا پہر مین متوجہ ہوا یہانتک
کہ اپنی اُسی جگہہ کے قریب جا کر کہڑا ہوا اور مینے کہا ای رسول خدا آقا تامرنی اعمل فرمایا ائت
المعروف واجتنب المنکر وانظر ما یعجب اذنك ان یقول لك القوم اذا قمت من عندھم فاته
وانظر الذی تکرہ ان یقول لك القوم اذا قمت من عندھم فاجتنبه یعنی جو بات قوم کی تجکو
پسند آئے کہ وہ تیرے حق مین کہین تو وہ کام کر اور جس بات کا کہنا قوم سے تجکو بُرا لگے اُس سے تو
بچ جب مین پہرا تو مینے سوچا دیکہا کہ اِن دو کلمون نے کوئی چیز نہین چہوڑی یعنی اس ارشاد مین سارے
معروف و منکر آگئے ۳ معتمر کہتے ہین مینے اپنے باپ سے حدیث ابو عثمان کی سلمان سے ذکر کی کہ
سلمان نے کہا ہی ان اھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الاخرۃ باپ نے کہا مینے اِس
حدیث کو ابو عثمان سے سُنا ہی وہ اسکو سلمان سے روایت کرتے تہے تب مینے جانا کہ یہہ حدیث
اسی طرح پر ہی پہر مینے کبہی کسی سے اُسکو بیان نہین کیا ۴ ابو عثمان کہتے ہین قال رسول اللہ

صلعم مثلہ ؛

باب ہر معروف صدقہ ہی

۱- حدیث جابر بن عبد اللہ مین فرمایا ہی کہ کل معروف صدقۃ ۲ ابو موسیٰ کا لفظ رفعاً یہہ ہی
ہر مسلمان پر صدقہ ہی کہا اگر نہ پائے فرمایا اپنے ہاتھون سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے اور
خیرات کرے کہا اگر یہہ نہ کر سکے یا یہہ نکیا فرمایا تو کسی حاجت مند ملہوف کی اعانت کرے کہا اگر یہہ
نکیا فرمایا خیر یا معروف کا حکم دے کہا اگر یہہ بہی نکیا فرمایا شر سے باز رہے کہ یہہ بہی واسطے اُسکی ایک
صدقہ ہی ۳ ابا ذر نے خبر دی کہ مینے حضرت سے سوال کیا تہا ای العمل افضل قال ایمان
باللہ وجہاد فی سبیلہ قال فای الرقاب افضل قال اغلاھا ثمناً وانفسہا عند اھلہا
قال ارایت ان لو افعل قال تعین صانعاً او تصنع لاخرق قال ارایت ان لو افعل قال تدع
الناس من الشر فانہا صدقۃ تصدق بہا عن نفسک **ف** ترجمہ اس حدیث کا عنقریب زیر
باب معونۃ الرجل اخاہ گذر چکا ہی بعض الفاظ کا فرق ہی معنی متقارب ہین ۴ ابو ذر کہتے ہین حضرت
سے کہا گیا ای رسول خدا دثور والے یعنی مالدار لوگ اجر لے گئے یعنی ثواب نماز پڑہتے ہین ہماری
طرح اور روزہ رکہتے ہین ہماری طرح اور اموال زائد خیرات کرتے ہین فرمایا کیا اللہ نے تمکو وہ چیز نہین دی ہی
جو تم صدقہ کرو ہر تسبیح وتحمید صدقہ ہی اور شرمگاہ ایک تمہاری کی صدقہ ہی کہا کیا اُسکی شہوت مین صدقہ ہی فرمایا
اگر حرام مین رکہی جائے تو کیا اُسپر گناہ نہو گا سو اگر اُسکو حلال مین رکہے گا تو اُسکے لئے اجر ہوگا
ف حدیث دلیل ہی سعت رحمت الٰہی پر کہ ہر شہوت مباح پر بہی شل ذکر خدا ایک اجر مرتب فرمایا ہی
غریب پرور بندہ نواز اُسی کی ذات بے انباز ہی دگر ہیچ ؛

باب ایذا کی چیز کے دور کرنے کا

۱- ابو برزۂ اسلمی کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا مجہے ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لے جائے
فرمایا دور کر ایذا کو راہ سے لوگون کی **ف** ایذا جیسے پتہر کانٹا شاخ کسی درخت کی جو راہ

چلنے والون کو ستاتی ہو یہان سے فضیلت سڑک بنانے کی ثابت ہوئی لکن یہہ فضل ہمراہ
نیت صالح کے معتبر ہی والا فلا ۲ حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی ایک مرد کا گذر کانٹے پر راہ
مین ہوا اُسنے کہا مین اِس کانٹے کو دور کر دونگا کسی مرد مسلمان کو ضرر نہ پہنچائے اللہ نے
اُس شخص کو بخشدیا **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مجرد نیت پر قبل عمل کے یہہ مغفرت ہوئی ہوگی
واللہ اعلم ۳ حدیث ابو ذر مین فرمایا ہی عرض کئے گئے مجہپر اعمال میری امت کے اچہے او
برے مینے اُنکے محاسن اعمال مین یہہ پایا کہ ایذا کو راہ سے دور کیا اور مساوی اعمال مین
یہہ پایا کہ مسجد مین آب بینی تہا وہ دفن نہ کیا گیا ؛

باب قول معروف کا

۱- حدیث عبداللہ بن یزید خطمی مین فرمایا ہی ہر معروف ایک صدقہ ہی **ف** یہہ حدیث بعموم
خود شامل قول معروف بہی ہی ۲ انس کہتے ہین حضرت کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی فرماتے
اِسکو پاس فلانہ کے لیجاؤ وہ خدیجہ کی دوست تہی فلانہ کے گہر لیجاؤ وہ خدیجہ کو دوست کہتی
تہی ۳ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی نے کہا ہی کل معروف صدقۃ ؛

باب ساگ بہاجی کے کہیت مین جانا اور کچہہ اپنے دوش پر زنبیل مین اپنے گہر والون کے پاس لانا

۱- عمرو بن ابی قرہ کندی کہتے ہین میرے باپ نے اپنی بہن سلمان پر عرض کی اُنہون نے انکار کیا
اور اُنکی ایک کنیز سے جسکو بُقَیرہ کہتے تہے نکاح کر لیا ابو قرہ کو یہہ بات پہنچی کہ درمیان حذیفہ و سلمان
کے کچہہ ہی یعنی ناخوشی وہ تلاش مین سلمان کی آئے خبر ملی کہ وہ اپنے مبقلہ مین ہین یعنی ساگ بہاجی
کے کہیت مین یہہ اُسی طرف گئے اُنسے ملاقات ہوئی اُنکے ساتہہ ایک زنبیل تہی اُس مین کچہہ ساگ
تہا اپنی لاٹہی زنبیل کی رسّی مین داخل کر کے اُسکو کندہے پر رکہے ہوئے تہے کہا ہی ابا عبداللہ تمہارے

اور حذیفہ کے بیچ مین کیا ہو کہا سلمان کہتا ہی وکان الانسان عجولا پہر دونون چل کر سلمان کے
گہر آئے سلمان گہر مین چلے گئے اور کہا السلام علیکم پہر ابو قرہ کو اذن دیا وہ اندر گئے وہان ایک
نہالچہ دروازے پر رکہا تہا اور نزدیک اُنکے سر کے کچہہ اینٹین تہین اور ایک جہول اونٹ کی کہا
اپنی کنیز کے فرش پر بیٹہہ وہ اس فرش کو اپنے لئے بچہاتی ہی پہر لگے باتین کرنے کہ حذیفہ ایسی
چیزین ذکر کرتے تہے جو حضرت اپنے غصے مین اقوام سے فرماتے تہے لوگ میرے پاس آکر مجہسے پوچہتے مین
کہتا حذیفہ کو اپنی بات کا علم زیادہ تر ہی اور مین اس امر کو پسند نکرتا تہا کہ درمیان اقوام کے
عداوتین پیدا ہون کسی نے حذیفہ کے پاس جا کر کہدیا کہ سلمان نہ تمہاری تصدیق کرتا ہی اور
نہ تکذیب تمہاری بات کی حذیفہ میرے پاس آئے اور کہا یا سلمان بن ام سلمان مینے کہا
یا حذیفۃ ابن ام حذیفۃ تم باز رہو ورنہ مین تمہارے مقدمہ مین عمرؓ کو لکہونگا جب مینے اُنکو
عمرؓ کا ڈر دکہایا تب اُنہون نے مجکو چہوڑ دیا حالانکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ مین اولاد آدم سے ہون
مینے جس کسی بندے کو اپنی امت مین سے نفرین کی ہو یا بُرا کہا ہو بغیر کُنہ کے ای اللہ تو اُسکو
اُس شخص پر صلوۃ یعنی رحمت ودعا کر دے ۲ ابن عباس کہتے ہین عمرؓ نے کہا ہمارے ساتہہ
ہماری قوم کی زمین پر چلو ہم باہر نکلے پچہلے لوگون مین ایک مین تہا اور ابی بن کعب اتنے مین
ایک ابر آیا اُبی نے کہا اللھم اصرف عنا اذاہم اُنہین جا ملے اُنکے رحال تر ہو گئے تہے
کہا ما اصابکم الذی اصابنا یعنی تم نہین بہیگے جس طرح کہ ہم بہیگے مینے کہا اُبی نے اللہ سے دعا
کی تہی کہ اس بادل کی ایذا کو ہم سے پہیر دے عمرؓ نے کہا الا دعوتم لنا معکم یعنی تمنے اپنے ساتہہ
ہمارے لئے کیون دعا نہ کی **ف** مطابقت اس اثر کی ترجمۃ الباب سے فقط اتنی ہی کہ
اس مین ذکر خروج الی الارض کا ہی ؛

باب نکلنا طرف ضیعہ کے

۱- ابو سلمہ کہتے ہین مین پاس ابو سعید خدری کے گیا وہ میرے یار تھے مینے کہا تم ہمارے ساتھ طرف نخل کے نہین نکلتے وہ ایک کمل سیاہ اوڑہے تھے **ف** حدیث دلیل ہی جواز گلگشت باغ و نخلستان پر ۲ علی مرتضی کہتے ہین حضرت نے ابن مسعود کو حکم دیا کہ درخت پر چڑہ کر کچھہ اسمین سے لائین آپ کے اصحاب نے عبد اللہ کی پنڈلی دیکھی اور ہنسے انکی پنڈلیان بہت باریک دبلی پتلی تہین حضرت نے فرمایا تم کیا ہنستے ہو عبد اللہ کا پانون میزان مین کوہ احد سے زیادہ بہاری ہوگا **ف** حدیث دلیل ہی فضل ابن مسعود پر یہہ منقبت نوید مغفرت و رحمت دیتی ہی ؛

باب مسلمان اپنے بہائی کا آئینہ ہے

۱- ابو ہریرہ کہتے تھے مومن آئینہ ہی اپنے بہائی کا جب اُس مین کوئی عیب دیکھتا ہی تو اُسکی اصلاح کر دیتا ہی ۲ اسکو ابو ہریرہ نے رفعًا بہی اس لفظ سے روایت کیا ہی کہ مومن آئینہ ہی اپنے بہائی کا اور مومن برادر مومن ہی روکتا ہی اُسپر اُسکے ضیعہ کو اور گھیرتا ہی اُسکو پیچھے سے اسکے یعنی مال و جان کا حافظ ہوتا ہی ۳ مستورد نے رفعًا کہا ہی جس نے کہایا عوض مسلمان کے ایک لقمہ اللہ اُسکو ویسا ہی لقمہ جہنم کا کھلائیگا اور جو پہنایا گیا بدلے مرد مسلمان کے پہنائیگا اللہ اُسکو جہنم سے اور جو کوئی کھڑا ہوا عوض مرد مسلمان کے مقام ریا و سمعہ مین تو اللہ کھڑا کریگا اُسکو مقام ریا و سمعہ مین دن قیامت کے ؛

باب کون سا لعب و مزاح جائز ہے

۱- حدیث والد سائب مین رفعًا آیا ہی نہ لے کوئی تم مین متاع اپنے صاحب کی نہ بطور لعب اور نہ بطور جد اور جب کوئی تم مین عصا اپنے صاحب کا لے لے تو اُسکو واپس کر دے **ف** یعنی ہنسی یا بے ہنسی مین کسی کی چیز لے لینا اور اُسکو تنگ و حیران کرنا اور اُس شی کو چھپا رکھنا یا

داب رکہنا منع ہی بلکہ اول تو لے نہین اور اگر بے علمی سے لے لی ہی تو واپس کردے ؛

باب دلالت کرنے والا خیر پر مثل فاعل خیر کی ہوتا ہی

ا ابو مسعود انصاری کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا مین تہک گیا ہون مجہے سوار کرا دو فرمایا مجہے سواری نہین ملتی لکن تو فلان شخص کے پاس جا شاید وہ تجکو سوار کرا دے وہ اُسکے پاس گیا اُسنے اُسکو سوار کرا دیا اُسنے آکر حضرت کو خبر دی فرمایا من دلّ علی خیر فله اجر فاعله یعنی جو کوئی دلالت خیر پر کرتا ہی اُسکو برابر فاعل خیر کے اجر ملتا ہی یہہ حدیث سنن مین اس لفظ سے بہی آئی ہی الدال علی الخیر کفاعله ؛

باب عفو و صفح کرنے کا لوگون سے

ا۔ انس کہتے ہین ایک یہودیہ حضرت کے پاس گوسفند زہر آلودہ لائی حضرت نے کچہہ اُس مین سے کہایا پہر وہ عورت پکڑی آئی کہا کیا ہم اسکو قتل نکرین فرمایا نہین مین ہمیشہ اثر اُس زہر کا حضرت کے لہوات[۱] مین پہچانتا ہون ف حدیث دلیل ہی اس پر کہ اُسنے تو کوئی کسر جان لینے مین نہین رکہی تہی لکن حضرت نے اتنے بڑے قصور کو معاف کر دیا اور در گذر فرمائی اسی جگہہ سے بعض اہل اللہ اپنے خون کو بہی معاف کر دیتے تہے جیسے امام حسن علیہ السلام نے قاتل کو معاف کر دیا تہا یا مرزا مظہر جان جانان رح نے ۲ وہب بن کیسان نے ابن الزبیر کو بالای منبر سُنا کہتے تہے خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاہلین پہر کہا واللہ اللہ نے حکم نہین کیا اُنکے اخذ کرنے کا مگر لوگون کے اخلاق سے سو قسم ہی اللہ کی مین انکو لوگون سے اخذ کرونگا جب تک کہ اُنکی صحبت مین رہونگا ۳ ابن عباس نے رفعًا کہا ہے سیکہو اور آسانی کرو مشکل مین نہ ڈالو اور جب غصہ آئے کسی کو تم مین تو وہ خاموش ہو رہے ؛

باب انبساط کرنا لوگون کے ساتھہ

۱- عطا بن یسار کہتے ہین مین ابن عمروؓ سے ملا مینے کہا مجھے خبر دو حضرتؐ کی صفت کی توریت مین کہا ہان واللہ وہ موصوف ہین توریت مین ساتھہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے یا ایھا النبیؐ انا ارسلناك شاھدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتك المتوکل لیس بفظٍّ ولا غلیظ ولا صخّاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضه الله تعالی حتی یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله ویفتح به اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا ۲ ابن عمروؓ نے کہا یہہ آیت جو قرآن مین ہے یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا ومبشرا ونذیرا اسی طرح توریت مین ہے ۳ معاویہ نے کہا ہے مینے حضرتؐ سے ایک بات سنی اللہ نے مجکو اُس بات سے نفع دیا فرماتے تھے تو جب پیروی شک کی لوگون مین کریگا تو انکو بگاڑ دیگا سو مین اُن مین اتباع ریبت کا نہین کرتا ہون کہ اُنکو بگاڑ دون ف یعنی ہر شخص کے حق مین بدگمان اور شاک رہنا اچھا نہین ہے اس شکی مزاج ہونے سے لوگ بگڑ جاتے ہین ۴ ابو ہریرہ کہتے ہین میرے اِن دونون کانون نے سُنا اور اِن دونون آنکھون نے دیکھا کہ حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھون سے دونون کف حسن یا حسین کے پکڑے اور پاؤن اُنکے حضرتؐ کے قدم پر تھے اور حضرتؐ فرماتے تھے چڑھ وہ لڑکا چڑھا حتی کہ اُسنے دونون قدم اپنے حضرتؐ کے سینے پر رکھے پھر حضرتؐ نے کہا اپنا مُنھہ کھول پھر اُسکا بوسہ لیا پھر فرمایا اللھم احبه فانی احبه ف یہہ قصہ دلیل ہے کمال فضل ومنقبت حسن یا حسین پر علیھما سلام اللہ تعالی اور اس حدیث سے نہایت انبساط حضرتؐ کا ساتھہ لوگون کے ثابت ہوا قرآن مین فرمایا ہے انك لعلی خلق عظیم۔

باب مُسکرانے کا

۱- جریر کہتے تھے نہ دیکھا مجکو حضرتؐ نے جب سے کہ مین اسلام لایا لکن میرے منھہ پر تبسم فرمایا

اور کہا داخل ہوگا اِس دروازے سے ایک مرد خیر ذی یمن اُسکے چہرہ پر مسحۂ ملک ہی پھر جریر آئے **ف** یہہ تبسم بطور انبساط کے تہا اور حق مین جریر کے ایک نوید مغفرت ہی

برآسمانِ چہارم مسیح بیمارست	تبسمی ز تو بہرِ علاج میطلبد

۲ عائشہ کہتی ہین مینے حضرت کو کبہی مُنہہ بہر کر ہنستے نہین دیکہا کہ آپ کا کوّا نظر آئے بس یہی تبسم کرتے تہے وہ کہتی ہین اور جب بادل یا ہوا کو دیکہتے آپ کے چہرے مین پہچانا جاتا کہا ای رسول خدا لوگ تو ابر کو دیکہہ کر خوش ہوتے ہین اِس امید سے کہ اُس مین پانی ہوگا اور مین تمکو دیکہتی ہون کہ جب تم ابر دیکہتے ہو تو تمہارے چہرے مین کراہت پہچانی جاتی ہی کہا ای عائشہ مجکو کس سے امن دیا ہی اِس سے کہ اُس مین عذاب ہو ایک قوم ہوا سے معذب ہوئی اور ایک قوم نے اس ابر سے عذاب دیکہا قالوا ھذا عارض ممطرنا؛

باب ضحک کا

۱ - ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا کم کر ہنسنا بیشک کثرت ضحک کی مردہ کرتی ہی دل کو

مبادو در صد دِ بیشمار خندیدن	کہ صبح باخت نفس در دو بار خندیدن

۲ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین تم بہت نہ ہنسا کرو کہ بہت ہنسنا دل کو مارتا ہی **۳** ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت ایک گروہ پر اپنے اصحاب سے نکلے وہ ہنستے اور باتین کرتے تہے فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان میری اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تہوڑا اور روؤ تم بہت پہر چلے گئے اور قوم کو رُلایا اللہ نے حضرت کو وحی کی ای محمدؐ تو کیون نا امید کرتا ہی میرے بندون کو تب پہر آئے اور فرمایا ابشروا وسددوا وقاربوا یعنی خوش ہو جاؤ اور سیدہی رہو اور اچہے کام کرو؛

باب جب سامنے آئے تو پورا سامنے آئی اور جب پیٹہہ پہیرے تو پوری پیٹہہ پہیرے

۱ - ابو ہریرہ کبہی حضرت سے حدیث کرتے تو یون کہتے حدثنیہ اھدب الشفرین ابیض

الکشحین اذا اقبل اقبل جمیعاً واذا ادبر ادبر جمیعا لم تر عاین مثلہ ولن تراہ یعنی یہہ حدیث مجھسے اُس شخص نے بیان کی ہی جو بہت لنبی پلکون کا اور سفید پہلو ہی جب سامنے ہوتا ہی تو پورا ہوتا ہی اور جب پشت پہیرتا ہی تو پوری پہیرتا ہی یعنی مُڑکر نہین دیکہتا بلکہ وقت اقبال وادبار کے یکسان تمام بدن مقبل ومدبر ہوتا ہی کسی آنکہہ نے ویسا شخص نہین دیکہا اور نہ دیکہے گی حسّان بن ثابت نے کہا ہی ؎

واحسن منک لم ترقط عینی	واحسن منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ عن کل عیب	کانک قد خلقت کما تشاء

باب جس سے مشورہ لیا جای وہ امانت دار ہے

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے ابو الہیثم سے کہا تیرے پاس کوئی خادم ہی کہا نہین فرمایا ہمارے پاس جب قیدی آوین تو تو بہی آنا حضرت کے پاس دو راس آئے اونکے ساتہہ تیسرا نہ تہا ابو الہیثم آئے حضرت نے فرمایا اِن دومین سے ایک پسند کرلے کہا آپ ہی میرے لئے پسند کردین فرمایا المستشار موتمن لے اسکو کہ مینے اسکو نماز پڑہتے دیکہا ہی اور قبول کر اسکے حق مین وصیت خیر کی اُنکی عورت نے کہا تو نہ پُہنچ گا اُس بات کو جو حضرت نے اسکے بارے مین فرمائی ہی مگر یہہ کہ تو اسکو آزاد کردے کہا یہہ آزاد ہی حضرت نے فرمایا اللہ نے نہین بہیجا کوئی نبی اور خلیفہ لکن اُسکی دو بطانہ ہوتے ہین ایک وہ جو اُسکو حکم معروف کا دیتا اور منکر سے منع کرتا ہی اور دوسرا بطانہ وہ جو اُسکے فساد مین قصور نہین کرتا ہی اور جو بچا برُے بطانے سے وہ بچ گیا ؛

باب مشورہ کا

۱- ابن عباس نے یہہ آیت یون پڑہی وشاورھم فی بعض الامر م حسن نے کہا واللہ مشورہ نہ لیا کسی قوم نے کبہی لکن راہ پائی اُسکی جو بہتر تہا پاس اُن کے پہر یہہ آیت پڑہی

وامرهم شوریٰ بینهم

باب گناه اُس کا جسنے اشاره کیا اپنی بہائی پر غیر رُشد کا یعنی بُری صلاح دی

۱- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے کہا مجہپر جو مینے نہین کہا ہی وہ بنا رکہے نشست گاہ اپنی آگ مین اور جس سے مشورہ لیا اُسکے بہائی مسلمان نے اور اسنے اشارہ کیا اُسپر بغیر رشد کے تو یہہ خائن ہوا اُسکا اور جسنے فتویٰ دیا کوئی فتویٰ بغیر ثبت کے تو اُسکا گناہ فتویٰ لینے والے پر ہی

باب دوستی رکہنا لوگون کے درمیان

۱- ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین قسم ہی اُسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان میری داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ مسلمان ہو اور مسلمان نہوگے تم یہانتک کہ آپس مین دوستی رکہو اور سلام پہیلاؤ دوست بنو اور دور رہو دشمنی سے کہ یہہ حالقہ ہی مین تمسے یہہ نہین کہتا کہ یہہ بال مونڈتی ہی ولکن دین کو مونڈتی ہی **ف** حدیث دلیل ہی اس پر کہ باہم اہل اسلام کے اتحاد چاہیئے نہ بغض و فساد کہ اس سے تنہا خرابی دنیا کی ہوتی ہی بلکہ دین بہی برباد جاتا ہی ۲ ابراہیم بن ابی اسید سے بہی مثل اسکے روایت ہی

باب الفت کا

۱- ابن عمرو نے رفعًا کہا ہی کہ روح دو مومنون کی ملاقات کرتی ہی ایک دن کی راہ مین اور نہین دیکہا ہی ایک نے اون دو مین سے اپنے صاحب کو **ف** یعنی یہہ ملاقات بسبب الفت غائبانہ کے ہوتی ہی اگرچہ سابقہ صوری نہو ۲ ابن عباس کہتے تہے نعمتون کا تو کفران اور رحم کا قطع ہوتا ہی ہمنے مثل تقارب قلوب کے کوئی شی نہین دیکہی یعنی ع

خلل پذیر بود ہر بنا کہ می بینی	بجز بنائی محبت کہ خالی از خلل ست

عمیر بن اسحق کہتے ہین ہم باتین کرتے تہے کہ سب سے پہلے جو چیز کہ لوگون سے اُٹہہ جائے گی وہ الفت ہی ع

کیا چہپ رہی ہی یا وہ کہین جا کے مر گئی	ای جان تمہارے دور مین الفت کدہر گئی

باب مزاح یعنی ظرافت و خوش طبعی کرنے کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہین حضرت اپنی بعض عورتون پر آئے اُنکے ہمراہ ام سلیم تہین فرمایا یا انجشۃ رویدا سوقك بالقواریر یعنی ای انجشہ آہستہ روی کر ہانکنے مین ان شیشون کے ابوقلابہ نے کہا حضرت نے وہ بات کہی کہ اگر کوئی شخص تم مین کا کہتا تو تم اُسپر عیب لگاتے وہ بات یہہ ہے سوقك بالقواریر ف عورتون کو تشبیہ شیشون سے دی سرعت کسر مین انجشہ نام تہا شتربان حدی خوان کا ع

کم من قلوب رقاق اثر عیسہم	یاحادی العیس رفقا بالقواریر

۲ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت سے کہا آپ ہمسے مداعبت کرتے ہین یعنی مزاح فرمایا مین نہین کہتا مگر حق یعنی میری ہنسی و ظرافت بہی سچی ہوتی ہے ۳ بکر بن عبید اللہ کہتے تہے حضرت کے اصحاب خربزہ بازی کرتے جب حقایق ہوتے تو وہی رجال ہوتے ف یعنی باہم خوش طبعی کرتے لکن وقت تحقیق کے علماء تہے ۴ عائشہ نے پاس حضرت کے مزاح کیا اُنکی مان نے کہا ای رسول خدا بعض دعابات یعنی مزاحات اس قبیلۂ کنانہ کے ہین فرمایا بل بعض مزحنا ھذا الحی یعنی بلکہ بعض مزاح ہمارا بہی اسی قبیلے کا ہے ۵ انس بن مالک کہتے ہین ایک آدمی آیا وہ حضرت سے سواری مانگتا تہا فرمایا مین تجکو اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا اُسنے کہا ای رسول خدا بہلا مین اس ولد ناقہ کو کیا کرونگا فرمایا وھل تلد الابل الا النوق یعنی اونٹون کو بہی اونٹنیان تو جنتی ہین ٭

باب مزاح کرنے کا ساتہہ بچے کے

۱۔ انس بن مالک کہتے ہین حضرت اختلاط کرتے تا آنکہ میرے چہوٹے بہائی سے کہتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر یعنی کہو یار تمہاری چڑیا کیا کرتی ہے ۲ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے ہاتہہ حسن یا حسین کا پکڑا پہر اونکے پانون اپنے پانون پر رکہہ کر کہا اوپر چڑہ ٭

باب حسن خلق کا

۱ - حدیث ام الدرداء مین فرمایا ہی نہین ہی کوئی چیز ترازو مین زیادہ بھاری حسن خُلق سے **ف** حسن خلق سے مراد درستی جملہ اخلاق ظاہر و باطن اور احسان صورت و معنی ہی نہ فقط کشادہ پیشانی و بشاشت وجہ **۲** ابن عمرو کہتے ہین حضرت نہ بدکلام تہے اور نہ متکلف بکلام بد اور فرماتے تہے بہتر لوگ تمہارے وہ ہین جنکے اخلاق بہت اچہے ہین **۳** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے حضرت کو سُنا فرماتے تہے مین خبر دونگا تمکو کہ کون دوست تر ہی مجکو اور قریب تر ہی مجہسے مجلس مین دن قیامت کے قوم خاموش رہی آپ نے دو یا تین بار اعادہ اِس کلام کا کیا قوم نے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا احسنکم خُلقا یعنی وہ شخص جسکا خلق بہت اچہا ہی **۴** ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق یعنی میری بعثت واسطے اتمام اخلاق صالحہ کے ہوئی ہی **۵** عایشہ نے کہا اختیار نہین دیا گیا حضرت کو درمیان دو امر کے مگر جو اُن مین آسان تر تہا اُسکو اختیار کیا جب تک کہ وہ گناہ نہ تہا اگر گناہ ہوتا تو ابعد مردم ہوتے اُس سے اور بدلا نہ لیا حضرت نے اپنے نفس کا مگر یہہ کہ اللہ کی کسی حرمت کا ہتک ہوتا تو اللہ عزوجل کے لئے انتقام لیتے **ع** در عفو لذتی ست کہ در انتقام نیست **۶** عبداللہ نے کہا اللہ نے بانٹا درمیان تمہارے اخلاق کو جس طرح کہ بانٹا درمیان تمہارے ارزاق کو اور اللہ دیتا ہی مال اُسکو جسکو دوست رکہتا ہی اور جس کو دوست نہین رکہتا اور نہین دیتا ایمان مگر اُسی شخص کو جسکو دوست رکہتا ہی اب جو کوئی بخل کرے مال کے خرچ کرنے مین اور ڈرے دشمن سے لڑنے مین اور خوف کرے رات کی مشقت اُٹھانے سے اُسکو چاہئے کہ وہ اِس قول کو کثرت سے کہے لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر یعنی یہہ اقوال بدل ہین سخا و جہاد و تہجد کے ولِلّٰہ الحمد ؛



باب حسن خلق کا جب کہ فقیہ ہو جاوین

۱- حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہی کہ آدمی اپنے حسن خلق سے درجہ قائم باللیل کا پالیتا ہی ۲ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہہ ہی بہتر تمہارا اسلام مین وہ شخص ہی جس کے اخلاق بہت اچھے ہون جبکہ فقیہ ہو جاوے ۳ ثابت بن عبید کہتے ہین نہین دیکہا مینے کسی شخص کو جلیل تر جبکہ بیٹھے ہمراہ قوم کے اور نہ خوش مشش تر اپنے گہر مین زید بن ثابت سے ؛

باب سخاوت نفس کا

۱- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی نہین ہی تونگری کثرت سامان سے ولکن تونگری نفس کی بے نیازی ہی یعنی تونگری بدل ست نہ بمال ۲ انس کہتے ہین مینے حضرت کی دس برس خدمت کی مجہسے کبہی اُف نہ کہا اور جو شی مینے نہ کی مجہسے نہ کہا کہ تونے یہہ کیون نہ کیا اور جو شئ مینے کی مجہسے نہ کہا کہ تونے کیون کی ۳ انس بن مالک کہتے ہین حضرت رحیم تہے آپ کے پاس جو کوئی آتا اُس سے وعدہ کرتے اور پورا کرتے اگر آپ کے پاس کچہہ ہوتا نماز کی اقامت ہوئی تہی کہ ایک اعرابی آیا اُسنے آپکا کپڑا پکڑا اور کہا میرا تہوڑا سا کام باقی رہگیا ہی مین ڈرتا ہون کہ کہین اسکو بہول جاؤن آپ اُسکے ہمراہ کہڑے ہو گئے یہانتک کہ اُسکے کام سے فارغ ہوئے پہر آکر نماز پڑہی ۴ ابن زبیر کہتے ہین مینے ان دو عورتون عایشہ و اسماء سے بڑہ کر کوئی عورت سخی تر نہین دیکہی دونون کا جود مختلف تہا عایشہ ایک شئ کو دوسری شئ کے ساتہہ جمع کرتی رہتین جب اُنکے پاس بہت سی چیزین جمع ہو جاتین تب بانٹ دیتین اور اسماء کل کے لئے کوئی شئ اپنے پاس نہ رکہتین ؛

باب شح یعنی بخل شدید کا

۱- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا مین اور دہوان جہنم کا جوف مین کسی بندے کے ہرگز اور نہین جمع ہوتا شح و ایمان دل مین کسی بندے کے ہرگز ف ظاہر سیاق یہہ ہی کہ مراد

راہ خدا سے جہاد ہی لکن اگر عموم لفظ کا اعتبار کرین تو بہی ہوسکتا ہی اللہ کا فضل عمّ اور کرم جمّ ہی ۲
حدیث ابو سعید خدری مین رفعاً آیا ہی کہ دو خصلتین ہین کہ نہین جمع ہوتی ہین مومن مین بخل و سوء خلق ۳
ابن عباس کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون سا دین احبّ الی اللہ ہی کہا حنفیۂ سمحہ ہی ف سمح ضد ہی شح کی
۴ ابن عمر کہتے ہین چار خصال ہین جب وہ تجکو عطا ہوئے تو اب ضرر نہ کرے گی تجکو وہ چیز جو کہ الگ رہی ہی
تجہسے منجملہ دنیا کے حسن خلیقہ عفاف طعمہ و صدق حدیث و حفظ امانت ۵ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی تم جانتے
ہو کہ کون چیز بہت داخل کرتی ہی دوزخ مین کہا اللہ و رسول جانین فرمایا دو اجوف فرج و فم اور بہت
داخل کرنے والی جنت مین تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق ہی ۶ ام الدرداء کہتی ہین ایک رات ابو الدرداء
نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے روتے تہے اور کہتے تہے اللھم احسنت خلقی فحسن خلقی صبح تک یونہی
کہتے رہے مینے کہا ای ابو الدرداء آج ساری تمہاری دعا نہ تہی مگر اسی حسن خلق مین کہا ای ام درداء
بندۂ مسلم اپنا خلق نیک کرتا ہی یہانتک کہ وہ حسن خلق اُسکو جنت مین لیجائیگا اور اپنے خلق کو بد کرتا ہی
یہانتک کہ بد خلقی اُسکو دوزخ مین لیجائے گی اور بندۂ مسلم بخش دیا جاتا ہی اور وہ سوتا ہوتا ہے
مینے کہا ای ابو الدرداء کیونکر اُسکی مغفرت ہوتی ہی اور وہ نائم ہوتا ہی کہا اُسکا بہائی رات کو اُٹھکر
تہجد پڑہتا ہی اور اللہ سے دعا کرتا ہی اللہ اُسکی دعا قبول کرتا ہی اور وہ اپنے بہائی کے لئے دعا کرتا ہی
اُسکے حق مین بہی اللہ دعا قبول فرماتا ہی ۷ اسامہ بن شریک کہتے ہین مین پاس حضرت کے تہا اعراب
آئے اور بہت سے اعراب آئے ادہر اودہر سے سب لوگ چپ ہوگئے سوا اونکے کوئی بات نکرتا تہا
اُنہون نے کہا ای رسول خدا کیا ہمپر حرج یعنی گناہ ہی کذا و کذا مین امور ناس سے جو لا باس بہا ہین
کچہہ اشیاء کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا ای اللہ کے بندو اللہ نے حرج کو موقوف رکہا ہی مگر وہ شخص جسنے
کسی امر ظلم کو فرض کرلیا ہی کہ وہ حارج و ہالک ہی کہا ای رسول خدا ہم دوا کرین فرمایا ہان ای بندو اللہ
کے تم دوا دارو کرو اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہین بنائی مگر اُسکے لئے شفا رکہی ہی سوا ایک بیماری

کے کہا وہ کون ہو اے رسول خدا فرمایا بڑا باپ کہا اے رسول خدا بہتر چیز جو النسان کو ملی ہو کیا ہو فرمایا خلق حسن ۸ ابن عباس کہتے ہین حضرت اجود ناس تھے ساتھہ خیر کے اور بڑے اجود رمضان مین ہو جاتے تھے جبکہ جبریل آپ سے ملاقات کرتے جبریل ہر شب رمضان مین آتے حضرت اونکو قرآن سناتے جبریل کی ملاقات سے حضرت ریح مرسلہ سے بھی زیادہ ترجواد ہو جاتے ۹ حدیث ابی مسعود انصاری مین فرمایا ہو حساب لیا گیا ایک شخص کا تمسے پہلے لوگون مین اوسکے لئے کوئی خیر نہ ملی لکن وہ ایک آدمی تھا کہ لوگون سے ملتا جلتا رہتا اور آسودہ حال تھا اپنے غلامون سے کہتا درگذر کرو تم تنگدست سے اللہ نے فرمایا فنحن احق بذلك منه پھر اوس سے تجاوز فرمایا ف نکتہ نوازی و انصاف پروری اسی کا نام ہو کہ جو کام بندے سے اچھا بنجا وے وہ کام طرف سے اللہ کے حق مین بندے کے بالاولی صادر ہو ۱۰ ابو ہریرہ نے کہا ہو سئل رسول اللہ صلعم ما اکثر ما یدخل الجنة قال تقوی اللہ وحسن الخلق قیل وما اکثر ما یدخل النار قال الاجوفان الفم والفرج ف ترجمہ اس حدیث کا پہلے گذر چکا ہو حدیث دلیل ہو اس پر کہ تقوی و خلق حسن موجب دخول جنت ہوگا اور دوزخ مین جانا اکثر بسبب شہوت بطن و شہوت فرج کے ہوتا ہو یہہ دونون شہوتین منجملہ مہلکات کے ہین انکا بیان رسالہ لسان العرفان وغیرہ مین بسط سے کیا گیا ہو ۱۱ نواس بن سمعان انصاری نے حضرت سے بر و اثم کو پوچھا تھا فرمایا بر حسن خلق ہو اور اثم وہ ہو جو تیرے جی مین تنے بنے اور تو لوگون کا مطلع ہونا اوسپر مکروہ جانے ف اس سے بہتر و جامع حد حسنہ و سیئہ کی نہین ہو سکتی ہو یہہ حد شامل جملہ انواع بر اور محیط جمیع اقسام آثام ہو ؛

باب بخل کا

۱- جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کون سردار ہو تمہارا اے بنی سلمہ ہمنے کہا جد ابن قیس مگر ہم اوسکو بخیل جانتے ہین فرمایا کون بیماری بدتر ہو بخل سے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن الجموح ہو یہہ عمرو

اُنکے اصنام پر جاہلیت مین مقرر تہا اور حضرت کی طرف سے ولیمہ کرتا جبکہ حضرت بیاہ کرتے **ف** یعنی سخی النفس تہا حدیث دلیل ہو اسپر کہ مرد بخیل لائق سرداری کے نہین ہوتا ہی سردار وہ ہی جو سخی جواد فیاض ہو ۲ وراد کاتب مغیرہ نے کہا ہی کہ معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا کہ تونے حضرت سے جو شئی سنی ہو وہ لکھہ بہیج مغیرہ نے لکھا کہ حضرت منع فرماتے تہے قیل وقال واضاعت مال وکثرت سوال اور منع وہات وعقوق امہات ووأد بنات سے **ف** یہہ سب چہہ چیزین ہین جن سے شارع نے نہی فرمائی ہی قیل وقال سے مراد گپ شپ زیادہ گوئی کلام فضول کرنا ہو اور منع سے مراد بخل اور ہات سے مراد طمع کرنا ہی **۳** جابر کہتے ہین سوال نہ کئے گئے حضرت کسی شئی سے کبہی اور آپنے لا کہا ہو یعنی انکار کیا ہو **ہ**

	مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ		نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز	

حدیث دلیل ہو ذم بخل پر

باب مال صالح واسطے مرد صالح کے ہی

ا۔عمرو بن عاص کہتے ہین حضرت نے مجکو کہلا بہیجا اور حکم دیا کہ مین اپنے کپڑے وہتیار درست کرکے آؤن مینے ایسا ہی کیا اور آیا آپ وضو کر رہے تہے میری طرف غور سے دیکہا پہر نگاہ نیچی کی اور کہا ای عمرو مین چاہتا ہون کہ تجکو ایک لشکر پر افسر کرکے بہیجون اللہ تجکو غنیمت کا مال دے مین تیرے لئے مال کی رغبت صالحہ کرتا ہون مینے کہا انی لم اسلم رغبة فی المال انما اسلمت رغبة فی الاسلام یعنی مین کچہہ مال کی رغبت وخواہش کے لئے مسلمان نہین ہوا ہون مین رغبت اسلام کی وجہ سے اسلام لایا ہون مین ہمراہ رسول اللہ کے رہونگا فرمایا ای عمرو نعم المال الصالح للمرء الصالح یعنی اچہا مال اچہے آدمی کے لئے ہونا چاہیئے ؛

باب جسنے صبح کی امن سے اپنے نفس مین

ا۔ عبید اللہ بن محصن انصاری رفعًا کہتے ہین جسنے صبح کی اپنے نفس مین امن سے اور اپنے جسد مین وہ بعافیت رہا اور اُسکے پاس ایک دن کا طعام ہی تو گویا اُسکے لئے ساری دنیا جمع کردی گئی **ف** حدیث دلیل ہی زہد و قناعت اور عدم کفران نعمت پر؀

باب طیب نفس کا

ا۔ عبد اللہ بن خبیب جہنی اپنے بہائی سے راوی ہین کہ حضرت اصحاب پر باہر آئے آپ پر اثر غسل کا تہا اور طیب النفس تھے ہمنے گمان کیا کہ اپنے اہل کے پاس گئے ہونگے ہمنے کہا ای رسول خدا ہم آپ کو طیب النفس یعنی خوشدل دیکھتے ہین فرمایا ہان الحمد للہ پہر ذکر غنا کا ہوا فرمایا کچہہ ڈر نہین غنا کا واسطے اُسکے جو متقی ہو اور صحت واسطے متقی کے بہتر ہی غنا سے اور طیب نفس نعمت ہی ۲ حدیث نواس بن سمعان انصاری گذر چکی ہی کہ اتہ سال رسول اللہ صلعم عن البرّ والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاك في نفسك وكرهت ان يطلع عليه الناس ۳ انس کہتے ہین حضرت احسن واجود واشجع مردم تہے ایک رات مدینہ والے گہبرائے لوگ طرف آواز کے چلے حضرت اودہر سے اُنکے سامنے آئے لوگون سے پہلے طرف آواز کے گئے تہے فرمانے لگے لن تراعوا لن تراعوا یعنی مت ڈرو مت ڈرو آپ ابو طلحہ کے گہوڑی پر سوار تہے ننگی پیٹہہ پر اُسپر زین نہ تہا آپ کے گلے مین تلوار تہی فرمایا مینے اس اسکو ایک دریا پایا یا یہہ اسپ ایک دریا ہی ۴ حدیث جابر مین رفعًا آیا ہی کہ ہر معروف صدقہ ہی اور منجملہ معروف کے ایک یہہ ہی کہ ملے تو اپنے بہائی سے بکشادہ روئی اور گرائے تو اپنے ڈول سے برتن مین اپنے بہائی کے؀

باب عون ملہوف کی واجب ہی

ا۔ اس باب مین حدیث ابی ذر جسمین ذکر صانع و اخرق کا ہی گذر چکی ہی یعنی سئل النبي صلعم

ای الاعمال خیر اقال ایمان باللہ وجہاد فی سبیلہ قیل فای الرقاب افضل قال اغلاها ثمنا وانفسہا
عند اهلها قال افرایت ان لم استطع لبعض العمل قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قال افرایت
ان ضعفت قال تدع الناس من الشر فانها صدقة تصدقہا علی نفسک **ف** مراد
صانع سے وہ ہی جو کچھ کام اپنے ہاتھہ سے کرتا ہی صاحب صنعت ہی اخرق وہ جو امر واجب العلم سے
جاہل ہو اور کوئی صنعت وکاریگری اُسکے ہاتھہ مین نہو ۲ حدیث ابو موسیٰ بہی پہلے اس سے گذر چکی
ہی جسمین ذکر اعانت ملہوف کا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی علی کل مسلم صدقة قال افرایت ان لم
یجد قال فلیعمل فلینفع نفسہ ولیتصدق قال افرایت ان لم یستطع او لم یفعل قال فلیعن
ذا الحاجة الملہوف قال افرایت ان لم یستطع او لم یفعل قال فلیامر بالمعروف قال
افرایت ان لم یستطع او لم یفعل قال یمسک عن الشر فانہا لہ صدقة **ف** تکرار ان احادیث
کی مولف رح نے فقط بوجہ اختلاف لفظ ترجمة الباب کی ہی وہان یہہ لفظ تہا باب ان کل معروف
صدقة اور یہان یہہ لفظ ہی جو عنوان مین مذکور ہوا ترجمہ ان ہر دو حدیث کا باب مشار الیہ مین گذر چکا ہے

باب جسمین دعا مانگی اللہ سے کہ اُسکے خلق کو اچھا کردے

۱- حدیث ابن عمرو مین آیا ہی کہ حضرت یہہ دعا بہت کرتے تہے اللہم انی اسألک الصحة والعفة
والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر **ف** جامعیت اِس دعا کی ظاہر ہی کہ کوئی حسنہ
خارج اِسکے دائرہ سے نہین ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت کو جوامع الکلم عطا فرمائی تہی ۲ یزید بن بابنوس
کہتے ہین کہ ہم عائشہ پر داخل ہوئے ہمنے کہا اے ام المومنین حضرت کا خلق کیا تہا کہا انکا خلق قرآن
تہا تم سورہ مومنون پڑہتے ہو قد افلح المومنون پڑہو یزید نے پڑہا الی قولہ لفروجہم حافظون کہا یہی
حضرت کا خلق تہا **ف** یعنی جسقدر اخلاق حسنہ کا ذکر قرآن مین آیا ہی وہ حضرت کا روزمرہ تہا
رسالۂ روزمرۂ اسلام غالب اخلاق اسلام وعادات سید الانام پر مشتمل ہی لکن اکثر لوگ غافل ہین

معطل طبع بے شوق وکم ہمت ہین اتصاف کا کیا ذکر ہی علم بالخلق بہی نہین یہانتک کہ اس زمانے مین بحکم ع مساوی قوم عند قوم محاسن آب غالب منکرات زمانہ معروفات ٹہیر گئے ہین وبالعکس اس عکس القضیہ کا انجام بجز قیام ساعت کے اور کچہہ معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم ؛

باب مومن طعنہ زن نہین ہوتا ہی

ا - سالم بن عبد اللہ کہتے ہین مینے عبد اللہ کو نہین سُنا کہ کبہی کسی انسان کو لعنت کرتے ہون بلکہ رفعًا کہتے تہے لایق نہین ہی مومن کو کہ لعان ہووے ۲ جابر بن عبد اللہ نے رفعًا کہا ہی کہ اللہ دوست نہین رکہتا ہی فاحش متفحش اور چیخنے والے کو بازارون مین ف فاحش وہ ہی جو گالی بکے متفحش وہ ہی جو بتکلف بدزبان بنے ۳ عائشہ نے کہا یہود پاس حضرت کے آئے کہا السام علیکم عائشہ نے کہا وعلیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم فرمایا مہلا یا عایشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش یعنی بس ای عایشہ تو نرمی کیا کر اور سختی وبدزبانی سے بچ کہا تمنے نہین سنا کہ انہون نے کیا کہا فرمایا تو نے نہین سنا کہ مینے کیا کہا مینے بد دعا اُنکی اُنہین پر پہیر دی سو میری دعا تو قبول ہوئی حق مین اُنکے اور اُنکی بد دعا میرے حق مین قبول نہوگی ۴ عبد اللہ نے رفعًا کہا ہی مومن طعان لعان فاحش بذی نہین ہوتا یعنی بدزبان ف معلوم ہوا کہ ان امور کو منافات ہی ایمان سے ۵ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی مردود ہو یہ کو لائق نہین ہی کہ امین ہو ف یعنی ذو وجہین امین نہین ہوتا ہی اور یہہ ظاہر ہی کیونکہ اگر امانت دار ہوتا تو ہر ایک کے مُنہہ پر اُسکی سی نکہتا ۶ عبد اللہ نے کہا ہی الئم اخلاق المومن الفحش یعنی بُرا لیئم خلق مومن کا یہہ ہی کہ گالی گلوج کرے ۷ علی نے کہا ہی لعن اللعانون مروان نے کہا یعنی وہ لوگ ملعون ہین جو لوگون کو لعنت کیا کرتے ہین ؛

باب لعّان کا

ا - ابو الدرداء نے رفعًا کہا ہی کہ لعّانین دن قیامت کے شہداء وشفعاء نہونگے ۲ ابو ہریرہ رفعًا

کہتے ہین صدّیق کو نچاہئے کہ لعّان ہو ف ای ربّ میرا نام بہی صدیق ہی تو مجکو بہی اس عیب سے بچانا ۳ حذیفہ کہتے ہین تلاعن نکیا کسی قوم نے لکن ثابت ہوگئی اُنپر لعنت ف یعنی غالبًا عود لعن کا لاعن پر ہوتا ہی جبکہ ملعون اُسکا اہل نہین ہوتا ؛

باب جسنے اپنے غلام کو لعنت کی پہر اُسکو آزاد کردیا

۱- عائشہ کہتی ہین ابوبکر نے اپنے بعض غلامون کو لعنت کی تہی حضرت سنے فرمایا ای ابابکر لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ دوبار یا تین بار اسی طرح فرمایا اُسدن ابوبکر نے بعض رقیق یعنی غلام اپنے آزاد کردیئے اور حضرت کے پاس آکر کہا کہ اب مین پہر ایسا کام نکرونگا ؛

باب تلاعن کرنا اللہ کی لعنت وغضب و نار کے ساتہہ

۱- حدیث سمرہ مین فرمایا ہی تم تلاعن نکرو اللہ کی لعنت اور اللہ کے غضب اور آگ کے ساتہہ

باب لعنت کرنا کافر کو

۱- ابوہریرہ نے کہا حضرت سے کہا کہ بد دعا کرو اللہ سے مشرکون پر فرمایا مین لعّان مبعوث نہین ہوا ہون ولکن مبعوث ہوا ہون رحمت ف کریمۂ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین شاہد ہی اِس حدیث کی ؛

باب نمّام یعنی چغل خور کا

۱- ابراہیم بن ہمام کہتے ہین ہم ساتہہ حذیفہ کے تہے اُنسے کہا گیا کہ ایک آدمی بات عثمان کو پہنچایا کرتا ہے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے داخل نہوگا جنت مین قتّات یعنی نمّام ۲ اسماء بنت یزید کہتی ہین حضرت نے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو تمہارے خیار کی کہا ہان فرمایا الذین اذا رءوا ذکر اللہ یعنی وہ لوگ جنکو دیکہکر خدا یاد آئے کیا خبر ندون مین تمکو تمہارے شرار کی کہا ہان فرمایا چلنے والے چغلخوری لیکر فساد ڈالنے والے درمیان دوستون کے جستجو کرنے والے عیب کی حق مین برے لوگون کے

باب جسنے بیحیائی کی بات سُنکر پہیلائی

ا-علیؑ ابن ابی طالب نے کہا ہی کہ قائل فاحشہ اور شائع کرنے والا اُسکا گناہ مین برابر ہین ۲ شبیل بن عوف کہتے تہے یون کہتے ہین کہ جسنے فاحشہ سنکر پہیلایا وہ مثل اُسکے ہی جسنے فاحشہ ظاہر کیا ۳ عطا کہتے تہے کہ مشیع زنا پر نکال چاہیئے کہ اُسنے فاحشہ کی اشاعت کی ہی **ف** ظاہر سیاق یہہ ہی کہ مراد اِس سے اظہار واقع ہی نہ قذف مجرد پہر جب قذف محصنہ پر ہشتاد دُرّہ ہین تو اس اشاعت پر بہی کچہہ عذاب درکار ہی ؛

باب عیّاب کا

ا-علی رضی اللہ عنہ کہتے تہے لاتکونوا عجلا مذاییع بذر افان من ورائکم بلاء مبرحا مملحا و امورا متماحلۃ ردحا یعنی تم جلد باز نہ بنو کہ جہٹ پٹ اذاعت کرنے لگو اور راز فاش کردو تمہارے پیچہے ایک بلائے سخت درشت اور فتن دراز مدت نہایت شاق ہین ۲ ابن عباس نے کہا تو جب چاہے کہ اپنے یار کے عیب ذکر کرے تو تو اپنے نفس کے عیوب کا ذکر کر **ع**

خواہی کہ عیبہائی تو بر تو شود عیان	یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

اہل عقل نے کہا ہی عیب مردم نمودن عیب خود بمردم نمودن است ۳ ابن عباس نے تفسیر ولاتلمزوا انفسکم مین کہا ہی کہ طعن نکرے بعض تمہارا بعض پر ۴ ابو جبیرہ بن ضحاک کہتے ہین ہمارے حق مین یہہ آیت اُتری ہی ولاتنابزوا بالالقاب یعنی حق مین بنی سلمہ کے حضرت ہمارے پاس آئے ہم مین کوئی شخص ایسا نہ تہا جسکے دو نام نہون حضرت کہتے اے فلان لوگ کہتے اے رسول خدا وہ اس نام سے غصہ کرتا ہی ۵ عکرمہ کہتے تہے مین نہین جانتا کہ کسنے اپنے صاحب کے لئے طعام تیار کرایا ابن عباس یا اُنکے ابن عم نے کہ اِس درمیان مین کہ چہوکری اُنکے روبرو کام کر رہی تہی کہ اُنمین ایک نے اُن دونون مین سے کہا اے زانیہ کہا چپ رہ اگر یہہ تجکو دنیا مین حد نمارے گی

تو آخرت میں تو ضرور ہی حد ماریگی کہا بہلا اگر ایسا ہی ہو کہا اللہ دوست نہین رکہتا ہی فاحش متفحش کو یہہ بات کہ ان اللہ لا یحب الفاحش المتفحش ابن عباس نے کہی تہی ۱۶ یہہ حدیث عبداللہ کی پہلے گذر چکی ہو لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی ؛

باب تمادح کا

۱- ابو بکرہ کہتے ہین ایک شخص کا ذکر پاس حضرت کے ہوا ایک مرد نے اُسپر ثناء خیر کی فرمایا افسوس ہی تجکو تو نے گردن اپنے بہائی کی کاٹ ڈالی بار بار یہی فرماتے رہے پہر کہا کہ اگر کوئی تم مین لامحالہ مادح ہو تو یون کہے احسب کذا وکذا اگر دیکہتا ہی کہ وہ اُسی طرح کا ہی وحسیبہ اللہ اور کسی کا تزکیہ اللہ پر نہ کرے ۲ ابو موسی کہتے ہین حضرت نے ایک مرد کو سُنا کہ ایک مرد پر ثنا کرتا ہی اور مبالغہ سے کرتا ہی فرمایا ہلاک کی یا کاٹی تمنے پشت مرد کی **ف** معلوم ہوا کہ مدح سے ممدوح کو نقصان پہنچتا ہی تو پہر مادح کو بالاولی زبانِ ثنا یان ہوگا ۳ ابراہیم تیمی کے باپ کہتے تہے ہم پاس عمر کے بیٹہے تہے کہ ایک مرد نے ایک مرد پر اُسکے روبرو ثنا کی عمر نے کہا عقرت الرجل عقرك اللہ ہم عمرؓ کہتے تہے مدح ذبح ہی محمد راوی اثر نے کہا یعنی جبکہ اُسکو قبول کرلے ؛

باب ثنا کرنا اپنے صاحب پر اگر اُسپر مامون ہو

۱- ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا نعم الرجل ابوبکرؓ نعم الرجل عمرؓ نعم الرجل ابو عبیدہؓ نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح نعم الرجل معاذ بن جبل پہر فرمایا کہ بئس الرجل فلان وبئس الرجل فلان یہانتک کہ سات آدمی گنے **ف** یعنی سات شخصون کو اچہا کہا اور سات کو بُرا بتلایا جنکو اچہا فرمایا اُنکی طرف سے اِس بات کا امن تہا کہ وہ اپنی ثنا سُنکر عجب نکرینگے ۲ عایشہ نے کہا ایک مرد نے حضرت سے اون چاہا فرمایا بئس ابن العشیرۃ جب وہ اندر آیا حضرت اُسکے لئے ہشاش ہوئے اور اُسکے

ساتھہ انبساط کیا جب وہ چلا گیا تو ایک دوسرے شخص نے اذن چاہا فرمایا لغم ابن العشیرۃ جب وہ
داخل ہوا اُسکے ساتھہ ویسا انبساط نکیا جیسا کہ اُس دوسرے کے ساتھہ کیا تھا اور نہ ویسی بشاشت
کی جیسی کہ اُس دوسرے کے ساتھہ کی تھی جب وہ باہر گیا مینے کہا ای رسول خدا تمنے فلان کے واسطے
یون کہا اور بشاش ہوئے اور فلان کے واسطے یون کہا اور اُسکے ساتھہ ویسا برتاؤ نکیا فرمایا
ای عائشہ ان من شر الناس من اتقیٰ لفحشہ یعنی وہ بہت بُرا آدمی ہی جس سے بسبب اُسکی
بدزبانی کے پرہیز کرین ؞

باب خاک ڈالو مُنہہ مین مدح کرنے والون کے

۱- ابو معمر کہتے ہین ایک آدمی کہڑے ہوکر ایک امیر پر امرا مین سے ثنا کرنے لگا مقداد اُسکے
مُنہہ مین خاک جہونکنے لگے اور کہا ہمکو حضرت نے حکم دیا ہی کہ ہم وجوہ مداحین مین خاک ڈالین ۲ عطا
بن رباح کہتے ہین کہ ایک مرد ایک مرد کی مدح کرتا تھا نزدیک ابن عمر کے ابن عمر اُسکے مُنہہ کی طرف خاک
پہینکنے لگے اور کہا حضرت نے فرمایا ہی جب تم دیکھو مدح کرنے والون کو تو جہونکو اُنکے مُنہہ مین مٹی ۳
رجا ابن ابی رجا کہتے ہین مین ایک دن محجن کے ساتھہ آیا اور مسجد اہل بصرۃ تک پہونچا بریدۂ اسلمی
ایک باب پر ابواب مسجد سے بیٹہے تہے مسجد مین ایک شخص تھا اُسکو سکبہ کہتے تہے وہ لنبی نماز پڑہتا تھا
جب ہم باب مسجد تک پہُنچے وہ ایک چادر اُوڑہے تہے اور بریدہ صاحب مزاحات تہے یعنی مرد لطیف
ظریف کہا ای محجن تم ایسی نماز پڑہتے ہو جیسے سکبہ پڑہتا ہی محجن نے کچہہ جواب ندیا اور پہرے اور
کہا حضرت نے میرا ہاتہہ پکڑا ہم چلنے لگے یہانتک کہ اُحُد پر چڑہے حضرت نے وہان سے طرف مدینہ کے
جہانکا اور کہا ویل امہا من قریۃ یترکہا اہلہا کاعمر ما تکون یعنی خرابی ہو اس قریہ کی
اسکے لوگ اسکو چہوڑ دینگے جبکہ یہہ خوب آباد ہوگا یہان دجال آویگا ہر باب پر اسکے ابواب سے
ایک فرشتہ کہڑا ہوگا دجال اندر اسکے نجا سکے گا یہانتک کہ جب ہم مسجد مین آئے حضرت نے ایک

آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑہتا ہی اور سجدہ ورکوع کرتا ہی مجہسے فرمایا یہہ کون ہی مین لگا اُسکی تعریف کرنے مبالغہ سے مینے کہا ای رسول خدا ھذا فلان وھذا فرمایا ٹہیر اُسکو نہ سنا کہ تو اسکو ہلاک کردے پہر حضرت چلے یہانتک کہ جب نزدیک حجرہ کے پہنچے ہاتہہ جہٹکے اور فرمایا ان خیر دینکم ایسرہ تین بار اسی طرح کہا یعنی بہتر دین تمہارا وہ ہی جو سہل تر ہو ؛

باب شعر مین مدح کرنا

۱- اسود بن سریع کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا مینے کہا ای رسول خدا آپ نے اللہ کی حمد بہت محامد سے کی اور اللہ نے آپ کی مدح کی فرمایا سُن تیرا رب حمد کو دوست رکہتا ہی مین حضرت کو شعر پڑہکر سُنانے لگا اتنے مین ایک مرد دراز قد اصلع نے اذن چاہا حضرت نے کہا اب تو سکوت کر وہ شخص آیا اور ایک ساعت بات کرکے چلا گیا مینے پہر شعر پڑہنا شروع کیا وہ شخص پہر آیا حضرت نے پہر مجکو چُپ کیا وہ چلا گیا دو یا تین بار اسی طرح اُسنے کیا مینے کہا یہہ کون شخص ہی جسکے لئے آپنے مجھے چُپ کر دیا فرمایا ھذا رجل لا یحب الباطل یہہ ایک شخص ہی کہ باطل کو دوست نہین رکہتا ہے

ف حدیث مشعر ہی شعر کے باطل ہونے پر خصوصًا جبکہ حمد خدا و رسول مین نہو اور حکمت سے خالی ہو ۲ اسود بن سریع کہتے ہین مینے حضرت سے کہا مدحتك ومدحت اللہ عزوجل

ف اس سے جواز حضرت کی مدح کا نکلا لکن مبالغہ و اطراء سے پرہیز چاہئے حضرت نے خود اپنی مدح مین مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہی تا بدیگرے چہ رسد شعراء اسلام یا بعض علماء اعلام یا مشائخ کرام کی بالاخوانی اس بارہ مین حجت شرعی نہین ہی بلکہ محل افسوس دریغ ہی عفا اللہ عنا و عنہم ؛

باب شاعر کو خوف شر سے دینا

۱- ابو نجید کہتے ہین ایک شاعر پاس عمران بن حصین کے آیا اُسکو کچہہ عطا کیا اُنسے کہا تم شاعر کو دیتے ہو کہا اتقی علی عرضی مین اپنی آبرو بچاتا ہون ؛

باب دوست کا اکرام اسطرح نکری کہ اُسپر شاق گذری

ا۔ ابن عون محمد سے راوی ہین کہ وہ کہتے تہے اکرام نکر تو اپنے دوست کا اسطرح کہ اُسپر گران گذرے

باب زیارت کا

ا۔ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جب عیادت کرتا ہی مرد اپنے بہائی کی یا زیارت کرتا ہی اُسکی تو اللہ تعالی فرماتا ہی تو اچہا اور تیرا چلنا اچہا تو نے اپنی جگہہ بہشت مین بنائی ۲ اُم درداء کہتی ہین زیارت کی ہماری سلمان نے مدائن سے طرف شام کے پاپیادہ اور وہ ایک کمل اوڑہے تہے اور اَندَرْوَرْدْ یعنی سراویل کمر سے کہوسے ہوئے ابن شوذب نے کہا سلمان کو دیکہا اوپر ایک کمل تہا وہ مطموم الراس ساقط الاذنین تہے یعنی اَرفَش اُنسے کہا گیا تمنے اپنے نفس کو بدصورت کرلیا کہا ان الخیر خیر الآخرۃ ؀

باب کسی قوم کی زیارت کو جانا اور اُنکے پاس کہانا کہانا

ا۔ انس بن مالک کہتے ہین کہ حضرت نے زیارت کی ایک اہل بیت انصار کی پہر اُنکے پاس کہانا کہایا جب باہر نکلے حکم دیا ایک جگہہ کا گہر مین وہان بساط پر پانی چہڑک دیا اُسپر نماز پڑہی اور اُنکے لئے دعا کی ۲ ابو خلدہ نے کہا عبد الکریم ابو اُمیۃ پاس ابو العالیہ کے آئے وہ اُون کا کپڑا پہنے ہوئے تہے ابو العالیہ نے کہا یہہ کپڑے رہبان کے ہین مسلمان جب ایک دوسرے کی ملاقات کرتے تجمل کرتے ۳ عبد اللہ مولی اسماء نے کہا اسماء نے ایک جبہ طیالسہ کا نکالا اُسپر ایک رقعہ بالشت برابر دیباج کا تہا اور ہر دو شگاف اُسکے مکفوف بدیباج تہے کہا یہہ جبہ ہی رسول خدا صلعم کا جسکو وہ واسطے وفود کے اور دن جمعہ کے پہنتے تہے ۴ ابن عمر نے کہا عمر نے ایک حلہ استبرق کا پایا اُسکو پاس حضرت کے لائے اور کہا آپ اسکو خرید لو اور جمعہ کے دن پہنا کرو یا جب کسی جگہہ سے ایلچی آیا کرین فرمایا اسکو وہ شخص پہنتا ہی جسکا حصہ آخرت

مین نہین ہی حضرت کے پاس حُلّل آئے ایک حُلہ پاس عمر کے بہیجا اور ایک اسامہ کو اور ایک علی کو
عمر نے کہا ای رسول خدا آپ نے میرے پاس بہیجا اور مینے سُنا جو آپ نے اِس بارہ مین فرمایا
تہا کہا تو اسکو فروخت کر ڈال یا کوئی کام اپنا اِس سے نکال ؛

باب فضیلت ملاقات کی

ا - ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی ایک مرد نے زیارت کی اپنے بہائی کی ایک گانون مین اللہ نے
ایک فرشتہ اُسکی راہ پر لگا رکہا اُسنے کہا تو کہان جاتا ہی کہا میرا ایک بہائی ہی اس گانون مین
کہا اُسکی کوئی نعمت ہی تجہپر جسکی رعایت تو کرتا ہی کہا نہین مین اُسکو اللہ کی راہ مین دوست
رکہتا ہون اُسنے کہا مین اللہ کا قاصد ہون طرف تیرے اللہ نے تجکو دوست رکہا جسطرح تو نے
اُس کو دوست رکہا ؛

باب آدمی ایک قوم کو دوست رکہتا ہی اور ملحق نہین ہوا ہی ساتہہ اُنکے

ا - ابو ذر نے کہا مینے حضرت سے عرض کیا کہ کوئی شخص ایک قوم کو دوست رکہتا ہی اور عمل مین لاحق
ساتہہ اُنکے نہین ہو سکتا فرمایا انت یا ابا ذر مع من احببت مینے کہا انی احب اللہ
ورسولہ فرمایا انت مع من احببت یا ابا ذر **ف** یہہ حدیث ایک مژدہ جان بخش اور
نوید روح افزا ہی واسطے محبان خدا ورسول وصحابہ واہل بیت وصلحاء اُمت کے سلفًا وخلفًا
کیونکہ اِس مین خوشخبری دی ہی الحاق کی باوجود قصر عمل وطول امل کے ۲ انس کہتے ہین
ایک مرد نے حضرت سے سوال کیا کہ ای نبی اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے اُسکے لئے کیا
تیاری کی ہی اُسنے کہا مینے کچہہ بڑی تیاری نہین کی اتنی بات ہی کہ مین اللہ ورسول کو دوست
رکہتا ہون فرمایا المرء مع من احبّ انس کہتے ہین فما رایت المسلمین فرحوا بعد الاسلام
اشد مما فرحوا یومئذ ؛

باب فضیلت کلان سال کی

۱۔ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جس نے رحم نکیا ہمارے صغیر پر اور نہ پہچانا حق ہمارے بڑے کا وہ ہم مین سے نہین ہی ۲ ابن عمرو کا لفظ بھی رفعًا یون ہی ہی کہ من لم یرحم صغیرنا و یعرف حق کبیرنا فلیس منا یہہ حدیث اِن سے بطریق دیگر بھی آئی ہی ۳ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی لیس منا من لم یعرف حق کبیرنا و یرحم صغیرنا ۴ ابوامامہ کا لفظ رفعًا یون ہی من لم یرحم صغیرنا و یجل کبیرنا فلیس منا معانی اِن سب الفاظ کے متقارب یکدیگر ہین اہل اخلاق نے کہا ہی کہ بڑے کو برابر باپ کے سمجھے اور برابر کو بجائے برادر اور خُرد کو بجائے پسر ؛

باب اجلال کبیر کا

۱۔ اشعری نے کہا ہی منجملہ اجلال خدا کے ایک اکرام کرنا ہی بوڑھے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اُس مین غالی اور اُس سے جافی نہین ہی اور اکرام کرنا بادشاہ عادل کا ف غالی وہ ہی جو اپنی کوشش تجوید قرأت مین بغیر فکر صرف کرتا ہی جافی وہ ہی جو قرأت چھوڑکر تاویل تفسیر مین مشغول ہوتا ہی ۲ ابن عمر کا لفظ رفعًا یہہ ہی لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا ؛

باب جو بڑا ہو وہی ابتدا بکلام و سوال کری

۱۔ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ کہتے ہین کہ عبداللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود خیبر مین آئے اور نخل مین متفرق ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے عبدالرحمن بن سہل و حویصہ و محیصہ پسران مسعود پاس حضرت کے آئے اپنے صاحب کے امر مین گفتگو کرنے لگے عبدالرحمن نے بات چیت شروع کی یہہ اصغر قوم تھے حضرت نے عبدالرحمن سے کہا کبر الکبر یعنی بڑے کو بات کرنے دے یحیی نے کہا یعنی لیلی الکلام الاکبر تب اُنہون نے دربارہ صاحب خود گفتگو کی حضرت نے فرمایا تم اپنے قتیل یا صاحب کے مستحق ہو سکتے ہو پچاس قسمین کہا کر کہا ای رسول خدا یہہ

ایک ایسا امر ہی جس کو مینے نہین دیکھا فرمایا یہود پچاس قسمین کہا کر تمسے بری ہو جائینگے کہا ای رسول خدا وہ قوم کفار ہین تب حضرت نے اپنے پاس سے فدیہ دیا یعنی دیت دی سہل کہتے ہین اُن اونٹون مین سے مینے ایک ناقہ پایا کہ وہ اُنکے تھان مین داخل ہوا اُسنے ایک ٹھوکر اپنے پانون کی مجکو ماری

باب جب بڑا بات نکرے تو کیا چھوٹا گفتگو کرے

۱- ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا مجھے خبر دو ایک درخت کی کہ اُسکی مثال جیسے مسلمان اُسکا میوہ ہر وقت اذن سے اُسکے رب کے آتا ہی اُسکے پتے نہین جھڑتے میرے جی مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لکن مینے کلام کرنا مکروہ جانا اور وہان ابو بکر و عمر تھے جب وہ کچھ نہ بولے تو حضرت نے فرمایا یہ نخلہ ہی جب مین ہمراہ باپ کے باہر نکلا مینے کہا ای باپ میرے جی مین یہہ بات آئی تھی کہ وہ درخت نخلہ ہی کہا تجکو کس نے منع کیا تھا کہ تو کہے اگر تو کہتا تو مجکو یہہ کہنا تیرا کذا وکذا سے دوست تر ہوتا کہا مجکو کسی نے منع نہین کیا مگر مینے تمکو اور ابابکر کو بات کرتے ندیکھا اِس لئے اپنا بولنا مکروہ جانا ؛

باب بڑون کو سردار بنانا

۱- حکیم نے کہا میرے باپ قیس بن عاصم نے مرتے وقت اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے بڑے کو سردار بناؤ قوم جب اپنے بڑے کو سردار بناتی ہی تو اپنے آبا کی خلفت ہوتی ہی اور جب کسی چھوٹے کو سردار ٹھیراتی ہی تو حقیر کرتی ہی آبا کو اُنکے اکفا یعنی برابر والون مین اور مال لو اور خرچ کرو کہ یہہ مال شرف کریم ہی اور اسکی وجہ سے بے نیازی حاصل ہوتی ہی لئیم سے اور بچو سوال کرنے سے کہ مسئلہ مردم آخر کسب مرد ہی اور جب مین مرجاؤن تو نوحہ نکرو کیونکہ حضرت پر نوحہ نہین کیا گیا اور بعد موت کے مجھے ایسی زمین مین دفن کرو کہ بکر بن وائل نجانتے کہ مین کہان دفن ہون کیونکہ مین اُنسے جاہلیت مین مخافلت کرتا تھا ؛

باب دینا پہل کا چھوٹے بچے کو جو حاضر ہو

۱۔ ابوہریرہ نے کہا ہی حضرت کے پاس جب گدر پہل لاتے فرماتے اللھم بارک لنا فی مدینتنا وصدنا وصاعنا برکۃ مع برکۃ پہر بچون مین جو سب سے زیادہ چھوٹا ہوتا اور آپ کے پاس اُس دم حاضر ہوتا اُسکو دیدیتے **ف** مناسبت اِس مناولت کی ظاہر ہی کہ ثمرۂ جدید اور ولد اصغر دونون حدیث العہد بالرّب ہوتے ہین اور ولدان طرف ثمرات کے جلد جُھکتے ہین ؛

باب رحمت کرنا صغیر پر

۱۔ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین رفعًا آیا ہی لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا یعنی وہ ہماری راہ پر نہین ہی جو چھوٹے پر مہربان نہو اور بڑے کے حق کو نہ پہچانے اِس مین اپنا اور پرایا دونون برابر ہین ؛

باب معانقہ کرنا صبی سے

۱۔ یعلی بن مرّہ کہتے ہین ہم باہر نکلے ساتھہ حضرت کے اور بُلائے گئے طرف طعام کے ناگہان حسین راہ مین کہیل رہے تھے حضرت نے شتابی کی سامنے قوم کے پہر دونون ہاتھہ اپنے پہیلائے کبہی اِدہر ہاتھہ لاتے اور کبہی اودہر لیجاتے حسین کو ہنساتے یہانتک کہ اُنکو پکڑ لیا اور ایک ہاتھہ اپنا اُنکی تہوڑی مین اور دوسرا سر مین رکھکر گلے سے لگایا اور پیار کیا پہر فرمایا حسین منی وانا منہ احب اللہ من احب الحسین والحسین سبط من الاسباط **ف** حدیث دلیل ہی معانقہ وتقبیل صبیان پر اور اِس مین منقبت ہی اہل بیت رسالت کی اور اُنکو طرف اپنے منسوب کیا ہی اور خبر دی ہی کثرت سادات کی نسل حسین سے ؛

باب بوسہ لینا مرد کا چھوٹی لڑکی کو

۱۔ بکیر نے دیکھا کہ عبداللہ بن جعفر زینب بنت عمر بن سلمہ کا بوسہ لیتے تھے وہ دو برس کی

یا قریب دو سال کے ہوگی ۲ حسن نے کہا اگر تجھسے بن سکے کہ تو نہ دیکھے طرف بالون کے کسی ایک کے اپنے گھر والون مین سے مگر یہہ کہ تیری بی بی ہو یا دختر تو تو ایسا کر؛

باب ہاتھہ پہیرنا سر پر بچے کے

۱- یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے کہا نام رکھا میرا حضرت نے یوسف اور مجکو اپنی گود مین بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھہ پہیرا ۲ عایشہ کہتی ہین کہ مین پاس حضرت کے گڑیون سے کھیلتی میری ساتھہ والیان تہین جو میرے ساتھہ کھیلا کرتین جب حضرت آتے تو وہ چھپ جاتین حضرت اُنکو میرے پاس بہیجدیتے تا کہ وہ میرے ساتھہ کھیلین؛

باب چھوٹے بچے سے کہنا ای بیٹے

۱- ابو عجلان محاربی کہتے ہین مین ابن الزبیر کے لشکر مین تہا میرے چچا کا ایک بیٹا مر گیا اور اُس نے وصیت کی تہی ایک شتر کی راہ خدا مین مینے اُسکے بیٹے سے کہا مجھے وہ اونٹ دیدے مین ابن الزبیر کے لشکر مین ہون اُسنے کہا ابن عمر کے پاس چل ہم اُنسے پوچھہ لین ہم پاس ابن عمر کے آئے کہا ای ابا عبد الرحمن میرے باپ کی وفات ہوگئی اُنہون نے ایک اپنے اونٹ کی وصیت راہ خدا مین کی ہی اور یہہ میرے چچا کا بیٹا لشکر ابن الزبیر مین ہی کیا مین اسکو وہ اونٹ دیدون ابن عمر نے کہا یا بُنَیَّ ای بیٹے میرے اللہ کی راہ ہر عمل صالح ہی اگر تیرے باپ نے یہی وصیت اپنے جمل کی راہ خدا عز وجل مین کی ہی تو جب تو کسی قوم مسلمان کو دیکھے کہ وہ کسی قوم مشرکین سے لڑتی ہی تو یہہ اونٹ اُنکو حوالہ کر فان هذا واصحابه فی سبیل غلمان قوم الیهم یضع الطابع

ف حدیث دلیل ہی اسپر کہ لفظ سبیل اللہ ہر عمل صالح کو شامل ہی اگرچہ غالبًا اطلاق اِس لفظ کا غزو وجہاد پر آتا ہی ۲ حدیث جریر مین فرمایا ہی من لا یرحم الناس لا یرحمه اللہ عز وجل یعنی جو کوئی لوگون پر رحم نہین کرتا ہی اللہ بہی اُسپر مہربان نہین ہوتا ہی **ف** مناسبت اِس حدیث کی

ترجمۂ باب سے اسی قدر ہی کہ صغیر کو یا بنیؔ کہنا منجملہ مراحم کے ہی ۳ قبیصہ بن جابر نے عمر کو سنا کہتے تھے جو رحم نہین کرتا وہ رحم نہین کیا جاتا اور نہین بخشا جاتا وہ شخص جو بخشتا نہین اور نہ معاف کیا جاتا ہی وہ شخص جو معاف نہین کرتا اور بچایا نہین جاتا وہ شخص جو نہین بچاتا **ف** حاصل یہہ ہوا کہ ہر شخص کے ساتھہ وہی برتاؤ کیا جاتا ہی جیسا برتاؤ وہ لوگون کے ساتھہ کرتا ہی مثل سائر مین آیا ہی کما تدین تدان پس اگر کوئی شخص راحم غافر عافی واقی ہی تو مرحوم مغفور معفو متوقی ہوگا والا فلا ؀

باب رحم کر اسکو جو زمین مین ہے

۱- جابر نے عمر سے روایت کیا ہی لا یرحم من لا یرحم ولا یغفر من لا یغفر ولا یتاب علی من لا یتوب ولا یوقی من لا یتوقی اس اثر کا ترجمہ گذر چکا ۲ معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے راوی ہین کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا اے رسول خدا مین بکری ذبح کرتا ہون مجھے اسپر رحم آتا ہی یا یون کہا کہ مین بکری پر رحم کرتا ہون کہ اسکو ذبح کرون فرمایا الشاة ان رحمتہا رحمک اللہ دو بار اسی طرح کہا یعنی اگر تجھکو بکری پر رحم آتا ہی تو اللہ تجھپر رحم کریگا **ف** یہہ دلیل ہی اس پر کہ راحم ذی حیات نزدیک اللہ کے مرحوم ہوتا ہی اللہم ارحمنا ۳ ابوہریرہ کہتے ہین مینے صادق مصدوق ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے لا تنزع الرحمة الا من شقی چھینی نہین جاتی رحمت و مہربانی مگر شخص بدبخت سے ۴ جریر نے رفعاً کہا ہی من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ اس کا ترجمہ گذر گیا بوجہ سند دیگر مکرر آئی ہی ؀

باب رحمت عیال کا

۱- حدیث انس بن مالک مین آیا ہی کہ حضرت ارحم مردم تھے ساتھہ عیال کے آپ کا ایک فرزند شیرخوار تھا ناحیۂ مدینہ مین شوہر اسکی دودھ پلانے والی کا آہنگر تھا ہم اسکے پاس جایا کرتے اسکا گھر اذخر سے دخان دار ہوتا حضرت اس بچے کو پیار کرتے اور سونگھتے ۲ ابوہریرہ

کہتے ہین حضرت کے پاس ایک مرد آیا اُسکے ساتھہ ایک بچہ تہا وہ اُس بچے کو لپٹائے لیتا تہا فرمایا کیا تجکو اسپر رحم آتا ہی کہا ہان فرمایا اللہ ارحم بک منک بہ وھو ارحم الراحمین ف یعنی اللہ کی رحمت تجہپر تیری رحمت سے اس بچے پر زیادہ تر ہی حدیث دلیل ہی رحمت عیال پر خلق کو عیال اللہ کہتے ہین کیونکہ رب سارے خلق کا اللہ ہی اور اللہ ارحم الراحمین ہی تو اُسکا رحم سب لوگون کو شامل و عام ہی وللہ الحمد اور کامل ظہور اِس مرحمت کا دِن آخرت کے ہوگا کیونکہ یہان سب مین ایک رحمت ہی اور وہان اس رحمت سمیت سو رحمتین ہونگی وللہ الحمد والمنۃ

باب رحمت بہائم کا

١- حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہی کہ ایک آدمی راہ مین چلا جاتا تہا اُسکو زور کی پیاس لگی اُسنے ایک کنوان پایا وہ اُسمین اُترا اور پانی پیا پہر باہر نکلا ایک کُتے کو زبان نکالے دیکہا کہ ماری پیاس کے مٹی کہاتا تہا اُس شخص نے کہا اس کُتے کو بہی ویسی ہی پیاس لگی ہی جیسی پیاس مجکو لگی تہی کنوئین مین اُتر کر اپنا موزہ پانی سے بہرا اور اُسکو دہن سے پکڑ کر اُس کُتے کو پلایا اللہ نے اُسکا شکر مانا اور اُسکو بخشدیا کہا ای رسول خدا کیا ہمکو بہائم مین اجر ہی فرمایا فی کل ذات کبد رطب اجر یعنی ہر جگر تر مین ثواب ہی ف یہہ بیان ہی اللہ کی نکتہ نوازی کا بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ٢ ابن عمر رفعًا کہتے ہین کہ معذب ہوئی ایک عورت پیچہے ایک بلّی کے اُسکو باندہ رکہا تہا یہانتک کہ ماری بہوک کے وہ مرگئی یہہ عورت اُسکی وجہ سے دوزخ مین گئی واللہ اعلم اُس سے کہا گیا کہ نہ تو تو نے اسکو کہلایا اور پلایا جبکہ باندہ رکہا تہا اور نہ تو نے اُسکو چہوڑ دیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہاتی ف یہہ ذکر ہی اللہ کی نکتہ گیری کا بحکم ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ٣ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی ارحموا ترحموا واغفروا یغفر اللہ لکم یعنی رحم کرو کہ تمپر رحم کیا جائے اور قصور معاف کرو کہ اللہ تمکو بخشے خرابی ہی واسطے اقماع

قول کے یعنی بات سُنکر یاد نہین رکھتے خرابی ہی واسطے اصرار کرنے والون کے جو اپنے فعل پر جمے ہوئے ہین اور وہ جانتے ہین ۲ ہم حدیث ابو امامہ مین رفعا آیا ہی من یرحم ولو ذبیحة رحمه الله یوم القیامة یعنی جو شخص رحم کرتا ہی اگرچہ ذبیحہ پر ہو تو رحم کریگا اُسکو اللہ دن قیامت کے ف ذبیحہ پر رحم کرنا اس طرح ہوتا ہی کہ اُسکو تیز چھری سے ذبح کرے کُند آلہ سے بسمل کر کے نچھوڑے کہ جان اُسکی سختی سے دیر مین نکلے دوسری حدیث مین آیا ہی اذا قتلتم فاحسنوا القتلة ؎

باب چڑیا کے انڈے ئے لینا

۱۔عبد اللہ کہتے ہین حضرت ایک منزل مین اُترے ایک مرد نے انڈے حُمَّرہ کے لے لئے وہ ایک طائر ہی مثل کنجشک کے حُمَّرہ آئی حضرت کے سر مبارک پر اڑنے لگی فرمایا تم مین سے کِس نے اسکو انڈے لیکر ستایا ہی ایک مرد نے کہا مینے اِسکے انڈے لئے ہین فرمایا پھیر دے اُسپر رحم کیا

باب پرندہ کا پنجرہ مین رکھنا

۱۔ہشام بن عروہ کہتے ہین ابن الزبیر مکہ مین تھے یعنی وہان کے خلیفہ اور اصحاب حضرت چڑیون کو قفص مین اُٹھاتے تھے ف اس مین دلیل ہی جواز حبس طیر پر اقفاص مین ہ

طوبی لطیر هن فی الاقفاص	ادرکن دولة صحبة القناص
ادرکن صیادا ملیحا باسما	فنسین حسن تبسم القراص

۲۔انس کہتے ہین حضرت داخل ہوئے ایک بیٹا ابو طلحہ کا دیکھا اُسکو ابو عمیر کہتے تھے اُسکی ایک چڑیا تھی نغیر نام جس سے وہ کھیلتا تھا فرمایا یا ابا عمیر ما فعل او این النغیر ف ظاہر سیاق یہہ ہی کہ اُس بچے پر بابت لعب بالطیر کے کچھہ انکار نفرمایا ؎

باب اچھی بات کا پہنچانا لوگون مین

۱۔ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کو سُنا فرماتے تھے کذاب نہین ہی وہ شخص جو لوگون

مین صلح کرائے اور اچھی بات کہے یا پہنچائے کہا مینے نہین سُنا کہ رخصت دی ہو حضرت نے کسی جھوٹ
مین جو لوگ بولتے ہین مگر تین امر مین ایک اصلاح بین الناس دوسرے بات کرنا مرد کا اپنی جورو سے
تیسرے بات کرنا جورو کا اپنے شوہر سے ؛

باب جھوٹ بولنا اچھا نہین ہے

۱- حدیث عبد اللہ مین رفعًا آیا ہو لازم پکڑو تم سچ بولنا سچ راہ دکھاتا ہی طرف نیکی کے اور نیکی
راہ دکھاتی ہی طرف جنت کے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق لکھا
جاتا ہی یعنی بڑا سچا اور بچو تم جھوٹ بولنے سے جھوٹ راہ دکھاتا ہی طرف فجور کے اور فجور راہ دکھاتا ہی
طرف آگ کے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہی یہانتک کہ لکھا جاتا ہی نزدیک اللہ کے بڑا جھوٹا ۲
عبد اللہ نے کہا درست نہین ہی جھوٹ نہ جد مین اور نہ ہزل مین اور نہ یہہ کہ وعدہ کرے کوئی تم مین کا
اپنی بیٹی سے کسی شئی کا پھر وفا نکرے اُسکو یعنی اپنی اولاد سے بھی جھوٹی بات نکہے پھر کسی غیر کا کیا ذکر ہی

باب صبر کرنا لوگون کی ایذا رسانی پر

۱- حدیث ابن عمر مین فرمایا ہو وہ مومن جو لوگون سے ملتا جلتا رہتا ہی اور اُنکی ایذا رسانی پر صبر
کرتا ہو وہ بہتر ہی اُس شخص سے جو لوگون سے مخالطت نہین کرتا ہو اور نہ اُنکی ایذا پر صابر ہو ؛

باب صبر کرنا اذیٰ پر

۱- حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہی نہین ہو کوئی شخص یا کوئی شئی صابر تر اذیٰ پر جسکو وہ سُنتا ہے
اللہ عز وجل سے وہ تو اُسکے لئے ادعا ، ولد کا کرتے ہین اور وہ اُنکو عافیت مین رکھتا ہو اور رزق
دیتا ہی ۲ عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے ایک تقسیم کی جس طرح کہ بعض تقسیم کیا کرتے تھے ایک مرد نے
انصار مین سے کہا واللہ یہہ وہ قسمت ہی جس سے ارادہ وجہ اللہ کا نہین کیا گیا مینے کہا مین
یہہ بات حضرت سے کہونگا مین پاس حضرت کے آیا آپ اصحاب مین تھے مینے کان مین یہہ ذکر

کہدیا حضرت پرشاق گذرا اور آپکا چہرہ بدل گیا اور غضب مین آگئے یہانتک کہ مینے چاہا کہ مین آپ کو خبر نکرتا پہر فرمایا قد اوذی موسیٰ باکثر من ذلک فصبر یعنی موسیٰ علیہ السلام کو اِسسے بھی زیادہ ستایا گیا تہا اُنہون نے صبر کیا؛

باب آپس مین صلح کرادینا

ا - ابو الدرداء رفعًا کہتے ہین کیا خبر ندون مین تمکو ایسے درجہ کی جو افضل ہو نماز و روزہ و صدقہ سے کہا ہان فرمایا صلاح ذات البین اور فساد ذات البین کا سر مونڈنے والا ہو ۲ ابن عباس نے کریمہ اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم مین کہا ہو کہ یہہ تحریج ہو طرف سے اللہ کے بندون پر کہ اللہ سے ڈرین اور آپس مین میل کرین؛

باب جھوٹ بولنا کسی شخص سے اور وہ اُسکو سچا جانے

ا - سفیان بن اُسید حضرمی رفعًا کہتے ہین بڑی خیانت ہو کہ تو اپنے بہائی سے ایک بات کہے وہ تو تجکو سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بولے؛

باب بہائی سے کسی شئی کا وعدہ کرکے خلاف کرنا

ا - ابن عباس نے رفعًا کہا ہو مت جھگڑ اپنے بہائی سے اور دل لگی نکر اُس سے اور نہ کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو خلاف کرے؛

باب طعن کرنا انساب مین

ا - حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہو دو شعبہ ہین جنکو میری امت نہین چھوڑتی ہو ایک نیاحت یعنی آواز سے رونا مُردون پر دوم طعن کرنا انساب مین یعنی کسی کی ذات مین نقصان نکالنا ف یہہ حدیث ایک معجزہ ہو اِس لئے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی اب تک غالبًا پایا جاتا ہو؛



باب دوست رکھنا آدمی کا اپنی قوم کو

۱۔ فسیلہ نے کہا میرے باپ سے مینے سُنا کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت سے کہا کیا یہہ بھی عصبیت ہی کہ آدمی اپنی قوم کی مدد ظلم پر کرے فرمایا ہان ؛

باب مرد کا ہجرت کرنا

۱۔ عوف بن حارث مان کی طرف سے برادر عایشہ تھے وہ کہتے ہین کہ عایشہ سے کہا کہ ابن الزبیر نے ایک بیع مین یا ایک عطا مین جو عایشہ نے اُنکو دی تھی کہا ہی کہ واللہ عایشہ باز رہین ورنہ مین اُنپر تنگی کرونگا عایشہ نے کہا آیا ابن الزبیر نے یہہ بات کہی ہی کہا ہان عایشہ نے کہا مینے اللہ کی نذر مانی ہی کہ مین ابن الزبیر سے کبھی ایک بات بھی نکرونگی ابن الزبیر نے مہاجرین سے سفارش کرانا چاہا جبکہ عایشہ کی جُدائی کو زمانہ دراز گذرا عایشہ نے کہا واللہ مین کسی کی سفارش ہرگز قبول نہین کرنے کی اور اپنی نذر کو ہرگز حانث نکرونگی جب ابن الزبیر پر زمانہ دراز گذرا مسور بن مخرمہ وعبد الرحمن بن اسود مردم بنی زہرہ سے گفتگو کی اور کہا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تم دونون نزدیک عایشہ کے جاؤ اُنکو یہہ بات کب درست ہی کہ وہ میری قطیعت کی نذر مانین یہہ دونون اپنی اپنی چادر اُوڑھ کر چلے اور عایشہ سے اذن چاہا اور کہا السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم آئین عایشہ نے کہا آؤ کہا ہم دونون آئین ای ام المومنین کہا ہان تم سب اندر آؤ عایشہ کو یہہ معلوم نتہا کہ ان دونون کے ہمراہ ابن الزبیر بھی ہین جب یہہ اندر گھر کے آئے ابن الزبیر نے پردہ مین جاکر عایشہ سے معانقہ کیا اور رو کر اُنکو قسم دلانے لگے اور مسور وعبد الرحمن نے بھی عایشہ کو قسم دلائی کہ تم اِنسے بات کرو اور قبول کرو اور کہنے لگے تم جانتی ہو کہ حضرت نے منع فرمایا ہی جُدائی سے اور آدمی کو حلال نہین ہی کہ وہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ جُدا رکھے جب تذکیر وتحریج بہت کی تب عایشہ نے بھی اُنکو تذکیر

فرمائی اور رونے لگین اور کہا مینے نذر مانی ہی اور نذر سخت ہی وہ پیچھے پڑے رہے یہانتک کہ عائشہ
نے ابن الزبیر سے بات کی پہر اپنی نذر کے بدل مین چالیس گردنین آزاد کین پہر وہ بعد آزادگی
چہل رقبہ کے یاد کرکے اتنا روتین کہ انکی اوڑہنی اُنکے آنسوؤن سے تر ہو جاتی

باب ہجران مسلم کا

۱- حدیث انس بن مالک مین رفعًا آیا ہی کہ باہم بغض نکرو اور حسد نکرو اور ایک دوسرے سے پُشت
نہ پہیرو اللہ کے بندے آپس کے بہائی ہو جاؤ مسلمان کو درست نہین کہ اپنے بہائی کو تین رات
سے زیادہ جُدا رکہے ۲ ابو ایوب کا لفظ رفعًا یہہ ہی حلال نہین ہی کسی کو کہ جُدا رکہے اپنے بہائی کو
تین رات سے زیادہ دونون ملاقات کرین پہر یہہ مُڑ کے اور وہ مُڑ کے بہتر اِن دونون مین وہ ہی جو
ابتدا السلام کرے ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہی آپس مین بغض نکرو اور منافست یعنی حسد نکرو
اللہ کے بندے برادر یکدیگر ہو ۴ انس رفعًا کہتے ہین مودت نکی دو شخصون نے اللہ کے لئے یا اسلام
کے لئے پہر جدائی ڈالی درمیان اُن دونون کے اول گناہ نے جسکو ایک اُنمین کا حادث کرے
۵ ہاشم بن عاصم انصاری ابن عم انس بن مالک جنکے باپ دِن اُحد کے مارے گئے تہے
وہ رفعًا سمعًا کہتے ہین حلال نہین ہی کسی مسلمان کو کہ قطع کرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ
وہ دونون پہرنے والے ہوتے ہین حق سے جبتک کہ اپنے صرام یعنی قطع پر رہین اور جو اُنمین اول
رجوع کرتا ہی اُسکا سبق فیئ کفارہ اوسکے گناہ کا ہوتا ہی اور اگر دونون اسی صرام پر مر گئے تو
دونون جنت مین کبہی نجاوینگے اور اگر سلام کیا اُسپر اور اُسنے اُسکی تسلیم کو قبول نکیا تو فرشتہ
جواب اُسکے سلام کا دیتا ہی اور دوسرے کا جواب شیطان دیتا ہی ۶ عائشہ کہتی ہین حضرت نے
مجہسے فرمایا مین تیرے غصے اور رضا کو پہچانتا ہون کہا کیونکر اور کس طرح آپ پہچانتے ہین فرمایا
تو جب خوش ہوتی ہی تو کہتی ہی بلی و رب محمد اور جب تو غصے مین ہوتی ہی تو کہتی ہی و رب ابراہیم

عائشہ نے کہا سچ ہی مین نہین چھوڑتی مگر نام تمہارا ؛

باب چھوڑنا اپنے بھائی کا یکسال تک

۱- حدیث ابو خراش سلمی مین فرمایا ہی جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو یکسال تو یہہ برابر اُسکے خون بہانے کے ہی ۲ ایک صحابی نے قبیلۂ اسلم کے رفعًا کہا ہی کہ جُدائی مسلمان کی یکسال تک مثل اُسکے خون کے ہی مجلس مین محمد بن المنکدر اور عبداللہ بن ابی عتاب کے عنہ اُنہون نے کہا قد سمعنا ھذا

باب ذکر مہتجرین کا

۱- حدیث ابو ایوب انصاری مین رفعًا آیا ہی کہ حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جُدا رکھے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملاقی ہون دونون پھر منہہ پھیرے یہہ اور منہہ پھیرے وہ اور بہتر اُن مین وہ ہی جو ابتدا بہ سلام کرے ۲ ہشام بن عامر نے رفعًا کہا ہی لا یحل لمسلم یصارم مسلمًا فوق ثلاث لیال فانھما ناکبان عن الحق ما داما علی صراھما وان اولھما فیئا یکون کفارۃ له سبقه بالفیئ وانھما ان ماتا علی صرامھما لم یدخلا الجنة جمیعا **ف** اس حدیث کا ترجمہ پہلے گذر چکا ہی ترجمۃ الباب و سند علیحدہ ہی ؛

باب ذکر شحناء یعنی عداوت کا

۱- ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین لا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا ترجمہ اِسکا پہلے گذر چکا ہی ۲ دوسرا لفظ اِنکا رفعًا یون ہی پائیگا تو بدترین مردم دن قیامت کے نزدیک اللہ کے شخص دو رویہ کو جو آتا ہی پاس اِسکے ایک منہہ سے اور پاس اُسکے دوسرے منہہ سے ۳ تیسرا لفظ اِنکا مرفوعًا یہہ ہی بچو تم گمان سے بیشک گمان اکذب حدیث ہی اور نجش نکرو اور نہ حسد اور نہ بغض اور تنافس اور نہ تدابر وکونوا عباد اللہ اخوانا **ف** نجش یہہ ہی کہ سامان کی تعریف کرے واسطے ترویج کے یا قیمت بڑہا دے اور خریدنا منظور نہو تاکہ دوسرا اُسپر جا پڑے

تدابر سے مراد اعراض کرنا ہی ایک کا دوسرے سے ہم چوتہا لفظ انکا رفعًا یہہ ہی کہ کہولے جاتے ہین دروازے جنت کے دن دوشنبہ و پنجشنبہ کے ہر بندہ جو کسی شی کو اللہ کا شریک نہین کرتا ہی بخشا جاتا ہی مگر وہ مرد جسکے درمیان اور اُسکے بہائی کے دشمنی ہوتی ہی کہتے ہین اِن دونون کو مہلت دو یہانتک کہ باہم صلح کرلین ۵ ابو ذر کہتے تہے کیا بیان نہ کردن مین تمسے وہ جو بہتر ہی واسطے تمہارے صدقہ و صیام سے صلاح ذات البین اور سن رکہو کہ دشمنی مونڈنے والی ہی **ف** یہہ اثر پہلے رفعًا ذکر ہو چکی ہی ۶ ابن عباس نے رفعًا کہا ہی تین چیزین ہین جس کسی شخص مین نہونگی اُسکے اور گناہ بخشدیئے جائینگے جسکو اللہ چاہے گا ایک یہہ کہ مرا اور شریک نکرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو دوسرے یہہ کہ جادوگر نہ تہا تابع جادوگران تیسرے یہہ کہ اپنے بہائی پر کینہ نرکہتا تہا ؎

باب سلام کافی ہوتا ہی صرم یعنی قطع سے

ا - حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی درست نہین کسی شخص کو کہ جدا رکہے مومن کو تین دن سے زیادہ پہر جب اُسپر تین دن گذرے تو اُس سے ملکر اُسپر سلام کرے اگر سلام کا جواب دیا تو دونون شریک اجر ہوئے اور اگر ندیا تو سلام کرنے والا ہجرت سے بری ہوا ؎

باب تفرقہ کرنا درمیان احداث یعنی نوجوانون کے

ا - ابن عمر نے کہا عمر اپنے بیٹون سے کہتے تہے تم جب صبح ہوا کرے تو متفرق ہوجایا کرو ایک گہر مین جمع نہو مجہے تمپر ڈر لگتا ہی کہ باہم قطع کردیا درمیان تمہارے کوئی شر پیدا ہو ؎

باب مشورہ دینا اپنے بہائی کو اگرچہ اُسنے مشورہ طلب نکیا ہو

ا - ابن عمر نے ایک راعی اور غنم کو ایک مکان خراب مین دیکہا پہر ایک بہتر مکان دیکہا راعی سے کہا افسوس ہی تجکو ای راعی تو جگہہ اِن بکریون کی بدل دے مینے حضرت کو سُنا

فرماتے تھے کل راع مسئول عن رعیتہ

باب مکروہ رکھنا بُری مثل کو

۱- حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی ہمارے لئے بُری کہاوت نہین ہی عود کرنیوالا اپنی ہبہ مین جیسے کُتا کہ اپنی قی آپ کہاتا ہے:۔

باب ذکر مکر و فریب کا

۱- ابوہریرہ نے رفعًا کہا ہی المومن غر کریم والفاجر خب لئیم یعنی ایماندار آدمی دہوکے مین آجاتا ہی اور صاحب کرم ہوتا ہی اور بدکار آدمی فریبی اور کنجوس ہوتا ہی **ف** اِس حدیث کو شیخ امام سراج الدین قزوینی نے منجملہ احادیث موضوعہ کتاب مصابیح کے گِنا ہی لکن مخرج اِسکے امام احمد و ترمذی و ابوداؤد ہین اور وارد کرنا امام بخاری رح کا اس حدیث کو اس کتاب مین دلیل واضح ہی اِسپر کہ یہہ حدیث موضوع نہو گی غایت مافی الباب یہہ ہے کہ ضعیف ہو لمعات شرح مشکوۃ مین اس حدیث کے نیچے یہہ افادہ کیا ہی کہ طبع مومن سے غرارت وقلت فطنت للشر اور ترک تجنب از شر محمود ہی اور یہہ کچھہ اُسکے جہل ونادانی و بیوقوفی وحمق کی وجہ سے نہین ہی بلکہ بوجہ کرم وحسن خلق کے ہی اور کبہی یہہ تقریر کیجاتی ہی کہ مومن سلیم الصدر حسن الظن ہوتا ہی اور بواطن امور کا مجرب نہین ہی اُسکو دخائل صدور پر اطلاع نہین ہوتی ہی اور یہہ بات اموردنیا مین ہوتی ہی جنکا تعلق حقوق نفس سے ہی وہ اِن امور مین اہمال انکاری اور بے پروائی کرتا ہی اور کچھہ اہتمام اُنکا نہین رکہتا رہا امر آخرت سو وہ اُسمین بیدار متفطن اور مشتغل باصلاح دین وتزود للمعاد ہوتا ہی معذلک حضرت نے یہہ تنبیہ بہی کردی ہی کہ لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین یعنی از یک سوراخ دوبار گزیدہ نمیشود مطلب یہہ کہ جب ایکبار فریب مین آجاتا ہی تو پہر دوبارہ اُسمین گرفتار نہین ہوتا یعنی اُسکو چاہئے کہ وہ ہمیشہ دہوکے

مین نہ آیا کرے یہہ تعلیم ہی حزم کی رہا منافق سو وہ مکار فریبی دغاباز ہوتا ہی درمیان لوگون کے فساد و مکر و فریب لیکر دوڑتا ہی مفتش و فتّان ہی وہ کسی کی چالاکی اور خدیعت مین نہین آتا ہی اور نہ اپنی جان کے لئے اِسپر راضی ہی انتہی **حکایت** ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہہ عادت تہی کہ جب اپنے کسی غلام کو نمازی عابد پرہیزگار پاتے تو اُسکو آزاد کر دیتے کسی نے کہا یہہ تمکو دہوکا دینے کو دیندار بنتے ہین تاکہ آزادی حاصل ہو نفس الامر مین اس طرح پر نہین ہین کہا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ یعنی جو کوئی ہمکو اللہ کا نام لیکر دہوکا دیگا ہم اُسکے دہوکے مین آجائین گے یہہ اِسلئے کہ ایماندار آدمی نیک گمان ہوتا ہی پہر جو آپ فریب نہین کرتا ہے وہ دوسرے کو بہی فریبی نہین جانتا لہذا اُسکے مکر و خدع مین آجاتا ہی خصوصًا جبکہ وہ اِسکے ربّ کے نام و نشان سے فریب دے واللہُ اعلم

باب سباب کا

۱- ابن عباس کہتے ہین دو آدمیون نے گالی گفتہ کیا عہد حضرت مین ایک نے گالی دی دوسرا چُپ رہا حضرت بیٹھے تہے پہر دوسرے نے جواب دیا حضرت اُٹھہ کھڑے ہوئے کہا آپ اُٹھہ کھڑے ہوئے فرمایا فرشتے کھڑے ہو گئے مین بہی اُنکے ساتھہ اُٹھہ کھڑا ہوا یہہ شخص جبتک خاموش تہا فرشتے اُسکو جواب دیتے تہے جب اِسنے بہی گالی دی تو وہ اُٹھہ کھڑے ہوئے ۲ ایک مرد پاس ام الدرداء کے آیا اور کہا کہ ایک شخص نے تمکو سامنے عبدالملک کے بُرا کہا ہی اُنہون نے کہا کہ ان نؤبن بما لیس فینا فقد طال ما زکینا بما لیس فینا یعنی اگر ہمارا اوپر ساتھہ بُرائی کے ہوا جو کہ ہم مین نہین ہی تو مدت تک ہماری ایسی تعریف بہی ہوئی ہی جو ہم مین نہ تہی ۳ عبداللہ نے کہا جب کوئی آدمی اپنے صاحب سے کہتا ہی کہ تو میرا دشمن ہی تو اُن دو مین سے ایک اسلام سے خارج یا اپنے صاحب سے بری ہو جاتا ہی مگر جس نے توبہ کر لی ؛

باب پانی پلانے کا

۱- ابن عباس نے رفعاً کہا ہی ابن آدم مین تین سو ساٹھہ سُلامی ہین یا استخوان ہین یا جوڑ ہین ہر ایک پر ہر دن مین ایک صدقہ ہی ہر کلمۂ طیبہ صدقہ ہی اور مدد کرنا آدمی کا اپنے بہائی کو صدقہ ہی اور ایک گہونٹ پانی پلانا صدقہ ہی اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہی؛

باب دو دشنام باز جو کہین گناہ اُسکا اوّل پر ہی

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم یعنی گناہ دشنام دہی کا اُسپر ہی جسنے اُن دو مین سے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم نے زیادتی نہین کی ہی ف یعنی ایک گالی کے عوض مین ایک ہی گالی دی ہی اور اگر دو دی ہین تو اب مظلوم ظالم ٹہیریگا

۲- انس کا لفظ رفعاً یہہ ہی المستبان ما قالا فعلی البادی حتی یعتد المظلوم حضرت نے کہا تم جانتے ہو کہ عضہ کیا ہی کہا اللہ و رسول جانین فرمایا ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا تاکہ باہم فساد کرین اور فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے وحی کی ہی کہ ای لوگو تم خاکساری کرو کوئی تمہارا کسی پر بغاوت نہ کرے؛

باب دونون دشنام باز شیطان ہین ایک دوسرے پر دعوی باطل کرتے اور دروغ بندی کرتے ہین

۱- عیاض بن حمار نے کہا ای رسول خدا کوئی شخص مجکو گالی دیتا ہی فرمایا المستبان شیطانان یتہاتران و یتکاذبان اسکا ترجمہ وہی ہی جو ترجمۃ الباب ہی ۲ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہہ ہی کہ اللہ نے مجھے وحی کی ہی کہ تم تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر بغی نکرے اور کوئی کسی پر فخر نکرے میںنے کہا ای رسول خدا بہلا اگر کوئی آدمی گالی دے مجھے ایک اہل مجلس کے روبرو جو مجھسے کمتر ہین اور مین اُسکو جواب دون کیا اسمین مجہپر کچھہ گناہ ہی فرمایا دو دشنام باز دو شیطان

ہین کہ ایک دوسرے پر دعوی باطل کرتے اور ایک دوسرے کو کاذب بتاتے ہین عیاض نے کہا مین حرب تہا واسطے حضرت کے مینے ایک ناقہ قبل اسلام کے بہیجا آپنے قبول نفرمایا اور کہا مین عطا، مشرکین کو مکروہ رکہتا ہون ؛

باب مسلمان کو گالی دینا بُرا کہنا فسوق ہے یعنی اسلام سی خارج ہونا ہے

۱۔ حدیث سعد بن مالک مین رفعاً آیا ہی سباب المسلم فسوق اِس کا ترجمہ وہی ترجمۃ الباب ہی یہہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ فرقہ دشنام بازِ صحابہ اسلام سے خارج ہی ۲ انس نے کہا حضرت فاحش لعّان سبّاب نہ تہے وقت عتاب کے اتنا کہتے ماله ترب جبينه یعنی اِسکو کیا ہوا ہی اِسکا ماتہا مٹی مین ملے یعنی یہہ خوار ہو ۳ عبد اللہ کا لفظ رفعاً یہہ ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر یعنی لڑنا مسلمان سے کفر ہی ۴ ابو ذر نے رفعاً کہا ہی تہمت نہ لگائے کوئی آدمی کسی کو یعنی بدنام نکرے اور نہ کفر کی تہمت لگائے کہ یہہ تہمت اُسی پر پہر کر آتی ہی اگر صاحب اُسکا اس لائق نہین ہوتا ف اسی جگہہ سے رافضی کو نوارہ لعنت کہتے ہین کہ اُسکا تبرّا اُسی پر پہر کر گرتا ہی وللہ الحمد ۵ دوسرا لفظ ابو ذر کا رفعاً یہہ ہی جس نے دعوی کیا سوا اپنے باپ کا اور وہ جانتا ہی تو بیشک کافر ہوا اور جس نے دعوی کیا ایک قوم کا جن مین کا وہ نہین ہی تو بنا رکہی جگہہ اپنی آگ سے اور جس نے کافر کہا کسی شخص کو یا کہا عدو اللہ اور وہ ایسا نہین ہی تو یہہ کہنا اُسی پر لوٹ پڑتا ہی ۶ سلیمان بن صرد نے کہا دو آدمیون نے گالی گلوچ کی سامنے حضرت کے ایک کو اُنمین نہایت غضب آیا یہانتک کہ اُسکا چہرہ پہول گیا اور متغیر ہو گیا حضرت نے فرمایا مجہے ایک ایسا کلمہ معلوم ہی کہ اگر وہ اسکو کہتا تو یہہ اُسکا غصہ جاتا رہتا اُس شخص سے سننے پاس اُسکے جا کر کہا کہ حضرت نے یون فرمایا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ کہا تو مجہمین کوئی بأس دیکہتا ہی مین کیا دیوانہ ہون چلا جا

ف غصہ اسی لئے حرام ہی کہ وقت غصے کے عقل قائم نہین رہتی ہی جنون اور کیا ہی اسی زوال عقل کا نام ہی خصوصًا مقابلہ مین ارشاد آنحضرت کے یہہ کہنا کہ کیا مین دیوانہ ہون اگر دیوانگی نہین ہی تو اور کیا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۷ عبد اللہ نے کہا نہین ہین دو مسلمان مگر انکے بیچ مین اللہ کی طرف سے ایک پردہ ہی جب ایک اُن مین کا اپنے صاحب سے کوئی کلمہ ہُجر کہتا ہی تو اللہ کے پردی کو پھاڑ ڈالتا ہے اور جب ایک نے دوسرے کو کافر کہا تو اُن دو مین سے ایک کافر ہو گیا ف سرعت کرنا تکفیر مسلم مومن مین نہایت بد بات ہی تکفیر کے لئے تصریح کفر درکار ہوتی ہی محققین کے نزدیک تاویل سے کفر نہین آتا خصوصًا مسائل فرعیہ مین تاسیس تکفیر کرنا عجیب قضیۂ حیرت خیز و قصۂ وحشت آمیز ہی آج کل سودا تکفیر و تضلیل کا بہت سستا ما تہہ آتا ہی بائع و مشتری مین ضرور ایک نہ ایک کافر ہو جاتا ہی نسأل اللہ العافیۃ ہان انواع شرک و بدع مکفرہ مین جہل عذر نہین ہو سکتا ہے ؛

باب جس نی لوگون سی دو بدو کلام نہ کیا

۱- عایشہ کہتی ہین حضرت نے ایک چیز کی اور اُس مین رخصت دی ایک قوم نے اُس سے تنزہ کیا یہہ بات حضرت کو پہنچی خطبہ پڑہا اللہ کی حمد کی پہر فرمایا تو مون کا کیا حال ہی کہ ایسی شئ سے تنزہ کرتے اور بچتے ہین جسکو مین کرتا ہون قسم ہی اللہ کی کہ مین اعلم مردم ہون ساتہہ اللہ کے اور سخت تر اُنکا ڈر مین ف حدیث دلیل ہی اسپر کہ جو شخص اُس شئ سے بچے جسکا صدور حضرت سے معلوم ہے اور وہ اوس بچنے کو تقویٰ و طہارت سمجھے تو وہ مبتدع ہی کیونکہ تقویٰ اتباع نبی مین ہوتا ہی نہ ابتداع طباع مین ۲ انس کہتے ہین حضرت کمتر کسی شخص کے روبرو ایسی بات کہتے جو اُسکو بُری لگے ایک دن آپ کے پاس ایک شخص آیا اُسپر اثر زردی کا تہا جب وہ اُٹہہ گیا

آپ نے اصحاب سے فرمایا کاش وہ اس زردی کو دگرگون کر دیتا یا دور کر دیتا؀

باب ایک کا دوسرے کو منافق کہنا کسی تاویل کی وجہ سے

۱- علی کہتے ہین حضرت نے مجکو اور زبیر بن العوام کو بہیجا اور ہم دونون سوار تہے فرمایا جاؤ یہانتک کہ کذا و کذا روضہ تک پہنچو وہان ایک عورت ہی اُسکے ساتھہ ایک خط ہی طرف سے حاطب کے بنام مشرکین تم جاکر اُسکو لے آو ہمنے اُسکو راہ چلتے اونٹ پر اُسکے پایا جہان حضرت نے پتا دیا تہا ہمنے کہا وہ خط کہان ہی جو تیرے ساتھہ ہی کہا میرے ساتھہ کوئی خط نہین ہی ہمنے اُسکی اور اُسکے اونٹ کی تلاشی لی ہمارے صاحب نے کہا ہمکو تو کوئی خط نہین ملتا ہی مینے کہا حضرت نے جہوٹ نہین فرمایا ہی قسم ہی اُسکی جس کے ہاتہہ مین ہی جان میری مین تجکو ننگا کرونگا یا تو خط نکال کر دے اُسنے اپنا ہاتہہ طرف کمر کے بڑہایا اور وہ ایک ازار اُون کی پہنے ہوئے تہی اور خط نکال کر دیا ہم پاس حضرت کے آئے عمر نے کہا حاطب نے اللہ و رسول و مومنین کی خیانت کی مجہے چہوڑ دو کہ مین اسکی گردن ماروں اور کہا تونے یہہ خط کیسا لکہا کہا اور کچہہ بات نہین ہی مگر مین ایمان رکہتا ہون اللہ پر مینے چاہا کہ قوم پر ایک میرا احسان رہے حضرت نے فرمایا ای عمرؓ اِسنے سچ کہا کیا یہہ بدر مین حاضر نہ تہا شاید اللہ نے اُنکی طرف جہانکا اور فرمایا کرو تم جو چاہو تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی ہی عمرؓ کی آنکہون سے آنسو بہے اور کہا اللہ و رسول جانین؀

باب جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا

۱- ابن عمر کا لفظ رفعاً یہہ ہی جس شخص نے اپنے بہائی کو کہا یا کافر تو ایک نے اُن مین سے رجوع بالکفر کیا ۲ دوسرا لفظ انکا رفعاً یون ہی جب دوسرے کو کافر کہا تو ایک اُنمین کا کافر ہوگیا وہ شخص جسکو اِسنے کافر کہا ہی اگر کافر ہی تو یہہ سچا ہی اور اگر ویسا نہین ہی جیسا کہ اِسنے

کہا ہی تو بھی کہنے والا کافر ہو کر پھرا :

باب خوش ہونا دشمنون کا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی کہ حضرت پناہ مانگا کرتے تھے سوء قضا و شماتت اعداء سے ف حصن حصین مین یہہ دعا یون آئی ہی اللھم انی اعوذ بک من جھد البلاء و درک الشقاء وسوء القضاء و شماتۃ الاعداء :

باب اسراف کرنا مال مین

۱- ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی اللہ پسند کرتا ہی تمہارے لئے تین کام اور خفا ہوتا ہی تم پر تین کام سے پسند کرتا ہی تمہارے لئے یہہ کہ عبادت کرو تم اللہ کی اور شریک نکرو ساتھہ اُسکے کسی شیء کو اور پکڑو تم سب رسّی اللہ کی اور خیر خواہی کرو اُس شخص کی جسکو اللہ نے تمہارے امر کا والی کیا ہی اور ناخوش رکھتا ہی واسطے تمہارے قیل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال کو ۲ ابن عباس نے اِس آیت کی تفسیر مین وما انفقتم من شیٔ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین کہا ہی یعنی بغیر اسراف و تقتیر کے :

باب ذکر مُبذّرین کا

۱- ابو العُبیدَین کہتے ہین مینے عبد اللہ سے سوال مبذرین کا کیا کہا یہہ وہ لوگ ہین جو غیر حق مین صرف کرتے ہین ۲ ابن عباس نے کہا مبذرین صرف کرنے والے ہین غیر حق مین یعنی ایسی جگہہ جہان اللہ کی مرضی نہین ہی یہہ وصف امراء و رُؤساء مین ہر جگہہ ہر قرن مین موجود رہا ہی اِلّا ماشاء اللہ اور بعض جاہل مولوی و فقیر بھی اس سرف مین گرفتار ہین :

باب اِصلاح منازل کا یعنی گھرون کی درستی کا

۱- ابن عمر منبر پر کہتے تھے درست کرو اپنے لئے اپنی جگھون کو اور ڈراؤ اِن سانپون کو پہلے

اِس سے کہ وہ تمکو ڈرائین کیونکہ اُنکے مسلمان تمہارے لئیے ظاہر نہونگے اور ہمنے واللہ اُن سے
صلح نہین کی جب سے کہ ہم اُنکے دشمن بنے ہین ؀

باب خرچ کرنا بنیاد مین

۱- خبّاب نے کہا آدمی اجر پاتا ہی ہر شئی مین مگر بنا مین یعنی جو مال عمارت بیوت ونحوہا مین صرف
ہوتا ہی اِسکا کچھہ ثواب نزدیک اللہ کے نہین ہی روپیہ پیسے کا مٹی مین ملانا ہی ؀

باب کام کرنا آدمی کا اپنے مزدورون کے ساتھہ

۱- نافع بن عاصم کہتے ہین ابن عمر نے اپنے بھتیجے سے جو وہط سے آیا تھا کہا تیرے عُمّال کام کرتے
ہین کہا مجھے نہین معلوم کہا اگر تو ثقفی ہوتا تو تو بھی وہ کام کرتا جو تیرے عمال کرتے ہین پھر ہماری
طرف ملتفت ہوکر کہا آدمی جب اپنے عمال کے ساتھہ کام کرتا ہی اپنے گھر مین یا مال مین تو وہ
اللہ عزوجل کے عمّال مین سے ایک عامل ہوتا ہی ؀

باب تطاول کرنا بنیان مین

۱- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ درازی کرین لوگ بنیان مین
ف یہہ حدیث معجزہ روشن ہی اِس زمانہ کا تطاول بنیان دیکھکر یقین ہوتا ہی کہ اب
زمانہ قیام ساعت کا سایہ گستر ہی اشراط اُسکے نمایان ہوگئے **۲** حسن کہتے ہین ہم گھرون مین
حضرت کی بی بیون کے زمانۂ خلافت عثمان بن عفان مین داخل ہوتے اور اُنکی چھتین اپنے
ہاتھہ سے چھو لیتے **ف** اُس زمانہ کے سقوف چار گز سے زیادہ اونچے نہ تھے اب چہار چند
اُسکے بلندی سقف کی رکھی جاتی ہی یہہ سرف وتبذیر مین داخل ہی **۳** داؤد بن قیس کہتے ہین
مینے حجرات دیکھے جرید نخل کے وہ باہر سے بالون کے ٹاٹ سے چھپے ہوئے تھے مین گمان کرتا ہون کہ گھر کا
عرض یعنی صحن دروازہ حجرہ سے گھر کے دروازہ تک قریب چھہ یا سات گز کے ہوگا اور اندر کے

گہرکا اندازہ دس گز ہوگا اور گمان کرتا ہون کہ اونچائی درمیان آٹھہ سات کے ہوگی اسی
کے قریب اور زمین قریب دروازۂ عائیشہ کے کھڑا ہوا وہ مغرب رویہ تھا **ف** ظاہر
سیاق مقتضی اسکا ہی کہ مراد گز سے اِس جگہہ شرعی گز ہوگا جو ایک ہاتہہ کا ہوتا ہی نہ سماری
گز جو قریب دو ہاتہہ کے ہوتا ہی حدیث دلیل ہی قصر بناپر ع بنار اقصر میگوید یعنی مختصر باید
۳ عبداللہ رومی کہتے ہین مین ام طلق کے پاس گیا مینے کہا تمہارے گہر کی چہت بہت
قصیر ہی کہا ای بیٹے امیر المومنین عمر بن خطاب نے اپنے عمال کو لکہا ہی کہ تم اپنی بنار کو طویل
نکرو کہ یہہ تمہارے ایام کی بدی ہی کسی نے کیا خوب کہا ہی **ع**

الا یا صاحب القصر المعلیٰ	ستدفن عن قریب فی التراب
لہا ملک ینادی کل یوم	لدوا للموت وابنوا للخراب

باب جو شخص گہر بنائے

۱۔ حبۃ بن خالد وسواء بن خالد پاس حضرت کے آئے حضرت ایک دیوار یا گہر درست کر رہے
تہے اِن دونون نے آپ کی اعانت کی **۲** قیس بن ابی حازم کہتے ہین ہم پاس خبّاب کے گئے
اُنکی عیادت کرنے کو اُنہون نے سات داغ دیئے تہے کہا ہمارے اگلے یار چل بسے دنیا نے
اُنکو کچہہ نقصان ندیا اور ہمنے وہ کچہہ پایا جس کے لئے ہم کوئی جگہہ نہین پاتے ہین مگر خاک اور
اگر حضرت نے ہمکو منع نکیا ہوتا کہ ہم موت مانگین تو مین موت مانگتا پہر ہم پاس اُنکے دوسری
بار آئے وہ ایک دیوار اپنی بنارہے تہے کہنے لگے مسلم کو ہر شئے کے خرچ کرنے مین اجر ملتا ہے
مگر اُس شئے مین جو خاک مین ملاتا ہی یعنی عمارت مین **۳** ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے گذر کیا اور
مین ایک جہوپڑا اپنا درست کرتا تہا فرمایا یہہ کیا ہی مینے کہا اپنے جہوپڑے کو درست کرتا ہون
ای رسول خدا فرمایا الامر اسرع من ذلک لفظ حدیث کا خُصّ ہی خص کہتے ہین اُس گہر کو

جو چوب و نی سے بنایا جائے ۵

داشت لقمان یکی کریچہ تنگ	چون گلوگاہ نای و سینۂ چنگ
بوالفضولی سوال کرد از وی	کین چہ خانہ ست یک بدست و سہ نی
با دم سرد و چشم گریان پیر	گفت ھذا لمن یموت کثیر

باب ذکر مسکن واسع کا

۱- حدیث نافع بن عبد الوارث مین رفعًا آیا ہی کہ مرد کی سعادت مین سی ہی مسکن واسع وجار صالح ومرکب ہنی

باب بنانا غرفون کا

۱- ثابت ہمراہ انس کے ایک زاویہ مین تھے بالائی غرفہ اتنے مین اذان سُنی نیچے اُترے ثابت بھی اُترے قدم قریب قریب رکھے اور کہا مین ساتھہ زید بن ثابت کے تہا وہ میرے ساتھہ اسی طرح کی چال چلے تھے پھر کہا کہ تونے جانا کہ مین تیرے ساتھہ کیون اس طرح چلا اور مینے یہہ کام کیون تیرے ساتھہ کیا یہہ اسلیئے کہ حضرت بھی چال میرے ساتھہ چلے تھے اور فرمایا تھا کہ تونے جانا کہ مین اس طرح کیون چلا مینے کہا اللہ و رسول جانین کہا اس لئے کہ گنتی ہمارے قدمون کی طلب نماز مین زیادہ ہو؛

باب ذکر نقش بنیان کا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی قائم نہو گی قیامت یہانتک کہ بناوین لوگ گھر مشابہ مراحل کے ابراہیم نے کہا یعنی جامۂ مخطط کے ف یہہ حدیث معجزہ ہی اور اب اسی قسم کے گھر مزخرف ہر جگہہ بنائے جاتے ہین الا ماشاء اللہ ۲ ورّاد کاتب مغیرہ کہتے ہین معاویہ نے مغیرہ کو لکھا کہ تمنے جو حضرت سے سنا ہو وہ مجکو لکھہ بھیجو مغیرہ نے لکھا کہ حضرت پیچھے ہر نماز کے یون کہا کرتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد اور یہہ کہا
کہ منع فرماتے تہے قیل وقال وکثرت سوال واضاعت مال سے اور نہی کرتے تہے عقوق اُمہات
وواٗدبنات ومنع وہات سے ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی نجات ندیگا کسی کو تم مین سے
عمل کہا اورنہ آپکو ای رسول خدا فرمایا اورنہ مجکو مگر یہہ کہ چہپالے اللہ مجکو اپنی رحمت سے سو
تم سیدہے چلے جاؤ اور مقاربت کرو اور صبح وشام عبادت کرو اور کچہہ رات کی تاریکی
مین اور لازم پکڑو میانہ روی کو۔

باب رفق یعنی نرمی کرنیکا

۱۔ عائشہ نے کہا ایک گروہ یہود کا پاس حضرت کے آیا اور کہا السّام علیك مین سمجہہ گئی
مینے کہا علیکم السام واللعنة حضرت نے فرمایا مہلا یا عائشة ان الله یحب الرفق
فی الامر کله یعنی جانے دے ای عایشہ اللہ سارے کامون مین نرمی کو دوست رکہتا ہے
مینے کہا ای رسول خدا کیا تمنے نہین سنا کہ اِنہون نے کیا کہا فرمایا مینے وعلیکم کہدیا ۲ جریر بن عبد اللہ
کا لفظ رفعًا یہہ ہی جو محروم ہوا رفق سے وہ محروم ہوا خیر سے ۳ ابو الدرداء کا لفظ رفعًا یہہ ہی جسکو ملا حصہ
اُسکا رفق سے اُسکو ملا حصہ اُسکا خیر سے اور جو محروم ہوا اپنے حصۂ رفق سے وہ محروم ہوا اپنے حصۂ خیر
سے بہت بہاری شئے ترازو مین دِن قیامت کے حُسن خُلق ہوگا اور بیشک اللہ دشمن رکہتا ہی فاحش
بذی کو ۴ حدیث عائشہ مین فرمایا ہی اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم یعنی لغزش بے صورت دار لوگون
کے درگذر کرو ف یعنی جو لوگ معزز وضعدار ہین اگر اُنسے کوئی لغزش ہوجاوے تو اُنپر الیسا
مواخذہ نکرو جیسا کہ اراذل کے ساتہہ کیا جاتا ہی بلکہ اُنکے ٹہوکر کہانے سے چشم پوشی کرجاؤ
لکن حدود اِس سے مستثنیٰ ہین مراد عثرات سے محقرات امور ہین ۵ انس نے رفعًا کہا ہی نہین
ہوتا ہی خرق کسی شئے مین لکن اُسکو عیب دار کردیتا ہی اور اللہ رفیق ہی رفق کو دوست رکہتا ہے ۶ ابو سعید خدری

کہتے ہین حضرت شرم مین کواری لڑکی سے اندر پردہ کے بہی سخت تر تہے اور جب کسی شئ کو مکروہ رکہتے تو ہم آپ کے چہرے مین اُس کراہت کو پہچان لیتے ۷ حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہی کہ ہدی صالح وسمت واقتصاد ایک جزو ہی ستر اجزاء نبوت سے ۸ عایشہ کہتی ہین مین ایک اونٹ پر تہی اُس اونٹ مین صعوبت تہی حضرت نے مجہسے کہا تو رفق اختیار کر کہ وہ جس کسی شئ مین ہوتا ہی اُسکو زینت دیتا ہی اور کسی شئ سے جُدا نہین کیا جاتا لکن اُسکو عیب دار کردیتا ہی ۹ ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہی بچو تم کنجوسی سے کہ اِسنے تمسے اگلون کو ہلاک کیا ہی اُنہون نے خون بہایا اور قطع رحم کیا ظلم ظلمات ہی دن قیامت کے :

باب نرمی کرنا معیشت مین

۱ـ کثیر بن عبید کہتے ہین مین پاس عائشہ کے گیا کہا اِسکو تہام مین اپنے نقاب کو سی لون مین تہامے رہا مینے کہا ای ام المومنین اگر مین باہر نکل کر اُنکو خبر کردون تو وہ اِسکو تمہارا بخل شمار کرینگے کہا ابصر شانك دیکہ اپنے حال کو نہین جدید ہی واسطے اُسکے جو پُرانا نہین پہنتا ہی :

باب بندی کو رفق پر ملتا ہے

۱ـ عبد اللہ بن مغفل نے رفعاً کہا ہی اللہ رفیق ہی رفق کو دوست رکہتا ہی اور دیتا ہی رفق پر وہ جو عنف پر نہین دیتا حمید سے بہی مثل اسکی مروی ہی :

باب تسکین کا

۱ـ حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہی آسانی کرو مشکل مین نہ ڈالو تسکین دو نفرت نہ دلاؤ ۲ ابن عمرو کہتے ہین بنی اسرائیل مین کچہ مہمان آئے گہر مین ایک کُتیا تہی کہا ای کُتیا تو ہمارے مہمانون پر مت بہونکنا اُسکے پیٹ مین پلے چلائے یہہ ذکر سامنے اُنکے نبی کے ہوا کہا ان مثل ھذا کمثل امۃ تکون بعدکم یغلب سفہاء ھا علماء ھا یعنی اسکی کہاوت ایسی ہی جیسے کہ ایک اُمت

بعد تمہارے ہوگی اُس اُمت کے نادان لوگ علماء پر غالب ہونگے **ف** اِس زمانہ آخر مین مصداق اِس مثل کا بخوبی مشہود و موجود ہی ؛

باب خُرق کا

۱- حدیث عائشہ جس مین ذکر صعوبت شتر اور رفق کا ہی پہلے باب الرفق مین گذر چکی ہی اِس مین اتنا زیادہ ہی کہ مین اُس اونٹ کو مارنے لگی اُسپر حضرت نے فرمایا علیك بالرفق فان الرفق لا یکون فی شئ الا زانہ ولا ینزع من شئ الا شانہ ۲ ابو نضرہ نے کہا ہم مین کا ایک شخص تہا اُسکو جابر یا جوئبر کہتے تہے مجکو ایک کام ہوا طرف عمر کے اُنکی خلافت مین سو مین مدینہ پہنچا رات کو اور صبح کو اُنکے پاس گیا مجکو فطنت و لسان تہی یا یون کہا کہ مین گویا تہا مینے دنیا کا ذکر شروع کیا اور اُسکو صغیر کر دکہایا اور اُسکو اس طرح پر چہوڑا کہ وہ کچہ بہی نہ تہی پاس عمر کے ایک مرد سفید موی سفید جامہ تہا جب مین فارغ ہوا اُسنے کہا تیرا ہر قول تیرے لئے مقارب تہا مگر وقوع تیرا دنیا مین تو جانتا ہی کہ دنیا کیا ہی دنیا مین ہمارا بلاغ ہی یا کہا زاد ہی طرف آخرت کے اسی دنیا مین ہمارے اعمال ہین جنکی جزا ہمکو آخرت مین ملیگی پس شروع کیا ذکر دنیا کا ایک مرد نے جو اعلم تر تہا مجہسے مینے کہا ای امیر المومنین یہہ کون شخص پاس آپکے بیٹہا ہی کہا سید المسلمین ابی بن کعب ۳ براء بن عازب نے رفعاً کہا ہی کہ اشرہ شر ہی ؛

باب اِصطناع مال کا

۱- حنش بن حارث اپنے باپ سے راوی ہین کہ ہم مین جب کسی شخص کا گہوڑا بچہ دیتا اور وہ اُسکو نحر کرتا تو کہتا مین اتنا جیون گا کہ اِسپر سوار ہونگا ہمارے پاس عمر کا خط آیا کہ تم اصلاح کرو اُسکی جو اللہ نے تمکو دیا ہی کیونکہ اِس کام مین تنفس ہی ۲ ہشام بن زید نے رفعاً کہا ہی کہ اگر قیامت قائم ہو اور رہا تہہ مین کسی ایک تمہارے کے فسیلہ ہو تو اگر اُس سے بن سکے کہ

وہ کہڑا انہو جبتک کہ اُسکو بُو نلے تو چاہیئے کہ اُسکو لگا دے ۳ عبد اللہ بن سلام کہتے ہین اگر تو سُنے کہ دجّال نکلا اور تو ایک درخت لگانے کو ہو تو جلدی نکر بلکہ اُسکو درست کر لے کیونکہ لوگ بعد اسکے زندہ رہین گے ؞

باب مظلوم کی دُعا کا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی تین دعائین ہین مستجاب دعا مظلوم کی دعا مسافر کی بددعا باپ کی بیٹے پر ؞

باب بندہ کا رزق مانگنا اللہ سے

لقولہ وارزقنا وانت خیر الرازقین ۱- جابر کہتے ہین کہ حضرت منبر پر تہے طرف یمن کے نظر کی اور کہا اللھم اقبل بقلوبھم اور طرف عراق کے دیکہا اور اسی طرح کہا پہر ہر افق کی طرف نظر کی اسی طرح فرمایا پہر کہا اللھم ارزقنا من تراث الارض وبارك لنا فی مدنا وصاعنا

ف برکت مُد وصاع کی اب تک مدینہ مین مشہور ہی یہہ دعا حضرت کی اللہ نے قبول فرمائی ولله الحمد

باب ظلم اندہیرا ہے

۱- جابر بن عبد اللہ نے رفعاً کہا ہی بچو ظلم سے ظلم ظلمات ہی دن قیامت کے اور بچو کنجوسی سے کنجوسی نے ہلاک کیا اُونکو جو تمسے پہلے تہے اور آمادہ کیا اُنکو خونریزی واستحلال محارم پر ۲ ابن عمر کا لفظ رفعاً یہہ ہی الظلم ظلمات یوم القیامۃ ۳ ابو سعید نے رفعاً کہا ہی مومنین جب آگ سے رہائی پائینگے ایک پل پر درمیان جنت ونار کے روکے جاوینگے اُنکے مظالم کا جو دُنیا مین ہوئے تہے قصاص لیا جاویگا یہانتک کہ جب تنقیہ وتہذیب ہوجائیگی تب اُنکو اذن ہوگا جنت مین جانے کا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان محمدؐ کی ایک ایک اُنمین کا زیادہ راہ یاب ہوگا اپنی منزل کا بہ نسبت دنیا کے ۴ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم ظلم سے ظلم ظلمات ہی دن قیامت کے اور بچو تم فحش سے بیشک اللہ دوست نہین رکہتا ہی فاحش متفحش کو اور بچو تم

کنجوسی سے کہ وہ داعی ہوئی تمسے اگلون کی طرف قطع رحم کے اور داعی ہوئی طرف استحلال محارم کے
۵ جابر کا لفظ رفعًا یون ہی ایاکم و الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ و اتقوا الشح فانہ
اھلک من کان قبلکم و حملھم علی ان سفکوا دماءھم و استحلوا محارمھم ترجمہ ان الفاظ
کا پہلے گذر چکا ہی ۶ ابو الضحی کہتے ہین مسروق و شتیر بن شکل مسجد مین مجتمع ہوئے مسجد کے حلقے
اُنکی طرف جھکے مسروق نے کہا ہم نہین دیکھتے کہ یہہ لوگ ہمارے پاس فراہم ہوئے ہون مگر اسی لیے
کہ ہمسے خیر یعنی علم کی سماعت کرین سو یا تو تم عبد اللہ سے حدیث کرو اور مین تمہاری تصدیق کرون
یا مین عبد اللہ سے حدیث کرون اور تم میری تصدیق کرو شتیر نے کہا ای ابا عایشہ تمہین بیان کرو
مسروق نے کہا تو نے عبد اللہ سے سنا ہوگا کہ وہ کہتے تھے دونون آنکھین زنا کرتی ہین اور دونون
ہاتھ زنا کرتے ہین اور دونون پانون زنا کرتے ہین پہر شرمگاہ اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب شتیر نے
کہا ہان مینے بہی اُنکو اسی طرح کہتے سُنا تہا مسروق نے کہا بھلا تو نے عبد اللہ کو یہہ بہی کہتے سنا ہی
کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت جامع تر حلال و حرام و امر و نہی کو اس آیت سے ان اللہ یامر بالعدل
والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ الایۃ کہا نعم و انا قد سمعتہ کہا بھلا یہہ بہی تو نے اُنکو کہتے
ہوئے سنا ہی کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت جلد تر کشایش مین اس قول سے و من یتق اللہ
یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب کہا نعم و انا قد سمعتہ کہا بھلا تو نے یہہ بہی
عبد اللہ سے سُنا ہی کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت سخت تر تفویض مین اس قول سے قل
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کہا ہان مینے اُنسے سُنا ہی ۷ ابو ذر نے رفعًا کہا ہی طرف سے اللہ
تبارک و تعالی کے ای میرے بندو حرام کیا ہی مینے ظلم اپنی جان پر اور حرام کیا ہی اُسکو درمیان
تمہارے سو تم ظلم نکرو ای میرے بندو تم وہ ہو کہ رات دن خطا کرتے ہو اور مین گناہ بخشتا رہتا ہون

اور کچھہ پروا نہین کرتا سو تم مجھسے استغفار کرو مین تمکو بخشدونگا ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مین کھلاؤن تم مجھسے کھانا مانگو مین تمکو کھانا دونگا ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین پہناؤن تم مجھسے کپڑا مانگو مین تمکو پہناؤنگا ای میرے بندو اگر اگلے اور پچھلے اور انس وجن تمھارے اتقی قلب عبد پر تم مین سے ہون تو یہہ کچھہ میری ملک مین زیادتی نکریگا اور اگر افجر قلب مرد پر ہون تو یہہ کچھہ میری ملک مین سے کم نکریگا اور اگر سب کے سب ایک زمین مین جمع ہون اور مجھسے سوال کرین اور مین ہر انسان کو اُنمین سے اُسکا سوال عطا کرون تو یہہ کچھہ میری ملک مین سے کم نکریگا مگر جتنا کہ دریا کم ہوتا ہی ایک بار کے غوطہ لگانے سے خیط کے ای میرے بندو یہہ تمھارے اعمال ہین مینے اِنکو تمپر رکھا ہی سو جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور کچھہ پائے وہ ملامت نکرے مگر اپنی جان کو ابوادریس خولانی جب یہہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنون کے بل ہو جاتے **ف** یہہ حدیث نہایت اشرف و اعلیٰ و اکرم و اولیٰ ہی امام ربانی قاضی القضاۃ قطر یمانی محمد بن علی شوکانی رحمہ نے اس حدیث کی شرح مستقل نثر الجوہر نام لکھی ہی اور ہمنے خلاصہ اُس شرح کا فارسی وار دو مین بذیل بعض رسائل ذکر کیا ہے

باب کفارۂ مریض کا

اغضیف بن الحارث کہتے ہین کہ ایک مرد پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے آیا وہ بیمار تھے کہا امیر کا اجر کیسا ہی کہا تم جانتے ہو کہ تمکو کس چیز مین اجر ملتا ہی کہا مصائب مین جسکو ہم مکروہ رکہتے ہین کہا تمکو اجر تمھارے نفقہ کا راہ خدا مین ملتا ہی اور جو تمپر نفقہ ہوتا ہی پہر آدات پالان کو گنا یہانتک کہ عذار اسپ عربی تک پہنچے پہر کہا ولکن یہہ وصب جو تمھارے اجساد مین پہنچتا ہی اللہ اسکے سبب سے کفارہ تمھارے خطایا کا کرتا ہی ۲ ابو سعید خدری و ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی نہین پہنچتی ہی مسلمان کو کوئی سختی اور بیماری اور فکر و رنج واذی و غم یہانتک کے جو کانٹا اُسکو چُبھتا ہی لکن اللہ

اُس سے کفارہ اُسکی خطاؤن کا کرتا ہی ۳ عبد الرحمن کے باپ سعید کہتے ہین مین ساتھہ سلمان کے تہا
اُنہون نے ایک بیمار کی عیادت کندہ مین کی جب اُسپر داخل ہوئے کہا تجہے خوشی ہو کہ اللہ مومن
کے مرض کو کفارہ اور معذرت کر دیتا ہی اور فاجر کی بیماری جیسے شتر جسکو اُسکے لوگون نے باندہ
رکہا پہر اُسکو چہوڑ دیا اس شتر نے کچہہ نہ جانا کہ کیون اُسکو باندہا اور کیون چہوڑا ۴ حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہی ہمیشہ رہتی ہی بلا مومن و مومنہ کو اُسکے جسد و اہل و مال مین یہانتک کہ وہ ملتا ہے
اللہ عزوجل سے اور نہین ہوتی اُسپر کوئی خطا ۵ یہہ حدیث محمد بن عمرو سے بہی مروی ہی بزیادت
لفظ ولد ۶ ابوہریرہ نے کہا ایک مرد پاس حضرت کے آیا آپ نے فرمایا تجکو ام ملدم نے بہی کبہی
پکڑا ہی اُسنے کہا اُم ملدم کیا ہی فرمایا ایک گرمی ہی درمیان کہال و گوشت کے کہا نہین جب وہ
اُٹھہ کر چلا گیا تو فرمایا جس کو یہہ بات خوش آئے کہ وہ طرف ایک مرد دوزخی کے دیکہے یعنی تو اُسکو
دیکہے معلوم ہوا کہ بالکل بیمار نہونا علامت اہل نار ہی مسلمان کی شان یہہ ہی کہ اُسپر صحت و مرض دونون طاری ہوا کرین

باب عیادت کرنے کا رات کو

۱- خالد بن الربیع کہتے ہین جب حذیفہ بیماری ہوئے اونکے رہط اور انصار نے سنا وہ پاس
انکے جوف لیل یا وقت صبح کے آئے کہا یہہ کون ساعت ہی ہمنے کہا جوف لیل یا وقت صبح
ہی کہا اعوذ باللہ من صباح النار تم میرے لئے کفن بہی لائے ہو ہمنے کہا ہان کہا گران
قیمت کفن نکیا کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ کے بہتری ہی تو اس سے بہتر کفن بدل دیا
جاویگا اور اگر دوسری طرح پر ہی تو یہہ جلد سلب کر لیا جائیگا ابن ادریس نے کہا ہم پاس اُنکے
بعض شب مین گئے تہے ۲ عائشہ نے رفعا کہا ہی جب بیمار ہوتا ہی مومن صاف پاک کر دیتا ہی
اُسکو اللہ جس طرح کہ بہٹی لوہے کی میل کچیل کو پاک صاف کر دیتی ہی ۳ دوسرا لفظ انکا رفعا
یہہ ہی نہین ہی کوئی مسلمان کہ پہنچے اُسکو کوئی مصیبت درد یا بیماری کی لکن اُسکے گناہونکا کفارہ

ہوتا ہی یہانتک کہ اگر کوئی کانٹا لگتا ہی یا کوئی نکبت پہنچتی ہی یعنی اُسکا بہی اجر ملتا ہی ۴ عایشہ بنت سعد نے کہا کہ میرے باپ مکہ مین سخت بیمار ہوئے وہ کہتے ہین حضرت میری عیادت کو آئے مینے کہا ای رسول خدا مین بہت سا مال چہوڑے جاتا ہون اور مین نہین چہوڑتا مگر ایک لڑکی کیا مین دو ثلث مال کی وصیت کرجاؤن اور ایک ثلث چہوڑ جاؤن فرمایا نہین کہا نصف کی وصیت کرون اور نصف واسطے دختر کے چہوڑ جاؤن کہا نہین کہا ثلث کی وصیت کرون اور دو ثلث واسطے اُسکے چہوڑ دون فرمایا الثلث والثلث کثیر پہر اپنا ہاتہہ میرے ماتہے پر رکہا اور میرے چہرہ و شکم پر ہاتہہ پہیرا پہر کہا اللهم اشف سعدا واتم له ہجرته مین ہمیشہ خنکی آپ کے ہاتہہ کی اپنے جگر پر اپنے خیال مین پاتا ہون یہانتک کہ اِسدم تک بہی ؛

باب لکہا جاتا ہی واسطی بیمار کی وہ عمل جو کیا کرتا تہا جبکہ تندرست تہا

۱- ابن عمرو کا لفظ رفعًا یہہ ہی نہین بیمار ہوتا ہی کوئی لکن لکہا جاتا ہی اُسکے لئے مثل اُسکے جو کیا کرتا تہا اور وہ صحیح تہا ۲ حدیث انس ہین فرمایا ہی نہین ہی کوئی مسلمان کہ مبتلا کیا اُسکو اللہ نے اُسکے جسد مین مگر لکہا جاتا ہی واسطے اُسکے وہ عمل جو صحت مین کرتا تہا جبتک کہ وہ تندرست ہو اگر اُسکو عافیت دی تو دہو ڈالا اور اگر قبض کر لیا تو بخشدیا ۳ یہہ حدیث انس سے بطریق دیگر بہی آئی ہی بجائے عافیت لفظ شفا کہا ہی ۴ ابو ہریرہ کہتے ہین تپ پاس حضرت کے آئی کہا مجہے بہیجو پاس اُنکے جو نزدیک تمہارے بہت اچہے ہین حضرت نے پاس انصار کے بہیجدی چہہ راتدن اُنپر تپ چڑہی ہی اُنکو ناگوار ہوا حضرت اُنکے گہرون مین آئے انصار نے شکوہ کیا حضرت ایک ایک کے گہر مین گئے اور اُنکے لئے دعائے عافیت کی جب پہرے آپکے پیچہے ایک عورت لگی کہا قسم ہی اُسکی جسنے تمکو سچ مچ نبی کرکے بہیجا ہی مین انصار مین سے ہون اور میرا باپ بہی انصاری ہی تم میرے لئے بہی دعا کرو جس طرح کہ تمنے انصار کے لئے دعا کی ہی فرمایا

تو کیا چاہتی ہی اگر یہہ چاہتی ہی کہ مین تیرے لئے اللہ سے دعا کرون کہ وہ تجکو معاف کر دے تو دعا کرون اور اگر یہہ چاہتی ہی کہ تو صبر کرے اور تجکو جنت ملے کہا بلکہ مین صبر کرون گی اور مین جنت کو منع نہین کرتی ۵ ابو ہریرہ کہتے ہین نہین پہنچتا مجکو کوئی مرض دوست تر مجکو تپ سے کیونکہ یہہ میرے ہر عضو مین داخل ہوتی ہی اور اللہ عزوجل ہر عضو کو حصہ اُسکا اجر سے دیتا ہی

تا آمدہ بشہر وجود م تپ غمت	اگر مش بسیر کوچۂ ہر استخوان کنم

۶ ابو بجیلہ سے کہا اللہ سے دعا کرو کہا اللھم انقص من المرض ولا تنقص من الاجر کہا دعا کرو دعا کرو کہا اللھم اجعلنی من المقربین واجعل اھلی من الحور العین ۷ عطا بن ابی رباح کہتے ہین ابن عباس نے مجہسے کہا کیا مین تجکو ایک عورت اہل جنت سے نہ دکہاؤن مینے کہا ہان کہا یہہ کالی عورت پاس حضرت کے آئی تہی اُسنے کہا مجہے مرگی آتی ہی اور مین ننگی ہو جاتی ہون تم اللہ سے دعا کرو کہا اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لئے جنت ہی اور اگر تو چاہے تو مین اللہ سے دعا کرون کہ وہ تجکو عافیت دے اُسنے کہا مین ننگی ہو جاتی ہون اللہ سے میرے لئے دعا کرو کہ مین ننگی نہون حضرت نے اُسکے لئے دعا کی ۸ دوسری روایت مین آیا ہی کہ عطا نے کہا مینے ام زفر یعنی اُس عورت دراز قد سیہ فام کو سُلم کعبہ پر دیکہا ہی اور عائشہ نے کہا ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین لگتا مومن کو کوئی کانٹا یا اُس سے اوپر لکن وہ کفارہ ہوتا ہی ۹ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی نہین ہے کوئی مسلمان کہ چبہے اسکو کوئی کانٹا دنیا مین اور وہ امید اجر کی رکہے لکن بدلا ہوتا ہی اُسکی خطاؤن کا دن قیامت کے ۱۰ جابر نے رفعاً کہا ہی نہین ہی کوئی مومن و مومنہ اور نہ مسلم و مسلمہ کہ کسی طرح کا بیمار ہو لکن کم کر دیتا ہی اللہ بسبب اُسکے خطائین اُسکی ؛

باب کیا بیمار کا یہہ کہنا کہ مین بیمار ہون شکایت ہے

۱ ہشام کے باپ کہتے ہین کہ مین اور ابن الزبیر اسماء پر داخل ہوئے قبل قتل عبد اللہ کے دس رات

اور اسماء بیمار تہین عبداللہ نے اُنسے کہا تم آپکو کس طرح پاتی ہو کہا مین بیمار ہون کہا مین موت مین
ہون اسماء نے کہا شاید تو میرا مرنا چاہتا ہی اسی لیئے تو موت کی تمنا کرتا ہی سو مت کر قسم ہی اللہ کی
مین نہین چاہتی کہ مین مرون جب تک دو باتون مین سے ایک بات مجہپر نہو یا تو مارا جاے مین امید
اجر کی کرون یا تو ظفریاب ہو کہ میری آنکھ ٹھنڈی ہو دور رکھ آپکو اس سے کہ عرض کیا جائے
تجہپر ایک خطہ جو تیرے موافق نہو اور تو اُسکو قبول کرے کراہیت موت سے ابن الزبیر کا
مطلب تہا کہ مین مقتول ہون اور میرا قتل تمکو اندوہناک کرے ۲ ابو سعید خدری پاس حضرت
کے آئے آپ تپ مین پڑے تہے آپ کے اوپر ایک قطیفہ تہا اُسپر ہاتھ رکھا حرارت تپ کی
قطیفہ کے اوپر پائی ابو سعید نے کہا ای رسول خدا آپ کو بہت سخت تپ ہی فرمایا ہمارا یہی حال
ہی کہ ہمپر بلا سخت ہوتی ہی اور دُگنا اجر دیا جاتا ہی کہا ای رسول خدا کون لوگ سخت تر ہین بلا مین
فرمایا انبیاء پہر صالحین اُن مین کوئی گرفتار محتاجی ہوتا یہانتک کہ نپاتا مگر ایک عبارت اُسکو کاٹکر
پہنتا یا مبتلائی قمل ہوتا یہانتک کہ وہ اُسکو قتل کرتے اور ایک اُنمین کا بلاء سے نہایت درجہ خوش
ہوتا جیسے کوئی تمہارا عطا سے خوش ہوتا ہی ۵

چہ خوش بود کہ دل تنگ ما درست کرد	خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

باب بیہوش کی عیادت کرنا

۱- جابر بن عبداللہ کہتے ہین مین بیمار ہوا حضرت مع ابو بکر میری عیادت کو آئے دونون پائون
آئے مجہے بیہوش غش مین پایا حضرت نے وضو کرکے وضو کا پانی مجہپر ڈالا مین ہوش مین آگیا دیکھا حضرت
ہین مینے کہا ای رسول خدا مین اپنے مال مین کیا کرون آپ حکم دین میرے مال مین حضرت
نے کچھ جواب ندیا یہانتک کہ آیت میراث نازل ہوئی



باب بچون کی عیادت کرنا

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہین ایک بچہ دختر رسول خدا صلعم کا بیماری ہوگیا اُسکی مان نے آدمی آپکے
حضرت کے بہیجا کہ میرا بچہ موت مین ہے حضرت نے اُس قاصد سے کہا جا اُس سے کہہ ان للّٰہ
ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئ عندہٗ الی اجل مسمی تو صبر کر اور امید اجر کی رکہہ وہ قاصد
گیا اور اُسنے یہہ خبر کہی دختر نے پہر اُسکو بہیجا وہ پہر آیا اور کہا قسم دی ہے کہ آپ تشریف لائین
حضرت معہ چند نفر اصحاب اُٹھہ کہڑے ہوئے اُنہین سعد بن عبادہ بہی تہے حضرت نے بچے کو لیکر
درمیان دونون ہاتہون اپنے کے رکہا اُسکے سینے سے شک کی آواز آتی تہی حضرت کی آنکہون سے
آنسو بہنے لگے سعد نے کہا تم روتے ہو اور اللہ کے رسول ہو فرمایا انما ہی رحمۃ لہا ان اللہ
لا یرحم من عبادہ الا الرحماء

باب اس باب کا ترجمہ نہین ہے

۱۔ ابراہیم بن ابی عبلہ کہتے ہین میری عورت بیمار ہوئی مین پاس اُم الدرداء کے آتا جاتا تہا وہ
مجہسے کہتین تیرے گہر والے کیسے ہین مین کہتا کہ بیمار ہین وہ کہانا منگاتین مین کہاتا پہر آتا اور یہی طرح
کرتا ایک بار جو مین پاس اُنکے گیا تو مجہسے پوچہا تمہاری بی بی کیسی ہے مینے کہا کہ بیماری سے اچہی ہوگئی
کہا مین تو تیرے لئے اسلئے کہانا منگاتی تہی کہ تو یہہ کہا کرتا تہا کہ تیری گہر والی بیمار ہین اب جو
وہ اچہی ہوگئی تو مین تیرے لئے کچہہ نہ منگاؤنگی:

باب عیادت کرنا اعراب کی

۱۔ ابن عباس کہتے ہین حضرت ایک گنوار کے پاس عیادت کے لئے آئے کہا لا باس علیک
طہور ان شاء اللہ تعالیٰ اعرابی نے کہا بلکہ یہہ تو ایک تپ ہے جوش مارنے والی ایک بوڑہے
کلان سال پر کہ اُسکو گور مین لیجاوے فرمایا ہان:

باب عیادت مرضی کا

۱-ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی آج تم مین کون روزہ دار ہی ابو بکر نے کہا مین فرمایا آج تم مین کس نے بیمار کی عیادت کی ابو بکر نے کہا مینے فرمایا کون تم مین آج جنازہ پر حاضر ہوا ابو بکر نے کہا مین فرمایا آج کسنے تم مین سے مسکین کو کہانا کہلایا ابو بکر نے کہا مینے مروان کہتے ہین مجھے یہہ خبر پہنچی کہ حضرت نے فرمایا ما اجتمع هذه الخصال فی رجل فی یوم الا دخل الجنة یعنی جس کسی شخص مین یہہ خصال ایک دن کے اندر جمع ہونگے وہ بہشت مین جائیگا **ف** یہہ چار خصلتین ہین صوم وعیادت مریض وشہود جنازہ واطعام مسکین طالب آخرت اگر چاہے تو انکو ایک دن مین جمع کر سکتا ہی ۲ جابر کہتے ہین حضرت ام السائب کے پاس آئے وہ کانپ رہی تہین یعنی تپ ولرزہ سے فرمایا تیرا کیا حال ہی کہا الحمی اخزاها الله تپ ہی اللہ اسکو رسوا کرے فرمایا چپ تپ کو گالی ندے کہ وہ موسن کی خطاؤن کو اس طرح دور کرتی ہی جس طرح کہ بہٹی لوہے کے میل کو ۳ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی اللہ تعالی کہتا ہی ای ابن آدم مینے تجہسے کہانا مانگا تہا تو نے مجھے نہ کہلایا وہ کہیگا ای رب کس طرح تو نے مجھسے کہانا مانگا اور مینے تجکو نہ کہلایا اور تو رب العالمین ہی اللہ تعالی کہیگا تو نے سجانا کہ فلان بندے نے میرے تجہسے کہانا مانگا تہا تو نے اسکو کہانا ندیا تو نے سجانا کہ اگر تو اسکو کہانا کہلاتا تو اس طعام کو میرے پاس پاتا ای ابن آدم مینے تجہسے پانی مانگا تہا تو نے مجھے نہ پلایا وہ کہیگا ای رب مین کس طرح تجکو پانی پلاتا اور تو رب العالمین ہی اللہ تعالی کہیگا تو نے سجانا اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اس پانی کو نزدیک میرے پاتا ای ابن آدم مین بیمار ہوا تو نے میری عیادت نکی وہ کہیگا ای رب مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور تو رب العالمین ہی اللہ فرمائیگا تو نے سجانا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہوا ہی اگر تو اسکی عیادت کرتا تو اسکو میرے پاس پاتا یا مجکو اسکے پاس پاتا **ف** منقول عنہ مین یہہ حدیث اسی طرح ہی

۴ حدیث ابو سعید مین رفعاً آیا ہی عیادت کرو تم بیمار کی اور ساتھہ جاؤ جنازون کے تمکو آخرت یاد دلائے گی ۵ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی تین چیزین ہین وہ سب حق ہین ہر مسلمان پر عیادت بیمار کی شہود جنازہ کا جواب دینا چھینکنے والے کو جب وہ الحمد للہ کہے لیعنی اگر حمد نکرے تو پھر جواب دینا بھی حق نہین ہے:

باب دعائے شفا دینا عائد کا مریض کو

۱ حمید بن عبد الرحمن کہتے ہین تین شخص نے بنی سعد مین سے مجھسے کہا سب کے سب اپنے باپ سے اور انکا باپ حضرت سے راوی تھا کہ حضرت پاس سعد کے عیادت کو مکہ مین گئے سعد رونے لگے فرمایا تو کیون روتا ہی کہا مجھے ڈر ہی کہ کہین مین مرجاؤن اُس زمین مین جہان سے مینے ہجرت کی ہی حضرت نے تین بار کہا اللھم اشف سعداً کہا میرے پاس بہت مال ہی اور فقط ایک دختر میری وارث ہی کیا مین اپنے سارے مال کی وصیت کرون فرمایا نہین کہا دو ثلث کی کہا نہین کہا نصف کی کہا نہین کہا ثلث کی فرمایا الثلث والثلث کثیر تیرا صدقہ کرنا تیرے مال سے صدقہ ہی اور تیرا نفقہ کرنا تیری عیال پر صدقہ ہی اور جو کچھہ تیری بی بی تیرے طعام مین سے کھائے گی وہ صدقہ ہی اور تو اگر اپنی اہل کو مالدار یا عیش مین چھوڑ جائیگا تو یہہ بہتر ہوگا اس سے کہ تو اُنکو ایسے حال مین چھوڑے کہ وہ لوگون سے ایک ایک مٹھی بھیک مانگین اور ہاتھہ سے اشارہ کیا:

باب فضیلت عیادت مریض کی

۱- ابو اسماء کہتے ہین جو کوئی عیادت کریگا اپنے بھائی کی وہ خرافہ جنت لیعنی سبزہ زار بہشت مین ہوگا مینے کہا ابو قلابہ سے خرفہ جنت کیا ہی کہا میوہ چینی مینے کہا ابو اسماء راوی اس حدیث کے کس سے ہین کہا ثوبان سے اور ثوبان حضرت سے ۲ یہہ حدیث اسی کے لگ بھگ دوسرے طریق سے بھی ابو اسماء رحبی نے ثوبان سے رفعاً روایت کی ہی:

باب بات چیت کرنا بیمار و عائد کا

۱۔ عبد الحمید بن جعفر کہتے ہین کہ ابو بکر بن حزم و محمد بن المنکدر نے مع چند اہل مسجد کے عمر بن الحاکم بن رافع انصاری کی عیادت کی اور کہا ای ابا حفص ہمکو حدیث کرو کہا مینے جابر بن عبد اللہ کو سُنا کہتے تہے مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے جسنے عیادت کی بیمار کی وہ گُہسا رحمت مین یہانتک کہ جب بیٹہا تو رحمت مین تہم گیا :

باب نماز پڑہنا نزدیک بیمار کے

۱۔ عطا کہتے ہین عیادت کی میری عمر بن صفوان نے اتنے مین وقت نماز کا آیا ابن عمر نے اُنکے ساتہہ دو رکعتین پڑہین اور کہا ہم لوگ مسافر ہین :

باب عیادت کرنا مشرک کی

۱۔ انس کہتے ہین ایک لڑکا یہود کا حضرت کی خدمت کرتا تہا وہ بیمار پڑا حضرت اُسکی عیادت کو آئے اور پاس اُسکے سر کے بیٹہے فرمایا مسلمان ہوجا اُسنے اپنے باپ کی طرف دیکہا وہ بہی پاس اُسکے سر کے تہا اُسنے کہا ابو القاسم کا کہنا مان وہ مسلمان ہوگیا حضرت باہر آئے کہتے تہے الحمد للہ الذی انقذہ من النار

باب بیمار سے کیا کہے

۱۔ عائشہ کہتی ہین حضرت جب مدینہ مین آئے ابو بکر و بلال کو تپ آئی مین پاس اُن دونون کے گئی مینے کہا ای باپ تم کیسے ہو اور ای بلال تم کیسے ہو ابو بکر کو جب بخار چڑہتا تو وہ کہتے ع

والموت ادنی من شراک نعله	کل امرء مصبح فی اهله

بلال کو جب ہوش آتا چلا کر یون کہتے ع

بواد وحولی اذخر وجلیل	الا لیت شعری هل ابیتن لیلة

وھل اردن یوما میاہ مجنۃ	وھل یبدون لی شامۃ وطفیل

عائشہ کہتی ہین مینے آکر یہہ خبر حضرت سے کہی فرمایا اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد وصححھا و بارك لنا فی صاعھا و مُدھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفۃ **ف** حدیث دلیل ہی حب وطن پر اور اِس بات پر کہ اللہ نے حضرت کی دعا سے ساری شکایات آفات آب وہواے مدینۂ طیبہ دور کردیئے اور وہ سب امور مین تلو وصنو مکہ معظمہ ہوگیا الاّ ماشاء اللہ تعالی وللہ الحمد ۲ ابن عباس کہتے ہین حضرت ایک اعرابی پر اُسکی عیادت کے لئے داخل ہوئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی کی عیادت کرتے تو لا باس طھور ان شاء اللہ کہتے اسی طرح اب بہی فرمایا ذالك طھور اُس گنوار کے لٹھ نے کہا کوئی نہین بلکہ یہہ تو ایک تپ ہی جوش مارنے والی ایک بڑی عمر کے بوڑھے پر کہ اُسکو قبر مین لے جائیگی فرمایا فنعم اذا **ف** یعنی اگر تیرے نزدیک یہہ طہور نہین ہی بلکہ ممیت ہی تو اب یہی سہی ۳ نافع کہتے ہین ابن عمر جب کسی مریض پر داخل ہوتے تو پوچھتے کہ جی کیسا ہی اور جب اُسکے پاس سے اُٹھتے تو کہتے خار اللہ لك اِس سے زیادہ اور کچھ نکہتے

باب بیمار کیا جواب دے

۱۔ سعید بن عمرو کہتے ہین حجاج نزدیک ابن عمر کے آیا مین پاس اُنکے تھا کہا تم کیسے ہو کہا اچھا ہون کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہی کہا جس نے حکم دیا ہتیار اُٹھانے کا ایسے دن مین جسمین ہتیار اُٹھانا درست نہین ہی یعنی حجاج نے ؎

باب ذکر عیادت فاسق کا

۱۔ عبد الرحمن بن عمرو بن العاص کہتے ہین لا تعودوا شراب الخمر اذا مرضوا یعنی عیادت نکرو شراب خوارون کی جبکہ وہ بیمار ہون **ف** یہہ اثر دلیل ہی نہی عیادت فُساق پر

کسی قسم کا بہی فسق ہو جبکہ جہر بالفسق کرے ذکر شراب کا اسجگہہ اتفاقی ہے نہ قید نہی ؛

باب عورتون کا مرد مریض کی عیادت کرنا

۱۔ حارث بن عبید اللہ انصاری کہتے ہین مینے ام الدرداء کو دیکہا کہ اونکے پالان پر کچہہ لکڑیان تہین اُنپر پردہ پڑا تہا وہ عیادت کرنے کو ایک مرد کی اہل مسجد مین سے آئی تہین وہ مرد انصاری تہا ؛

باب عائد کو مکروہ ہے کہ گہر کی فضول چیزون کی طرف نظر کرے

۱۔ ابن مسعود ایک مریض پر واسطے عیادت کے داخل ہوئے اُنکے ساتہہ ایک قوم تہی اور گہر مین ایک عورت تہی ایک مرد قوم مین سے طرف عورت کے دیکہنے لگا عبد اللہ نے کہا اگر تیری دونون آنکہین پہوڑ دی جائین تو واسطے تیرے بہتر ہو **ف** معلوم ہوا کہ بیمار وغیرہ کے گہر مین جاکر ادہر اودہر جہانکے تاکے نہین ٥

در خانۂ دوستان گرت جای دہند	بے چشم درآمی و بے زبان بیرون شو

باب آنکہہ دُکہنے کی عیادت کرنا

۱۔ زید بن ارقم کہتے ہین میری آنکہہ دُکہنے کو آئی حضرت نے میری عیادت کی پہر فرمایا اے زید اگر تیری آنکہہ اسی طرح دُکہتی رہے تو تو کیا کریگا کہا صبر و امید اجر رکہونگا فرمایا اگر تیری آنکہہ دُکہتی رہی اور تو صبر و احتساب کریگا تو تیرا ثواب جنت ہوگا ۲ قاسم بن محمدؐ کہتے ہین کہ ایک شخص کی اصحاب محمدؐ مین سے آنکہہ جاتی رہی حضرت نے اُسکی عیادت کی اُسنے کہا مین تو اِن آنکہون سے یہہ چاہتا تہا کہ حضرت کو دیکہتا لکن جبکہ حضرت مقبوض ہوگئے تو اب واللہ مجہے کچہہ خوشی نہین ہے ٥

كنت السواد لناظري فعمي عليك الناظر	من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

۳ انس نے رفعا کہا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جب مبتلا کرتا ہون مین بندے کو اُسکی حبیبتین یعنی ہر دو چشم مین پہر وہ صبر کرتا ہے تو مین عوض اُسکے جنت دیتا ہون ۴ ابو امامہ کا لفظ رفعا یہہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اے ابن آدم جب لے لئے مینے تیرے کریمتین اور تونے وقت صدمہ کے صبر کیا اور امید اجر کی رکہی تو راضی نہین ہوتا مین واسطے تیرے ثواب کو سوائے جنت کے **ف** وعدہ جنت کا اندہے ہو جانے پر بہت سی احادیث مرفوعہ مین آیا ہے وہ حدیثین ترغیب ترہیب وغیرہ مین مذکور ہین اسی طرح ضعف بصر اور یک چشم ہو جانا یا کسی اور مرض چشم مین گرفتار ہونا موجب اجر کثیر کبیر کا ہوتا ہے مگر ہمراہ صبر و احتساب و عدم شکوے کے

باب عیادت کرنیوالا کس جگہہ بیٹھے

۱- ابن عباس کہتے ہین حضرت جب عیادت کرتے نزدیک سر مریض کے بیٹہتے پہر سات بار یون کہتے اسئال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك اگر اُسکی اجل مین تاخیر ہوتی تو وہ اپنے دُکہہ سے چنگا ہو جاتا ۲ ربیع بن عبد اللہ کہتے ہین مین ہمراہ حسن کے قتادہ کی عیادت کو گیا وہ پاس اُنکے سر کے بیٹہے پہر حال پوچہا پہر دعا کی کہا اللھم اشف قلبه واشف سقمه **ف** یہہ دعا جامع ہے واسطے دفع مرض قلب و قالب دونون کے

باب آدمی اپنے گہر مین کیا کرے

۱- اسود کہتے ہین مینے عائشہ سے پوچہا کہ حضرت اپنی اہل مین کیا کیا کرتے تہے کہا اپنے گہر والون کے کام کاج مین لگے رہتے جب نماز کا وقت آتا باہر جاتے ۲ عروہ نے عائشہ سے پوچہا حضرت اپنے گہر مین کیا کیا کرتے تہے کہا جوتہ گانٹہتے اور جو کچہہ مرد گہر مین کام کرتے ہین وہ کرتے ۳ ہشام عن ابیہ کہتے ہین مینے عائشہ سے پوچہا کہ حضرت اپنے گہر مین کیا کام کیا کرتے تہے کہا وہ جو ایک تم مین کا اپنے گہر مین کیا کرتا ہے جوتا گانٹہتے کپڑے مین پیوند لگاتے کپڑا سیتے ۴ عمرہ نے

کہا عائشہ سے کہا گیا کہ حضرت اپنے گہر مین کیا کام کیا کرتے تہے کہا کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ یعنی وہ بہی ایک آدمی تہے اپنے کپڑے مین جوئین دیکہتے اپنی بکری کو دوہتے **ف** یہہ احادیث دلیل ہین اِس بات پر کہ بشر کتنا ہی بڑا ذی رتبہ کیون نہو لکن اپنے گہر کا کام کاج کرنا اور اپنے آرام کے کام اپنے ہاتہہ سے کر لینا واسطے اُسکے سُنت خیر البشر ہی اور عار وانکار کرنا عمل سے خلاف سنت اور منجملہ اسباب کبر ونخوت کے ہی اور داخل تکلف حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وما انا من المتکلفین دنیا مین جتنے حرفے پیشے صنایع واعمال ہین غالبًا انبیاء وصلحاء وعلماء واتقیاء سے ماثور ہین چنانچہ رسالۂ رفو الخرقہ لشرف الحرفہ اِسپر شاہد عدل ہی اب جو کوئی شریف النسب لطیف الحسب اختیار حرفہ وصنعت سے عار رکہتا ہی اُسپر خدا کی مار ہی وہ اسی سبب سے فقر وفاقہ مین مبتلا اور ذلت وخواری سوال وگدائی مین گرفتار ہی اگر محنت ومزدوری کرتا یا کوئی پیشہ اختیار کرتا تو اِس رُسوائی وخواری سے برکران رہتا دین دنیا کی درستی ہاتہہ آتی اللہ کا نیک بندہ سمجہا جاتا ولکن شیاطین نے اکثر مدعیان شرف وعلم کو اپنے دام مکر مین لیکر خسر الدنیا والآخرہ بنا رکہا ہے اور وہ اِس دشمنی ابلیس وذریت ابلیس سے غفلت مین پڑے ہین

باب آدمی جب کسی اپنے بہائی کو دوست رکہے تو اُسکو جتا دیے

۱۔ حدیث مقدام بن معدیکرب مین۔ مرفوعًا آیا ہی کہ جب دوست رکہے ایک تمہارا اپنے بہائی کو تو اُسکو جتا دے کہ مین اُسکو دوست رکہتا ہون ۲ مجاہد کہتے ہین کہ مجہسے اور ایک مرد صحابی سے ملاقات ہوئی اُسنے دونون کندہے میری پس پُشت سے تہام کر کہا سُن لے مین تجکو دوست رکہتا ہون مینے کہا دوست رکہے تجکو وہ شخص جسکے سبب سے تو مجکو دوست رکہتا ہی کہا اگر حضرت نے یہہ نفرمایا ہوتا کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کو دوست

سے کہے تو اُسکو خبر کردے کہ مین تیرا دوستدار ہون تو مین تجکو اِس بات کی خبر نکرتا پہر وہ مجہپر سنگنی کو
عرض کرنے لگا اور کہا میرے پاس ایک جاریہ ہی لکن وہ کانی ہی ۳ حدیث انس مین فرمایا ہے
دوست نہ بنے دو مرد لکن افضل اُنمین وہ شخص ہی جو اپنے صاحب کو زیادہ تر دوست رکھتا ہی

باب جب کسی شخص کو دوست رکھے تو اُس سے نہ جہگڑا کرے اور نہ کچہہ سوال

۱- معاذ بن جبل کہتے تہے تو جب کسی بہائی کو چاہے تو اُس سے مت جہگڑا اور کوئی بدی اُسکے
ساتہہ نکر اور نہ اُس سے کچہہ مانگ شاید کہ تو کوئی اسکا دشمن پائے وہ تجکو وہ خبر دے جو تجہمین
نہین ہی پہر تیرے اور اُسکے بیچ مین جُدائی پڑجائے ۲ حدیث ابن عمرو مین رفعًا آیا ہی کہ جس نے
دوست رکہا کسی بہائی کو لِلہ فی اللہ اور کہا کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو اللہ کے لئے تو وہ دونون
جنت مین جائینگے اور جس نے پہلے اللہ کے لئے اسکو دوست رکہا ہی اُسکا درجہ بلند تر ہے
بسبب اسکی محبت کے اُس شخص پر جسکو دوست رکہا ہے **ف** حبّ فی اللہ کے فضائل بیحد
آئے ہین شاید کہ سارے فضائل اعمال سے یہی عمل افضل تر ہی عرش کا سایہ ملنا جنت مین جانا
تو ادنی بات ہی لکن وجود اسکا اس زمانہ موجود مین عنقا و کیمیا ہو گیا ہی الامن رحمہ اللہ وعلمہ ؛

باب عقل کا محل دل ہے

۱- عیاض بن خلیفہ نے علی کو دن صفین کے سُنا فرماتے تہے عقل دل مین ہی اور رحمت
جگر مین اور رافت طحال مین اور نفس رئہ مین ؛

باب کبر کا

۱- ابن عمرو کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹہے تہے کہ اتنے مین ایک مرد اہل بادیہ مین سے
آیا اُسپر ایک جُبہ سیجان کا تہا وہ آکر حضرت کے سر پر کہڑا ہوا اور کہا تمہارے صاحب نے
ہر سوار کو پست کیا یا یون کہا کہ وہ ہر سوار کا پست کرنا چاہتے ہین اور ہر چرواہے کا

بلند کرنا حضرت نے اُسکا پورا جُبہ پکڑکر فرمایا کہ کیا مین تجھپر لباس بے عقل آدمی کا سا نہین دیکھتا ہون
پھر کہا نبی اللہ نوح علیہ السلام کو جب وفات آئی اپنے فرزند سے کہا مین تجھپر ایک وصیت
بیان کرتا ہون دو باتون کا تجکو حکم دیتا ہون اور دو امر سے منع کرتا ہون ایک حکم کرتا ہون
تجکو لا الہ الا اللہ کا کیونکہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینین ایک پلہ مین رکھی جائین
اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ مین تو وہی پلہ بھاری ہوگا اور اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینین
ایک حلقۂ مبہمہ ہون تو بہی لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ وبحمدہٖ اُس حلقہ کو توڑ دینگے یہہ کلمہ
نماز ہی ہر شئی کی اور اسی کی وجہ سے ہر شئی کو رزق ملتا ہی اور منع کرتا ہون مین تجکو شرک و کبر سے مینے
کہا یا کسی اور نے ای رسول خدا اس شرک کو تو ہمنے پہچان لیا ہی کبر کیا ہی کہا یہہ ہی کہ ہم مین
کسی کے پاس ایک حُلّہ ہو وہ اُسکو پہنے فرمایا نہین کہا کیا یہہ ہی کہ کسی کے پاس ہم مین سے دو
اچھی پاپوش ہون اور اُنکے دو عمدہ تسمے ہون فرمایا نہین کہا کیا یہہ ہی کہ ایک کے پاس دابہ
ہو وہ اُسپر چڑہے فرمایا نہین کہا کیا یہہ ہی کہ ایک کے اصحاب ہون جو پاس اُسکے بیٹھین فرمایا
نہین کہا پھر کیا ہی ای رسول خدا فرمایا سفہ حق کا یعنی حق سے جاہل ہوا اور لوگون کو حقیر جاننے

ف اس حدیث مین فضیلت ہی ہر دو کلمۂ مذکور کی اور مذمت ہی تکبر کی یہہ کبر دو امر
مین بتایا ایک سفاہت حق کا دوم لوگون کو بنظر حقارت دیکھنا اور آپکو بڑا سمجھنا سیجان جمع ہی
ساج کی ساج کہتے ہین طیلسان سبز کو یا تور دار کو گویا کہ کلاہ اُس سے یا اُسی کی نوع سے بنائی
جاتی ہی ۲ یہہ حدیث دوسرے طریق سے بھی بروایت ابن عمرو یون آئی ہی کہ انہ قال یا
رسول اللہ امن الکبر ذلک یعنی جن امور کو ابن عمرو نے اپنے نزدیک کبر سمجھا تھا جیسے عمدہ لباس
پہننا یا عمدہ پاپوش یا عمدہ سواری یا جلسۂ اصحاب حضرت نے اُنکو کبر سے خارج بتاکر سفہ حق
وغمص مردم کو کبر ٹھیرایا ۳۔ ابن عمر کا لفظ حضرت سے یہہ ہی کہ جو بڑا بنا اپنے جی مین یا اترایا

اپنی چال مین وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اُسپر غضبناک ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ منجملہ کبر کے یہہ دو امر بہی ہین اور متکبر مغضوب علیہ ہوتا ہی **۴** حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ اُسنے کبر نہین کیا جسنے اپنے خدمتگار کے ساتہہ کہایا اور گدہے پر سوار ہوکر بازارون مین گیا اور بکری باندہ کر دُہی **۵** صالح بیّاع الاکسیہ یعنی گلیم فروش کی دادی کہتی ہین کہ مینے علی کو دیکہا کہ ایک درہم کی کہجورین مول لین اور اپنے ملحفہ مین رکہین مینے کہا یا کسی اور شخص نے کہ ای امیرالمومنین کسی اور کو دیدو کہ وہ لیچلے کہا ابو العیال احق ان یحمل **۶** حدیث ابو سعید خدری و ابو ہریرہ مین فرمایا ہی عزت میری ازار ہی اور کبریا میری چادر ہی جو کوئی انمین سے کسی چیز کے لئے مجہسے جہگڑیگا مین اُسکو عذاب کرونگا **۷** نعمان بن بشیر بالائی منبر کہتے تہے شیطان کے جال ہین وہ جال اترانا ہی اللہ کی نعمتون پر اور فخر کرنا اُسکی عطا پر اور کبریا کرنا اللہ کے بندون پر اور پیروی کرنا خواہش نفس کی غیر ذات خدا مین یہہ سب چار چیزین ہوئین **۸** ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی حجت کی جنت و نار نے سفیان نے کہا اختصام کیا بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا گہسین گے مجہمین جبّار و تکبر والے جنت نے کہا گہسین گے مجہمین ضعفاء و فقراء اللہ تبارک و تعالے نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہی مین جسکو چاہون تجہسے رحمت کرون پہر دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی مین جسکو چاہون تجہسے عذاب کرون ہر ایک کے لئے تم دونون مین سے بہرنا ہی اُسکا **ف** اس حدیث مین تعیین ہی اہل جنت و نار کی اور وعدہ ہی دونون کے مملو و مشحون کرنیکا نسأل اللہ الجنۃ ونعوذ بہ من النار **۹** عبد الرحمن نے کہا حضرت کے اصحاب منحرف و متماوت نہ تہے اپنی مجلسون مین شعر پڑہتے اور امر جاہلیت کا ذکر کرتے پہر جب اُنمین سے کسی کا ارادہ کسی شئی پر اللہ کے امر سے کیا جاتا تو اُسکی آنکہین پہر جاتین گویا وہ دیوانہ ہی **ف** تماوت کہتے ہین اظہار تخافت و تضاعف کو عبادت و زہد و صوم مین ابن عمر نے

ایک شخص کو سرنگون دیکھہ کر کہا تھا ارفع راسك فان الاسلام لیس بمریض یعنی سر اونچا کر اِسلام کچھہ بیمار نہین ہی ایک شخص کو دیکھا کہ وہ متماوت ہی اُس سے کہا لا تمت علینا دیننا اماتك الله یعنی مت مار ہمارے دین کو اللہ تجھے مارے عائشہ نے ایک شخص کو دیکھا لگتا تہا کہ سخافت سے مرجائے کہا اسکو کیا ہوا ہی کہا یہہ منجملہ قراء کے ہی کہا عمرؓ سید القراء تھے اور جب چلتے تو تیز چلتے اور جب کہتے تو سناتے اور جب مارتے تو دردناک کرتے ۱۰ ابو ہریرہ کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا اور وہ خوبصورت وجمیل تہا اُسنے کہا مجکو جمال محبوب ہی اور مجھے عطا ہوا ہی وہ جو تم دیکھتے ہو یہانتک کہ مین دوست نہین رکھتا ہون کہ مجھسے کوئی فوت ہو اُسنے کہا شراک نعل یا شسع احمر کیا یہہ کبر ہی فرمایا نہین ولکن کبر بطر حق وغمط مردم ہی یعنی حق امر کا رد کرنا اور لوگون کو حقیر جاننا ۱۱ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین رفعاً آیا ہی کہ محشور ہونگے تکبر کرنے والے دن قیامت کے مثل چیونٹیون کے صورت مردمین اُنپر ہر جگہہ سے ذلت چڑہی آتی ہوگی وہ ہانکے جاوین گے طرف ایک قید خانہ جہنم کے جس کا نام بولس ہی چڑہی آیگی اُنپر آگون کی آگ اور پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کا جسکو طینۃ الخبال کہتے ہین **ف** اس حدیث مین انجام اہل کبر کا اور مقام اُنکی بود وباش کا اور غذا اونکی مذکور ہی نسأل الله العافیۃ ؁

باب انتصار کرنے کا ظلم سے

۱۔ عائشہ کہتی ہین کہ حضرت نے اُنسے کہا دونك فانتصری یعنی تو اپنا بدلا لے لے ۲ عائشہ نے کہا حضرت کی بی بیون نے فاطمہ علیہا السلام کو پاس حضرت کے بہیجا اُنہون نے اذن چاہا حضرت پاس عائشہ کے تہے اُنکی چادر مین حضرت نے اذن دیا وہ اندر آئین کہا آپ کی ازواج نے مجکو آپ کے پاس بہیجا ہی وہ آپ سے سوال عدل کا حق مین دختر

ابن ابی قحافہ کے کرتی ہین کہا ای لڑکی کیا تو دوست رکہتی ہی جو مین دوست رکہتا ہون کہا ہان فرمایا تو دوست رکہہ اسکو فاطمہ اُٹھہ کہڑی ہوئین اور جا کر یہہ حال کہا اُنہون نے کہا تم سے کچہہ کام ہمارا نہ نکلا تم پہر جاؤ کہا واللہ مین ہرگز اِس بارہ مین حضرت سے گفتگو نہین کرونگی تب زینب زوج حضرت کو بہیجا اُنہون نے جا کر اذن چاہا حضرت نے اذن دیا زینب نے یہہ حال حضرت سے کہا اور مجکو برا بہلا کہا مین دیکہنے لگی کہ حضرت مجہے اذن دیتے ہین یا نہین تا آنکہ مینے پہچان لیا کہ اگر مین بدلا لونگی تو حضرت کو برا نہ لگے گا مینے زینب کو سنانا شروع کیا کچہہ دیر لگی کہ مینے غالب ہو کر زینب کو ٹہنڈا کر دیا حضرت نے مسکرا کر فرمایا انما ابنة ابی بکر یعنی یہہ ابوبکر کی بیٹی ہی بہلا کب دبے گی اور چوکے گی:

باب ہمدردی کرنا خشک سالی اور گرسنگی مین

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین آخر زمانے مین بہوک نہوگی جسکو وہ پالے وہ عدول نہ کرے جگرہای گرسنہ سے ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہہ ہی کہ انصار نے حضرت سے کہا کہ درمیان ہمارے اور اخوان ہمارے کے نخل کو تقسیم کردو کہا نہین تب اُنہون نے کہا تم ہمکو مونت کی کفایت کرو ہم تمکو تمر مین شریک کرینگے کہا ہمنے سنا اور مانا ۳ ابن عمر کہتے ہین کہ عمر بن خطاب نے عام الرمادہ مین کہا وہ سال نہایت سخت نازلہ تہا بعد اسکے کہ عمر نے امداد عرب مین شتر و گندم و روغن وغیرہ جملہ اریاف سے خوب سی کوشش کی تہی یہانتک کہ ساری اریاف یعنی زمین کشت کاری و باغ کی پہل پہول لائی اونکی اِس جہد سے تب عمر نے کہڑے ہو کر دعا کی اللهم اجعل رزقهم على رؤس الجبال ای اللہ انکا رزق پہاڑ کی چوٹیون پر مستقر کر اللہ نے اُنکی اور مسلمانون کی دعا قبول کی جب مینہہ برسا تو کہا الحمد لله واللہ اگر اللہ اس آفت کو نہ کہولتا مین کسی گہر والون کو اہل اسلام مین سے جو گنجایش رکہتے ہین باقی نہ چہوڑتا لکن اُتنے ہی فقرا اُنپر داخل کرتا کیونکہ ہمکو دو نفر

ہلاک نہین کرسکتے ہین طعام سے جوکہ ایک نفر کو قائم رکہے **ف** یعنی طعام واحد دو کو کفایت کرسکتا ہی اسلئے جس گہر مین جتنے نفر ہوتے اُتنے ہی گنتی کے فقیر وہان مقرر کردیتا کہ اُنکو بہی اپنے ساتہہ کہانا دو ۲ حدیث سلمہ بن الاکوع مین فرمایا ہی صبح نکرے کوئی شخص تم مین کا بعد تیسرے دِن کے اور اُسکے گہر مین کچہہ قربانی مین سے ہو جب سال آیندہ آئی کہا ای رسول خدا کیا اِس سال بہی ہم وہی کرین جو سال گذشتہ مین کیا تہا فرمایا کہاؤ ذخیرہ کرو کہ اُس سال لوگ جہد مین تہے مینے چاہا کہ تم اُنکی اعانت کرو **ف** یہہ سب احادیث دلیل ہین مواسات واعانت پر وقت احتیاج مسلمین کے:

باب تجربہ کا

۱- عُروہ کہتے ہین مین پاس معاویہ کے بیٹہا تہا اُنہون نے جی مین کچہہ کہا پہر چونک اُٹہے اور کہا حلیم نہین ہی مگر تجربہ والا تین بار یہی کہا ۲ سعید کہتے ہین حلیم نہین مگر ٹہوکر کہانے والا اور حکیم نہین مگر تجربہ والا **ف** یعنی جب کوئی راکب امور ہوتا ہی اور بہول بہٹک مین پڑتا ہے تب کہین اُسکو حلم وتجربہ حاصل ہوتا ہی پہر وہ مواضع خطا سے بچنے لگتا ہی ۳ اسکو ابوسعید نے رفعًا بہی روایت کیا ہے:

باب کِسی مسلمان بہائی کو اللہ کے لئے کہانا کہِلانا

۱- علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ اگر مین کچہہ نفر اپنے اخوان مین سے ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کرون تو یہہ دوست تر ہی مجکو اِس بات سے کہ مین تمہارے بازار مین جاکر ایک گردن آزاد کرون **ف** مقصود اس سے فضیلت اطعام ہی بے شبہہ بہوکے کا کہلانا پیاسے کا پلانا اور ننگے کا پہنانا بڑا اجر عظیم رکہتا ہی یہہ کام اُسی شخص سے بنتا ہی جس کو اللہ کی توفیق رفیق طریق ہوتی ہی:

باب حلف جاہلیّت کا

۱-عبدالرحمن بن عوف کہتے ہین مین ہمراہ اپنے اعمام کے حلف مطیبین مین حاضر ہوا مین نہین چاہتا کہ اُس سوگند کو توڑون اگرچہ مجکو لال اونٹ ملین ؛

باب برادری کرنے کا

۱-انس کہتے ہین حضرت نے درمیان ابن مسعود و زبیر کے مواخات کرادی یعنی ایک کو دوسرے کا بہائی ٹہیرادیا ۲ انس بن مالک نے کہا ہی کہ حلف کرادیا حضرت نے درمیان قریش و انصار کے میرے گہر مین جو مدینہ مین تہا

باب اسلام مین حلف نہین ہے

۱-عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین حضرت سال فتح مین درج کعبہ پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا جسکا جاہلیت مین حلف تہا اُسکو اسلام نے زیادہ کی مگر شدت اور نہین ہی ہجرت بعد فتح کے ؛

باب جس نے پانی لیا اوّل باران مین

۱-انس کہتے ہین ہمکو ہمراہ حضرت کے باران پہنچا حضرت نے اپنا کپڑا بدن سے ہٹادیا یہانتک کہ مینہہ آپکو پہنچا ہمنے کہا آپنے یہہ کیون کیا فرمایا لانہ حدیث عھد بربہ یعنی ابہی تازہ پاس سے اپنے رب کے چلا آتا ہی ؎

ازبرِ یار آمدۂ مرحبا	ای نفسِ خرمِ بادِ صبا

باب بکری برکت ہے

۱-حمید بن مالک کہتے ہین مین پاس ابوہریرہ کے اُنکی زمین مین بمقام عقیق بیٹہا تہا اُنکے پاس ایک قوم اہل مدینہ کی دواب پر آئی اور اُتری ابوہریرہ نے کہا میری مان کے پاس جا اور اُس سے کہہ تیرا بیٹا تجکو سلام کہتا ہی اور عرض کرتا ہی کہ ہمکو کچہہ کہلاؤ اُنکی مان

نے تین قرص جو کے اور کچھہ روغن اور نمک ایک رکابی مین رکھہ کر میرے سر پر رکھدیا مین وہ کھانا پاس اُنکے لایا اور سامنے اُنکے رکھدیا ابو ہریرہ نے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی اشبعنا من الخبز بعد ان لم یکن طعامنا الا الاسودان التمر والماء یعنی خدا کا شکر ہے کہ اُسنے ہمارا پیٹ روٹی سے بھرا بعد اسکے کہ ہمارا کھانا نہ تھا مگر کھجور اور پانی قوم نے اُس طعام مین سے کچھہ نپایا جب وہ لوگ پھرے مجھسے کہا ای بھتیجے اپنی بکریون کو اچھی طرح رکھہ اور مٹی کو اُنسے دور کر اور اُنکے تھان کو ستھرا رکھہ اور کسی ایک طرف اُس تھان کے نماز پڑہ کہ یہہ بکریین دواب جنت سے ہین اور قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان میری قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک ایسا زمانہ کہ ایک گلہ گوسفندون کا دوست تر ہوگا طرف صاحب غنم کے خانہ مروان سے ۳ علی مرتضی نے رفعاً کہا ہی کہ بکری کا ہونا گھر مین برکت ہی اور دو بکریان دو برکتین ہین اور تین بکریان تین برکتین ۞

باب اونٹ واسطے اونٹ والون کے عزت ہین

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی سر کفر کا طرف مشرق کے ہی اور فخر و خیلاء یعنی اترانا اہل خیل و ابل و فدادین اہل دبر مین ہی اور سکینہ اہل غنم مین ۲ ابن عباس نے کہا مجھے کتون اور بکریون سے تعجب آتا ہی کہ ایک سال مین کذا و کذا بکریان ذبح ہوتی ہین اور کذا و کذا ہدی مین جاتی ہین اور پھر بکریان اُس سے زیادہ ہوتی ہین اور ایک کتیا کتنے ایک کتے جنتی ہی ۳- ابو ظبیان کہتے ہین عمر بن خطاب نے مجھسے کہا ای ابو ظبیان تیری عطا و داد و دہش کتنی ہی کہا دو ہزار پانسو کہا ای ابا ظبیان تو کھیتی کر اور سایبان لے پہلے اس سے کہ قریش کے لڑکے تمہارے والی ہون اور اُنکے ہوتے ہوئے عطا کچھہ مال نہ گنا جائے ۴ عبدہ بن حزن کہتے ہین اونٹ والون اور بکری والون نے تفاخر کیا حضرت نے فرمایا مبعوث ہوئے موسے

اور وہ راعی غنم تھے اور مبعوث ہوئے داؤد اور وہ راعی غنم تھے اور مبعوث ہوا مین اور مین بکریان چراتا تھا اپنے گھر والون کے اَجیاد مین ؛

باب ذکر اعرابیّت کا

۱- ابوہریرہ نے کہا کبائر سات ہین اول اشراک باللہ اور قتل نفس اور رمی محصنات اور اعراب مین جا رہنا بعد ہجرت کے ؛

باب ذکر ساکن قریٰ کا

۱- ثوبان نے کہا حضرت نے فرمایا ہی لاتسکن الکفور فان ساکن الکفور ساکن القبور احمد نے کہا مراد کفور سے قریٰ ہین یعنی گانون مین مت رہ وہان کا رہنا ایسا ہی جیسے قبر مین رہنا ؏

دِہ مردہِ مرد را احمق کند	عقل را بی نور و بی رونق کند

باب جانا طرف تلاع کے

۱- مقدام کے باپ شریح نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت بادیہ مین بہی جاتے تھے کہا ہان ان تلاع کی طرف جایا کرتے تلاع کے معنی ہین آب راہہا از بالا سوی نشیب تلعہ پشتہ و نشیب کذا فی الصراح ۲ عمرو بن وہب کہتے ہین مینے محمد بن عبداللہ بن اسید کو دیکھا کہ جب سوار ہوتے اور وہ محرم ہوتے تو اپنا کپڑا ہر دو دوش سے گرا دیتے اور اپنی رانون پر رکھتے مینے کہا یہہ کیا ہی کہا مینے عبداللہ کو دیکھا کہ اس طرح کرتے تھے ؛

باب دوست رکھنا کتمان راز کو اور بیٹھنا پاس ہر قوم کے اُن کے اخلاق پہچاننے کو

۱- عمر بن خطاب اور ایک اور شخص انصار کا بیٹھا تھا اتنے مین عبدالرحمن بن عبد القاری

آئے اور اُنکے پاس بیٹھہ گئے عمر نے کہا ہم اُس شخص کو دوست نہین رکہتے جو ہماری بات کہتا پھرے عبدالرحمن نے کہا مین لوگون کے پاس نہ بیٹھون گا عمر نے کہا ہان تو بیٹھہ پاس اِسکے اور اُسکے اور ہماری بات کسی سے نکہہ پہر انصاری سے کہا تو لوگون کو کیا دیکھتا ہی کس کا بعد میرے خلیفہ ہونا بتاتے ہین انصاری نے کچھہ لوگ مہاجرین کے گنے علی کا نام نہ لیا عمر نے کہا لوگون کو ابوالحسن سے کیا ہی واللہ وہ لائق تر ہی انمین اگر اُنپر خلیفہ ہوگا تو اُنکو طریقۂ حق پر قائم کریگا

باب آہستگی کرنا کامون مین

الحسن نے کہا ایک آدمی مرگیا اور ایک پسر و غلام چھوڑ مرا اور اپنے غلام کو اپنے فرزند کی وصیت کرگیا لوگون نے کچھہ کوتاہی اُسکے لیئے نہ کی یہانتک کہ وہ لڑکا جوان ہوا اور بیاہا گیا اُسنے کہا میرا سامان درست کردو کہ مین علم طلب کرون اُسکا سامان تیار کردیا وہ پاس ایک عالم کے آیا اور اُس سے سوال کیا اُسنے کہا جب تو روانہ ہونے کو ہو تو مجھسے کہنا مین تجکو کچھہ سکہادونگا جب وہ گھر سے باہر جانے کو ہوا اُس سے کہا کہ مجھے سکہادے اُسنے کہا اللہ سے ڈر اور صبر کر اور جلدی نہ کر حسن نے کہا ساری خیر اِس تعلیم مین ہی وہ آیا اور نہ تہا کہ وہ اُنکو بہول جاتا کہ یہہ فقط تین باتین تہین جب اپنی اہل کے پاس آیا اور گھر مین اُترا دیکھا کہ ایک شخص سوتا ہی عورت سے الگ اور اُسکی عورت بہی سوتی ہی کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ اِسکا انتظار کرون اپنی سواری کے پاس پہر کر آیا جب چاہا کہ تلوار لے کہا اتق اللہ واصبر ولا تستعجل پہر رجوع کیا اور اُسکے سر پر کہڑا ہوا پہر کہا مین کسی شئ کا انتظار نہین کرتا اپنی سواری کے پاس آیا اور چاہا کہ اپنی تلوار لے پہر اُسکو وہی بات یاد آئی اور پہر کر اُسکے سر پر کہڑا ہوا وہ مرد جاگ اُٹہا اُسنے جب اسکو دیکھا جلدی سے اُٹھہ کر معانقہ کیا اور بوسہ لیا اور پوچھا کہ بعد میرے تمنے کیا پایا کہا واللہ بعد تیرے مینے خیر کثیر پائی واللہ بعد تیرے مینے یہ پایا کہ آج کی رات درمیان تلوار اور تیرے سر کے تین بار مین آیا گیا

مجکو میرے علم نے تیرے قتل سے روک دیا ؛

باب آہستگی کا کامون مین

ف اصل مین ترجمہ باب سابق اور اِس باب کا متحد ہی ا۔عبدالرحمن بن ابی بکر اشج عبدالقیس سے
راوی ہین کہ اشج مذکور نے کہا حضرت نے فرمایا تجہمین دو خُلق ہین جنکو اللہ دوست رکھتا ہی مینے کہا
وہ کیا خُلق ہین ای رسول خدا فرمایا حلم وحیا مینے کہا یہہ پہلے سے ہین یا حال مین ہوئے فرمایا پہلے
سے ہین مینے کہا الحمد للہ الذی جبلنی علی خلقین احبہما اللہ ۲ قتادہ کہتے ہین حدیث کی
مجکو اُس شخص نے جو باقی رہا تہا اُن وفد مین سے جو پاس حضرت کے آئے تہے عبدالقیس سے
اور ذکر کیا قتادہ نے ابا نضرہ کا ابوسعید خدری سے کہ ابوسعید نے رفعًا کہا کہ حضرت نے اشج
عبدالقیس سے فرمایا ان فیك لخصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناءۃ ف پہلی روایت مین
حیا تہا اِس جگہہ انارت ہی حلم سے مراد تحمل اذی ہی اور حیا شرم کو کہتے ہین اور انارت دیر کرنیکو
یہہ خصال بنص نبوی محبوب حضرت ذوالجلال ہین وللہ الحمد ۳ ابن عباس کا لفظ یہہ ہی کہ حضرت
نے اشج عبدالقیس سے کہا تہا ان فیك لخصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناءۃ ۴ ام مزیدہ
عبدی نے کہا اشج آیا وہ چلا یہانتک کہ اُسنے ہاتہہ حضرت کا پکڑ کر چوما حضرت نے اُس سے کہا
ان فیك لخلقین یحبہما اللہ ورسولہ قال جبلا جبلت علیہ او خلقا معی فرمایا لا بل
جبلا جبلت علیہ اُسنے کہا الحمدُ للہِ الذی جبلنی علی ما یحب اللہ ورسولہ خلق و
خصلت ایک چیز ہی مراد خلق سے عادت ہی اِس جگہہ ذکر اُس عادت کا نہین کیا مراد وہی حلم
وانارت ہی لکن اِن خصال کو اشج مین جبلی بتایا اور اللہ ورسول دونون کا دوست رکھنا
اِن دونون خلق کو جتایا اشج نے اُسپر شکر خدا ادا کیا معلوم ہوا کہ جسکی جبلت کسی خلق حسن وخصلت
مستحسن پر ہو اُسکو اللہ کا احسانمند شکر گذار ہونا چاہیے ؛

باب بغی کا

۱- ابن عباس نے کہا اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر بغی کرے تو باغی ہی ریزہ ریزہ ہوگا ۲ حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی حجت کی بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا مجھمین متکبر و متجبر داخل ہونگے جنت نے کہا مجھمین داخل نہونگے مگر ضعفاء و مساکین اللہ نے نار سے کہا تو میرا عذاب ہی مین انتقام لیتا ہون تجھہ سے جس سے چاہتا ہون اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہی مین رحم کرتا ہون تجھسے جسکو چاہتا ہون ۳ فضالہ بن عبید رفعًا کہتے ہین تین شخص ہین جنسے سوال نہوگا ایک وہ مرد جسنے جماعت کو چھوڑ دیا امام کا عاصی ہوا اور عاصی مرگیا اُس سے سوال نہوگا دوم کنیز یا غلام جو اپنے سید کے پاس سے بھاگ گیا تیسرے وہ عورت کہ اُسکا خاوند غائب ہی اور اُسنے مؤنت دنیا کو اُس سے کفایت کیا ہی وہ پیچھے اُسکے بن ٹھن چمک دمک سے نکلی تین اور ہین جنسے کچھہ سوال نہوگا ایک وہ مرد جسنے رداء کبریا وازار عز خدا چھینی اور دوم وہ مرد جسنے شک کیا امر خدا مین سوم نا امید رحمت خدا سے ف مراد عدم سوال سے یہہ ہی کہ یہہ ہر شش اشخاص بلا حساب وکتاب دوزخ مین جائینگے اِن فحاوی کے مطاوی مین ایک طرح کی بغی موجود ہی ۴ بکار کے باپ عبد العزیز اپنے جد سے رفعًا راوی ہین جتنے گناہ ہین دیر کرتا ہی اللہ اُنمین جسکو چاہتا ہی قیامت کے دن تک مگر بغی و عقوق والدین یا قطیعت رحم کہ جلدی کرتا ہی اللہ واسطے اِن کے صاحب کے دنیا مین قبل موت کے ۵ ابو ہریرہ کہتے تھے کوئی تم مین اپنے بھائی کی آنکھہ مین ایک تنکا دیکھتا ہی اور خود اُسکی آنکھہ مین جو جذل یا جزع ہی اُسکو بھولتا ہی ابو عبید نے کہا جذل چوب بلند کلان کو کہتے ہین ف مطلب یہہ ہی کہ دوسرے کا ذرا سا عیب پکڑتا ہی اور اپنا بڑا سا عیب نہین دیکھتا ہندی کی مثل ہی اپنا ٹینٹ نہ دیکھنا اور دوسرے کی پھلی پر عیب لگانا ۶ معاویہ بن قرۃ کہتے ہین مین ہمراہ معقل مزنی کے تھا اُنھون نے راہ سے اذی کو دور کیا مینے

ایک شئ دیکھی اور اُدہر جلدی کی مجھسے کہا تونے یہہ کیون کیا ای ابن اخی مینے کہا مینے تمکو ایک شئ کرتے دیکھا مینے بہی اُسی طرح کیا کہا تونے خوب کیا ای بہتیجے مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے جسنے دور کی چیز ایذا کی راہ سے مسلمانون کے لکہی گئی واسطے اُسکے ایک نیکی اور جسکی ایک نیکی قبول ہوگئی وہ جنت مین جاویگا **ف** مطابقت بعض احادیث باب ہذا کی ترجمۃ الباب سے محتاج نظر غائر ہی:

باب قبول ہدیہ کا

۱۔ حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہی کہ تہادوا تحابوا ہدیہ بہیجو آپس مین تاکہ دوستی ومحبت پیدا ہو ۲ انس کہتے تہے ای میرے بیٹو بدل کرو آپس مین کہ اِسمین بہت دوستی ہوگی درمیان تمہارے

باب قبول نکرنا ہدیہ کا بسبب دخول بغض کی لوگون مین

۱۔ ابوہریرہ کہتے ہین ایک مرد نے بنی فزارہ مین سے حضرت کو ایک ناقہ بہیجا حضرت نے اُسکا عوض کیا وہ شخص خفا ہوا حضرت نے منبر پر فرمایا کوئی ہدیہ بہیجتا ہی مین اُسکا عوض کرتا ہون اُتنا جو میرے پاس ہی وہ خفا ہوتا ہی قسم ہی اللہ کی مین بعد اس سال کے عرب کا ہدیہ قبول نکرونگا مگر قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی سے :

باب حیاء کا

۱۔ ابومسعود نے رفعاً کہا ہی کہ اُس کلام نبوت سے جسکو لوگون نے پایا ہی ایک یہہ کلام ہی کہ جب تو نے شرم نکی تو اب جو تو چاہے سو کر **ع**

بیحیا باش وہرچہ خواہی کن	شرم بگذار وبادشاہی کن

۲۔ حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہی ایمان کچہہ اوپر ساٹھہ یا ستر شعبے ہی افضل شعب لا الہ الا اللہ ہی اور ادنی شعبہ دور کرنا اذی کا راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہی ایمان کا **ف**

معلوم ہوا کہ بیحیا کے ایمان مین خلل رہتا ہی ۳ ابو سعید نے کہا حضرت سخت تر تہے حیا مین کواری لڑکی سے پردہ مین اور جب کسی شئی کو مکروہ رکھتے تو ہم آپ کے چہرہ مین وہ کراہت پہچان لیتے یہہ حدیث پہلے بہی گذر چکی ہے ۴ مثل اسکے ابو سعید سے بطریق دیگر بہی یہہ حدیث مروی ہی ۵ عثمان وعائشہ نے کہا ابو بکر نے حضرت سے اذن چاہا حضرت اُسوقت فراش عائشہ پر لیٹے ہوئے تہے عائشہ کا لحاف یا ازار یا کوئی اور جامہ سبز اوڑہے ہوئے آپنے ابو بکر کو اذن دیا اور اُسی حال پر رہے ابو بکر اپنا کام کر کے چلے گئے پہر عمر نے اذن چاہا اُنکو اذن دیا اُسی حال پر وہ بہی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے عثمان کہتے ہین مین آیا اور اذن چاہا اُٹہہ بیٹہے اور عائشہ سے کہا تو اپنے کپڑے سنبہال لے مینے اپنا کام نکالا اور پہر گیا عائشہ نے کہا ای رسول خدا مینے نہ دیکہا کہ تم ابو بکر و عمر سے گہبرائے جیسے عثمان سے گہبرائے فرمایا عثمان ایک مرد شرمناک ہی مین ڈرا کہ اگر اذن دیتا ہون اور مین اس حال پر ہون تو وہ اپنی حاجت پوری نکر سکے گا ۶ حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہی نہین ہوتی ہی حیا کسی شئی مین لکن اُس شئی کو زینت دیتی ہی اور نہین ہوتا فحش کسی شئی مین لکن اُس شئی کو عیب دار کر دیتا ہی ف یہہ حدیث ایک بار پہلے بہی گذر چکی ہی ۷ سالم اپنے باپ سے راوی ہین کہ حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ اپنے بہائی کو در بارہ حیا وعظ کرتا تہا حضرت نے فرمایا اسکو چہوڑ دے حیا ایمان ہی ف ظاہر یہہ ہی کہ وہ کثرت حیا پر ملامت کرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ اسکو ترک حیا کا وعظ نکر کہ حیا ایمان ہی جتنی حیا زیادہ ہی اُتنا ہی ایمان بڑہا ہوا ہی ۸ ابن عمر کہتے ہین حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ اپنے بہائی کو در بارۂ حیا عتاب کرتا تہا یہانتک کہ گویا یون کہتا تہا کہ مین تجکو مارونگا حضرت نے کہا دعہ فان الحیاء من الایمان ۹ عائشہ کہتی ہین حضرت میرے گہر مین اپنی رانین یا پنڈلیان کہولے ہوئے لیٹے تہے کہ ابو بکر نے

اذن چاہا انکو اذن دیا اُسی طرح وہ بات کرکے چلے گئے پھر عمر نے اذن طلب کیا اُنکو اذن دیا
اسی طرح پر وہ بات کرکے چلے گئے پھر عثمان نے اذن مانگا حضرت اُٹھہ بیٹھے اور اپنے کپڑے
سنوارے محمد بن حرملہ کہتے ہین مین نہین کہتا کہ یہہ ایک ہی دِن مین ہوا تہا بالجملہ عثمان آئے
اور بات چیت کرکے باہر گئے مینے کہا ای رسول خدا ابوبکر آئے تم نہ ہلے اور خبر نہ ہوئے
پھر عمر آئے اُنکے لئے بہی کچہہ بشاشت و مبالات نکی پھر عثمان آئے تم اُٹھہ بیٹھے اور اپنی کپڑے
برابر کئے فرمایا کیا نہ شرماؤن مین جس سے ملائکہ شرماتے ہین:

باب صبح کو کیا کہے

۱ - ابوہریرہ نے کہا ہی حضرت صبح کو یون کہتے تہے اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله
لاشریك له لا اله الا الله والیه النشور اور شام کو یون کہتے امسینا وامسی
الملك لله والحمد لله لاشریك له لا اله الا الله والیه المصیر:

باب غیر کی لئی دعا کرنا

۱ - حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی ان الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف
بن یعقوب بن اسحق بن ابراهیم خلیل الرحمن تبارك وتعالی پھر فرمایا اگر تہما مین
قیدخانہ مین جتنا کہ یوسف تہے پھر کوئی مجھے بُلانے آتا تو مین مان لیتا یوسف کے پاس جب
قاصد آیا تو اُس سے کہا ارجع الی ربك فسأله ما بال النسوة التی قطعن ایدیهن
اللہ کی رحمت ہو لوط پر وہ پناہ پکڑتے تہے طرف ایک رکن شدید کے اپنی قوم سے اُنہون نے
قوم سے کہا ان کان لی بکم قوۃ اواوی الی رکن شدید اللہ نے بعد لوط کے کوئی نبی نہین
بہیجا مگر ثروت مین اپنی قوم کے محمد راوی حدیث کہتے ہین ثروت سے مراد کثرت و منعت ہی:

باب ناخلہ دعا ہے

صراح مین کہا ہی انتحال استقصا کردن وبہتر اگزیدن ا۔عبد الرحمن بن یزید کہتے ہین ربیع ہر جمعہ کو پاس علقمہ کے آتے اگر وہان نہوتے تو آدمی بہیجکر انکو بلاتے ایک بار آئے اور وہ وہان نہ تہے علقمہ مجہسے ملے اور کہا تونے نہین دیکہا کہ ربیع کیا لایا اکثر لوگون کو بلاتا ہی اور وہ کمتر قبول کرتے ہین یہہ اسلئے کہ اللہ عزوجل قبول نہین کرتا مگر ناخلہ کو دعا سے مینے کہا کیا یہہ بات عبد اللہ سے نہین کہی ہی کہا کیا کہا ہی کہا عبد اللہ نے کہا ہی نہین سنتا اللہ سنانیوالے سے اور نہ دکہانے والے سے اور نہ لاعب سے مگر جو داعی بلائے اور دل سے ثابت ہو یہہ ذکر علقمہ سے ہوا کہا ہان اسی طرح ہی:

باب دعا پختگی سی کرین کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنیوالا نہین ہی

۱۔حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ جب دعا کرے کوئی تم مین تو یون نکہے کہ اگر تو چاہے بلکہ عزم سے سوال کرے اور خوب ہی رغبت ہو کیونکہ اللہ پر کوئی شئی جو وہ دیتا ہی عظیم نہین ہوتی ہی ۲ انس کا لفظ رفعًا یہہ ہی جب دعا کرے کوئی تم مین تو عزم کرے دعا مین اور یون نہ کہے اللھم ان شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ **ف** مراد عزم سے جدّ و جہد ہی دعا مین کہ قطعًا و یقینًا مانگے متعلق بمشیت نکرے کیونکہ تعلیق مین ایک طرح کی بی نیازی مدعا سے نکلتی ہے:

باب ہاتھہ اٹھانیکا دعا مین

۱۔وہب نے کہا مینے ابن عمر وابن الزبیر کو دعا کرتے دیکہا وہ ہر دو کف دست منہہ پر پہیرتے تہے **ف** دعا مین رفع یدین کرنا منجملہ آداب دعا کے ہی کچھہ یہہ ضرور نہین ہی کہ جہان کہین حضرت سے دعا کرنا ماثور ہی وہان جب تک صراحت رفع یدین کی نہو تب تک رفع نکیا جائے

۲ عکرمہ کا زعم ہی کہ مینے عائشہ کو سُنا کہ اُنہون نے حضرت کو دیکھا کہ دونون ہاتہہ اُٹھا کر دُعا
کرتے تہے اور کہتے کہ مین نہین مگر ایک بشر تو مجکو عقاب نکرنا جس کسی شخص کو مومنین مین سے
مینے ستایا یا بُرا کہا ہو تو مجکو اُسکے پیچہے عقاب نکرنا ۳ ابو ہریرہ کہتے ہین طفیل بن عمر دوسی
پاس حضرت کے آئے اور کہا ای رسول خدا دوس نے عصیان و انکار کیا تم اللہ سے اُنپر بددعا
کرو حضرت نے رو بقبلہ ہو کر دونون ہاتہہ اُٹھائے لوگون نے گمان کیا کہ آپ اُنپر بددُعا کرینگے
آپ نے کہا اللھم اھد دوسا وائت بھو ۴ انس کہتے ہین ایک سال پانی نہ برسا بعض
مسلمان پاس حضرت کے گئے دِن جمعہ کے اور کہا ای رسول خدا پانی نہین برسا زمین سوکہ
گئی مال تباہ ہو گیا حضرت نے دونون ہاتہہ اُٹھا کر دعا کی آسمان مین کہین بادل دِکہائی
ندیتا تہا ہاتہہ اتنے دراز کئے کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اللہ سے پانی مانگا ہم جمعہ نہ پڑہہ
چکے تہے یہانتک کہ جوان قریب الدار نے ارادہ رجوع کا طرف اپنی اہل کے کیا ایک جمعہ تک
پانی برستا رہا جب دوسرا جمعہ آیا کہا ای رسول خدا گہر ڈہہ گئے اور قافلہ رُک گیا حضرت
سرعت ملالت ابن آدم سے مُسکرائے اور ہاتہہ سے اشارہ کیا اللھم حوالینا ولا علینا
بادل مدینہ سے کہُل گیا ۵ اِسجگہہ وہی حدیث عکرمہ عائشہ سے لکہی ہی جو اوپر گذر چکی قدرے
سند کا تفاوت ہی ۶ جابر بن عبد اللہ کہتے ہین طفیل بن عمرو نے حضرت سے کہا آپ کو کچہہ
ضرورت ہی حصن و منعت کی حصن دوس حاضر ہی حضرت نے انکار کیا کیونکہ اللہ نے انصار کو
ذخیرہ دیا تہا طفیل نے ہجرت کی اور طفیل کے ساتہہ ایک اور مرد نے بہی اُنکی قوم مین سے
ہجرت کی وہ مرد بیمار پڑا اور تنگ دل ہوا یا کوئی کلمہ مشابہ اسکے کہا اُسکو قرن مین لائے
اُسنے ایک مشقص یعنی نصل سہم لیکر اپنی رگ کاٹی اور مر گیا طفیل نے اُسکو خواب مین دیکھا کہا
تجہسے کیا معاملہ کیا گیا کہا مجہے بخشدیا بسبب میری ہجرت کرنے کے طرف حضرت کے کہا

تیرے ہاتھہ کا کیا حال ہی کہا مجھسے یہہ کہا گیا کہ تونے اپنے ہاتھہ کو خود بگاڑ دیا ہم اُسکو درست نکرینگے طفیل نے یہہ قصہ حضرت سے کہا فرمایا اللہم ولیدیہ فاغفر اور دونون ہاتھہ دُعا کے لئے اُٹھائے ۷ انس بن مالک کہتے ہین حضرت پناہ مانگتے تہے اور کہتے اللھم انی اعوذ بك من الکسل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك من الهرم واعوذ بك من البخل ۸ ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی اللہ عزوجل فرماتا ہی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا دعانی **ف** احادیث باب دلیل واضح ہین رفع الیدین فی الدعا اور ترغیب فی الدعا ہین فضائل دعا کے خصوصًا دعوات ماثورہ کے اسقدر ہین کہ ہر مومن کو باعث دعا پر ہوتے ہین اِس علم مین مستقل کتابین تالیف وجمع ہو چکی ہین اخیر تالیف علم دعوات کی کتاب نزل الابرار ہی اور اخصر ادعیہ جس سے کسی مسلمان کو غفلت کرنا زیبا نہین ہی رسالہ اعراس الجنۃ مین مرقوم ہین اور اصح الصحیح ہین:

باب سید الاستغفار کا

۱ شداد بن اوس کہتے ہین حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہہ ہی اللھم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عهدك ووعدك ما استطعت ابوء لك بنعمتك وابوء لك بذنبی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بك من شر ما صنعت جب اِسکو وقت شام کہا اور مر گیا جنت مین گیا یا اہل جنت سے ہوا اور جب اسکو وقت صبح کے کہا اور اُسی دن مر گیا تب بہی اسی طرح ہوگا یعنی جنتی اِسکو بخاری نے صحیح مین بہی ذکر کیا ہی اور منافع اِس استغفار کے مجرب اہل علم ہین وللہ الحمد اور مجرد استغفار کے فضائل بہی جُداگانہ آئے ہین رسالہ محو الحوبہ بالاستغفار والتوبہ اور اُسکے اخوات شامل ہین بیان مذکور پر وباللہ التوفیق ۲ ابن عمر کہتے ہین ہم گنتے تہے ایک مجلس مین واسطے حضرت کے

رب اغفرلی وتب علی انك انت التواب الرحیم سوبار ۳ عائشہ نے کہا حضرت نے چاشت
کی نماز پڑہی پہر کہا اللھم اغفرلی وتب علی انك انت التواب الرحیم تا آنکہ سوبار کہا ف
حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ استغفار کا اکثار چاہیئے ادنی مرتبہ یہہ ہی کہ ہر دن کم سے کم بہلا
سو بار تو استغفار کرے ۴ حدیث شداد بن اوس مین بعد ذکر سید الاستغفار کے کہا ہی
کہ جسنے یہہ استغفار دن مین کہی اور اُسپر یقین رکہتا تہا پہر اُسی دن مرگیا شام ہونے سے
پہلے تو وہ اہل جنت سے ہی اور جسنے کہا اِسکو رات مین اور وہ موقن تہا اُسپر پہر مرگیا صبح
سے قبل تو وہ اہل جنت سے ہی ف اس حدیث کا صیغہ مثل صیغۂ اول کے ہی فقط اتنا
فرق ہی کہ اعوذ بك من شر ما صنعت اِس روایت مین ابوء لك الخ سے پہلے آیا ہی باقی
سیاق عبارت کا یکسان ہی و للہ الحمد ۵ حدیث ابن عمر و مین رفعاً آیا ہی کہ توبہ کرو سامنے
اللہ کے مین توبہ کرتا ہون سامنے اُسکے ہر دن سوبار ف صیغہ امر کا افادہ کرتا ہی وجوب
استغفار کو جب پیغمبر معصوم اِس کثرت سے مستغفر ہون تو پہر اُمت کی کیا ہستی ہی کہ وہ
غفلت کرے ۶ کعب بن عجرہ کہتے ہین معقبات ہین جنکا کہنے والا نامراد نہین ہوتا سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو بار انکو کہے اسکو ابن ابی انیسہ و عمرو بن قیس نے
مرفوع کیا ہے ؛

باب دعا برادر کی پس پشت یعنی غائبانہ

۱- حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی بہت جلد اجابت مین دعا غائب کی ہی واسطے غائب کے
۲ ابوبکر صدیق کہتے تہے ان دعوۃ الاخ فی اللہ تستجاب یعنی دعا برادر دینی کی قبول
ہوتی ہی ۳ صفوان بن عبد اللہ داماد ابو الدرداء تہے کہتے ہین مین پاس اُنکے شام مین
گیا ام الدرداء کو گہر مین پایا اور ابو الدرداء کو نپایا مجہسے کہا کیا تو اس سال حج کا ارادہ

رکہتاہی مینے کہا ہان کہا تو اللہ سے میرے لئے دعائے خیر کرنا کیونکہ حضرت فرماتے تہے کہ دعا مرد مسلمان کی مستجاب ہوتی ہی واسطے اُسکے بہائی کے پس پُشت نزدیک اُسکے سر کے ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بہائی کے لئے دعا کرتا ہی خیر کی فرشتہ آمین کہتاہی اور یہہ کہتاہی ولک مثل ذلک کہا پہر مین ابوالدرداء سے بازار مین ملا انہون نے بہی اسی طرح کہا اور حضرت سے ماثور بتایا ٭ ابن عمرو کہتے ہین ایک مرد نے کہا اللھم اغفرلی ولمحمد وحدنا حضرت نے فرمایا لقد حجبتہا عن ناس کثیر یعنی تونے اللہ کی مغفرت کو بہت سے لوگون سے محجوب رکہا یعنی ایسی دعا نکرنا چاہیئے ۵ ابن عمرو سمعًا کہتے ہین کہ حضرت ایک مجلس مین سو بار یہہ کلمہ کہتے تہے رب اغفرلی وتب علی الخ یہہ حدیث پہلے گذر چکی ہی ظاہر مین کوئی مطابقت اُسکو ترجمۂ باب سے نہین ہی بجز اسکے کہ ایک دعا ہی ٭

باب اصل مین اس باب کا کوئی ترجمہ نہین ہے

١- نافع نے کہا ابن عمر کہتے تہے مین ہر شئی مین اپنے امر کی دعا کرتاہون یہانتک کہ اللہ فسحت دے رفتار مین میرے دابہ کے تاآنکہ مین اُس سے وہ دیکہون جو مجکو خوش کرے یعنی مین سوال اسکی تیز روی وقدم بازی کا کرتاہون ٢ عمر رضی کی ایک دعا یہہ بہی ہوتی تہی اللھم توفنی مع الابرار ولا تخلفنی فی الاشرار والحقنی بالاخیار ف جامعیت اس دعا کی واسطے خیریت دارین وحسن کونین کے مخفی نہین ہی کیونکہ مطلوب جملہ حسنات واعمال صالحہ واخلاص ایمان کا یہی ہی کہ شر سے نجات اور خیر سے ملاقات ہو اور ابرار واخیار کی دنیا وآخرت مین معیت نصیب ہو اللھم ارزقنا سو یہہ سب مدعا اس دعا سے حاصل ہی واللہ المستعان ٣ شقیق کہتے ہین عبداللہ یہہ دعا اکثر کرتے ربنا اصلح بیننا واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور واصرف عنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا

فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم
واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین علیها قائلین بها واتمها علینا ۴ انس جب کسی بھائی
کے لئے دعا کرتے تو یون کہتے جعل اللہ علیہ صلوٰۃ قوم ابرار لیسوا بظلمۃ ولا فجار یقومون
اللیل ویصومون النہار ۵ عمرو بن حریث کہتے ہین میری مان مجکو پاس حضرت کے لیگئی
حضرت نے میرے سر پر ہاتھہ پھیرا اور رزق کی دعا دی ۶ انس بن مالک سے کہا تمہارے
بھائی پاس تمہارے بصرہ سے آئے ہین اور وہ اسدن زاویہ مین تھے تاکہ تم انکے لئے اللہ
سے دعا کرو کہا اللہم اغفرلنا وارحمنا واتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار کہا اور دعا کرو تب بھی یہی دعا کی پھر کہا اگر تمکو یہہ چیزین ملین تو تمکو دنیا و آخرت
کی خیر ملی ۷ انس بن مالک کہتے ہین حضرت نے ایک شاخ لی اسکو جھاڑا وہ نہ جھڑی پھر
اسکو جھاڑا وہ نہ جھڑی پھر اسکو جھاڑا وہ نہ جھڑی فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الہ الا اللہ خطاؤن کو یون جھاڑتے ہین جیسے درخت اپنے پتون کو ۸ انس کہتے تھے
ایک عورت پاس حضرت کے آئی کسی کام کی شکایت کرتی تھی فرمایا مین تجکو اس سے بہتر
نہ بتادون تو تہلیل کر ۳۳ بار سوتے وقت اور تسبیح کر ۳۳ بار اور تحمید کر ۳۴ بار یہہ سو بار
ہوا یہہ بہتر ہی دنیا وما فیہا سے اور فرمایا جسنے تہلیل کی سو بار اور تسبیح سو بار اور تکبیر سو بار
یہہ بہتر ہی واسطے اسکے دس گردن آزاد کرنے سے اور سات بدنہ نحر کرنے سے ایک مرد
پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا کون دعا افضل ہی فرمایا مانگ اللہ سے عفو و عافیت
دنیا و آخرت مین پھر وہ دوسرے دن آیا اور یہی کہا کہ ای نبی اللہ کون دعا افضل ہے
فرمایا سل اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ تجکو جب عافیت دی گئی دنیا و
آخرت مین تو پھر تو رستگار ہوا **ف** ظاہر سیاق مقتضی اس کا ہی کہ یہہ تین حدیثین

ہین جدا جدا مگر اس جگہہ ایک ہی سیاق مین مسوق ہین اور حدیث سوال عفو و عافیت پچاس طریق سے آئی ہو اور حد تواتر تک پہنچی ہو اگر کوئی شخص مثلاً کوئی سی بھی دعا نکرے فقط یہی دعا خدا سے مانگے تو اسکو واسطے نفع دارین کے کافی وافی شافی ہو و باللہ التوفیق لکن اکثر لوگ قدر اس نعمت کی نہین جانتے ۹ حدیث ابوذر مین فرمایا ہو بہت دوست بات اللہ کو یہہ ہو سبحان اللہ لا شریک له له الملك و له الحمد وھو علی کل شئ قدیر ولاحول و لاقوۃ الا باللہ سبحان اللہ وبحمدہ ۱۰ عائشہ کہتی ہین حضرت میرے پاس آئے مین نماز مین تھی اور انکو کچھہ کام تھا مجھے دیر لگی فرمایا ای عائشہ علیك بجمل الدعا وجوامعه جب مین نماز پڑہ چکی مینے کہا ای رسول خدا ما جمل الدعا وجوامعه فرمایا کہہ اللھم انی اسالك من الخیر کله عاجله واٰجله ما علمت منه وما لم اعلم واعوذ بك من الشر کله عاجله واٰجله ما علمت منه وما لم اعلم واسالك الجنة وما قرب الیها من قول او عمل واعوذ بك من النار وما قرب الیها من قول او عمل واسالك مما سألك به محمد صلعم واعوذ بك مما تعوذ منه محمد صلعم وما قضیت لی من قضاء فاجعل عاقبته رشدا **ف** جامعیت وجملیت اس دعا کی گویا منصوص حضرت رسالت ہو کوئی خیر و شر باقی نہین رہا جو کہ اس سوال و استعاذہ کے نیچے نہین آگیا؛

باب حضرت پر درود بھیجنا

۱- حدیث ابوسعید خدری مین رفعاً آیا ہو جس کسی مرد مسلمان کے پاس صدقہ نہو وہ اپنی دعا مین یون کہے اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك وصل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات کہ یہہ کہنا اسکے لئے زکوۃ ہو **ف** یعنی برابر صدقہ مال کے اس قال کا اجر اسکو ملتا ہو یہہ اللہ کی سعت رحمت کی ایک نشانی ہو ۲ ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین

جسنے کہا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم
وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وترحم علی
محمد وعلی ال محمد کما ترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم مین ون قیامت کے
اُسکے لئے گواہی دونگا شہادت کی اور اُسکی شفاعت کرونگا ۱۲ انس ومالک بن اوس
کہتے ہین کہ حضرت براز کے لئے نکلے کسی کو نہ پایا کہ آپ کے ساتہہ جاتا عمر رضی اللہ عنہ
ڈہیلا یا لوٹا لیکر پیچھے سے گئے دیکہا کہ حضرت ایک چراگاہ مین ساجد ہین یہہ وہان سے
ہٹ کر حضرت کے پیچھے بیٹھے جب حضرت نے سر اُٹہایا کہا تمنے اچھا کیا ای عمر کہ جب مجکو سجدہ
مین پایا کنارہ ہوگئے جبریل نے آکر مجہسے کہا کہ جو کوئی تجہپر ایک بار درود بہیجے گا اللہ اُسپر
دس بار درود بہیجے گا اور اُسکے دس درجے بلند کریگا ۱۳ انس کا لفظ رفعًا یہہ ہی کہ جسنے
درود بہیجی مجہپر ایک بار درود بہیجے گا اللہ اُسپر دس بار اور دور کریگا اُس سے دس
خطائین **ف** فضایل درود شریف کے بیحد وعدّ ہین ہمنے بعض رسائل مین کچہہ گنتی اونکی
لکہی ہی اور صیغہائے درود ماثورہ قریب تیس صیغون کے ہین بہتر صیغہ وہ ہی جو نماز مین پڑہا
جاتا ہی اُسمین خارج نماز سلام زیادہ کرے ورنہ ہر صیغہ جو صحیح ہوا ہی کافی شافی ہی اللھم
صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم درود مین ہمراہ صلوۃ کے لفظ
سلام ولفظ آل کا ہونا ضرور ہی ورنہ مصلی امتثال امر سے دور ہی

باب جسکی پاس حضرت کا ذکر ہوا اور اُسنے آپ پر درود نہ بہیجی

۱- جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت منبر پر چڑہے جب اول زینہ پر گئے کہا آمین پہر دوسرے پر
گئے اور کہا آمین پہر تیسرے پر گئے اور کہا آمین کہا ای رسول خدا ہمنے آپ کو سُنا کہ تین بار
آپنے آمین کہی فرمایا جب مین پایۂ اول پر گیا تو جبریل آئے اور کہا بدبخت ہوا وہ شخص جسنے

رمضان پایا اور رمضان اُس سے نکل گیا اور وہ بخشا نگیا مینے کہا آمین پھر کہا شقی ہوا
وہ بندہ جسنے پایا اپنے ماں باپ کو یا ایک کو اُن دونون مین سے پھر داخل نہ کیا اُس کو
جنت مین مینے کہا آمین پھر کہا بدبخت ہو وہ بندہ جسکے پاس تیرا ذکر ہوا اور اُسنے تجھپر درود
نہ بھیجی مینے کہا آمین ۳ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہو من صَلّی عَلیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ
عشرا یہہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہو ۳۳ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت منبر پر چڑہے کہا آمین آمین
آمین کہا ای رسول خدا آپ ایسا نہ کرتے تھے فرمایا مجھسے جبرئیل نے کہا خاک آلودہ ہو ناک
اُس بندے کی جسنے پایا اپنے ماں باپ کو یا ایک کو اُن دونون مین سے اور اُسنے اُسکو داخل
جنت نکیا مینے کہا آمین پھر کہا خاک آلودہ ہو ناک اُس بندہ کی جسپر رمضان آیا اور وہ
بخشا نہ گیا مینے کہا آمین پھر کہا گرد آلودہ ہو ناک اُس بندے کی جسکے پاس تیرا ذکر ہوا اور
اُسنے تجھپر درود نہ بھیجی مینے کہا آمین ۴ جویریہ بنت الحارث کہتی ہین حضرت میرے پاس سے
باہر گئے انکا نام برہ تھا حضرت نے بدل کر جویریہ رکھا تھا حضرت باہر گئے اور مکروہ جانا کہ
اندر آئین اور انکا نام برہ ہو پھر دن چڑہے پھر کر آئے یہہ اپنی مجلس مین بیٹھی تہین فرمایا تو جب
سے یہین بیٹھی ہی مینے بعد تیرے چار کلمے کہے تین بار اگر تولے جائین تیرے کلمات سے تو بہاری
نکلین اُنسے سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ ۵ طریق ابن عباس مین یون ہو کر خرج من عند جویریۃ اور عن جویریۃ فقط
ایک بار کہا تھا ۶ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہو پناہ مانگو اللہ کی جہنم سے پناہ مانگو اللہ کی عذاب
قبر سے پناہ مانگو اللہ کی فتنۂ مسیح دجال سے پناہ مانگو اللہ کی فتنۂ محیا و ممات سے ؛

باب ظالم پر بددعا کرنا

۱- جابر کہتے ہین حضرت کہتے تھے اللھم اصلح لی سمعی وبصری واجعلھما الوارثین

منی وانصرنی علی من ظلمنی وارنی منه ثاری ۲ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی اللھم متعنی بسمعی وبصری واجعلھما الوارث منی وانصرنی علی عدوی وارنی منه ثاری ۳ طارق بن اشیم کہتے ہین ہم صبح کو پاس حضرت کے جاتے کوئی مرد آتا کوئی عورت آتی وہ کہتا ای رسول خدا مین کیونکر کہون جب نماز پڑہون آپ فرماتے یون کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی اِس دعا نے تیرے لئے دنیا وآخرت کو جمع کردیا ہم دوسرے طریق مین اس حدیث کی قید اذا اصلیت نہین آئی ہی یہہ دلیل ہی اسپر کہ خارج نماز بہی یہہ دُعا کرے جس طرح کہ نماز مین کرے :

باب طول عُمر کی دُعا دینا

۱۔ ابوالحسن مولائی اُم قیس بنت محصن نے کہا ہی کہ حضرت نے اُم قیس سے کہا لھا ما قالت طال عمرھا ہم نہین جانتے کہ کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہی جتنی کہ اس بی بی کی ہوئی ۲ انس کہتے ہین کہ حضرت ہمارے گہر آیا کرتے تہے ایک دن آئے ہمکو دعا دی اُم سُلیم نے کہا خویدمك الا تدعو له تم اپنے اِس خادم کو دعا نہین دیتے فرمایا اللھم اکثر ماله وولده واطل حیاته واغفرله مجکو یہہ تین دعائین دین مینے ایک سو تین بچے دفن کئے اور میرے پہل سال بہر مین دو بار کہائے جاتے ہین اور میری زندگی دراز ہوئی یہانتک کہ مین لوگون سے شرماتا ہون اور مغفرت کی امید رکہتا ہون :

باب قبول ہوتی ہی دُعا بندے کی جبتک کہ وہ جلدی نکرے

۱۔ ابوہریرہ نے رفعًا کہا ہی یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی جلدی یہہ ہی کہ یون کہے کہ مینے دعا کی قبول نہوئی ۲ دوسرا لفظ اِنکا رفعًا یہہ ہے قبول ہوتی ہی دعا ایک تمہارے کی جبتک دعا کسی گناہ یا قطع رحم کی نہ کرے اور جلدی

نہ مچائے کہ یون کہے مینے دعا کی مین دیکھتا ہون کہ وہ میرے لئے قبول نہو گی اور دعا کرنا چھوڑ دے **ف** یعنی تاخیر اجابت سے ترک دعا نہ کرے اور اکتا نجائے دعا اُسکی ضرور قبول ہوگی اور اگر قبول نہوئی تو اِسی وجہ سے کہ مارے جلد بازی کے دست کش ہو بیٹھا اگر کئے جاتا اور تاخیر سے نہ گھبراتا تو کیون قبول نہوتی **ہ**

حسن دعائی تو گر نیست مستجاب مرنج	ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند

باب کسل سی پناہ مانگنا اللہ کی

۱۔ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین مینے حضرت کو سُنا کہتے تھے اللھم انی اعوذ بک من الکسل والمغرم واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من عذاب النار ۲ ابو ہریرہ نے کہا ہی کہ حضرت پناہ مانگتے تھے شر زیست ومرگ و عذاب گور وشر مسیح دجال سے **ف** حضرت نے جتنی چیزون سے استعاذہ کیا ہی مینے اُن سب کو گن کر ایک رسالہ مین یکجا جمع کر دیا ہی غالب الفاظ اُس تعوذ کے حزب الاعظم مین موجود ہین

باب جو اللہ سی نہین مانگتا اللہ اُسپر غصہ فرماتا ہی

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی من لم یسأل اللہ غضب اللہ علیہ **ف** یہہ صفت ارحم الراحمین کا برخلاف خُلق خَلق ہی کہ انسان سوال کرنے سے غصہ مین آتا ہی اور بخل کرتا ہی اور اللہ کا غصہ سوال نکرنے پر ہوتا ہی معہذا ترک سوال کرنا عین ضلال ہی **ہ**

گر طمع خواہد زمن سلطان دین	خاک بر فرق قناعت بعد ازین

۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعًا یون ہی من لم یسئلہ یغضب علیہ یعنی جو کوئی اللہ سے سوال نہین کرتا ہی اللہ اُسپر غضبناک ہوتا ہی ۳ حدیث انس مین فرمایا ہی جب تم اللہ سے دعا کرو تو دعا مین عزم کرو کوئی تم مین کا یون نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو مجکو دیے

کیونکہ اللہ کے لئے کوئی مستکرہ نہین ہی ۴ عثمان رضی اللہ عنہ سمعا رفعا کہتے ہین جس نے
ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین تین باریون کہا بسم اللہ الذی لا یضر
مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم وہ اُس دن اُس رات
ہر بلا سے محفوظ رہے گا ابان بن عثمان کو کسی قدر فالج مار گیا تھا ایک شخص اُنکی طرف
دیکھنے لگا وہ سمجھ گئے کہا ان الحدیث کما حدثتك ولکنی لم اقلہ ذلك الیوم
لیمضی قدر اللہ یعنی حدیث ٹھیک ہی لکن جبدن فالج ہوا تھا اُسدن مینے اُسکو نہ کہا تھا
تاکہ اللہ کی تقدیر جاری ہو وے

باب دعا کرنا نزدیک صف کی راہِ خدا مین

ا سہل بن ساعد کہتے ہین دو ساعتین ہین کہ اُنکے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین
اور کم ایسے داعی ہین جنکی دعوت رد ہو ایک جسوقت کہ اذان ہوتی ہی دوسری صف راہ
خدا مین **ف** صاحب حصن حصین نے اماکن اجابت کو استقرار کرکے لکھا ہی غالبا اُن
اوقات مین دعا کا قبول ہونا ثابت ہوا ہی وللہ الحمد

باب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا

ا- ابو صرمہ نے کہا حضرت کہتے تھے اللھم انی اسألك غنای وغنا مولای ۲ یہہ دعا
دوسرے طریق سے بہی ابی صرمہ سے آئی ہی اسی طرح ۳ وکیع بن حمید کہتے ہین مینے کہا
ای رسول خدا مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دو کہ مین اُس سے نفع لون فرمایا کہہ اللھم عافنی
من شر سمعی وبصری ولسانی وقلبی وشر منیتی وکیع نے کہا مراد منی کے شر سے زنا
وفجور ہی ۴ ابن عباس کہتے ہین حضرت کہتے تھے اللھم اعنی ولا تعن علی وانصرنی و
لا تنصر علی ویسر الھدی لی ۵ طریق دیگر مین ابن عباس سے رفعا یون آیا ہی بعد

لا تنصر علیّ کے وامکر لی ولا تمکر علی ویسر الہدیٰ لی وانصرنی علیٰ من بغی علیّ
رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا راھبا لک مطیعاً لک مخبتا لک اوّاھا منیبا
تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی واھد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ
قلبی ۶ محمد بن کعب قرظی کہتے ہین کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا لا مانع لما
اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ
فی الدین پھر کہا کہ مینے یہہ کلمات حضرت سے ان اعوادوپر سُنے ہین ۷ مانند اسکے بطریق
دیگر بہی یہی کلمات معاویہ سے آئے ہین ۸ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہے کہ اوثق دعا یہہ ہے کہ
تو یون کہے اللھم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی ولا
یغفر الذنوب الا انت رب اغفر لی ۹ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت یہہ دعا کرتے تہے
اللھم اصلح دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی و
اجعل الموت رحمۃ لی من کل سوء او کما قال ۱۰ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ حضرت تعوذ
کرتے تہے جہد بلا و درک شقاء وسوء قضا و شماتت اعداء سے سفیان نے کہا یہہ تین کلمے تہے
ایک مینے زیادہ کردیا معلوم نہین کونسا ہے ۱۱ عمر نے کہا حضرت پانچ چیزون سے تعوذ کرتے
تہے کسل وبخل وسوء کبر وفتنۂ صدر وعذاب قبر سے ۱۲ انس بن مالک کہتے ہین حضرت یہہ
دعا کرتے اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والھرم واعوذ بک من فتنۃ
المحیا والممات واعوذ بک من عذاب القبر ۱۳ دوسرا لفظ انس کا رفعاً یہہ ہے اللھم
انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ
الرجال ۱۴ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کی یہہ دعا تہی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت
وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انک انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت

۱۵ عبد اللہ نے کہا حضرت یہہ دعا کرتے تھے اللھم انی اسئالك الھدی والعفاف والغنا ۱۶ ثمامہ بن حزن نے کہا مینے شیخ کو سُنا کہ باآواز بلند پکارتے تھے اللھم اعوذبك من شر لا یخلطه شئ مینے کہا یہہ کون شیخ ہی کہا ابو الدرداء ہین ۱۷ عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا حضرت کہتے تھے اللھم طھرنی بالثلج والبرد والماء البارد کما یطھر الثوب الدنس من الوسخ اللھم ربنا لك الحمد ملاء السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد ۱۸ انس کہتے ہین حضرت اکثر یہہ دعا کرتے تھے اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار شعبہ نے کہا مینے اِسکا ذکر عبادہ سے کیا کہا انس یہہ دعا کرتے تھے اور اسکو مرفوع نکیا ۱۹ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت یون کہتے تھے اللھم انی اعوذبك من الفقر والقلة والذلة واعوذبك ان اظلم او اظلم ۲۰ ابو امامہ نے کہا ہم پاس حضرت کے تھے حضرت نے بہت سی دعا مانگی جو ہمکو یاد نہین ہی ہمنے کہا آپ نے جو دُعا کی وہ ہمکو یاد نہین ہی فرمایا مین تمکو ایسی چیز کی خبر دونگا جو اِس سب کی جامع ہو اللھم انا نسألك مما سألك نبيك محمد ونستعيذك مما استعاذك منه نبيك محمد صلعم اللھم انت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله او کما قال ۲۱ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی اللھم انی اعوذبك من فتنة المسيح الدجال واعوذبك من فتنة النار ۲۲ ابن عباس یون کہتے تھے اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارك لی فيه واخلف علی كل غائبة لی بخير ۲۳ انس نے کہا کان اکثر دعاء النبی صلعم اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنة الخ یہہ دعا پہلے بھی سند دیگر سے گذر چکی ہی ۲۴ انس کہتے ہین حضرت اکثر یون کہتے تھے اللھم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك ۲۵ ابن ابی اوفی کا لفظ رفعاً یہہ ہی

اللهم لك الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اللهم طهرني بالبرد والثلج والماء البارد اللهم طهرني من الذنوب ونقني كما ينقي الثوب الابيض من الدنس ۲۶ ابن عمر کہتے ہین حضرت کی دعا یہہ تہی اللهم انی اعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك ف دعوات ماثورہ مین مستقل کتابین مدون ہین جیسے اذکار نووی وحصن حصین وسلاح المومن وعدہ و فرند ونحوہا سب سے زیادہ اجمع واکمل اس باب مین کتاب نزل الابرار ہی جو قسطنطینیہ مین طبع ہو کر مطبوع طبایع اہل ذکر و دعا ہو چکی ہی اور مختصرات مین حزب اعظم بغایت اجمع ہے جماعۂ صحابہ نے ادعیۂ مختلفہ حضرت سے روایت کئے ہین یہہ دلیل ہی اس بات پر کہ حضرت فقط کسی ایک دعائی خاص اور ورد مخصوص پر قصر نکرتے تہے وقتًا فوقتًا مطابق حاجات یا اسباب یا احوال مردم دعا کرتے جسنے جونسی دعا سُنی وہ روایت کی پہر جب وہ سب ادعیہ مدون ہو گئی تو معلوم ہوا کہ کوئی ایسی شئ نہین ہی جو حضرت سے فوت ہو گئی ہو طلب خیر ہو یا دفع شر پہر بعض علماء و صلحاء نے خود الفاظ دعا کے جمع کئے ہین اُنہین بہی کچہہ بُرائی نہین ہی جب تک کہ شرک وبدع سے خالی ہون لکن ماثور پہر ماثور ہین ؛؛

باب دُعا کرنا نزدیک غیث ومطر کے

صراح مین کہا ہی غیث باران وباریدن وبارانیدن مطر بفتحتین باران امطار جمع ومطر بالسکون باریدن وبارانیدن لازم متعد انتہی ۱ عائشہ کہتی ہین حضرت جب کسی اُفق مین آفاق آسمان سے ابر ناشی دیکہتے اپنا کام چہوڑ دیتے اگرچہ نماز مین ہوتے پہر اُسکی طرف متوجہ ہوتے اگر اللہ اُسکو کہولدیتا تو اللہ کی حمد کرتے اور اگر پانی برستا تو کہتے

اللهم صيبا نافعا

باب دعا کرنا وقت موت کے

۱- قیس نے کہا مین پاس خباب کے گیا اُنہون نے سات داغ لگائے تہے کہنے لگے اگر حضرت نے ہمین منع نکیا ہوتا کہ ہم موت کی دعا مانگین تو مین مرنے کی دعا مانگتا **ف** ظاہر یہہ ہی کہ شدت تکلیف سے یہہ کہا ‡

باب ذکر دعوات حضرت کا

۱- ابو موسیٰ نے کہا کہ حضرت یہہ دعا کرتے تہے رب اغفر لی خطیئتی وجہلی و اسرافی فی امری کلہ وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفر لی خطائی کلہ وعمدی وجہلی وھزلی وکل ذلک عندی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شئ قدیر ۲ دوسرا لفظ ابو موسیٰ کا رفعاً یہہ ہی کہ یون دعا کرتے اللھم اغفر لی خطیئتی وجہلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفر لی ھزلی وجدی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی ۳ معاذ بن جبل کہتے ہین حضرت نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا ای معاذ مینے کہا لبیک فرمایا مین تجکو دوست رکہتا ہون مینے کہا اور مین بہی واللہ آپکو دوست رکہتا ہون کہا کیا مین تجکو وہ کلمات نہ سکہادون جنکو تو پیچہے ہر نماز اپنی کے کہا کرے مینے کہا ہان فرمایا کہہ اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ۴ ابو ایوب انصاری کہتے ہین ایک مرد نے پاس حضرت کے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فرمایا صاحب کلمہ کون ہی وہ چپ ہو رہا اور دیکہا کہ اُسنے حضرت سے کسی ایسی شئ پر ہجوم کیا کہ وہ آپکو ناپسند آئی پہر فرمایا کون ہی اُسنے بجز صواب کے اور کچہہ نہین کہا ہی تب اُس مرد نے کہا مین ہون مین امید خیر کی رکہتا ہون فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتہہ مین ہے

جان میری مینے تیرہ[۱۳] فرشتے دیکھے کہ وہ جھپٹا کرتے تھے کہ کون انمین سے اس کلمہ کو پاس
اللہ عزوجل کے اوپر لیجائے ۵ انس کہتے ہین حضرت جب خلا مین جانا چاہتے کہتے
اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث مراد اس سے ذکور واناث شیاطین
ہین ۶ عائشہ کہتی ہین حضرت جب خلا سے باہر آتے کہتے غفرانک ۷ ابن عباس نے
کہا حضرت ہمکو یہہ دُعا سکھاتے جس طرح کہ کوئی سورت قرآن کی سکھاتے اللھم انی
اعوذبک من عذاب جھنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من
فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات واعوذبک من
فتنۃ القبر ۸ ابن عباس کہتے ہین ایک رات مینے نزدیک میمونہ کے بسر کی حضرت اُٹھے
اور حاجت کو گئے پھر اپنا منھہ ہاتھہ دہویا پھر سو رہے پھر کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس
آئے اور اُسکا منھہ کھولا پھر وضو کیا درمیان دو وضو کے زیادہ نکیا اور پورا کیا پھر نماز
پڑہی مین اُٹھہ کر دبے پائون چلا اس کراہیت سے کہ کہین دیکھہ لین کہ مین آپکو دیکھتا تھا
پھر مینے وضو کیا حضرت کھڑے نماز پڑہتے تھے مین بائین طرف جا کھڑا ہوا میرا کان پکڑکر
مجھے داہنی طرف پھیرا پھر تیرہ رکعت نماز پڑہی پھر لیٹ کر سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے
لگے اور جب سوتے تو خراٹے لیتے بلال نے آکر اذن نماز کا دیا حضرت نے نماز پڑہی او
وضو نہ کیا اور یہہ دعا مانگی اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا
وعن یساری نورا وفوقی نورا وتحتی نورا وامامی نورا وخلفی نورا واعظم لی نورا
کریب نے کہا انمین سے سات توریت مین ہین پھر مینے ایک مرد سے اولاد عباس مین
سے ملاقات کی اُسنے مجھسے یہہ حدیث بیان کی اور ذکر عصبی ولحمی ودمی وشعری و
بشری کا کیا اور دو خصلتین اور ذکر کین ۹ ابن عباس کہتے ہین حضرت جب رات کو اُٹھتے

اور نماز پڑہتے جب نماز پڑہ چکتے اللہ پر ثنا کرتے جس کا وہ اہل ہے پہر آخر کلام مین کہتے اللهم اجعل لی نورا فی قلبی واجعل لی نورا فی سمعی واجعل لی نورا فی بصری واجعل لی نورا عن یمینی ونورا عن شمالی واجعل لی نورا من بین یدی ونورا من خلفی وزد نی نورا وزدنی نورا وزدنی نورا ۱۰ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت جب جوف شب مین نماز کو اُٹھتے تو کہتے اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولك الحمد انت قیام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض و من فیھن انت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعلیك توکلت والیك انبت وبك خاصمت والیك حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت واسررت واعلنت انت الٰھی لا اله الا انت ۱۱ تیسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت یہہ دعا کرتے تہے اللهم انی اسألك العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة اللهم انی اسالك العافیة فی دینی واهلی واستر عورتی وامن روعتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن یساری ومن فوقی واعوذ بك ان اغتال من تحتی ۱۲ رفاعہ زرقی کہتے ہین جب دن بدر کا ہوا اور مشرک باز رہے حضرت نے فرمایا برابر ہوجاؤ یہانتک کہ ثنا کرون مین اپنے رب عزوجل پر لوگ حضرت کے پیچہے صفوف باندہکر کہڑے ہوگئے آپ نے کہا اللهم لا قابض لما بسطت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت اللهم ابسط علینا من برکاتك ورحمتك وفضلك ورزقك اللهم انی اسألك النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول اللهم انی اسألك النعیم یوم العیلة والامن یوم الحرب اللهم عائذ بك من سوء ما اعطیتنا وشر ما منعت منا اللهم حبب الینا الایمان وزینه فی قلوبنا وکره الینا

الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اللھم قاتل الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک واجعل علیھم رجزک وعذابک اللھم قاتل الکفرۃ الذین اوتوا الکتاب الہ الحق علی نے کہا مینے اسکو محمد بن بشر سے سُنا ہے انہون نے اس دعا کو مسند کیا ہے :

باب دعا کرنا وقت کرب کے

۱- ابن عباس کہتے ہین حضرت وقت کرب کے یہہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم ۲ عبد الرحمن نے اپنے باپ ابوبکرہ سے کہا اے باپ مین تمکو سُنتا ہون کہ تم ہر صبح یہہ دعا کرتے ہو اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تم اسکو تین بار شام کو اور تین بار صبح کو اعادہ کرتے ہو اور کہتے ہو اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر لا الہ الا انت اِسکو بھی شام صبح تین تین بار کہتے ہو کہا ہان اے بیٹے مینے حضرت کو سُنا کہ وہ یہہ کلمات کہتے تھے اور مین حضرت کی سنت پر چلنے کو دوست رکھتا ہون اور حضرت نے فرمایا ہے کہ دعوات کروب یہہ ہین اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت ۳ ابن عباس نے کہا حضرت وقت کرب کے کہتے تھے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم اللھم اصرف شرہ :



باب دعا کرنا وقت استخارہ کے

۱- جابر کہتے ہین حضرت ہمکو استخارہ سکہاتے تہے امور مین مثل سورت قرآن کے فرماتے جب کوئی تم مین ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت نماز پڑہے پہر کہے اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیرلی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری اوقال فی عاجل امری واٰجله فاقدرہ لی وان کنت تعلم ان هذا الامر شرلی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری اوقال عاجل امری واٰجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی پہر اپنے کام کا نام لے **ف** بیان استخارہ کتاب الداء والدواء مین تفصیل وا لکہا گیا ہی لکن یہہ سنت صحیحہ ایک مدت دراز سے جیسے کہ اسلام غریب ہو گیا ہی گویا مر گئی ہی غیر اللہ سے استعانت واستغاثہ تو کرتے ہین لکن اللہ تعالی سے استخارہ نہین کرتے

۲ جابر بن عبد اللہ نے کہا حضرت نے دعا کی ہی اس مسجد مین یعنی مسجد الفتح مین دن پیر و منگل و بدہ کے آپ کی دعا درمیان دو نمازون کے بدہ کے دن قبول ہوئی جابر کہتے ہین مجہپر کوئی امر مہم غائظ نازل نہین ہوا لکن قصد کیا اُس ساعت کا اور پکارا اللہ کو اُسدم درمیان دو نمازون کے دِن بدہ کے اُس گہڑی مین لکن پہچانا مینے اجابت کو **ف** گویا وہ ساعت دن چہارشنبہ کی مسجد الفتح مین محل اجابت ہی ولله الحمد ۳ انس کہتے ہین مین حضرت کے ساتہہ تہا ایک مرد نے دعا کی اور کہا یا بدیع السموات یا حی یا قیوم انی اسألک فرمایا تمنے جانا کہ اسنے کس چیز کے ساتہہ دعا کی والذی نفسی بیدہ دعا الله باسمه الذی اذا دعی به اجاب یعنی قسم ہو اللہ کی کہ اللہ کے اُس نام سے

اسنے دعا کی کہ اُسکے ساتھہ دعا کرنا قبول ہوتا ہی **ف** لفظ حی وقیوم اسم اعظم ہی نزدیک اکثر اہل علم کے اور اکثر کے نزدیک مبہم ہی اور اطلاق اعظمیت کا بطور صفت ہی نہ تعیین واللہ اعلم سہم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سے کہا مجھے ایسی دُعا سکھا دو کہ مین نماز مین کیا کرون فرمایا کہہ اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی من عندک انک انت الغفور الرحیم **ف** حضرت کی دعوات ماثورہ مین نظر کرنے سے صاف صدق رسالت حضرت ثابت ہوتا ہی یہہ کلمات دلائل نبوت ہین سوا پیغمبر کے کسی بشر کا کلام اِس قسم کا نہین ہو سکتا ہی توریت وانجیل وزبور کو دیکھو کہ باوجود اسکے کہ کلام الٰہی ہی اُنمین جو مضامین ادعیہ آئے ہین اور زبان رسل وانبیاء سے قرآن مین منقول ہین وہ ہرچند بجائے خود نہایت خوب و مرغوب ہین لکن اِن جوامع کلم ومحاسن معانی وبلاغت مبانی وتطور عبارات وتلون اشارات واستقراء خیر دارین واستیفاء مقاصد کونین اور استیعاب جمیع مرادات نوع بشر کو نہین پہنچتے پس اگر صدور ایسی دعوات کا مقدور بشر ہے تو کسی اور بشر سے کیون نہین ایسے کلمات طیبات صادر ہو سکتے ہین واللہ اعلم ؛

باب جب سلطان سے ڈرے تو کیا کہے

۱- ابن مسعودؓ نے کہا تم پر جب کوئی امام غطریس ہو یعنی ستمگار ومتکبر یا ظالم تو وہ یون کہے اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارا من فلان بن فلان واحزابہ من خلائقک ان یفرط علی احد منھم او یطغی عز جارک وجل ثناؤک لا الہ الا انت ۲ ابن عباس نے کہا تو جب پاس کسی پادشاہ مہیب کے جائے اور اُسکے حملہ سے ڈرے تو کہہ اللہ اکبر اعز من خلقہ جمیعا اللہ اعز مما اخاف واحذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو ممسک السموات السبع ان یقعن علی الارض

الا باذنه من شر عبدك فلان وجنوده واتباعه واشياعه من الجن والانس اللهم کن لی جارا من شرهم جل ثناؤك وعز جارك وتبارك اسمك ولا اله غيرك تین بار اسی طرح کہے ۳ ابن عباس نے کہا ہی جسپر کوئی ہم وغم وکرب اترے یا سلطان سے ڈرے تو وہ یہہ دعا کرے اسکی دعا قبول ہوگی اسالك بلا اله الا انت رب السموات السبع ورب العرش العظيم واسالك بلا اله الا انت رب السموات السبع ورب العرش الكريم واسالك بلا اله الا انت رب السموات السبع والارضين السبع وما فيهن انك على كل شیء قدير پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگے؛

باب داعی کی لئے اجر و ثواب ذخیرہ کیا جاتا ہے

۱- حدیث ابو سعید مین فرمایا ہی نہین دعا کرتا ہی کوئی مسلمان جو کہ گناہ و قطع رحم تھو لکن اللہ اسکو ایک چیز تین چیز مین سے دیتا ہی یا تو اسکی دعا جلد قبول کرلیتا ہی یا اس دعا کو واسطے اسکے آخرت مین ذخیرہ کرتا ہی یا مثل اسکے کوئی بدی دور کرتا ہی کہا اب ہم زیادہ دعا کرینگے فرمایا اللہ بڑا ہی ۲ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی نہین کھڑا کرتا کوئی مومن منھہ اپنا طرف اللہ کے اور کچھہ مانگتا ہی لکن دیتا ہی اللہ اسکو یا تو جلدی کرتا ہی اس مسئلہ کی دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہی اسکو آخرت مین جبتک کہ جلدی نہ کرے کہا ای رسول خدا جلدی کیا ہی کہا یون کہے دعوت و دعوت ولا اراہ یستجاب لی یعنی مینے بہت دعا مانگی مجھے معلوم نہین ہوتا کہ میری دعا قبول ہو؛

باب دعا کی فضیلت کا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی نہین ہی کوئی شئی اکرم اللہ پر دعا سے یعنی اللہ تعالی دعا کی بہت پاسداری کرتا ہی نتیجہ اس اکرام کا یہی قبول دعوت ہی غالبا وللہ الحمد ۲ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہہ ہی اشرف عبادت دعا ہی یعنی دعا کرنا حکم مین عبادت کرنے کے ہی و لہذا

کوئی عبادت اسلامیہ دعا سے خالی نہیں ہوتی ہے اور یہہ دعا اشرف عبادات ٹہیری ہے سم معقل بن یسار کہتے ہین مین ہمراہ ابوبکر صدیق کے پاس حضرت کے گیا فرمایا یا ابابکر للشرک فیکم اخفی من دبیب النمل یعنی شرک تم مین چیونٹی کی چال سے بہی زیادہ دبا ہوا ہے ابوبکر نے کہا وھل الشرک الا من جعل مع اللہ الہا آخر شرک تو یہی ہے کہ اللہ کے ساتہہ کسی اور کو معبود ٹہیرائے فرمایا والذی نفسی بیدہ للشرک اخفی من دبیب النمل واللہ شرک رفتار مورچہ سے بہی زیادہ مخفی ہے الا ادلک علی شئ اذا قلتہ ذھب عنک قلیلہ وکثیرہ مین تجکو وہ چیز بتاتا ہون کہ جب تو وہ کہے تو تہوڑا بہت سارا شرک تجہسے دور ہوجائے چلا جائے فرمایا کہہ اللھم انی اعوذبک من ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم ف بعض روایات مین آیا ہے کہ ریا کے ستر در ہین اور اسی قدر شرک کے یہہ تو معلوم نہین کہ کسی نے اُن ستر ابواب کو یکجا جمع کیا ہو لکن ہمارے رسائل ہشتگانہ توحید مین استقرار اُن سب انواع شرک کا ہو گیا ہے جنپر اخبار و آثار نبی وصحابہ مشتمل ہین اور نوع نامعلوم کے لئے یہی علاج ہے جو اس جگہہ شارع نے تعلیم فرمائی وللہ الحمد۔

باب دُعا کرنا وقت آندہی چلنے کے

۱۔ انس کہتے ہین حضرت جب سخت ہوا چلتی کہتے اللھم انی اسألک خیر ما ارسلت بہ واعوذبک من شر ما ارسلت بہ ۲ یزید بن سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب آندہی چلتی حضرت کہتے اللھم لاقحا لا عقیما۔

باب ہوا کو بُرا نہ کہو

۱۔ حدیث اُبی مین فرمایا ہے گالی ندو ہوا کو جب تم ایسی ہوا دیکھو جسکو مکروہ رکھتے ہو تو کہو اللھم انا نسألک خیر ھذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ ونعوذبک من

شر ھذہ الریح وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ ۲ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی کہ ریح روح ہی اللہ کی رحمت و عذاب لاتی ہی تم اسکو برا نکہا کرو لکن اللہ سے اُسکی خیر کا سوال اور اُسکے شر سے پناہ مانگا کرو ؛

باب دعا کرنا وقت بجلی کے

۱- ابن عمر کہتے ہین حضرت جب گرج و چمک سنتے کہتے اللھم لا تقتلنا بصعقك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك **ف** اہل علم و تجربہ نے کہا ہی کہ جو شخص اللہ کا ذاکر ہوتا ہی یا وقت رعد و صاعقہ کے مشتغل بذکر ہو جاتا ہی اُسپر بجلی نہین گرتی ہی ؛

باب جب رعد کی آواز سُنی یعنی تو پہر کیا کرے

۱- ابن عباس جب بادل کی گرج سُنتے کہتے سبحان الذی سبحت لہ رعد ایک فرشتہ ہی کہ مینہہ کو ڈانٹتا ہی جس طرح کہ راعی بکری کو ڈانٹتا ہی ۲ عبد اللہ بن زبیر جب آواز رعد کی سُنتے بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ پہر کہتے کہ یہہ ایک وعید شدید ہی واسطے زمین والون کے ؛

باب اللہ سے عافیت کا مانگنا

۱- ابو بکر نے بعد وفات حضرت کے کہا کہ حضرت اِس میری جگہہ مین کہڑے ہوئے تہے پہر ابو بکر روئے اور کہا تم لازم پکڑو صدق کو کہ وہ ہمراہ بر کے ہی اور وہ دونون جنت مین ہین اور دور رہو تم کذب سے کہ وہ ہمراہ فجور کے ہی اور وہ دونون دوزخ مین ہین اور مانگو اللہ سے معافات کہ بعد یقین کے کوئی چیز معافات سے بہتر نہین دیگئی ہی اور تقاطع و تدابر و تحاسد و تباغض نکرو اللہ کے بندے آپس کے بہائی ہو جاؤ ۲ معاذ نے کہا حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ کہتا تہا اللھم انی اسألك تمام النعمۃ فرمایا تو

جانتا ہی کہ تمام نعمت کیا ہی تمام نعمت دخول جنت اور بچنا آگ سے ہی پھر ایک اور مرد پر گذر ہوا وہ کہتا تھا اللھم انی اسألك الصبر فرمایا تو نے اپنے رب سے بلا مانگی اب عافیت مانگ پھر ایک اور شخص پر گذر ہوا وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام فرمایا مانگ ۳ عباس کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا مجھے ایسی شی سکھا دو جو مین اللہ سے مانگون کہا ای عباس اللہ سے عافیت مانگو مین تین دن ٹھیر کر پھر گیا اور کہا علمنی شیئا اسأل اللہ بہ یا رسول اللہ فرمایا یا عباس یا عم رسول اللہ سل اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اسی جگھہ سے کہا ہی کہ ع تندرستی ہزار نعمت ہی، قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

باب بلا آنیکی دعا مانگنا مکروہ ہے

۱۔ انس کہتے ہین ایک مرد نے پاس حضرت کے کہا ای اللہ تو نے مجکو مال ندیا کہ مین صدقہ کرتا اب تو مجکو کسی بلا مین مبتلا کر کہ مجکو اسمین اجر ہو کہا سبحان اللہ تجکو طاقت بلا کی نہوگی کیون نہین کہتا اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۲ انس کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا مرض نے اسکو بالکل لاغر کر دیا تھا گویا کہ ایک چوزہ پر کندہ تھا کہا اللہ سے دعا کر یا مانگ وہ کہنے لگا اللھم ما انت معذبی بہ فی الاخرۃ فعجلہ فی الدنیا یعنی جو سزا آخرت مین دینی ہو وہ یہین مجکو دیدے حضرت نے فرمایا سبحان اللہ نہ تجکو یہہ طاقت ہی اور نہ اور لوگون کو کیون نہین کہتا اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور اسکے لیئے دعا کی اللہ نے اسکو شفا بخشی۔

باب پناہ مانگنا جہد بلا سے

۱۔ ابن عمر نے کہا کوئی شخص اللھم انی اعوذ بك من جہد البلاء کہہ کے چپ ہو رہتا ہے

سو جب یہہ کہے تو یون کہے الابلاء فیہ علا ۲ حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت تعوذ کرتے تہے جہد بلاء و درک شقاء و شماتت اعداء و سوء قضاء سے **ف** یہہ حدیث دو ایک بار گذر چکی ہے:

باب حکایت کرنا کسی کی بات کی وقت عتاب کے

۱- ابو عقرب نے حضرت سے صوم کو پوچہا فرمایا روزہ رکہہ ایک دن ہر ماہ مین کہا بابی انت وامی زدنی فرمایا ذدنی زدنی دو روزے رکہہ ہر ماہ مین کہا بابی انت وامی زدنی کہ مین آپکو قوی پاتا ہون فرمایا انی اجدنی قویا انی اجدنی قویا دو بار اسی طرح کہا مجکو چپ کردیا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ اب زیادہ نکرینگے پہر فرمایا صم ثلاثا من کل شہر یعنی ہر ماہ مین تین روزے رکہہ:

باب اسمین ترجمۃ الباب نہین ہے

مگر احادیث باب مین ذم غیبت کا ذکر ہے:

۱- جابر کہتے ہین ہم حضرت کے ساتہہ تہے ایک ہوا ناپاک بدبودار اٹہی فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا ہے یہہ ہوا ہے اُن لوگون کی جو مومنون کی غیبت کرتے ہین ۲ جابر نے کہا ایک تیز ہوا چلی زمانۂ حضرت مین فرمایا کچہہ منافق لوگون نے کچہہ مسلمان لوگون کی غیبت کی ہے اُس کے سبب سے یہہ ہوا چلی ۳ ابن ام عبد کہتے تہے جسکے پاس کسی مسلمان کی غیبت ہوئی اور اُسنے مدد کی اُس مغتاب کی اللہ اُسکو جزائے خیر دیتا ہے دنیا و آخرت مین اور جسکے پاس کسی مومن کی غیبت ہوئی اور اُسنے مدد نہ کی تو جزاء شر دیتا ہے اللہ اُسکو دنیا و آخرت مین اور نہ لیا کسی نے کوئی لقمہ بدتر غیبت مومن سے اگر اُسکے حق مین وہ بات کہی جو معلوم تہی تو یہہ غیبت ہوئی اور اگر وہ بات کہی جو معلوم نہ تہی تو بہتان باندہا:

باب غیبت کا

قال تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا

۱- جابر بن عبد اللہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے تہے آپ دو قبر پر آئے وہ دونون قبر والے عذاب کئے جاتے تہے فرمایا انکو عذاب کسی بڑی بات کے پیچہے نہین ہوتا ہی لکن ایک انمین لوگون کی غیبت کیا کرتا تہا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نکرتا پہر ایک شاخ تر منگا کر دو ٹکڑے کئے اور حکم دیا کہ ہر ایک کو ایک قبر مین لگا دو اور فرمایا کہ یہہ عذاب کو ہلکا کر دینگا جبتک کہ تر رہین گے اور خشک نہونگے **ف** یہہ اسلئے کہ ہر شئ رطب اللہ کی تسبیح کیا کرتی ہی تو اسوقت عذاب مین خفت ہو جائیگی اسی جگہہ سے قبر خام پر سبزہ لگا دیتے ہین کہ برکت تسبیح سے عذاب ہلکا رہے **س**

بغیر سبزہ نپوشد کسی مزار مرا	کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

۲ عمرو بن عاص مع چند اپنے یارون کے چلے جاتے تہے ایک مردار خچر پر گذر ہوا کہا واللہ اگر کوئی تم مین کا اسکو کہائے اتنا کہ سیر شکم ہو جائے تو یہہ بہتر ہو اس سے کہ کسی مسلمان کا گوشت کہائے ؛

باب مردہ کی غیبت کرنا

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین ماعز بن مالک اسلمی پاس حضرت کے آیا اسکو حضرت نے چورا ہے مین سنگسار کرایا آپ کا گذر اسپر ہوا آپ کے ساتہہ کچہہ نفر آپ کے اصحاب کے تہے انمین سے ایک شخص نے کہا یہہ خائن بارہا پاس حضرت کے آیا تہا حضرت اسکو پہیر دیتے تہے یہانتک کہ کتے کی طرح قتل کیا گیا حضرت خاموش رہے یہانتک کہ ایک مردار گدہے پر گذرے جسکا پانون کہینچکر پہینکدیا تہا فرمایا اسکو کہاؤ کہا کیا جیفہ حمار کو ای رسول خدا

فرمایا جو آبروریزی تمنے ابہی اپنے بہائی کی کی تہی وہ اِس سے زیادہ تری ہی والذی نفس محمد بیدہٖ فانہ فی نہر من انہار الجنۃ ینغمس یعنی واللہ وہ جنت کی نہرمین غوطے مار رہا ہے

باب بچے کی سر پر ہاتہہ پہیرنا سامہنی اُسکے باپ کے اور دُعای برکت دینا

ا۔ عبادہ نے کہا مین اپنے باپ کے ساتہہ نکلا اور مین جوان لڑکا تہا ہمکو ایک شیخ ملے مینے کہا اے چچا تمہین کون منع کرتا ہے کہ تم یہہ کمل اپنے غلام کو دیدو اور اُسکی چادر تم لے لو تو تمپر دو چادرین ہو جائینگی اور اُسپر ایک کمل رہیگا وہ میرے باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کیا یہہ تمہارا بیٹا ہے کہا ہان تب میرے سر پر ہاتہہ پہیرا اور کہا اللہ تجہین برکت دے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے اطعموھم مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون یا ابن اخی ذھاب متاع الدنیا احب الی من ان یاخذ من متاع الاخرۃ مینے کہا اے باپ یہہ کون شخص ہین کہا ابوالیسر ابن عمرو **ف** یہہ حدیث پہلے گذر چکی ہے بعض الفاظ کا تفاوت ہے معانی متقارب ہین مطابقت اِسکی ترجمۂ باب سے ظاہر ہے حدیث دلیل ہے اتحاد طعام وکسوتِ غلام پر۔

باب ناز کرنا بعض اہلِ اسلام کا بعض پر

ا۔ محمد بن زیاد کہتے ہین مینے سلف کو پایا وہ ایک گہر مین مع اپنے اہالی کے ہوتے کبہی بعض پر کوئی مہمان نازل ہوتا اور کسی کی ہانڈی آگ پر ہوتی میزبان اُسکو اپنے مہمان کے لئے لے لیتا ہانڈی والا ہانڈی کو نپا کر کہتا میری ہانڈی کسنے لی ہے میزبان کہتا مینے لی ہے اپنے مہمان کے لئے ہانڈی والا کہتا بارک اللہ لکم فیہا یا کوئی اور کلمہ لگ بہگ اِسکے کہتا بقیہ نے کہا کہ محمد بن زیاد کہتے تہے روٹی کو بہی جب پکتی اسی طرح لے لیتے اور درمیان اونکے بجز دیوار آڑ کے کچہہ نہ تہا بقیہ نے کہا مینے محمد بن زیاد اور اُنکے اصحاب کو اسی حال پر پایا **ف** یہہ

تصرف اسلئے مباح ٹہیرا کہ ایک دوسرے کو طیبت خاطر بکدیگر اس امر پہ معلوم تہی ورنہ
ہمراہ عدم طیب نفس کے وہی مثل صادق آتی ہو کہ حلوائی کی دوکان وادے کی فاتحہ ؛

باب مہمان کا اکرام اور خود اسکی خدمت بجا لانا

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا اُسکو پاس اپنی ازواج کے بہیجدیا اُنہون
نے کہا ہمارے پاس سوا پانی کے اور کچہہ نہین ہو حضرت نے فرمایا اسکو کون شخص اپنی طرف
لیتا ہو یا اسکی مہمانی کرتا ہو ایک مرد انصاری نے کہا مین اور اُسکو پاس اپنی بی بی کے
لے گیا اور کہا حضرت کے مہمان کا اکرام کر اُسنے کہا میرے پاس نہین ہو مگر قوت صبیان کا
کہا تو اپنا کہانا درست کر اور چراغ جلا کر بچون کو سُلا دے جبکہ وہ رات کا کہانا مانگین
بی بی نے طعام تیار کیا اور چراغ درست اور بچون کو سُلا دیا پہر کہڑی ہوئی گویا چراغ درست
کرتی ہو چراغ کو بُجہا دیا اور مہمان کو یہہ دکہایا کہ گویا وہ بہی کہا رہے ہین اور خود میان
بی بی بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی وہ انصاری پاس حضرت کے گئے فرمایا اللہ تعالیٰ
تم دونون کے فعل سے ہنسا یا متعجب ہوا اور یہہ آیت آئی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان
بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون ؛

باب جائزہ ضیف کا

۱- ابو شریح عدوی کہتے ہین میرے اِن دونون کانون نے سُنا اور اِن دونون آنکہون نے
دیکہا جسدم کہ حضرت نے یہہ بات کہی کہ جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور یوم آخر پر وہ اپنے
ہمسایہ کا اکرام کرے اور جو کوئی مومن ہو ساتہہ اللہ اور پچہلے دِن کے وہ اکرام کرے
اپنے مہمان کا اُسکا جائزہ دے کہا جائزہ کیا ہو فرمایا ایک رات دن اور ضیافت تین
دن ہو اسکے سوا جو کچہہ ہو وہ صدقہ ہو مہمان پر اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ اور یوم آخر پر

وہ اچھی بات کہے یا چپ رہے ؛

باب مہمانی تین دن ہے

۱۔ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی ضیافت تین دن ہی اور جو بعد اسکے ہی وہ صدقہ ہی **ف** سیاق عبارت مقتضی اسکا ہی کہ تین دن کہلانا ضرور ہے پہر چاہے کہلائے یا نہ کہلائے اگر بعد اسکے کہلائیگا تو صدقہ کا ثواب پائیگا اور نہ کہلائیگا تو کچھہ ملامت نہین ہے ؛

باب مہمان پاس میزبان کی اتنا نہ ٹھہرے کہ اسکو تنگ کردے

۱۔ ابو شریح کا لفظ رفعاً یہہ ہی من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ **ف** ترجمہ اسکا گذر چکا ہی اسجگہہ اتنا زیادہ ہی کہ حلال نہین ہی مہمان کو کہ پاس میزبان کے اتنا ٹہیرے کہ اسکو تنگی مین ڈالے ؛

باب جب صبح کری مہمان صحن مین میزبان کے

۱۔ حدیث مقدام بن کریمہ مین فرمایا ہی کہ شب مہمان حق واجب ہی ہر مسلمان پر پہر جو کوئی صبح کرے اسکے صحن مین تو وہ قرض ہی اسپر چاہے قضا کرے یا چہوڑ دے ؛

باب مہمان کا محروم ہو کر صبح کرنا

۱۔ عقبہ بن عامر کہتے ہین ای رسول خدا آپ ہمکو بہیجتے ہو ہم پاس ایک قوم کے اترتے ہین وہ ہماری مہمانی نہین کرتے فرمائیے ہم کیا کرین فرمایا تم پاس جس قوم کے جا کر اترو اگر وہ تمہارے لئے حکم کرین اس چیز کا جو مہمان کے لئے چاہئے تو قبول کرو اور اگر نکرین تو انسے حق مہمان لے لو جو لائق حال انکے ہو ؛

باب مہمان کی خود خدمت کرنا

۱- ابن سعد کہتے ہین ابا اسید ساعدی نے حضرت کو اپنی شادی مین بلایا انکی بی بی انکی خادم تہی اُسدن اور وہ دلہن تہی اُسنے کہا تم جانتے ہو کہ مینے حضرت کے لئے کس چیز کا نقوع تیار کیا تہا مینے کچہ کہجورین رات کو ایک بادیہ مین بہگو رکہی تہین ؛

باب جسنے مہمان کی سامنے کہانا رکہا اور خود اٹہکر نماز پڑہنے لگا

۱- نعیم بن قعنب کہتے ہین مین پاس ابوذر کے گیا مینے انکو نپایا انکی بی بی سے کہا ابوذر کہان ہین کہا کام کرتے ہین اب آنے والے ہین مین انکے لئے بیٹہہ گیا وہ آئے انکے ساتہہ دو اونٹ تہے ایک کو دوسرے کے عجز سے باندہا تہا ہر ایک کی گردن مین ایک مشک تہی انکو رکہکر آئے مینے کہا ای اباذر نہین ہے کوئی مرد جس سے مین ملا کہ اُسکا ملنا دوست تر ہو تمہارے ملنے سے اور نہ مبغوض تر مجکو تمہاری ملاقات سے کہا للہ ابوک وما جمع ھذا یعنی اس جمع کا کیا سبب ہے کہا مینے جاہلیت مین ایک لڑکی زندہ درگور کی مین ڈرتا تہا کہ اگر تمسے ملون تو کہین یہہ کہو کہ تیرے لئے تو یہ وتخرج نہین ہے اور مجہے یہہ امید بہی لگی ہوئی ہے کہ تم یون کہو کہ تیرے لئے تو یہ و مخرج ہے کہا تو نے یہہ کام جاہلیت مین کیا تہا مینے کہا ہان کہا عفا اللہ عما سلف اور اپنی جورو سے کہا کہ کہانا لاوہ نہ لائی پہر کہا پہر اُسنے انکار کیا یہانتک کہ دونون کی آوازین بلند ہوئین کہا ایہ فانکن لا تعدون ما قال رسول اللہ صلعم مینے کہا حضرت نے کیا کہا ہے حق مین ان عورتون کے کہا زن استخوان پہلو ہے تو چاہے کہ اُسے سیدہا کرے تو توڑ ڈالیگا اور اگر اُسکی مدارات کریگا تو اُسمین کجی رہے گی پہر وہ ثرید لیکر آئی گویا قطاۃ تہا ابوذر نے کہا کہا اور تجکو ہول نہو کیونکہ مین صائم ہون پہر وہ کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے اور اچہی طرح رکوع کیا پہر پہر کر کہانا کہایا مینے کہا انا للہ مجکو ہرگز یہہ ڈر نہ تہا

کہ تم مجھسے جھوٹ بولوگے کہا واللہ ابو ک جب سے تجھسے ملاقات ہوئی ہی مینے جھوٹ نہین بولا مینے کہا تمنے یہہ خبر مجھے نہین دی تھی کہ تم صائم ہو کہا ہان مینے اِس مہینے مین تین روزے رکھے ہین اُسکا اجر میرے لئے لکھا گیا اور مجھکو کھانا حلال ہوا؛

باب خرچ کرنا مرد کا اپنی اہل پر

۱۔ ثوبان نے رفعًا کہا ہی کہ افضل دینار وہ ہی جو آدمی نے اپنی عیال پر صرف کیا اور وہ دینار ہی جو اپنے اصحاب پر راہ خدا مین صرف کیا اور وہ دینار ہی جو اپنے دابّہ پر صرف کیا ابو قلابہ نے کہا اور شروع کیا عیال سے اور کون شخص بڑا ہی اجر مین اُس شخص سے جسنے اپنی عیال صغیر پر نفقہ کیا یہانتک کہ اللہ اُنکو غنی کرے ۲ حدیث ابو مسعود بدری مین فرمایا ہی جسنے خرچ کیا اپنی اہل پر اور وہ امید اجر کی رکھتا ہی تو یہہ اُسکے لئے صدقہ ہی ۳ جابر کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہی کہا اپنی جان پر صرف کر کہا میرے پاس ایک اور ہی کہا اُسکو اپنے خادم پر صرف کر یا اپنے ولد پر کہا ایک اور ہی کہا اُسکو اللہ کی راہ مین رکھہ اور یہہ اخسّ ہی ۴ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے چار دینار ہین ایک وہ ہی جو تو نے مسکین کو دیا دوسرا وہ ہی جو گردن چھڑانے مین اُٹھایا تیسرا وہ ہی جو راہ خدا مین صرف کیا چوتھا وہ ہی جو اپنی اہل پر صرف کیا اِنمین افضل وہ ہی جو اپنی اہل پر نفقہ کیا؛

باب ہر شی مین اجر ہی یہانتک کہ وہ لقمہ جو دہن مین اپنی بی بی کی اُٹھا کر دیا ہے

۱۔ عامر بن سعد کہتے ہین حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تو کوئی نفقہ نکریگا جس سے تو جو یائی وجہ اللہ عزوجل ہو لکن تجکو اُسکا اجر ملیگا یہانتک کہ وہ چیز جو تو اپنی بی بی کے مُنہہ مین رکھتا ہی ف یہہ اجر مربوط ہی ساتھہ ابتغاء وجہ اللہ کے اِس سے معلوم ہوا کہ

حصول اجر و قبول عمل کے لئے نیت ضرور ہی نیت کے ہمراہ ذرہ برابر عمل خیر بے اجر نہین رہتا اور بدون نیت کے کیسا ہی عمدہ کام کیون نہ کرے کچھہ سود مند نہین ہوتا ؛

باب دعا کرنا پچھلی تہائی رات مین

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی نازل ہوتا ہی ہمارا رب تبارک و تعالی طرف آسمان دنیا کے جبکہ باقی رہتا ہی ثلث آخر رات کا کہتا ہی کون مجھکو پکارتا ہی کہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھسے مانگتا ہی کہ مین اُسکو دون کون مجھسے استغفار کرتا ہی کہ مین اُسکو بخشون **ف** یہہ حدیث منجملہ احادیث صفات کے ہی اسپر ایمان لانا واجب اور اُس کی کیفیت سے سوال کرنا بدعت ہی ؛

باب یہہ کہنا مرد کا کہ فلان گرد اندام سیاہ فام یا دراز یا یا کوتاہ ہی بارادۂ صفت نہ بارادۂ غیبت

۱- ابو رہم اُن اصحاب مین تھے جنھون نے زیر درخت حضرت سے بیعت کی تھی وہ کہتے ہین مین حضرت کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین لڑا تھا ایک رات اخضر مین کھڑا ہوا اور حضرت سے قریب تھا مجکو اونگھہ آنے لگی مین جاگنے لگا اور میرا راحلہ حضرت کے راحلہ سے قریب ہوگیا مین اُسکے نزدیک ہونے سے گبراتا تھا اِس ڈر سے کہ کہین پائون رکاب مین نہ آجائے مین اپنی سواری کو پیچھے ہٹاتا تھا یہانتک کہ بعض رات مین میری آنکھہ لگ گئی میری سواری حضرت کی سواری سے بھڑ گیی اور اُنکا پائون رکاب مین تھا میرا پائون لگ گیا وہ نہ جاگے مگر حس کہا مینے کہا ای رسول خدا میرے لئے استغفار کرو فرمایا چل پہر حضرت مجھسے پوچھنے لگے کہ بنی غفار مین کون کون پیچھے رہا اور نہ آیا آپ مجھسے پوچھتے تھے کہ لال لنبے کوسج لوگون نے کیا کیا سیاہ موی مرغول کوتاہ قد لوگون نے

کیا کیا جنکے جانور شبکہ شرح مین ہین مینے اُنکا تذکرہ بنی غفار مین کیا اور اُنکا ذکر نہین کیا یہانتک
کہ مینے ذکر کیا کہ وہ ایک رہط ہی اسلم کا اور کہا ای رسول خدا اولئک من اسلم وہ لوگ
قبیلہ اسلم کے ہین فرمایا اُنمین سے کسی ایک کو کون مانع تہا کہ جب وہ خود پیچھے رہا تو سوار
کراتا کسی اور شخص کو جو خوش تہا راہ خدا مین اپنے بعیر پر کیونکہ مجکو یہہ امر ناپسند ہی کہ کوئی
شخص مہاجرین قریش اور انصار و غفار و اسلم مین سے متخلف ہو ۲ عائشہ کہتی ہین اذن چاہا
ایک مرد نے حضرت پر آنے کا فرمایا بئس اخو العشیرۃ جب وہ داخل ہوا تو اُس کے ساتھ
انبساط کیا مینے اِس بارہ مین کچھہ کہا فرمایا ان اللہ لا یحب الفاحش المتفحش ۳ دوسرا لفظ
عائشہ کا یہہ ہی کہ اجازت مانگی حضرت سے سودہ نے شب جمع یعنی مزدلفہ کو اور وہ ایک زن
گران فربہ اندام تہین سو آپنے اونکو اجازت دی ف مطابقت اِن احادیث کی ترجمہ باب سے ظاہر ہی کہ نہ صرف
صفات الفاظ مذکورہ کہے گئے اگر صفت مراد نہو لی تو ذکر اِن الفاظ کا غیبت ٹہیرتا ؛

باب حکایت خبر مین کچھہ ڈر نہین ہے

۱ - ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے غنائم حنین جعرانہ مین تقسیم کئے لوگون نے آپ پر
ازدحام کیا حضرت نے فرمایا ایک بندہ خدا کا تہا عباد اللہ مین سے اللہ نے اُس کو
طرف ایک قوم کے بہیجا قوم نے اُسکو جھٹلایا اور سر کو زخمی کیا وہ خون اپنے ماتہے سے
پوچھتا اور کہتا جاتا تہا اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون ابن مسعود کہتے ہین گویا مین
طرف حضرت کے دیکھتا ہون کہ وہ حکایت کرتے ہین مسح عن الجبہ کی ف بعض علما
نے کہا ہی کہ یہہ حکایت خود اپنے حال کی بصیغۂ غائب تہی اور بعض نے کہا کسی اور
پیغمبر کی تہی واللہ اعلم ؛

باب کسی مسلمان کا عیب چھپانا

۱- ابو الہیثم کہتے ہین ایک قوم پاس عقبہ بن عامر کے آئی اور کہا ہمارے ہمسایہ ہین شراب پیتے ہین اور بُرے کام کرتے ہین کیا ہم انکی خبر امام تک پہنچائین کہا نہین مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے من رأی من مسلم عورة فسترها کان کمن احیی موؤدة من قبرها یعنی مسلمان کا عیب چُھپانا ایسا ہی جیسے کسی زندہ در گور کا زندہ کرنا ہ

بہ پیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات	بخواست جام مئی و گفت عیب پوشیدن

قرآن پاک مین فرمایا ہی واذا مروا باللغو مروا کراما ہ

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو برمن چون جوان مردان گذر کن

لکن یہہ ستر صغائر و تعزیرات مین ظاہر ہی رہے کبائر سو وہ بعد رفع کے معاف نہین ہوسکتے مگر اُنمین بہی ستر ہوسکتا ہی ایک چور کے حق مین فرمایا تہا کہ مجھے خبر کرنے سے پہلے ہی معاف کردیا ہوتا اب حد سرقہ کی رُک نہین سکتی ہی واللہ اعلم اور یہہ بہی وارد ہی کہ مستور الحال کو اللہ تعالے بہی بدنام نکریگا اُسکا گناہ بخشدیگا

باب یہہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہوگئے

۱- ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی تو جب کسی شخص کو سُنے کہ وہ یون کہتا ہی کہ ھلك الناس تو وہ اہلک تر ہی انکاف یعنی اپکو ناجی اور سائر مردم کو ہالک ٹہیرائے اور اگر یہہ کہنا براہ دلسوزی اسلام ہو کہ لوگ ایسے کام کرتے ہین جسکا انجام ہلاک ہی تو یہہ صورت اسکے علیحدہ ہے ؛

باب منافق کو سیّد نہ کہے

۱- بریدہ نے رفعًا کہا ہی نہ کہو منافق کو سیّد اگر وہ تمہارا سیّد ہوگا تو تمنے اپنے رب کو خفا کیا

باب آدمی وقت تزکیے کیا کہی

۱-عدی بن ارطاۃ کہتے ہین صحابہ مین جب کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا تو وہ کہتا اللھم لا تواخذنی بما یقولون واغفرلی مالا یعلمون ۲ حدیث ابی مسعود یا ابن مسعود مین فرمایا ہی زعم بُری سواری ہی آدمی کی ۳ دوسرا لفظ ابو مسعود کا یہہ ہی کہ حضرت نی دربارہ زعموا فرمایا بئس مطیۃ الرجل اور کہا لعن المومن کقتلہ ؛

باب لا یقول لشئی لا یعلمہ اللہ یعلمہ

۱-ابن عباس کہتے ہین لا یقولن احدکم لشئ لا یعلمہ واللہ یعلم غیر ذلك فیعلم اللہ مالا یعلم فذالك عند اللہ عظیم ؛

باب قوس قزح کا

۱-ابن عباس نے کہا ہی مجرّہ ایک دروازہ ہی آسمان کے دروازون مین سے اور قوس قزح امان ہی غرق سے بعد قوم نوح علیہ السلام کے

باب مجرہ یعنی کہکشان کا

۱-ابن الکوا نے علی سے پوچھا کہ مجرہ کیا ہی کہا آسمان کا رستہ اسی سے وہانہ آسمان کا آب ریزان سے کُھل گیا تھا ۲ ابن عباس نے کہا ہی کہ قوس آمان ہی اہل زمین کے لئے ڈوبنے سے اور مجرہ آسمان مین وہ ہی جس سے پانی جاری ہوتا ہی ؛

باب یہہ کہنا کہ ای خدا مجکو اپنے مستقر رحمت مین رکہہ مکروہ ہی

۱-ایک مرد نے ابو رجا سے کہا مین تمکو سلام کرتا ہون اور اللہ سے یہہ مانگتا ہون کہ وہ مجکو اور تمکو اپنے مستقر رحمت مین جمع کرے کہا بھلا کوئی یہہ کرسکتا ہی کہا مستقر رحمت کیا ہی کہا جنت ہی کہا تو نے ٹھیک نہین کہا پھر مستقر رحمت کیا ہے کہا مینے رب العلمین ہے

باب دہر کو بُرا نہ کہو

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تم مین کوئی یون نہ کہے یا خیبۃ الدہر کیونکہ اللہ ہی دہر ہی ۲ دوسرا لفظ انکا رفعًا یہہ ہی نہ کہے کوئی تم مین یا خیبۃ الدہر اللہ عزوجل فرماتا ہی مین دہر ہون رات دِن کو بہیجتا ہون جب چاہون اُنکو روک لون اور نہ کہے کوئی انگور کو کرم کیونکہ کرم مرد مسلمان ہی ف شعراء اور اُنکے اتباع غاوین جو اپنے کلام مین شکایت زمانہ و فلک و ستارہا و نحوہا کیا کرتے ہین وہ سب گویا اللہ پاک کے دشنام دِہ ہین اِسلئے کہ افلاک و اوہار سب مخلوق خدا ہین نہ مالک متصرف انکی شکایت حکایت کرنا خالق سے اظہار ناراضی کرنا ہی و نعوذ باللہ من غضب اللہ ہ

ہم پریشانون کی قسمت مین ہی سرگردانی | نہ فلک کو ہی سروکار نہ اختر کو غرض

باب کوئی اپنی بہائی کی طرف غور سے نہ دیکہے جبکہ وہ پشت پہیرے

۱- مجاہد نے کہا مکروہ ہی تیز نظر کرنا آدمی کا طرف اپنے بہائی کے یا تاکتے رہنا اُسکا جبکہ وہ پہر کر چلے یا اُس سے یہہ پوچہے کہ تو کہان سے آتا ہی اور کہان جائیگا

باب ایک کا دوسرے کو یہہ کلمہ کہنا ویلک

۱- انس کہتے ہین حضرت نے ایک مرد کو دیکہا کہ وہ بدنہ ہانکتا تہا فرمایا اِسپر سوار ہو اُسنے کہا یہہ بدنہ ہی فرمایا اِسپر سوار ہو کہا یہہ بدنہ ہی فرمایا اِسپر سوار ہو کہا یہہ بدنہ ہی فرمایا ارکبہا ویلک ۲ ابن عباس سے ایک شخص نے کہا مینے گوشت روٹی کہائی ہی کہا ویحك اتوضأ من الطیبات ۳ جابر نے کہا ہی حضرت دن حنین کے جعرانہ مین تہے اور سونا گود مین بلال کے تہا وہ اُسکو تقسیم کرتے تہے اتنے مین ایک مرد نے آکر کہا اعدل فانك لا تعدل فرمایا ویلك فمن یعدل اذا لم اعدل عمرؓ نے کہا

چھوڑ دو مجکو ای رسول خدا کہ مین اِس منافق کی گردن مارون فرمایا یہہ مع اپنے اصحاب کے ہے یا اپنے اصحاب مین ہی جو قرآن پڑہین گے اور اُنکے گلے سے نیچے نہ اُتریگا دین سے اِس طرح نکل جائینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہی **ف** یہہ شخص خارجی تہا حضرت نے اِس حدیث مین خبر دی ہی فرقہ خروج کی یہہ ایک معجزہ ظاہر ہی کہ جیسا کہا تہا ویسا پیش آیا یہہ فرقہ باتفاق اہل سنت کافر ہی دوسری حدیث مین اِنکو کلاب النار کہا ہی **۱۰** زحم بن معبد ہجرت کرکے پاس حضرت کے آئے کہا تیرا کیا نام ہی کہا زحم فرمایا بلکہ تو بشیر ہی بشیر کہتے ہین مین حضرت کے ساتہہ چلا جاتا تہا کہ اتنے مین گذر آپکا قبور مشرکین پر ہوا فرمایا یہہ لوگ خیر کثیر پر سابق ہو چکے تین بار اسی طرح کہا پہر قبور مسلمین پر گذر کیا فرمایا اِن لوگون نے خیر کثیر پائی تین بار یون ہی کہا پہر حضرت کی نگاہ پڑی ایک شخص کو دیکہا کہ وہ جوتا پہنے ہوئے قبرون مین چلا پہرتا تہا فرمایا ای پاپوش والے اپنی پاپوش اُتار ڈال اُس شخص نے نظر کی دیکہا کہ حضرت ہین اپنی نعلین اُتار لی اور اُن کو پہینکدیا ؛

باب گہر بنانے کا

۱ محمد بن ہلال کہتے ہین کہ مینے گہر حضرت کی بی بیون کے دیکہے شاخ کہجور کے تہے بالون کے ٹاٹ سے چہپے مینے عایشہ کا گہر پوچہا کہا اُنکا دروازہ طرف شام کے تہا مینے کہا ایک کواڑ کا تہا یا دو کواڑ کا کہا ایک در تہا مینے کہا کس چیز کا کہا عرعر یا ساکہو کا **۲** حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ بنائین گے لوگ گہر انکو منقش کرین گے مثل مراحل کے ابراہیم نے کہا یعنی جیسے جامہای مخطط **ف** یہہ حدیثین پہلے گذر چکی ہین اور یہہ علامت قیامت ایک مدت سے مشہود ہی ختم اللہ

لنا بالحسنے

باب یہہ کہنا لا وابیک

۱- ابوہریرہ کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا کون صدقہ افضل ہی اجر مین فرمایا اما وابیک لتبنأنہ تو صدقہ دے اور تو صحیح شحیح یعنی بخیل ہو محتاجی کا ڈر رکہے تونگری کی امید اور اتنی دیر نکر کہ جب جان گلے مین پہنچے تب تو کہے لفلان کذا ولفلان کذا وہ تو اُس فلان کا ہو ہی چکا ہی؛

باب جب طالب ہو تو طلب یسیر کری اور مادح نہ بنے

۱- عبد اللہ نے کہا ہی تم مین جب کوئی طالب حاجت ہو تو طلب یسیر کرے اُسکو اُتنا ہی ملیگا جو اُسکے مقدر مین ہی اور نہ آئے کوئی تم مین پاس اپنے صاحب کے اور اُسکی مدح کرے تا کہ اُسکی پشت کاٹے **ف** لفظ یسیر شامل ہی قلیل اور آسان دونون کو ۲- اسامہ بن عبد اللہ ہزلی نے رفعًا کہا ہی اللہ جب چاہتا ہی کہ کسی بندے کو کسی زمین مین قبض کرے تو اُسکے لئے وہان کوئی کام نکال دیتا ہی **ف** قرآن پاک مین آیا ہی وما تدری نفس بای ارض تموت کوئی وہین مرتا ہی جہان پیدا ہوا ہی اگرچہ بڑے بڑے سفر کرتا ہی کوئی عمر بہر گہر سے باہر نہین جاتا لکن جب موت آتی ہی تو جہان کی مٹی ہوتی ہی خواہی نخواہی وہین جا کر مرتا ہی میرے باپ کا مولد و مدفن قنوج رہا میرے بہائی کا مرقد بلدہ بڑودہ ملک گجرات ٹہیرا میری مان اور دو خواہر کا مزار بہوپال ہوا دیکہئے میری خاک کس جگہہ کی ہی امید تو یہہ ہی کہ تربت احد الحرمین مین نصیب ہو وما ذلک علی اللہ بعزیز؛

باب یون نہ کہے کہ لا اہل شانیک

۱- ابو عبد العزیز کہتے ہین ابوہریرہ نے ہمارے پاس شام کی اپنے سامنے ایک تارہ دیکہا کہا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان ابوہریرہ کی البتہ چاہین گی کچہہ تو مین جو کہ والی

امارات واعمال ہوئے ہین دنیا مین کہ کاش وہ لٹکتی ہوتین پاس اِس تارہ کے اور نہوتین والی اِن امارات کی اور نہ اِن اعمال کی پہر میری طرف متوجہ ہو کر کہا لا بل شیانیك کیا یہہ سب اہل مشرق کے لئے مشرق مین شائع ہے مینے کہا ہان واللہ لقد قبح اللہ مکو کہا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان ابو ہریرہ کی البتہ ہانکین گے اُنکو حمر غضاب گویا اُنکے چہرے سپر سطبر ہین یہانتک کہ کہیتی والے کو اُسکی کہیتی تک اور دودہ والے کو اُسکے تہن تک پُہنچا دین گے ؛

باب یون نہ کہے کہ اللہ وفلان

۱- ابن عمر نے مغیث بن عمر سے حال اپنے غلام کا پوچہا کہا اللہ وفلان ابن عمر نے کہا تو یون نکہہ لا تجعل مع اللہ الہا آخر لکن یون کہہ کہ فلان بعد خدا ہی ؛

باب ماشاء اللہ وشئت کہنا

۱- ابن عباس کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سے کہا ماشاء اللہ وشئت یعنی جو اللہ چاہے اور تم چاہو فرمایا جعلت للہ ندا قل ماشاء اللہ وحدہ یعنی تو نے اللہ کا ہمسر ٹہیرایا یون کہہ کہ جو نرا اللہ چاہے **ف** اس ترکیب عبارت کو گویا شرک سمجہا یہہ شرک فی القول ہوا اس طرح کے اشراک الفاظ مین زبان عوام بلکہ خواص کالانعام کے بہت جاری ہوتے ہین اور وہ اُنکو شرک نہین جانتے یا جانکر بے پروا رہتے ہین کچہہ بہی ہو شرک ثابت ہو جاتا ہی نسأل اللہ العافیۃ ؛

باب غنا اور لہو کا

۱- عبد اللہ بن دینار کہتے ہین مین ساتہہ ابن عمر کے بازار کو گیا اُنکا گذر ایک دختر صغیر پر ہوا وہ گاتی تہی کہا ان الشیطان لو ترك احد الترك ھذہ یعنی شیطان اگر

کسی کو چھوڑتا تو اِسکو چھوڑتا مطلب یہہ ٹھیرا کہ اِس غیر مکلف کو بھی اِس گناہ مین پھانسا پھر مکلفین کا کیا ذکر ہی ۲ انس بن مالک نے رفعاً کہا ہی نہ مین دَدْ ہون اور نہ دَدْ میرا ہے یعنی باطل کو کچھہ واسطہ مجھسے نہین ہی ۳ ابن عباس نے تفسیر ومن الناس من یشتری لہو الحدیث مین کہا ہی کہ مراد غنا و اشباہ غنا ہی مین کہتا ہون کہ لفظ لہو الحدیث جس طرح شامل ہی گانے کو اسی طرح شامل ہی ہر لہو و کلام ناجائز کو جیسے قصے کہانی کی کتابین اور قواعد موسیقی و معازف کے دفتر ٥

والی الغناء فکالحمیر تناهقوا	واللہ ما رقصوا لاجل اللہ

۴ حدیث براء بن عازب مین فرمایا ہی سلام پھیلاؤ تاکہ تم سلامت رہو اور اشرہ شر ہے ابو معاویہ نے کہا اشرہ سے مراد عبث ہی ۵ فضالہ بن عبید مجامع جمع کرتے انکو خبر لگی کہ کچھہ اقوام لعب بکوبہ کرتی ہین غضب مین آکر کھڑے ہو گئے اور سخت نہی کی پھر کہا کہ لعب کرنے والا ساتھہ اس باجے کے اسکا ثمر اِس طرح کھاتا ہی جیسے سور کا گوشت کھائے اور خون سے وضو کرے مراد کوبہ سے نرد ہی ف حدیث مین طبل و معازف کو منجملہ اشراط ساعت کی ذکر کیا ہی لفظ معازف مین جہان بھر کے باجے چھوٹے بڑے کسی شکل و صورت کے ہون اور کسی نوع کے داخل ہین بلا استثناء اور حرمت مین معازف کی کسی کا اختلاف نہین ہے بخلاف غنا کہ اگر مجرد لحن حسن و شعر حسن ہو تو لاباس بہ ہی اور اہل دل تحصیل معرفت و وجد مین محتاج کسی آلہ غنا کے نہین ہوتے ہین انکو فقط مشاہدۂ اطوار قضا و قدر کفایت سئونت کرتا ہی ٥

کسانیکہ یزدان پرستی کنند	بر آواز دولاب مستی کنند
ومن یک وجدہ وجدا صحیحا	فلم یحتج الی قول المغنی

لہ من ذاتہ طرب قدیم	وسکر دائم من غیر دن

باب ہدی وسمت حسن کا

۱- زید بن وہب کہتے ہین مینے ابن مسعود کو سُنا کہتے تہے تم ایسے زمانے مین ہو کہ اُسکے فقہاء بہت ہین اور خطباء تہوڑے مانگنے والے کم ہین اور دینے والے بہت عمل اس زمانے مین قائد ہوائی ہی اور قریب ہو کہ آئیگا بعد تمہارے ایک ایسا زمانہ کہ اُسکے فقہاء تہوڑے ہونگے اور خطباء بہت مانگنے والے بہت دینے والے تہوڑے اُسمین ہوی قائد عمل ہوگی جان رکہو کہ حسُن ہدی زمان آخر مین بہتر ہی بعض عمل سے **ف** جس زمانے کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس اثر مین خبر دی ہی وہ یہی ہمارا زمانہ ہی جو کہ ایک مدت دراز سے ہمپر سایہ گستر ہی ہر جملہ کا مصداق ہمارے ہر شہر بلکہ محلہ بلکہ ہر گہر مین موجود ہی الا من شاء اللہ ورحمہ ۲ جریری نے ابو الطفیل سے کہا رأیت النبی صلعم یعنی تمنے حضرت کو دیکہا تہا کہا نعم ولا اعلم علی ظہر الارض رجلا حیا رای النبی صلعم غیری ہان اور مین نہین جانتا کہ پشت زمین پر کوئی شخص زندہ ہو جس نے حضرت کو دیکہا ہی سوا میرے پہر کہا حضرت سفید رنگ نمکین صورت تہے ۳ جریری کہتے ہین ہم اور ابو الطفیل خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تہے ابو الطفیل نے کہا ما بقی احد رائی النبی صلعم غیری مینے کہا تمنے حضرت کو دیکہا تہا کہا ہان مینے کہا کیسے تہے کہا کان ابیض ملیحا مقصدا یعنی سفید نمکین میانہ قد **ف** ابو الطفیل باتفاق ائمہ اہل حدیث آخر صحابۂ روئ زمین ہین موت مین انکی وفات سنہ ۱۰۱ ہجری مین ہوئی تمام بحث متعلق اِسکے کتاب دلیل الطالب مین ہی ۴ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے ہدی صالح اور سمت صالح اور اقتصاد ایک جزء ہی ۲۵ اجزاء نبوت سے ۵ دوسرا

لفظ انکار فعا یہہ ہی ان الھدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من سبعین جزء من النبوۃ یعنی یہہ اشیاء منجملہ ۷۰ اجزا نبوت کے ایک جز ہین صراح مین کہا ہی راہ وروش نیکو و براستی ومیانہ راہ رفتن یقال ما احسن سمتہ ای ھدیہ انتھی اقتصاد کہتے ہین میانہ روی کو یعنی نہ افراط ہو نہ تفریط ع

کلا طرفی قصد الامور ذمیم ؛

باب ویاتیک بالاخبار من لم تزود

۱- عکرمہ کہتے ہین مینے عائشہ سے پوچھا حضرت کبھی شعر بھی بطور مثال پڑہتے تھے کہا احیاناً جب گھر مین آتے کہتے ع ویاتیك بالاخبار من لم تزود ف اِس کا اول مصرع یہہ ہی ع ستبدی لك الایام ما کنت جاھلا ۲ ابن عباس نے کہا یہہ کلمہ نبی کا ہی ویاتیك الخ یعنی حضرت نے اِسکے ساتھہ تمثل کیا ہی ورنہ اصل شعر دوسرے کا ہی یا یہہ مطلب کہ اصل مین یہہ کلمہ قول نبی تھا شاعر نے اُسکو نظم کرلیا ہی اسی جگہہ سے فرمایا ہی وان من الشعر لحکمۃ اِس تمثل سے شعرخوانی کا جواز ثابت ہوا اصحابہ وصحابیات مین ایک جمع کثیر وجم غفیر شاعر وعارف اشعار تھا ترجمہ محمد بن اسمعیل بخاری رضی اللہ عنہ مین لکھا ہی کہ اُنہون نے نہ کبھی شعر پڑہا اور نہ شعر کہا مگر وہ اشعار جو روایات حدیث مین آئے ہین کہ بضرورت روایت اُنکی زبان پر گذرے ہین یا خبر موت دارمی رح سنکر بیساختہ یہہ شعر پڑہا تھا پس بس ؎

ان عشت تفجع بالاحبۃ کلھم	وفناء نفسك لا ابالك افجع
جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی	یعنی ؎ کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی

جو کہ قبائح شعر کے بہ نسبت مدائح شعر کے زیادہ آئے ہین اسلئے اہل تقوی نے انہماک

نظم مین کم کیا ہی اور قول فیصل یہہ حدیث ہی الشعر کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح اِس مین شک نہین ہی کہ اشعار حسنہ بہ لنسبت اشعار ذمیمہ کے عشر عشیر بہی نہین ہین و لہذا فرمایا ہی کہ پیپ سے بہرنا پیٹ کا شعر کے بہرنے سے بہتر ہی اور ایک معمولی شاعر کو دیکہکر فرمایا تہا کہ خذوا ھذا الشیطان ورنہ اشعار توحید ونعت ومدح صالحات باقیات ونحوہا متضمن حکمت وہجو کفار کا پڑہنا اور کہنا اصل اباحت پر باقی ہی بلکہ کبہی مستحب ومندوب ٹہیر جاتا ہی جبکہ تائید خدا ورسول مطمح نظر ہوتی ہی جس طرح نفح الطیب بذکر المنزل والحبیب اور دیوان عبد الرحیم برعی وقصائد نعتیہ آزاد ونحوہا لکن شاعر مسلمان کو ضرور ہی کہ مبالغہ واطراء منہی عنہ سے بچے اور سامع پر لازم ہی کہ قبائح اشعار مذکورہ پر دوسرون کو مطلع کردے :

باب ذکر تمنائے مکروہ کا

۱- حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہی جب تمنا کرے کوئی تم مین تو نظر کرے کہ کیا تمنا کرتا ہے اِسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا دیا جائیگا **ف** حدیث دلیل ہی اِسپر کہ تمنای صالح کرے نہ غیر صالح شاید وہ آرزو قبول ہو اگر بہتر تمنا نہ تہی تو وہ قبول وبال ہو جائیگا :

باب انگور کو کرم نہ کہو

۱- حدیث علقمہ بن وائل مین رفعاً آیا ہی تم مین کوئی انگور کو کرم نہ کہے بلکہ حبلہ یعنی عنب کہے **ف** حدیث دلیل ہی اِسپر کہ شئی محرم کا نام ایسا نہ رکہے جس سے وہ معظم مکرم مرغب فیہ سمجہی جائے جو لوگ شراب خوار ہین وہ شراب کو کرم بولتے ہین اسی طرح سود خوار سود کو منافع کہتے ہین بالجملہ تغییر اسم علامات قیامت سے ہی اور دلیل حلت یا اباحت پر اُس شئی کے نہین ہوتی ہے :

باب کسی کا کسی کو ویحک کہنا

۱- اس بارہ مین حدیث ابو ہریرہ پہلے گذر چکی ہی کہ مر النبی صلعم برجل یسوق بدنة فقال ارکبہا قال یا رسول اللہ انہا بدنة قال ارکبہا قال انہا بدنة قال فے الثالثة او الرابعة ویحک ارکبہا:

باب یا ہنتاہ کہنا

۱- حمنہ بنت جحش کہتی ہین حضرت نے فرمایا ما ھی یا ھنتاہ یعنی یہہ کیا ہی ای عورت ۲ حبیب بن صہبان اسدی کہتی ہین مینے عمار کو دیکھا کہ نماز فرض پڑہی پہر ایک مرد سے جو انکے پہلو مین تہا کہا یا ھناہ پہر کہڑے ہوگئے ۳ عمرو بن شرید کے باپ نے کہا کہ حضرت نے مجہے اپنے ساتہہ سوار کرلیا اور فرمایا تیرے پاس امیہ بن ابی الصلت کے شعر ہین مینے کہا ہان اور ایک بیت پڑہی فرمایا ھیہ یعنی اور پڑہ تا آنکہ مینے سو شعر سنائے **ف** حدیث دلیل ہی جواز شعر خوانی و سمع اشعار پر اور جواز اکثار استماع و انشاد پر کیونکہ سو شعر کا پڑہنا ایک بار مین کچہہ کم نہین ہی یہہ اشعار مشتمل تہے مضامین توحید و ایمان و حکمت و نصیحت پر اسلئے حضرت نے انکو جائز رکہا اور سنا یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر قائل و شاعر مومن نہو مگر کلام اسکا مومن ہو تو پڑہنا اور سننا اسکے شعر کا لا باس بہ ہی ویدل لہ حدیثہ صلعم الکلمة الحکمة ضالة المومن حیث وجدھا اخذھا او کما قال

باب یہہ کہنا مرد کا کہ مین کسلمند ہون

۱- عبد اللہ بن ابی موسی کہتے ہین عائشہ نے کہا تو قیام شب کا نہ چہوڑ کہ حضرت اسکو نہ چہوڑتے تہے اور جب بیمار یا کسلمند ہوتے تو بیٹہہ کر پڑہتے ✽



باب پناہ مانگنا کسل سے

۱- انس بن مالک کہتے ہین حضرت اکثر یون کہتے اللهم انی اعوذبك من الھم والحزن واعوذبك من العجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین غلبة الرجال

باب یہہ کہنا کہ نفسی لک الفداء یعنی مین تجہپر واری

۱- انس بن مالک نے کہا ہیکہ ابو طلحہ سامنے حضرت کے گھٹنون کے بل ہوکر اپنا ترکش خالی کرتے اور کہتے وجھی لوجھك الوقاء ونفسی لنفسك الفداء ٥

گر نثار قدم یار گرامی نکنم	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

۲ ابوذر نے کہا ہیکہ حضرت طرف بقیع کے چلے اور مین پیچھے آپ کے چلا مڑکر مجھے دیکھا کہا ای اباذر مینے کہا لبیك یا رسول الله وسعدیك وانا فداؤك فرمایا مکثرین ہی دن قیامت کے مقلین ہونگے مگر جسنے دیا ہکذا وہکذا حق مین مینے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا ہکذا تین بار یہہ لفظ کہا پہر ہمارے سامنے اُحد آیا کہا ای اباذر مینے کہا لبیك یارسول الله وسعدیك وانا فداؤك یعنی مین صدقے و قربان فرمائیے فرمایا مجھے یہہ بات خوش نہین آتی ہیکہ اُحد آل محمد کے لئے سونا ہو اور اُنکے پاس ایک دینار یا مثقال شام کرے پہر ہمارے آگے ایک وادی آیا حضرت سٹک گئے مینے گمان کیا کہ آپکو حاجت ہوگی مین کنارہ وادی پر بیٹھہ رہا جب دیر ہوئی مین ڈرا پہر مینے سُنا جیسے کسی شخص سے سرگوشی کرتے ہون پہر اکیلے میرے پاس آئے مینے کہا ای رسول خدا یہہ کون شخص تہا جس سے آپ سرگوشی کرتے تہے فرمایا کیا تونے اُسکو سُنا مینے کہا ہان فرمایا وہ جبرئیل تہے میرے پاس آئے مجھے خوشخبری سُنائی کہ من مات من امتی لا یشرك بالله شیئا دخل الجنة مینے کہا وان زنی وسرق فرمایا ہان ف یہہ روایت کہ وان زنی وان سرق ہی

کئی طریق سے ابو ذر اور اُنکے غیر سے مروی ہے حدیث دلیل ہے بشارت دخول جنت پر
حق مین مومن غیر مشرک کے اگرچہ عاصی ہو و للہ الحمد زنا و سرقہ کبائر ہین اور کبائر توبۂ
صحیحہ سے معاف ہو جاتے ہین اور اگر توفیق توبہ نہ ملی مگر توحید و ایمان باقی تہا تو بہی بموجب
اس حدیث کے آخر کو امید فوز جنان و بعد من النیران ہے و للہ المنۃ ؛

باب یہہ کہنا کہ فداک ابی و امی یعنی قربان ہون تجہپر میرے مان باپ

۱- علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت کو نہین دیکہا کہ کسی مرد کا تفدیہ کیا ہو بعد سعد کے
فرماتے تہے ارم فداك ابی و امی یعنی تیر مارے جا میرے مان باپ تجہپر فدا ہون
ف ہرچند ابوین حضرت کے مومن نہ تہے لکن یہہ ارشاد آپکا حق مین سعد کے دلیل
ہے کمال سعادت سعد پر رہے حضرت سو اُنپر تو سارے اباء و امہات ہمارے گو مومن
ہون صدقے و قربان و واری و فدا ہو سکتے ہین ۲ بریدہ کہتے ہین حضرت مسجد مین
گئے ابو موسیٰ پڑہ رہے تہے کہا یہہ کون ہے مینے کہا انا بریدۃ جعلت فداك فرمایا
قد اعطی ہذا مزمارا من مزامیر ال داؤد یعنی اُنکی خوش آوازی کی تعریف کی ؛

باب کہنا کسی شخص کا ای پسرک من اُسکو جسکی باپ نے اسلام نہین پایا

۱- صعب بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین کہ مین پاس عمر بن خطاب کے گیا وہ کہنے
لگے یا ابن اخی پہر مجہسے سوال کیا مینے اپنا نسب بیان کیا اور جتلا دیا کہ میرے باپ
نے اسلام نہین پایا تب وہ یا بنی یا بنی کہنے لگے ۲ انس کہتے ہین مین خادم تہا
حضرت کا بے اذن کے داخل ہوتا ایک دن آیا مجہسے فرمایا کما انت یا بنی تیرے
بعد ایک امر حادث ہوا ہے اب تو بے اذن کے نہ آیا کر ۳ ابو صعصعہ کہتے ہین ابو سعید
خدری نے مجہسے کہا یا بنی ؛

باب یہہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہی

۱- حدیث عائشہ مین فرمایا ہی تم مین کوئی یون نہ کہے کہ میرا جی ناپاک ہوگیا ہی ولکن یون کہے کہ میرا جی سخت ہوگیا ہی ۲ ابو امامہ عن ابیہ رفعًا کہتے ہین لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی محمد نے کہا کہ عقیل نے اس حدیث کو مسند کیا ہی ؛

باب کنیت ابو الحکم کا

۱- ہانی بن یزید ہمراہ اپنی قوم کے پاس حضرت کے آئے حضرت نے سُنا کہ وہ انکو ابو الحکم کی کنیت کرتے ہین حضرت نے ہانی کو بُلاکر کہا حکم اللہ ہی اور اُسی کا حکم ہی تو نے اپنی کنیت ابو الحکم کیون رکھی کہا مینے نہین رکھی لکن میری قوم جب کسی شئی مین اختلاف کرتی ہی تو میرے پاس آتی ہی مین درمیان اُنکے حکم کرتا ہون دونون فریق راضی ہوجاتے ہین فرمایا یہہ کیا اچھی بات ہی پھر فرمایا تیرے کتنی اولاد ہی مینے کہا شریح و عبداللہ و مسلم بنو ہانی ہین فرمایا اِن مین بڑا کون ہی مینے کہا شریح فرمایا تو ابو شریح ہی اور ہانی اور اُنکے ولد کو وعادی حضرت نے سُنا کہ اُنمین ایک مرد کا نام عبد الحجر ہی فرمایا تیرا کیا نام ہی کہا عبد الحجر فرمایا نہین تو عبد اللہ ہی شریح نے کہا جب ہانی اپنے بلاد کی طرف پھرنے لگے تو پاس حضرت کے گئے کہا کس شئے سے میرے لئے جنت واجب ہوگی فرمایا علیک بحسن الکلام وبذل الطعام **ف** اسباب دخول جنت کے بہت ہین حضرت مناسب حال ہر شخص کے حکم بعض اخلاق سنجیہ کا فرما دیتے تھے جس شخص مین جو خصلت بد ہوتی اُسکے دور کرنے کو خصلت نیک مقابل اُسکے تعلیم فرماتے اسی کا نام اسلوب حکیم ہے ؛

باب حضرت کو اچھا نام پسند آتا تھا اور خوش ہوتے تھے

۱- ابو حدرد نے کہا ہی حضرت نے فرمایا کون شخص یہہ ہمارے اونٹ ہانکے گا یا کون

اِن ہمارے اونٹون کو پہنچا دیگا ایک شخص نے کہا مین فرمایا تیرا کیا نام ہی کہا فلان کہا بیٹھہ جا پہر دوسرا مرد کہڑا ہوا کہا تیرا کیا نام ہی کہا فلان کہا بیٹھہ جا پہر ایک اور شخص کہڑا ہوا فرمایا تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا ناجیہ فرمایا تو اُنکو ہانک ؛

باب تیز چلنے کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہین حضرت تیز آئے اور ہم بیٹھے تہے ہمکو حضرت کے اس سُرعت سے آنے نے گہبرا لیا جب ہمارے پاس پُہنچے سلام کیا پھر فرمایا مین تمہارے پاس جلد آیا کہ تمکو شب قدر کی خبر دون لکن اُسکو بہول گیا درمیان اپنے اور تمہارے تم جستجو اُسکی اخیر دہائی مین کرو ؛

باب احب اسماء اللہ عزوجل کو کونسا نام ہی

۱۔ ابو وہب کو حضرت کی صحبت ملی تہی وہ کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا تم انبیاء کے نام پر نام رکہا کرو اور بہت دوست نام اللہ عزوجل کو عبداللہ و عبدالرحمن ہی اور بڑا سچا نام حارث و ہمام ہی اور بہت بُرا حرب و مرّہ ۲ جابر کہتے ہین ہمارے ایک شخص کے یہان لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام قاسم رکہا ہمنے کہا ہم تیری کنیت ابو القاسم نہ کہین گے اور اِس مین کوئی بزرگی نہین ہی یہہ خبر حضرت کو پُہنچی فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکہہ ؛

باب ایک نام کا دوسرے نام سی بدل دینا

۱۔ سہل کہتے ہین منذر بن اُسید کو پاس حضرت کے لائے جبکہ وہ پیدا ہوئے اُنکو حضرت کے زانو پر رکہدیا اور ابو اُسید بیٹھے تہے حضرت کسی شئ مین جو آپکے سامنے تہی غافل ہو گئے ابو اُسید نے کہا لڑکے کو اُٹھا لو حضرت کے زانو پر سے اُٹھا لیا حضرت نے خبردار ہو کر فرمایا بچہ کہان ہی ابو اسید نے کہا ہمنے اُسکو پہیر دیا ای رسول خدا

فرمایا اُسکا نام کیا ہی کہا فلان فرمایا نہین بلکہ اُسکا نام منذر ہی اُسدن سی منذر نام ہوا ؛

باب ابغض اسماء طرف اللہ عزوجل کی کونسا نام ہے

۱ - حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی کہ بڑا خراب نام نزدیک اللہ کے وہ شخص ہی جس کو ملک الاملاک کہین یعنی شاہنشاہ ف جو نام کہ مشابہ اس کلام کے ہو اُسکا بھی یہی حکم ہی جیسے صاحب عالم اور شاہجہان اور سلطان جہان ونحوہا یا مہاراج ؛

باب دوسری کو تصغیر نام سی پکارنا

۱ - طَلق بن حبیب کہتے ہین مین سب لوگون مین بڑا مکذب شفاعت تہا مینے جابر سے پوچہا کہا ای طُلَیق مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے کہ نکلین گے دوزخ سے بعد دوزخ مین جانے کے الخ یعنی شفاعت ثابت ہے ؛

باب آدمی کو اُسکے احب اسماء سی پکارے

۱ - حنظلہ بن خذیم نے کہا ہی حضرت کو خوش آتا تہا کہ آدمی کو اُس نام سے پُکارا جائے جو اُسکو بہت محبوب ہو اور احب کنیت سے ؛

باب عاصیہ کا نام بدل دیا تہا

۱ - ابن عمر نے کہا ہی کہ حضرت نے عاصیہ نام بدل کر فرمایا کہ تو جمیلہ ہی ۲ محمد بن عمرو بن عطا پاس زینب بنت ابی سلمہ کے آئے زینب نے پوچہا تمہاری بہن کا کیا نام ہی وہ انکی پاس تہی کہا اسکا نام بَرّہ ہی کہا اِسکے نام کو بدل دے حضرت نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تہا اُنکا نام بَرّہ تہا آپ نے بدل کر زینب رکھدیا پہر جب ام سلمہ کو بیاہا اور اُنپر داخل ہوئے اُنکا نام بَرّہ تہا اُنکو سُنا کہ مجھے بَرّہ کہکر پکارتے ہین فرمایا لا تزکوا انفسکم فان اللہ ھو اعلم بالبرة منکم والفاجرة نام رکھہ اِسکا زینب کہا یہہ زینب ہی کہا

میرا نام کیا ہوا کہا مطابق حضرت کے بدلنے کے بدل دسے تب اُنکا نام بہی زینب رکہا:

باب اصرم کا

ا-عبدالرحمن بن سعید مخزومی کا نام اصرم تہا حضرت نے اُنکا نام سعید رکہدیا اُنہون نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد مین تکیہ زدہ دیکہا تہا ۲ علی مرتضیٰ کہتے ہین جب حسن پیدا ہوئے مینے نام اُنکا حرب رکہا حضرت آئے فرمایا میرے بیٹے کو مجہے دکہلاؤ تمنے اسکا کیا نام رکہا ہی ہمنے کہا حرب فرمایا بلکہ اِسکا نام حسن ہی جب حسین پیدا ہوئے مینے حرب نام رکہا حضرت نے آکر کہا اروني ابني ما سميتموہ قلنا حربا قال بل ھو حسين جب تیسرا لڑکا ہوا اُسکا نام بہی حرب رکہا حضرت نے آکر کہا دکہاؤ مجہے بیٹا میرا تمنے اِسکا کیا نام رکہا ہی مینے کہا حرب فرمایا بلکہ یہہ محسن ہی پہر فرمایا مینے انکے نام اولاد ہارون کے ناموں پر رکہے ہین شبر وشبیر ومشبر:

باب غراب کا

ا-رائطہ بنت مسلم کے باپ کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے حنین مین حاضر ہوا مجہسے فرمایا تیرا نام کیا ہی مینے کہا غراب فرمایا نہین بلکہ تیرا نام مسلم ہے:

باب شہاب کا

ا-عائشہ نے کہا حضرت کے پاس ذکر ایک شخص کا ہوا اُسکو شہاب کہتے تہے فرمایا بلکہ تو ہشام ہی:

باب عاص کا

ا-مطیع نے کہا مینے حضرت کو دن فتح کے سُنا کہتے تہے قتل نکیا جائے کوئی قرشی بعد آج کے دن کے بطور صبر قیامت کے دن تک سو نہ پایا اسلام کسی نے عصاۃ قریش سے

سوا سطیح کے انکا نام عاص تھا حضرت نے سطیح رکھا **ف** قتل صبر یہہ ہی کہ بہوکا پیاسا رکہے یہان تک کہ مرجائے اِس طرح کے مارنے سے نہی آئی ہی ؛

باب کسی کو باختصار و نقصان نام پکارنا

۱- عائشہ کہتی ہین حضرت نے کہا یا عایش هذا جبريل يقرئ عليك السلام کہا وعليه السلام ورحمة الله وہ دیکھتے ہین جو مین نہین دیکھتی ۲ ام کلثوم دختر ثمامہ حج کرنے کو آئین اُنکے بہائی مخارق بن ثمامہ نے کہدیا تہا کہ عائشہ کے پاس ہوتی آئیو اور عثمان بن عفان کا حال پوچہیو کہ لوگ اُنکے حق مین ہمارے پاس اکثار کرتے ہین وہ عائشہ کے پاس گئین اور کہا کہ تمہارے بعض فرزندون نے تمکو سلام کہا ہی اور عثمان بن عفان کا حال پوچہا ہی کہا وعليه السلام ورحمة الله کہا مین گواہی دیتی ہون اس بات کی کہ مینے عثمان کو اِس گہر مین شبِ گرم مین اور حضرت کو دیکہا اور جبریل وحی لائے تھے اور حضرت کف یا کتف ابن عفان کو اپنے ہاتہہ سے مار کر فرماتے تہے اکتب یا عثم لکہہ ای عثمان اللہ اُس سے بات مین اپنے نبی سے کسی کو نازل نکرتا مگر اُسی مرد کو جو نزدیک اللہ کے کریم تہا اب جو کوئی عثمان کو گالی دے اُسپر اللہ کی لعنت ہی ؛

باب زخم کا

۱- بشیر پاس حضرت کے آئے کہا تیرا کیا نام ہی کہا زحم فرمایا بل انت بشیر اِس درمیان مین مین ساتھ حضرت کے چلا کہا ای ابن الخصاصية کیا تو اللہ پر کچھہ نقمت کرتا ہی اور رسول اللہ کے ساتہہ چلتا ہی مینے کہا بابی وامی مین اللہ پر کسی شئ کا الزام نہین لگاتا مین ہر خیر کو پہنچا پہر حضرت قبور مشرکین پر آئے فرمایا لقد سبق هولاء خيرا كثيرا پہر قبور مسلمین پر آئے اور کہا لقد ادرك هولاء خيرا كثيرا وہان ایک آدمی چپّل پہنے ہوئے قبرون کے بیچ مین

چلتا تہا فرمایا یا صاحب السبتیتین الق سبتیتیك اُسنے نعلین اُتار ڈالی **ف** یہہ حدیث باختلاف بعض الفاظ پہلے بہی گذر چکی ہی **۲** زن بشیر کہتی ہین کہ بشیر بن الخصاصیۃ کا نام زحم تہا حضرت نے اُسکا نام بشیر رکہا ؛

باب بَرّہ کا

۱- ابن عباس کہتے ہین جویریہ کا نام بَرّہ تہا حضرت نے جویریہ رکہا **۲** ابوہریرہ نے کہا میمونہ کا نام بَرّہ تہا حضرت نے میمونہ رکہا

باب افلح کا

۱- حدیث جابر مین رفعًا آیا ہی کہ اگر مین زندہ رہا تو اپنی امت کو منع کرونگا انشاء اللہ اس بات سے کہ انمین سے کسی کا نام برکت ونافع وافلح ہو مین نہین جانتا کہ رافع بہی کہا یا نہین کوئی کہتا ہی یہان برکت ہی کہتے ہین نہین ہی حضرت کا انتقال ہو گیا اور آپ نے اس سے منع نہ کیا جابر کہتے ہین حضرت نے ارادہ کیا تہا کہ منع فرمائین یعلی وبرکت ونافع ویسار وافلح ونحو ذلک نام رکہنے سے پہر سکوت فرمایا اور کچہہ نہ کہا **ف** اس سے جواز تسمیہ بایں اسماء ثابت ہوتا ہی اگرچہ اولی یہی ہی کہ ایسے نام نہ رکہے ؛

باب رباح کا

۱- عمر بن خطاب کہتے ہین جب کنارہ کش ہوئے حضرت اپنی بی بیون سے مجہے رباح نام غلام حضرت کا ملا مینے پکار کر کہا ای رباح میرے لیے حضرت سے اذن حاصل کر **ف** معلوم ہوا کہ یہہ نام رکہنا جائز ہی ؛

باب اسماء انبیاء علیہم السلام کا

۱- حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہی کہ میرے نام پر نام رکہو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکہو مین

ابو القاسم ہون ع ابو القاسم محمد بن عبد اللہ لطجائی ۲ انس بن مالک کہتے ہین حضرت بازار مین جاتے تہے ایک مرد نے کہا یا ابا القاسم حضرت نے اُسکی طرف التفات کیا اُسنے کہا ای رسول خدا مینے اس شخص کو پکارا تہا فرمایا تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی ۳ یوسف بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہین میرا نام یوسف حضرت نے رکہا اور مجکو اپنی گود مین بٹہایا اور میرے سر پر ہاتہ پہیرا ۴ جابر بن عبد اللہ کہتے ہین ہم انصار مین ایک مرد کے گہر ایک لڑکا پیدا ہوا تہا چاہا کہ اُسکا نام محمد رکہین شعبہ نے حدیث منصور مین کہا ہی کہ انصاری اُسکو اپنی گردن پر لادکر پاس حضرت کے لایا اور حدیث سلیمان مین یون ہی کہ اُنکے گہر ایک لڑکا پیدا ہوا چاہا کہ اُسکا نام محمد رکہین فرمایا سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی مین قاسم بنایا گیا ہون درمیان تمہارے تقسیم کرتا ہون حصین کا لفظ یون ہے بعثت قاسما اقسم بینکم ۵ ابو موسے کہتے ہین میرے یہان لڑکا پیدا ہوا مین اُسکو پاس حضرت کے لایا اُسکا نام ابراہیم رکہا اور ایک کہجور چبا کر اُسکے تالو مین ملی اور برکت کی دعا دیکر مجھے حوالہ کیا وہ اکبر اولاد ابی موسی تہا

باب حزن کا

۱۔ سعید بن المسیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین کہ وہ پاس حضرت کے لائے گئے فرمایا تیرا کیا نام ہی کہا حزن فرمایا تو سہل ہی کہا جو نام میرے باپ نے رکہا ہی مین اُسکو نہین بدلونگا ابن المسیب کہتے ہین جب سے درمیان ہمارے حزونت چلی آتی ہی ۲ دوسرا لفظ اُنکا یہہ ہی کہ میرے دادا پاس حضرت کے آئے کہا تیرا کیا نام ہی کہا میرا نام حزن ہی فرمایا بلکہ تو سہل ہی کہا ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی ابن المسیب کہتے ہین فما زالت فینا الحزونۃ بعد

باب حضرت کا نام مبارک اور کنیت

۱۔ جابر نے کہا ہم مین ایک مرد کے یہان بچہ پیدا ہوا اُسکا نام قاسم رکہا انصار نے کہا ہم

تجکو ابو القاسم نہ کہین گے اور نہ تیری آنکھہ اس کنیت سے ٹھنڈی کرینگے وہ شخص پاس حضرت
کے آیا اور انصار کا کہا ہوا کہا فرمایا انصار نے اچھا کہا تم میرے نام پر نام رکھو اور میری
کنیت پر کنیت نہ رکھو فانما انا القاسم یعنی قاسم مین ہی ہون ۲ علی نے حضرت سے کہا
اے رسول خدا اگر بعد آپ کے کوئی بچہ میرا پیدا ہو تو اُسکا نام آپکے نام پر اور اُسکی کنیت
آپکی کنیت پر رکھون فرمایا ہان ۳ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے منع کیا ہے جمع کرنے سے
درمیان اپنے نام و کنیت کے اور فرمایا انا ابو القاسم واللہ یعطی وانا اقسم ۴ انس
کہتے ہین حضرت بازار مین تھے ایک مرد نے کہا اے ابا القاسم حضرت نے التفات کیا اُسنے
کہا دعوت هذا فرمایا سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی:

باب کیا مشرک کی کنیت ہونا چاہئے

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت ایک مجلس مین آئے جہان عبد اللہ بن ابی بن سلول تہا
قبل اسلام کے کہا تم ایذا ندیا کرو ہمکو ہماری مجلس مین حضرت سعد بن عبادہ کے پاس
آئے اور کہا اے سعد تمنے نہین سُنا کہ ابو حباب کیا کہتا ہے مراد ابو حباب سے عبد اللہ بن ابی تہا

باب بچے کی کنیت

۱۔ انس کہتے ہین حضرت ہمارے پاس آتے میرا ایک چھوٹا بھائی تہا اُسکی کنیت ابو عمیر
تھی اُسکی ایک چڑیا تھی لال چونچ کی جسکو نغیر کہتے ہین وہ اُس سے کھیلتا تہا وہ چڑیا
مرگئی حضرت آئے اُسکو رنجیدہ پایا فرمایا اسکا کیا حال ہے کہا اسکی چڑیا مرگئی ہے اِس لئے
اُداس ہے فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر:

باب کنیت رکھنا ولادت سے پہلے

۱۔ ابراہیم بن عبد اللہ کہتے ہین علقمہ نے اپنی کنیت ابا شبل رکھی قبل اس کے کہ بچہ

پیدا ہو ۲ علقمہ نے کہا کنیت رکھی میری عبداللہ نے قبل اسکے کہ میری اولاد پیدا ہو *

باب کنیت عورتون کی

۱- عائشہ کہتی ہین مین پاس حضرت کے آئی مینے کہا اے رسول خدا تمنے اپنی عورتون کی کنیت رکھی میری بہی کنیت رکھو فرمایا اپنے بھانجے کے نام کی کنیت کہہ کہ عبداللہ ہے ۲ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ انہون نے کہا یا نبی اللہ الا تکنینی فرمایا اکتنی بابنک یعنے عبداللہ بن الزبیر تب سے اُنکی کنیت اُم عبداللہ ہوگئی تھی *

باب کسی کی کنیت ایسی چیز سی رکھنا جو کہ اُسمین ہو یا کسی اور مین

۱- سہل بن سعد کہتے ہین بہت محبوب نام علی کو ابو تراب تہا اور وہ اس نام سے پکارنے پر خوش ہوتے تھے اور نام نہین رکھا انکا ابا تراب مگر نبی صللم نے ایک دن فاطمہ سے خفا ہو کر باہر نکلے اور مسجد کی دیوار سے ٹک کر لیٹ رہے حضرت اُنکی تلاش مین آئے کہا وہ پاس دیوار کے لیٹے ہین حضرت آئے اور علی کی پشت خاک سے بہر گئی تہی حضرت پُشت سے مٹی دور کرنے لگے اور فرمایا اجلس ابا تراب یعنی اُٹھہ بیٹھو *

باب کبراء واہل فضل کی ساتھہ کس طرح چلی

۱- انس کہتے ہین حضرت نخل ابو طلحہ مین اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے بلال آپکے ساتھہ پہلو کے قریب سے چلے جاتے تھے کہ اتنے مین حضرت کا گذر ایک قبر پر ہوا وہان کہڑے ہوگئے بلال بہی وہان آپہنچے فرمایا ویحک یا بلال ھل تسمع ما اسمع تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون کہا مین کچہہ نہین سنتا فرمایا اس قبر والے کو عذاب ہوتا ہے وہ ایک یہودی تہا ٥

در پردهٔ خاک نغمہ ہاست بسے
آنگہ شنوی کہ گوش بر خاک نہی *

باب یہہ باب بلی ترجمۃ الباب ہے

ا - معاویہ نے اپنے چہوٹے بہائی سے کہا کہ غلام کو ردیف کر لے اُسنے نمانا کہا بئس ما ادبت تجکو بُرا ادب سکہایا گیا ہی قیس کہتے ہین مینے ابوسفیان کو سُنا کہتے تہے دع عنك اخاك چہوڑدے اپنے بہائی کو یعنی اُسکو مت چہیڑ ۲ عمرو بن عاص نے کہا ہر جب اخلاء یعنی دوست بہت ہوتے ہین تو غرماء یعنی دعویدار بہی زیادہ ہو جاتے ہین کہا غرماء کیا ہین کہا حقوق :

باب بعضا شعر حکمت ہوتا ہی

ا - خالد بن کیسان کہتے ہین مین پاس ابن عمر کے تہا کہ ایاس بن خیثمہ نے اُنپر کہڑے ہو کر کہا کہ کیا مین اپنے شعر تمکو ای ابن فاروق نہ سُناؤن کہا ہان ولکن نہ سُنانا مگر اچہا شعر ایاس نے پڑہنا شروع کیا یہانتک کہ ایسے شعر کو پُہنچا جو ابن عمر کو مکروہ معلوم ہوا کہا بس ۲ قتادہ نے مطرف سے سُنا کہ اُسنے یہہ کہا کہ مین ساتہہ گیا عمران بن حصین کے کوفہ سے بصرہ تک ایسی منزل کم تہی کہ جہان وہ اُترتے لکن وہ مجکو شعر پڑہ کر سُناتے اور کہتے ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب یعنی اشارہ کنایہ مین جہوٹ بولنے سے بے نیازی ہی ۳ ابی بن کعب نے رفعاً کہا ہر ان من الشعر حکمۃ یعنی بعضا شعر حکمت ہوتا ہے **ف** شعراء کاملین کے اشعار غالبا حکم و مواعظ و نصائح و تجربہ پر مشتمل ہوتے ہین اُنکا انشاد و تذکار صیقل عقل ہوتا ہی ۴ اسود بن سریع نے کہا ای رسول خدا مدحت ربی عزوجل بمحامد یعنی مینے اللہ کی حمد مین اشعار کہے ہین اور بہت کہے ہین فرمایا ان ربك یحب الحمد یعنی تیرا رب حمد کو دوست رکہتا ہی اس سے زیادہ کچہہ نہین فرمایا حدیث دلیل ہے جواز نظم حمد الٰہی پر ۵

حمد بحید مرخدائی پاک را	آنکہ ایمان داد مشت خاک را

۵ حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہی اگر پُر ہو پیٹ کسی مرد کا پیپ سے جو کہا جائے اُسکے جوف کو تو یہہ بہتر ہی اِس سے کہ پُر ہو شعر سے **ف** مراد شعر مذموم ہی اور استلاء جوف مین اشارہ ہی طرف اِسکے کہ شعر اِسقدر مستولی ہو جائے کہ قرآن و ذکر سے اور اشتغال علوم شرعیہ سے روک دے ۶ اسود بن سریع کہتے ہین مین شاعر تہا پاس حضرت کے آیا مینے کہا الا انشدك بمحامد حمدت بہا ربی فرمایا ان ربك یحب المحامد اِس سے زیادہ کچہہ مجہسے نہ کہا

حمد را با تو نسبتی ست درست	ف بر در ہر کہ رفت بر در تست

۷ عائشہ کہتی ہین حسان بن ثابت نے حضرت سے اذن چاہا ہجاء مشرکین مین فرمایا میرے انتساب کا کیا ہوگا کہا مین آپکو ایسا نکال لونگا جیسے بال کو آٹے مین سے نکال لیتے ہین ۸ ہشام کے باپ کہتے ہین مین پاس عائشہ کے گیا اور حسّان کو مینے بُرا بہلا کہا عائشہ بولین کہ تو اُسکو بُرا نہ کہہ وہ حضرت کی طرف سے مدافعت کرتا تہا **ف** حدیث عائشہ مین فرمایا ہی ہجاہم حسان فشفی واستشفی رواہ مسلم؛

باب شعر حسن ہی مثل کلام حسن کی اور کوئی شعر قبیح ہی

۱۔ ابی بن کعب نے رفعًا کہا ہی من الشعر حکمۃ **ف** صحیح بخاری کا لفظ یون ہی ان من الشعر حکمۃ مراد حکمت سے عدل و علم ہی یا یہہ مطلب کہ بعضا شعر کلام نافع ہوتا ہی اور جہل و سفہ سے منع کرتا ہی ۲ ابن عمر رفعًا کہتے ہین الشعر بمنزلۃ الکلام حسنہ کحسن الکلام وقبیحہ کقبیح الکلام ۳ عائشہ کا لفظ یہہ ہی الشعر منہ حسن ومنہ قبیح خذ بالحسن ودع القبیح یعنی اچہا شعر لے اور بُرا شعر چہوڑ دے خذ ما صفا ودع ما کدر پہر عائشہ نے کہا مجکو روایت کی گئی شعر کعب بن مالک سے اشعار کو از انجملہ ایک

قصیدہ ہی جس مین چالیس بیتین ہین اور سوا اسکے **ف** اس حدیث سے نصاب قصیدہ کی معلوم ہوتی ہی کہ یہہ شعر تو ہون **۴** شریح نے عائشہ سے کہا کیا حضرت تمثل کرتے تھے شعر سے کچھہ کہا ہان شعر عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ تمثل کرتے تہے **ع** ویاتیك بالاخبار من لم تزود **۵** اسود بن سریع نے کہا مین شاعر تھا مینے کہا اے رسول خدا امتدحت ربی فرمایا ان ربك یحب الحمد اس سے زیادہ مجھسے کچھہ نہ کہا **ف** یعنی حمد کا نظم مین کہنا روا رکہا مگر اسوقت یہہ نہین فرمایا کہ ان ابیات کو پڑہ؛

باب شعر پڑہوانے کا

۱- شرید کہتے ہین استنشد نی النبی صلعم شعر امیة بن ابی الصلت وانشدته فاخذ النبی صلعم یقول هیه هیه حتی انشدته مأئة قافیة فقال ان کان لیسلم **ف** حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ فرمایش کرکے شعر پڑہوانا اور سننا درست ہے اگرچہ بمقدار کثیر ہو آمیہ کے اشعار متضمن توحید تھے اسلئے فرمایا کہ گویا مسلمان سا آدمی تھا

باب کراہت غلبۂ شعر کی

۱- حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہی لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا قول اللہ عزوجل والشعراء یتبعهم الغاؤن ترجمہ اس حدیث کا گذر چکا ہی
۲ ابن عباس نے تفسیر آیۂ مذکورہ مین کہا ہی کہ اس آیت کو نسخ کر دیا اور مستثنی کیا اس آیت نے الا الذین امنوا الی قوله ینقلبون یعنی شعراء ایماندار عامل صالح اس غوایت و مذمت شعر سے مستثنی ہین؛

باب بعضا بیان سحر ہوتا ہی

۱- ابن عباس نے کہا ایک مرد یا ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا اور اُسنے تکلم کیا ساتھہ

ف کلام بیّن کے حضرت نے فرمایا ان من البیان سحرا وان من الشعر حکمۃ بخاری مین یون ہی کہ ابن عمر نے کہا دو مرد مشرق سے آئے اُنہون نے خطبہ پڑہا لوگون نے اُنکی خوش بیانی پر تعجب کیا حضرت نے فرمایا ان من البیان لسحرا بعض اہل علم نے اِسکو محمول ذم بیان پر کیا ہی اور بعض نے مدح بیان پر اول اظہر ہی بدلیل حدیث ابن مسعود رفعًا ھلك المتنطعون تین بار اسی طرح کہا رواہ مسلم مراد تنطع سے تصنع وتعمق ہی کلام مین اور حدیث ابو امامہ مین بیان کو ایک شعبہ نفاق کا ٹہیرایا ہی رواہ الترمذی **س** عمر بن سلام کہتے ہین عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹون کو واسطے تعلیم ادب کے سپرد شعبی کیا اور کہا انکو شعر سکہایہ مجد ہون اور سخدت حاصل کرین اور انکو گوشت کہلا کہ اِنکے دل سخت ہون اور انکے بال کاٹ کہ اِنکی گردنین سخت پڑین اور لے بیٹہہ انکو عمدہ لوگون مین کہ نقض کلام کرین

باب ذکر شعر مکروہ کا

۱۔ عائشہ نے رفعًا کہا ہی بڑا مجرم لوگون مین وہ انسان شاعر ہی کہ سارے قبیلہ کی ہجو کرے اور وہ مرد ہے کہ اپنے باپ سے انکار کرے **ف** اِسمین دلیل ہی اس بات پر کہ ہجو کے اشعار مکروہ یعنی حرام ہوتے ہین اور حرامی بننا برا ہوتا ہی جن شعراء کی عمر ہجو گوئی مین بسر ہوئی ہی اُنکے حال پر بڑا افسوس ہی کہ ایک بارگران اپنی پُشت ناتوان پر اُٹھایا ہی

باب کثرت کلام کا

۱۔ ابن عمر نے کہا دو مرد طرف سے مشرق کے آئے عہد حضرت مین اُنہون نے کھڑے ہوکر کلام کیا پھر بیٹھہ گئے پھر ثابت بن قیس خطیب آنحضرت کھڑے ہوئے اور اُنہون نے کلام کیا لوگون نے اُن دونون شخصون کے کلام سے تعجب کیا تب حضرت نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑہا اور کہا یا ایھا الناس قولوا قولکم فانما تشقیق الکلام من الشیطان

پھر فرمایا ان من البیان سحرا **ف** یہہ حدیث دلیل ہی ذم بیان پر جو لوگ بڑے لفّاظ و متقرر و حاضر جواب اور زیادہ گو ہوتے ہین وہ سب اِس حدیث کے نیچے داخل ہین اور یہہ قول وفعل اُنکا حرکت شیطانی ہی نہ عمل ایمانی **۲** انس نے کہا ایک مرد نے نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ پڑہا اور اکثار کلام کیا عمر نے کہا ان کثرۃ الکلام فی الخطب من شقاشق الشیطان **ف** حدیث مرفوع مین قصر خطبہ وطول صلوۃ کو فقہ کہا ہی اب خلاف اُسکے خطبہ لنبا اور نماز مختصر ہوتی ہی لہذا اسکو عمل شیطان کہا ہی واللہ المستعان **۳** ابو یزید یا معن بن یزید کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا تم اپنی مسجدون مین جمع ہو جاؤ اور جب قوم مجتمع ہو چکے تو مجکو خبر کردو پس ایک آنے والا سب سے پہلے آیا اور بیٹھہ گیا ہم مین سے ایک متکلم نے کلام کیا پھر کہا الحمد للہ الذی لیس للحمد دونہ مقصد ولا ورائہ منفذ وہ مرد غصے مین آکر کھڑا ہو گیا ہمنے آپس مین ملامت کی اور کہا ہمارے پاس اول آنے والا آیا اور وہ دوسری مسجد مین چلا گیا اور وہان جا بیٹھا ہم اُسکے پاس گئے اور اُس سے گفتگو کی وہ ہمارے ساتھہ آیا اور اپنی مجلس مین یا قریب اُس مجلس کے بیٹھا پھر کہا الحمد للہ الذی ماشاء جعل بین یدیہ وماشاء جعل خلفہ وان من البیان سحرا پھر اُسنے ہمکو امر کیا اور سکھایا

باب تمنی کا

۱- عائشہ کہتی ہین حضرت ایک رات بے خواب رہے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی میرے اصحاب مین سے میرے پاس آتا اور آجکی رات میری حراست کرتا کہ اتنے مین ہمنے آواز ہتھیار کی سُنی فرمایا یہ کون ہے کہا گیا سعد ہین اے رسول خدا مین آیا ہون کہ آپکی حراست کرون تب حضرت سو رہے یہانتک کہ ہمنے آپ کا خرّاٹا سُنا

باب کسی شخص یا شئی کو بحر کہنا

ا۔ انس بن مالک نے کہا مدینہ مین گھبراہٹ ہوئی حضرت نے ابوطلحہ کا گھوڑا عاریۃً لیا اُسکو مندوب کہتے تھے اُسپر سوار ہوئے جب پھرے فرمایا ہمنے کوئی شئی نہین دیکھی اور ہمنے اسکو ایک دریا پایا وان وجدناہ لبحرا +

باب لحن پر مارنا یعنی غلط لفظ بولنی پر

ا۔ نافع نے کہا ابن عمر اپنی اولاد کو لحن پر مارتے تھے **ف** یہہ دلیل ہی جواز ضرب علی التعلیم والتادیب پر ۲ عبدالرحمن بن عجلان کہتے ہین عمر بن خطاب کا گذر دو شخصون پر ہوا وہ تیر چلا رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اسبت یعنی سین سے بجای صاد کے عمر نے کہا سوء اللحن اشد من سوء الرمی **ف** یہہ اثر دلیل ہی ذم لحن پر لکن اب نوبت لحن کی خاص ملک عرب مین خصوصًا حرمین شریفین مین یہانتک پہنچی ہی کہ اہل علم بھی وہی زبان سوقہ واہل سوق بولتے ہین نتیجہ اس لحن کا یہہ ہوا کہ علم اُٹھہ گیا اور جہل عام ہوگیا اور عامۂ خلائق کو فہم قران وحدیث سے محرومی نصیب ہوئی فانا للہ ؛

باب لیس بشئی کہنا بارادہ لیس بحق کے

ا۔ عائشہ نے کہا کچھہ لوگون نے حضرت سے حال کہان کا پوچھا فرمایا لیسوا بشئی وہ کچھہ چیز نہین ہین کہا اے رسول خدا وہ کوئی شئی ذکر کرتے ہین اور وہ ہو جاتی ہی فرمایا اُس کلمے کو شیطان اُچک لیجاتا ہی پھر اُسکو ہر دو گوش مین اپنے ولی یعنی دوستدار کے کڑکڑ کرتا ہی جیسے مُرغی کڑ کڑاتی ہی پھر یہہ کاہن لوگ سو جھوٹ سے زیادہ اُسمین ملا لیتے ہین **ف** کاہن کی تصدیق کرنا کفر ہی اور اُسکو غیب دان جاننا شرک اُسکو اپنی خبر نہین ہوتی وہ دوسرے کا حال کیا جانے ۵

تو براوج فلک چہ دانی چیست	چون ندانی کہ درسرائی توکیست

ہان ایمان کہونے کے لئے یہہ نسخہ مجرب ہی کہ کسی کاہن یا برہمن سے غیب کی خبر پوچہی اور ساعت نیک وبد دریافت کری اور معتقد و مراعی نجوم ہو

باب معاریض کا

۱ - انس بن مالک کہتے ہین حضرت راہ مین چلے جاتے تہے حادی نے حدی کی فرمایا ارفق یا انجشۃ ویحک بالقواریر **ف** قواریر سے تعریض فرمائی طرف نساء کے کہ یہہ شیشے کی طرح ضعیف دل ہوتی ہین انجشہ حضرت کا حُدی خوان تہا **۲** ابن عمر نے کہا عمر نے کہا کافی ہی آدمی کو اتنا جہوٹ کہ جوکچہہ سُنے وہ کہہ ڈالے پہر کہا اما فی المعاریض ما یکفی المسلم الکذب یعنی مسلمان کو عوض دروغ کے تعریض کفایت کرتی ہی **۳** مطرف بن عبداللہ بن الشخیر کہتے ہین مین ساتہہ عمران بن حصین کے بصرہ کو گیا ہمپر کوئی دن نہ آتا تہا ولکن وہ ہمکو اُسدن مین شعر پڑہ کر سُناتے اور کہتے کہ معاریض کلام مین کذب سے بے نیازی ہی **ف** یعنی جب تعریض سے کام نکلتا ہی تو پہر جہوٹ کیون بولے ؛

باب افشاء سر کا یعنی بہید کا پہیلانا

۱ - عمرو بن العاص نے کہا ہی مجہے تعجب آتا ہی آدمی سے کہ وہ قدر سے بہاگتا ہی اور وہ اُسمین گرفتار ہونے والا ہی اور اپنے بہائی کی آنکہہ مین ایک تنکا دیکہتا ہی اور ایک بڑی شاخ جو اُسکی آنکہہ مین ہی اُسکو چہوڑ دیتا ہی اور اپنے بہائی کے نفس سے اخراج کینہ کرتا ہی اور اپنے نفس مین کینہ کو چہوڑ رکہتا ہی اور مینے اپنا بہید کسی کے پاس نہین رکہا کہ اُسکو افشاء سر پر ملامت کرتا اور مین کیونکر اُسکو ملامت کرون جبکہ خود اُس سے دلتنگ ہوا **ف** یعنی جب خود مجہسے حفظ اپنے راز کا نہوا تو پہر دوسرے کے افشا کر دینے پر کیا اُلہنا ہی

پہلے تومین ہی نے افشا کیا کہ اپنے جی کی بات دوسرے سے کہدی اب بھلا وہ کب چھپ سکتی ہے ع کل سرّ جاوز الاثنین شاع ؏

باب سخریہ کا اللہ نے فرمایا لایسخر قوم من قوم

۱- عائشہ کہتی ہین ایک مرد آفت رسیدہ نے کچھ عورتون پر گذر کیا وہ اُسکے ساتھہ مضحکہ وسخریہ کرنے لگین بعض پر اُنمین سے آفت آگئی یعنی کما تدین تدان کہ کر دو کہ نیافت ؏

باب تؤدت یعنی آہستہ روی کرنا کامون مین

۱- زہری کہتے ہین ایک مرد نے کہا مین پاس حضرت کے گیا ہمراہ اپنے باپ کے میرے باپ نے مجھسے علحدہ حضرت سے سرگوشی کی مینے باپ سے کہا حضرت نے تمسے کیا فرمایا کہا یہہ فرمایا کہ جب تو ارادہ کسی امر کا کرے تو آہستگی کر یہانتک کہ اللہ تجھکو مخرج اُس امر سے دکھائے یا تیرے لئے کوئی مخرج نکالے ۲ محمد بن حنفیہ نے کہا ہے وہ حکیم نہین ہے جو معاشرت بالمعروف نہین کرتا ہے ساتھہ اُسکے جسکی معاشرت سے چارۂ کار نہین پاتا یہانتک کہ اللہ تعالےٰ اُسکے لئے کوئی کشادگی اور مخرج نکالے ف یعنی جس بغیر بسر نہین ہو سکتی ہے اُسکے ساتھہ تا حصول فرج ومخرج خوبی کے ساتھہ بسر کرے سوء معاشرت نہ کرے ہان جب کوئی رستہ نجات کا ہاتھہ آئے تب الگ ہو جائے اسی کے قریب کسی کا یہہ قول ہے ارضهم ما دمت فی ارضهم ودارهم ما دمت فی دارهم ؎

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرفست	با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

باب مشک یا طریق کا ہدیہ کرنا

۱- براء بن عازب نے رفعًا کہا ہے جسنے عطا کیا کوئی منیحہ یا تحفہ مین بھیجا مشکیزہ یا کہا طریق تو اُسکو برابر آزاد کرنے ایک جان کے اجر ہے ۲ ابو ذر نے رفعًا کہا ہے پانی ڈالدینا

تیرا اپنے دلو سے تیرے بھائی کے دلو مین صدقہ ہی اور حکم کرنا تیرا ساتھہ معروف کے اور منع کرنا تیرا منکر سے اور مسکرانا تیرا
روبرو تیری بھائی کی صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتھر اور خار و استخوان کو لوگونکی راہ سے تیری لئے صدقہ ہی اور راہ بتادینا تیرا
کسیکو زمین گم شدہ مین صدقہ ہی ف حدیث دلیل ہے ثبوت اجر پر عمل محقرات امور مین وللہ الحمد ؛

باب اندھے کو راہ سی بھٹکا دینا

ا- حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی لعنت کرے اللہ اُس شخص کو جو بھٹکا دے اندھے
کو راستہ سے ؛

باب بغی کا

ا- ابن عباس کہتے ہین حضرت اپنے گھر کے صحن مین مکہ مین بیٹھے تھے کہ اتنے مین عثمان
بن مظعون اُدہر سے نکلے حضرت کو دیکھکر مسکرائے فرمایا تو بیٹھتا نہین کہا ہان حضرت
روبرو اُنکے بیٹھے باتین کرتے تھے کہ اتنے مین حضرت نے اپنی نگاہ طرف آسمان کے
اُٹھائی پھر کہا میرے پاس اللہ کا فرستادہ آیا ہی ابہی اور تو بیٹھا تھا کہا اُسنے آپسے
کیا کہا فرمایا یہہ کہا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن
الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون عثمان نے کہا یہہ اُسوقت کا مذکور ہی جبکہ
ایمان نے میرے دل مین قرار پکڑ لیا تھا اور مین حضرت کو دوست رکہتا تھا ؛

باب ذکر عقوبت بغی کا

ا- انس رفعًا کہتے ہین جس نے پالا دو دختر کو یہانتک کہ وہ بالغ ہوئین تو داخل
ہونگا مین اور وہ جنت مین مثل اِن دو کے اور اشارہ کیا سبابہ و وسطی سے اور دو
دروازے ہین جو جلدی کرتے ہین دنیا مین بغی اور قطع رحم ؛



باب حسب کا

۱۔ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ان الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراھیم **ف** اس حدیث سے اخذ کیا ہے کہ اعتبار حسب کا چار پشت تک ہوتا ہے ٥

اعتبار شرف آدمیان از حسب ست		بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

۲ حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے ان اولیای یوم القیامۃ المتقون وان کان نسب اقرب من نسب فلا یاتینی الناس بالاعمال وتاتون بالدنیا تحملونہا علی رقابکم فتقولون یا محمد فاقول ھکذا وھکذا الا واعرض فی کلا عطفیہ **ف** حدیث دلیل ہے اسپر کہ حضرت کو اہل تقوی دوست ہین اور قرب نسب سے کچھ کام نہین چلتا ع بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست سادات کا یہہ گمان کہ ہم اولاد نبوت واہل بیت رسالت ہین ہمارے معاصی و ذنوب خواہی نخواہی مغفور ہونگے اور ہمارا خاتمہ ایمان ہی پر ہوا کرتا ہے ایک خیال مختل اور تعلیل معتل ہے انہون نے شاید قرآن مین یہہ آیت نہین پڑہی ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور شاید یہہ حدیث صحیح نہین سنی ہے کہ وقت نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین حضرت نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تہا اعملی فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور ازواج مطہرات کے حق مین ارشاد ہوا ہے ومن یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین ان آیات واخبار صحیحہ کے مقابلہ مین تمسک کرنا جہلہ فقراء اور سفہاء صوفیہ اور حمقاء اہل علم کا آثار واقوال آحاد امت سے جو کہ خود تابعین ہین نہ متبوعین اور مطیعین ہین نہ مطاعین وسوسہ شیطان لعین اور اغواء نفس امارہ بالسوء اور تسلط حب دنیا اور اتباع خطوات ابو مرہ ہے پس بس نسأل اللہ العافیۃ اللہم

توفیقا لحسن العقیدۃ وصالح العمل وخاتمۃ بالحسنی والوقایۃ من الزلل ؁ ابن عباس نے کہا ہی مین نہین دیکھتا کہ کوئی شخص اس آیت پر عمل کرتا ہو یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی الی قولہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم پھر کوئی شخص کسی شخص سے کہتا ہی کہ مین اکرم ہون تجھسے سو کوئی کسی سے اکرم تر نہین ہی مگر بتقوی اللہ تعالی ف فی الواقع ایک جہان اسی گمان پر بہک گیا ہی کہ ہم اولاد فلان نبی یا ولی یا امام یا شیخ عالیمقام یا قطب زمان یا علامۂ دوران یا نسل شاہجہان و وارث تخت سلیمان یا شاہزادۂ کامران ونحو ذلک من العنوان ہین اور اعمال حسان اور اخلاص توحید واحسان واصلاح مراتب ایمان او تعقیل مقاصد ایقان وتکمیل علوم شرائع سید الانس والجان ونحوہا سے برکران سو یہہ سب خیالات فاسدہ ومطویات کاسدہ وساوس شیطان واغوا نفس واخوان شیاطین الانس والجان ہین ہرگز آخرت مین کچھہ بکار آمد نہونگے جب آنکھہ بند ہوگی تب آنکھہ کہلے گی اور معلوم ہوجائیگا کہ لیس الخبر کالعیان ولیس قریۃ وراء عبادان اعاذنا اللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ من کان وایما کان ؁ ابن عباس نے کہا تم کرم کسکو گنتے ہو اللہ نے کرم کو بیان کردیا ہی سو اکرم تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی جو بڑا متقی ہی تم حسب کسکو شمار کرتے ہو افضل تم مین از روی حسب کے وہ شخص ہی جو احسن ہی تم مین خلق مین ف یعنی ساری کرامت اللہ سے ڈرنے مین ہی جو بڑا ڈرنے والا ہی وہی بڑا کریم وصاحب کرم واکرم ہی اور سارا حسب حسن اخلاق مین ہی جسکے خصال و عادات میزان شرع مطہر مین موزون ہین وہی بڑا حسیب ہی باقی خیریت ہی اب ہر شخص اپنے نفس پر خود حکم کرم یا لوم وحسب یا وضاعت کا لگا سکتا ہی کسی غیر کے جتانے بتانے کی ضرورت نہین ہی بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرۃ اقرأ کتابک ؎

کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ؕ

باب ارواحون کی لشکر کے لشکر ہین

۱- عائشہ نے کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے روحین لشکر کے لشکر ہین مجتمع جس نے اُنمین سے شناخت کی وہ باہم مُوتلف ہوا اور جس نے انجان پن کیا وہ مختلف رہا ف یعنی ازل مین جب مجمع ارواح کا ہوا تو وہان جس روح کی جان پہچان جس روح سے ہو گئی اُسکے درمیان دنیا مین بہی باہم الفت رہی اور جو اُس جگہہ بیگانہ وش تہی وہ اِس جگہہ بہی ناآشنا ہے

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر	از کینہ سوئی کینہ وز مہر سوئی مہر ؕ

۲ یہہ حدیث اسی طرح دوسرے طریق سے بہی عائشہ سے آئی ہے ولِلّٰہ الحمد ۳ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہے الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وماتناکر منہا اختلف معلوم ہوا کہ یہان کا عرفان ونکران نمونہ ہے اُس جگہہ کے عنوان ونام ونشان کا واللہ المستعان وعلیہ التکلان

باب تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا

۱- حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ ایک راعی اپنی بکریون مین تہا ایک گرگ نے اُسپر زیادتی کی اور ایک بکری پکڑی راعی اُسکے چُرانے کو دوڑا گرگ نے التفات کرکے کہا من لہا یوم السبع لیس لہا راع غیری لوگون نے کہا سبحان اللہ حضرت نے فرمایا فانی اؤمن بذلک انا وابوبکر وعمر ۲ علی مرتضی کہتے ہین حضرت ایک جنازہ مین تھے ایک شئی لیکر زمین کریدنے لگے پہر فرمایا تم مین ہر کسی کی نشستگاہ دوزخ اور بہشت سے لکہی ہے کہا اے رسول خدا کیا ہم اعتماد نکرین اپنی کتاب پر اور عمل کرنا چہوڑ دین فرمایا تم عمل کیئے جاؤ ہر کسی پر وہی آسان ہے جس کے لیئے وہ مخلوق ہوا ہے جو شخص کہ اہل سعادت سے ہے اُسکے لئی عمل اہل سعادت سہل ہوتا ہے اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل اہل شقاوت کے لئے سہل کر دیا جاتا ہے پہر یہہ آیت پڑہی فاما

من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الایہ حدیث مین دلالت ہی شناخت سعادت وشقاوت اُخروی پر کہ اول آباخر نسبتی دارد صدور اعمال کا دنیا مین مطابق مقدر ازل ہوتا ہی اور اعتبار خواتیم عمل کا ہے ؛

باب زمین کو ہاتہہ سی چہونا

ا- ام اسید کہتی ہین مینے ابو قتادہ سے کہا تم حضرت سے کوئی حدیث روایت نہین کرتے جس طرح کہ اور لوگ کرتے ہین کہا مینے حضرت سے سُنا ہی فرماتے تھے من کذب علی فلیسہل بجنبہ مضجعا من النار اور حضرت یہہ کہکر زمین کا مسح اپنے ہاتہہ سے کرتے جاتے تھے ؛

باب انگلی سے کنکری مارنا اسکو خذف کہتی ہین

ا- حدیث عبد اللہ بن معقل مزنی مین آیا ہی کہ حضرت نے خذف سے منع کیا ہی اور فرمایا کہ یہہ نہ شکار کو مارے اور نہ دشمن کو کچہہ صدمہ پہنچائے ہان آنکہہ کو پہوڑ دیتی ہی اور دانت کو توڑ دیتی ہی ؛

باب ہوا کو بُرا نہ کہو

ا- ابو ہریرہ نے کہا مکہ کی راہ مین لوگون کو ہوا نے پکڑا اور عمر حج کو گئے تھے ہوا سخت تند ہوئی عمر نے اپنے گرد کے لوگون سے کہا ہوا کیا ہی کسی نے کچہہ جواب ندیا مینے اپنی سواری کو بڑہایا اور اُنکے پاس جا کر کہا مینے خبر پائی کہ تم ہوا کو پوچہتے ہو سو مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ وتاتی بالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ خیرھا وعوذوا من شرھا حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ ہوا کو بُرا نہ کہے اللہ سے سوال خیر اور شر سے پناہ مانگے ؛

باب یہہ کہنا کہ ہمکو فلان نچہتر سی پانی ملا

ا- زید بن خالد جہنی کہتے ہین حضرت نے ہمکو نماز صبح پڑہائی حدیبیہ مین پانی برسنے کے پیچہے جو

رات کو برسا تھا جب نماز پڑھ کر پھرے سے لوگون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا وہ بولے اللہ و رسول جانین فرمایا صبح کی میرے بندون مین سے مومن و کافر ہو کر جسنے کہا مطرنا بفضل اللہ و رحمتہ یعنی مینہہ ملا ہمکو اللہ کی مہربانی و رحمت سے سو وہ میرا مومن اور کوکب کا کافر ہی اور جسنے کہا کہ مینہہ ملا ہمکو فلان نچھتر سے وہ میرا کافر کوکب کا مومن ہی **ف** حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ حوادث عالم کو طرف غیر اللہ کے منسوب کرنا اور کواکب کے حق مین تاثیر و تصرف کا قائل ہونا موجب کفر و نفی ایمان ہی ؀

باب آدمی ابر دیکھکر کیا کہے

۱- عائشہ کہتی ہین حضرت جب بادل دیکھتے آتے جاتے اور آگا پیچھا کرتے اور رنگ چہرہ کا بدل جاتا جب آسمان سے پانی برستا تب وہ حالت دور ہوتی عائشہ نے یہہ بات حضرت سے کہی فرمایا وما ادری لعله کما قال عز و جل فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم الآیۃ یعنی کیا معلوم کہین ویسا ہی نہو جیسا کہ اللہ نے کہا ہی ۲ حدیث عبد اللہ مین فرمایا ہی کہ بدفالی لینا شرک ہی ہم مین کوئی نہین ہی یعنی جو بدفالی لیتا ہو لکن اللہ بسبب توکل کے اسکو دور کر دیتا ہی **ف** اسکو کچھہ مطابقت ترجمۂ باب سے نہین ہی بلکہ باب مابعد سے ہی ؀

باب طیرہ یعنی بدفالی کا

۱- ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین کہ طیرہ شرک ہی اور بہتر طیرہ فال ہی کہا فال کیا ہی کہا کلمۂ صالحہ جسکو کوئی شخص تم مین کا سنے **ف** حدیث دلیل ہی اسپر کہ بجز سمع کلمۂ صالحہ کے کوئی اور طریقہ اخذ فال کا نہین ہی بلکہ جو خلاف اسکے ہوگا وہ داخل طیرہ ٹھیریگا اور شرک خفی ہوگا جیسے کسی دیوان شعر وغیرہ سے فال نکالنا یا کسی کتاب سے فال لینا کیونکہ اسمین استدراک کرنا ہی غیب کی بات کا اور یہہ مدرک شرک ہی ؀

باب فضیلت بدشگون نہ لینے والے کی

۱۔ حدیث عبداللہ مین رفعاً آیا ہی کہ عرض کی گئین مجھپر اُمتین موسم مین بہ ایام حج مجکو کثرت نے میری اُمت کی تعجب مین ڈالا اُنہون نے سہل وجبل کو بہر لیا تہا مجھسے کہا ای محمد تم راضی ہوئے مینے کہا ہان ای رب فرمایا اِنکے ساتھہ ستر ہزار ایسے ہین جو بغیر حساب کے جنت مین جائینگے یہہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کراتے اور نہ داغ دیتے ہین اور نہ بدشگونی لیتے ہین اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین عکاشہ نے کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجھے انہین لوگون مین سے کردے فرمایا اللهم اجعله منهم ایک دوسرے شخص نے کہا ادع الله ان یجعلنی منهم فرمایا قد سبقك بها عكاشة **ف** بنیاد دخول جنت کی بلاحساب اِن چار امور پر رکہی ظاہر مین یہہ امور چہارگانہ سہل نظر آتے ہین ہر مسلمان اپنے جی مین کہتا ہی کہ مجھمین یہہ سب وصاف موجود ہین لکن وقت تنقیح کے وجود اِن اوصاف کا باستثناء داغ حکم عنقا وکیمیا کا رکہتا ہی خصوصاً وجود توکل کا ۲ یہہ حدیث عبداللہ سے بطریق دیگر بہی آئی ہی اور بخاری وغیرہ مین بہی مروی ہی بعض الفاظ کا تفاوت یسیر ہی اللهم حققنا بهذا ؂

باب طیرہ طرف سی جن کے ہے

۱۔ علقمہ اپنی مان سے راوی ہین کہ پاس عائشہ کے بچون کو لاتے جب وہ پیدا ہوتی عائشہ اُنکو دعائی برکت دیتین مین ایک بچہ کو پاس اُنکے لیگئی اُسکا نہالچہ رکہنے لگی ناگہان نیچے اُسکے سر کے ایک اُسترا نکلا پوچہا یہہ کیسا اُسترا ہی کہا ہم اِسکو جن سے بچانے کے لئی رکہدیتے ہین عائشہ نے وہ استرا لیکر پہینکدیا اور منع کیا کہ پہر ایسا نکرنا اور کہا حضرت بدشگونی کو مکروہ و دشمن رکہتے تہے اور عائشہ بہی طیرہ سے منع کرتی تہین ؂

اول بہ شگون کرد طواف قفس ما	ہر مرغ کہ پر زد بہ تمنای اسیری

باب فال کا

۱- انس نے رفعاً کہا ہی نہ عدوی ہی نہ طیرہ مجکو تو فال صالح بہلی لگتی ہی کلمہ حسنہ ۲ حبہ تمیمی کے باپ رفعاً کہتے ہین ہوام یعنی کیڑے مکوڑون مین کچھہ نہین ہی اور اصدق شگون فال ہی اور نظر لگنا حق ہے ؛

باب تبرک لینا اچھے نام سے

۱- عبداللہ بن سائب کہتے ہین سال حدیبیہ مین عثمان بن عفان نے حضرت سے ذکر کیا کہ سہیل کو اُسکی قوم نے بہیجا ہی چنانچہ اسپر صلح کی کہ اس سال تم پھر جاؤ اور سال آیندہ آنے دینگے جب سہیل آئے حضرت نے فرمایا اتی سہیل سھل اللہ امرکم عبداللہ بن سائب نے حضرت کو پایا تھا حدیث مطابق ترجمۃ الباب ہی یعنی تبرک باسم حسن ؛

باب شوم اسپ مین ہوتا ہی

۱- ابن عمر نے رفعاً کہا ہی شوم گھر مین عورت مین گھوڑے مین ہی ۲ سہل بن سعد کا لفظ رفعاً یون ہی اگر شوم کسی شئی مین ہو تو پہر زن و اسپ و مسکن مین ہو ۳ انس بن مالک کہتے ہین ایک شخص نے کہا ای رسول خدا ہم ایک گھر مین تھے اسمین ہماری گنتی بڑہ گئی تہی اور مال بہی زیادہ ہو گیا تہا جب سے ہم دوسرے گھر مین نقل کر آئے ہین تب سے ہماری گنتی اور ہمارے اموال کم ہو گئے فرمایا ذروھا او دعوھا وھی ذمیمۃ یعنی اس گھر کو پہیر دو یا چھوڑ دو یہہ گھر برا ہی ابو عبداللہ یعنی بخاری رح نے کہا اسکی اسناد مین نظر ہی ؛

باب چھینکنے کا

۱- ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہی کہ اللہ چھینک کو دوست رکھتا ہی اور جمائی کو مکروہ جب چھینک آئے اور اللہ کی حمد کی تو ہر مسلمان پر حق ہی کہ جو سنے وہ اُسکا جواب دے رہی

جمائی سو طرف سے شیطان کے ہی اُسکو رد کرے جہانتک بنے دو بار اسی طرح فرمایا پھر کہا جب ہاہ کہتا ہی تو شیطان ہنستا ہی ؛

باب چھینک آئے تو کیا کہے

۱- ابن عباس کہتے ہین تم مین جب کوئی چھینکتا ہی اور الحمد للہ کہتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی رب العالمین جب وہ رب العالمین کہتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی یرحمک اللہ ۲ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جب چھینک آئے الحمد للہ کہے جب وہ الحمد للہ کہے تو اُسکا بھائی یا صاحب یرحمک اللہ کہے جب وہ یرحمک اللہ کہے تو یہہ یہدیک اللہ و یصلح بالک کہے ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح نے کہا اثبت مایروی فی ھذا الباب ھذا الحدیث الذی یروی عن ابی صالح السمان راوی اسکے ابو ہریرہ سے یہی ابو صالح ہین ؛

باب چھینک کا جواب دینا

۱- عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی کے باپ کہتے ہین کہ وہ غازی تھے دریا مین بزمانہ معاویہ ہمارا جہاز ابو ایوب انصاری کے جہاز سے جا ملا جب وقت غدا کا آیا ہمنے اُنکو بلوایا وہ آئے اور کہا تمنے مجکو بلایا ہی اور مین روزہ دار ہون مجکو قبول کرنے سے کچھہ چارہ نتھا کیونکہ مینے حضرت کو سُنا ہی فرماتے تھے کہ مسلمان کے اپنے بھائی پر چھہ حق ہین واجب اگر کچھہ بھی اُنمین سے ترک کردیگا تو حق واجب برادر کا تارک ہوگا سلام کرے اُسپر جب ملے اُس سے جواب دے اُسکو جب بلائے تشمیت کرے جب چھینکے عیادت کرے جب بیمار ہو حاضر ہو جب مرجائے نصیحت کرے جب نصیحت چاہے ہمارے ہمراہ ایک مرد مزاح یعنی دل لگی باز تھا اُسنے کہا اصاب طعامنا جزاک اللہ خیرا و برا جب بار بار کہا تو اُسکو غصہ آیا ابو ایوب سے کہا تم ایسے شخص کے حق مین کیا کہتے ہو کہ جب تم اُسکو کہو جزاک اللہ خیرا و برا تو وہ غصہ

مین آئے اور گالی دی کہا ہم کہتے تھے من لم یصلحہ الخیر یصلحہ الشر تب اوسکو پلٹ دیا جب وہ شخص آیا کہا جزاک اللہ شرا و عرا وہ ہنسکر راضی ہوگیا اور کہا تم اپنی دل لگی نہین چھوڑتے اُسنے کہا جزہی اللہ ایا ایوب الانصاری خیرا ۲ حدیث ابن مسعود مین رفعًا آیا ہی مسلمان کے مسلمان پر چار حق ہین عیادت کرے جب بیمار ہو حاضر ہو جب مرجای جواب دے جب پکارے تشمیت کرے جب چھینک آئے ۳ برا ابن عازب کہتے ہین حکم دیا ہمکو حضرت نے سات چیزون کا اور منع کیا سات سے حکم دیا عیادت مریض اتباع جنائز تشمیت عاطس ابرار مقسم نصر مظلوم افشار سلام اجابت داعی کا اور منع فرمایا خواتیم ذہب وآوند سیم ومیاثر وقسیہ واستبرق ودیباج وحریر سے ۴ ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہین کہا کیا ہین ای رسول خدا فرمایا جب تو اُس سے ملے اُسپر سلام کر جب تجکو پکارے تو بول جب تجھسے نصیحت چاہے تو نصیحت کر جب چھینکے تو اُسکا جواب دے جب بیمار ہو تو عیادت کرے جب مرجائے تو اُسکے ساتھ جائے ؛

باب جو چھینک سُنی وہ الحمد للہ کہے

۱- علی نے کہا جو چھینک سُننے کے وقت الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان کہے اُس کو کبھی درد دندان وگوش نہ ہوگا ؛

باب چھینک سُنکر کس طرح جواب دے

۱- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جب چھینک آئے تم مین کسی کو تو الحمد للہ کہے جب اُسنے الحمد للہ کہا تو اُسکا بھائی یا صاحب یرحمک اللہ کہے وہ اِسکے جواب مین یھدیکم اللہ و یصلح بالکم کہے ۲ ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہی چھینک کو اور ناپسند کرتا ہی جمائی کو اور جب چھینک آئے ایک کو تم مین اور اُسنے اللہ کی حمد کی تو حق ہی ہر مسلمان پر جو اُسکو

سُنے کہ یرحمک اللہ کہے اور جمائی کا آنا طرف سے شیطان کے ہے تم مین جب کسی کو جمائی آئے تو جہانتک ہو سکے اُسکو پھیرے کیونکہ تم مین جب کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان اُس سے ہنستا ہے

۳ ابن عباس جب کسی کو چھینک کا جواب دیتے کہتے عافانا اللہ وایاکم من النار یرحمکم اللہ

۴ ابو ہریرہ نے کہا ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے ایک آدمی کو چھینک آئی اُسنے الحمد للہ کہا حضرت نے فرمایا یرحمک اللہ پھر ایک دوسرا شخص چھینکا اُسکو کچھ نہ کہا اُسنے کہا اے رسول خدا آپنے اُسپر ردّ کیا اور مجکو کچھ نہ کہا فرمایا اُسنے اللہ کی حمد کی تھی اور تو خاموش ہا

باب جب اللہ کی حمد نہ کری تو جواب بھی چھینک کا نہ دیجے

۱۔ انس نے کہا دو مرد پاس حضرت کے چھینکے ایک کو جواب دیا دوسرے کو ندیا اُسنے کہا آپ نے اسکو جواب دیا مجھے نہ دیا فرمایا ان ھذا احمد اللہ ولم تحمدہ یعنی اسنے اللہ کی حمد کی اور تونے نکی ۲ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ دو مرد پاس حضرت کے بیٹھے ایک دوسرے سے اشرف تھا شریف کو چھینک آئی اُسنے اللہ کی حمد نہ کی اُسکو جواب بھی ندیا دوسرے کو چھینک آئی اُسنے حمد کی اُسکو جواب دیا شریف نے کہا مینے تمہارے پاس عطسہ کیا تمنے مجھے جواب نہ دیا اُسنے عطسہ کیا اُسکو جواب دیا فرمایا ان ھذا ذکر اللہ فذکرتہ وانت نسیت اللہ فنسیتك یعنی اُسنے اللہ کو یاد کیا مینے اسکو یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا مین تجکو بھول گیا ؛

باب عاطس کس طرح شروع کرے

۱۔ ابن عمر کو جب چھینک آتی اور اُنکو یرحمك اللہ کہا جاتا تو وہ کہتے یرحمنا اللہ وایاکم ویغفر لنا ولکم ۲ عبد اللہ نے کہا تم مین جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور جو رد کرے وہ یون کہے یرحمك اللہ تب وہ کہے یغفر اللہ لی

ولکھ۳ ایاس بن سلمہ اپنے باپ سے راوی ہین کہ پاس حضرت کے ایک مرد نے چھینکا آپ نے
یرحمك الله کہا اُسنے دوبارہ چھینکا فرمایا یہہ شخص مزکوم ہے یعنی ہوا زدہ ؛

باب یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ کہنا

ا-مکحول ازدی کہتے ہین مین پہلو مین ابن عمر کے تھا ایک مرد نے ناحیہ مسجد سے چھینکا ابن عمر
نے کہا یرحمك الله ان کنت حمدت الله ف یہہ اِس لیئے کیا کہ دور سے آواز چھینک
کی آئی حال حمد کرنے کا معلوم نہ ہوا اور تشمیت موقوف ہے تحمید پر ؛

باب اَبّ نہ کہے

ا-مجاہد نے کہا ابن عمر کے بیٹے نے چھینکا ابوبکر نے یا عمر نے یہہ نام ہے اُنکے بیٹے کا پھر کہا
اَبّ ابن عمر نے کہا اَبّ کیا ہے اب نام ہے ایک شیطان کا شیاطین مین سے اُسکو درمیان
عطسہ و حمد کے ٹھیرایا ؛

باب جب بار بار چھینکے

ا-ایاس بن سلمہ کہتے ہین میرے باپ نے کہا مین پاس حضرت کے تھا ایک آدمی چھینکا
کہا یرحمک اللہ پھر دوبارہ چھینکا فرمایا اسکو زکام ہے ۲ ابوہریرہ نے کہا ایک بار
دوبار تین بار تشمیت کر پھر جو بعد اسکے ہو وہ زکام ہے ؛

باب جب یہودی چھینکے

ا-ابوموسی کہتے ہین یہود پاس حضرت کے چھینکتے اِس امید پر کہ حضرت یرحمکم اللہ کہین لکن
آپ یون کہتے یھدیکم اللہ و یصلح بالکم ۲ یہہ حدیث بطریق دیگر ابوموسی سے مثل اسی حدیث کے آئی ہے ؛

باب مرد کا عورت کو تشمیت کرنا

ا-ابوبردہ نے کہا مین پاس ابوموسی کے گیا وہ گھر مین ام الفضل بن عباس کے تھے مجھے

چھینک آئی کچھہ جواب ندیا اُم الفضل نے چھینکا تو اُنکی تشمیت کی مینے اپنی مان سے کہا جب وہ پاس اُنکے آئے مان نے اُنسے کہا میرے بیٹے نے چھینکا تمنے اُسکو تشمیت نہ کی اور ام الفضل نے چھینکا تو تشمیت کی کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے جب چھینکا کسی ایک تمہارے نے اور حمد کی اللہ کی تو تم تشمیت کرو اُسکی اور اگر اُسنے اللہ کی حمد نہ کی تو تشمیت نہ کرو اُسکی تیرے بیٹے نے چھینکا مگر اللہ کی حمد نہ کی مینے بھی جواب ندیا اُسنے چھینک پر اللہ کی حمد کی تھی مینے اُسکو جواب دیا میری مان نے کہا تمنے اچھا کیا ؛

باب جمائی کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جب جمائی آئے کسی کو تم مین تو اُسکو روکے جہانتک ہوسکے

باب لبیک کہنا وقت جواب کے

۱۔ معاذ کہتے ہین مین ردیف تھا حضرت کا فرمایا ای معاذ مینے کہا لبیک وسعدیک پھر اسی طرح تین بار کہا پھر فرمایا تو جانتا ہی اللہ کا حق بندون پر کیا ہی یہہ ہی کہ اللہ کی عبادت کرین اور کسی شئی کو اُسکا شریک نہ ٹھیرائین پھر ذرا سا چلکر فرمایا ای معاذ مینے کہا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہی کہ بندون کا حق اللہ پر کیا ہی یہہ ہی کہ جب وہ اس طرح کرین تو اللہ انکو عذاب نکرے

باب کھڑا ہونا واسطی اپنی بھائی کے

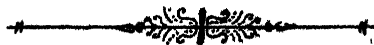
۱۔ عبد اللہ بن کعب اپنے باپ کے قائد تھے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے کہتے ہین مینے کعب بن مالک کو سُنا وہ اپنا قصہ تخلف کا غزوہ تبوک سے بیان کرتے تھے اللہ نے انکی توبہ قبول کی اور حضرت نے وقت نماز فجر کے خبر دی کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول فرمائی لوگ فوج فوج مجھسے ملنے کو آئے اور مبارکبا د قبول توبہ کی دیکر کہتے تھے لتہنک توبۃ اللہ علیک یہانتک کہ مین مسجد مین آیا وہان حضرت کے ارد گرد لوگ بیٹھے تھے ابو طلحہ بن عبید اللہ

اُٹھہ دوڑے اور مجھسے مصافحہ کرکے تہنیت کی واللہ کوئی مرد مہاجرین مین سے نہ اُٹھا سوا
اُنکے مین یہہ بات طلحہ کی نہ بھولونگا **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ قیام بطور القیام و تہنیت توبہ
کے تھا نہ واسطے تعظیم واکرام کے واللہ اعلم ۲ ابوسعید خدری کہتے ہین کچھہ لوگ حکم سعد
بن معاذ پر اُترے اُنکو بلوایا وہ ایک حمار پر آئے جب قریب مسجد کے پہنچے حضرت نے
فرمایا اٹھو اخیرکم او سیدکم جاؤ پاس اپنے سردار کے پھر کہا ای سعد یہہ لوگ تیرے حکم پر
اُترے ہین یعنی جو تو حکم دے ویسا ہی ہو سعد نے کہا مین حکم دیتا ہون اِنکے بارہ مین کہ اِنکے
مقاتلہ یعنی لڑنے والے قتل کیے جائین اور انکی ذریت گرفتار کرلی جائے حضرت نے فرمایا
تونے اللہ کا حکم دیا یا یہہ کہا کہ تونے پادشاہ کا سا حکم دیا **ف** اِس حدیث کو شیخین نے
اس لفظ سے روایت کیا ہی کہ جب بنو قریظہ حکم سعد بن معاذ پر اُترے تو حضرت نے اُنکے
پاس آدمی بھیجا وہ قریب تھے ایک گدہے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد سے قریب ہوئے انصار
سے فرمایا قوموا الی سیدکم بالجملہ یہہ قیام بھی کچھہ اُنکی تعظیم کے لئے نہ تھا بلکہ بطور استقبال
کے تھا بدلیل حدیث مابعد و نحوہ ۳ انس کہتے ہین ما کان شخص احب الیھم رؤیۃ
من النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا الیہ لما یعلمون
من کراھیتہ لذلک **ف** اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہی اور کہا
ھذا حدیث صحیح یہہ صریح ہی عدم قیام تعظیم مین امام نووی وغیرہ نے جواز قیام تعظیمی
مین رسالہ مستقلہ لکھا ہی لکن سارے ادلہ اُسکے غیر دال ہین صراحۃً اور جبکہ یہہ قیام کذائی
صحابہ سے نسبت حضرت کے بوجہ کراہیت لُصاد نہین ہوتا تھا تو پھر دوسرا وہ کون شخص
ہی جسکے لئے مکروہ نہو اصطلاح سلف مین اطلاق کراہت کا حرام و ممنوع پر آتا تھا اور
حضرت نے صاف حدیث ابوامامہ مین جبکہ آپ لاٹھی پر تکیہ لگائے باہر آئے فرمایا تھا لا تقوموا

کما یقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضا رواہ ابو داؤد اعاجم کی رسم قیام تعظیم مین یہی تہی جو کہ
اب تک مروج ہے یعنی جب کوئی مجلس مین آتا ہی تو اہل مجلس اُسکی تعظیم کے لئے کہڑے ہوجاتے ہین
سو اسی رسم و شکل خاص سے نہی فرمائی ہی ہم عائشہ کہتی ہین مینے کسی کو لوگون مین نہین دیکہا
کا شبہ ہوساتہہ حضرت کے بات چیت و نشست مین فاطمہ سے حضرت جب فاطمہ کو آتے ہوئے
دیکہتے مرحبا کہتے اور اُنکے لینے کو کہڑے ہوجاتے اور بوسہ لیتے پہر اُنکا ہاتہہ پکڑتے اور لاکر
اپنی جگہہ مین بٹہالتے اور جب حضرت پاس فاطمہ کے جاتے تو وہ مرحبا کہتین پہر اُنکے لینے کو
کہڑی ہوتین اور بوسہ لیتین فاطمہ حضرت کی بیماری مین جس مکان مین اُنکا انتقال ہوا آئین حضرت
نے مرحبا کہا اور بوسہ لیا اور کچہہ کان مین کہا وہ رونے لگین پہر کچہہ اور کان مین کہا اُسپر
ہنس پڑین مینے بی بیون سے کہا مین یہہ دیکہتی تہی کہ اس عورت کو فضیلت ہی عورتون پر یہہ تو
ایک عورت نکلی کہ اِدہر روئی اودہر ہنسی مینے فاطمہ سے پوچہا تمسے حضرت نے کیا کہا کہا اگر مین
بتادون تو بیہودہ ٹہیرون جب حضرت کا انتقال ہوگیا تب کہا مجہسے یہہ کہا تہا کہ مین مرونگا
اسپر مین روئی پہر چپکے سے یہہ کہا کہ انک اول اہلی بی لحوقا اسپر مین خوش ہوئی اور مجہے
یہہ بات خوش آئی **ف** حضرت فاطمہ کا انتقال بعد قبض آنحضرت کے چہہ مہینے بعد ہوا
آپ کے گہر والون مین سب سے پہلے یہی نیکبخت حضرت سے جا ملین جیسا فرما دیا تہا وہی ہوا
یہہ قیام حضرت کا واسطے فاطمہ کے اور قیام فاطمہ کا واسطے حضرت کے ہمراہ ترحیب و تقبیل
کے براہ محبت تہا نہ قیام تعظیم سو ایسا قیام جائز ہی فتح ربانی مین امام شوکانی رحمہ نے بہی اس
قیام کو حمل محبت پر کیا ہی اور یہی اشبہ و اظہر ہی اور اگر فرضا اسکو حمل تعظیم پر کرین تو بہی ممکن ہی
کہ خصائص حضرت اور خصائص فاطمہ علیہا السلام سی ہو کیونکہ سیاق حدیث اسی کو مقتضی ہی اگر عام ہوتا
تو سائر افراد اُمت و ازواج مطہرات کے ساتہہ بہی کبہی عمل مین آتا واللہ اعلم؛

باب مرد قاعد کے لئے قیام کرنا

۱- جابر کہتے ہین حضرت بیمار ہو گئے ہمنے آپکے پیچھے نماز پڑہی حضرت بیٹھے تہے اور ابوبکر لوگون کو حضرت کی تکبیر سُناتے تہے حضرت نے ہماری طرف التفات کیا ہمکو کہڑا دیکہا ہماری طرف اشارہ کیا ہم سب بیٹھہ گئے اور ہمنے حضرت کے ساتھہ بیٹھہ کر نماز پڑہی جب سلام پہیرا فرمایا تم قریب تہے کہ فارس و روم کا سا کام کرو کہ وہ اپنے ملوک کے سامنے کہڑے ہوتے ہین اور ملوک بیٹھے ہوتے ہین تم ایسا نکرو اپنے ائمہ کی اقتدا کرو وہ اگر کہڑے ہو کر پڑہے تو تم بہی کہڑے ہو کر پڑہو اور اگر بیٹھہ کر پڑہے تو تم بہی بیٹھہ کر پڑہو **ف** انس کہتے ہین حضرت گہوڑے پر سوار ہوئے اُسپر سے گر پڑے آپ کی جانب یمین چہل گئی آپ نے ایک نماز منجملہ صلوات کے بیٹھہ کر پڑہی ہمنے پیچھے آپ کے کہڑے ہو کر پڑہی جب پہرے فرمایا امام اس لئے مقرر ہوا ہی کہ اُسکی پیروی کیجائے پس جب وہ کہڑے ہو کر پڑہے تو تم بہی کہڑے ہو کر پڑہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بہی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بہی سر اُٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھہ کر پڑہے تو تم سب بہی بیٹھکر پڑہو حمیدی نے کہا اذا صلی جالسا فصلوا جلوسًا مرض قدیم مین فرمایا تہا پہر بعد اسکے حضرت نے بیٹھکر اور لوگون نے پیچھے آپ کے کہڑے ہو کر پڑہی انکو حکم بیٹھنے کا نہین دیا اور اخذ آخر فالآخر کا فعل حضرت سے کیا جاتا ہی ہذا لفظ البخاری حمیدی سے مراد شیخ بخاری ہین نہ حمیدی صاحب جمع بین الصحیحین اس حدیث کو مسلم نے بہی روایت کیا ہی نزدیک امام ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک کے ایک روایت مین یہہ بات جائز ہی کہ امام قاعد ہو کسی عذر سے اور قوم کہڑی ہو جس طرح کہ حضرت نے اپنی آخر عمر مین نماز پڑہی تہی کہ حضرت امام تہے نہ ابوبکر اور یہی ٹہیک ہی ؛



باب جب جمائی آئے ہاتھ منھہ پر رکھہ لے

۱- حدیث ابو سعید مین رفعًا آیا ہی کہ جب جمائی لے کوئی تم مین تو اُسکو چاہیئے کہ اپنا ہاتھہ دہن پر رکھہ لے کیونکہ شیطان منھہ مین گھُس جاتا ہی ۲ ابن عباس کا لفظ یہہ ہے اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیه فانما ھو من الشیطان یعنی جمائی کا آنا طرف سے شیطان کے ہی ف اِس سے تصرف شیطان اندر بدن انسان کے ثابت ہوتا ہی ولهذا دوسری حدیث مین آیا ہی کہ شیطان خون کی طرح رگون مین دوڑتا پھرتا ہی ۳ ابو سعید کا لفظ رفعًا یہہ ہی اذا تثاوب احدکم فلیمسك علی فیه فان الشیطان یدخله ۴ دوسرا لفظ اِنکا رفعًا یون ہی اذا تثاوب احدکم فلیمسك بیدہ فمه فان الشیطان یدخله یعنی جمائی آنے پر منھہ کو ہاتھہ سے روک لے تاکہ شیطان اُسمین داخل نہو

باب کیا کوئی شخص دوسرے کی سر کی جوئین دیکھہ دے

۱- انس بن مالک کہتے ہین حضرت ام حرام بنت ملحان پر داخل ہوتے وہ آپ کو کہانا کہلاتین اور نیچے عبادہ بن صامت کے تہین اُنہون نے آپکو کہانا کہلایا اور لگین سر کی جوئین دیکھنے حضرت سو گئے پھر جاگے اور ہنسے ف اِس حدیث سے ہونا جون کا حضرت کے سر مبارک مین ثابت ہوا ۲ قیس بن عاصم سعدی کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا فرمایا یہہ کون ہی سردار اہل وبر کا مینے کہا اے حضرت وہ کون مال ہی جسمین کوئی تبعت طالب وضیف کی مجھپر نہین ہی فرمایا نعم المال اربعون والکثرۃ ستون وویل لاصحاب المائتین یعنی اچھا مال چالیس ہین اور زیادہ ساٹھہ اور دوسو والے کی خرابی ہے الا من اعطی الکریمة ومنح الغزیرۃ ونحر السمینة مگر جسنے دی اچھی بکری اور عطا کی عزیز گوسفند اور ذبح کی فربہ فاکل واطعم القانع والمعتر اور کہایا اور کہلایا قانع

وسائل کو مینے کہا ای رسول خدا یہہ اخلاق اکرم ہین جس وادی مین مین ہون وہان کوئی نہین آتا ہی
بسبب کثرت چوپایون کے فرمایا تو کس طرح عطیہ کرتا ہی مینے کہا مین بکر دیتا ہون اور ناب
دیتا ہون فرمایا منحہ مین کیا کرتا ہی مینے کہا ناقہ دیتا ہون کہا طروقہ مین کیا کرتا ہی کہا لوگ اپنی
رسّیان لیکر آتے ہین اور کوئی شخص کسی اونٹ کی مہار نہین پکڑتا پہر اُسکو جبتک چاہتا ہی اپنے
پاس روک رکہتا ہی یہانتک کہ وہ خود ہی اُسکو واپس کرے مین کسی کو منع نہین کرتا فرمایا تجکو
اپنا مال محبوب تر ہی یا اپنے موالی کا مال پہر کہا تیرا مال وہ ہی جو تونے کہا کر فنا کیا اور عطا مین
صرف کر دیا باقی سارا مال تیرے موالی کا ہی مینے کہا اب ضرور ہی کہ جب مین پہر کر جاؤن تو اُنکی
تعداد کم کر دون جب اُسکو موت آئی تو اپنے بیٹے اکہٹے کئے اور کہا ای میرے بیٹو لو مجہسے
یعنی سیکہہ لو کیونکہ تم کسی سے اخذ نکروگے کہ وہ زیادہ ناصح ہو تمہارا مجہسے تم مجہپر نوحہ نکرنا اسلئے
کہ حضرت پر نوحہ نہین کیا گیا اور مینے حضرت کو سُنا نہی کرتے تہے نیاحت سے اور مجکو میرے انہین
کپڑون مین کفن کرو جنہین مین نماز پڑہتا تہا اور اپنے بڑون کو سردار بناؤ کیونکہ جب تم اپنے
اکابر کو سردار بناؤگے تو ہمیشہ تم مین تمہارے باپ کا ایک خلیفہ رہے گا اور جب تم اپنے
اصاغر کو سردار بناؤگے تو تمہارے بڑے لوگون پر خوار ہونگے اور لوگ تم مین بے رغبتی
کرینگے اور درست کرو تم عیش اپنا کہ اس مین بے نیازی ہی طلب مردم سے اور دور رکہو
آپ کو سوال سے کہ یہہ آخر کسب آدمی ہی اور جب تم مجکو دفن کر چکو تو میری قبر کو برابر کردو
کیونکہ درمیان میرے اور اس قبیلۂ بکر بن وائل کے خماشات تہے مجہے امن نہین ہی کہ کوئی
نادان اُنمین کا ایسا کام کرے جس سے تمپر تمہارے دین مین کوئی عیب داخل ہو

ف اس جگہہ اس حدیث کے طریق کا کشف کیا ہی کچہہ حاجت اُس کے بیان
کی نہین ہے ؛

باب ہلانا سر کا اور کاٹنا ہونٹ کا وقت تعجب کے

۱- ابو ذر کہتے ہین مین پانی وضو کا پاس حضرت کے لایا حضرت نے سر ہلایا اور ہونٹ کاٹے مینے کہا بابی انت وامی کیا مینے آپ کو کچہہ ایذا دی فرمایا نہین ولکن تو ایسے امیر یا امام پاویگا جو نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑہین گے مینے کہا آپ مجکو کیا حکم دیتے ہین فرمایا تو نماز وقت پر پڑہ پہر اگر اُنکے ہمراہ ملجائے تو پہر پڑہ لے اور یہہ نہ کہہ مین نماز پڑہ چکا ہون اسلئے نہین پڑہتا **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ پچھلی نماز جو ہمراہ امام کے پڑہے گا نافلہ ہوگی اور وہ نماز جو وقت پر بے امام کے پڑہی تہی وہ فریضہ تہی ؀

باب مارنا ہاتہہ کا زانو پر وقت تعجب کے

۱- علی مرتضیٰ کہتے ہین کہ حضرت رات کو آئے اور فاطمہ سوتی تہین فرمایا تم لوگ نماز نہین پڑہتے مینے کہا ای رسول خدا ہماری جانین اللہ کے پاس ہین وہ جب چاہے گا ہمکو اُٹہا دیگا حضرت پہر کہڑے ہوئے اور مجکو کچہہ جواب ندیا مینے سُنا پیٹہہ پہیرتے وقت اپنی ران کو ٹہونکا اور کہا وکان الانسان اکثر شیٔ جدلا ۲- ابو رزین کہتے ہین مینے ابو ہریرہ کو دیکہا کہ اپنا ماتہا ہاتہہ سے کوٹا اور کہا ای اہل عراق کیا تمکو زعم ہی کہ مین حضرت پر دروغ بندی کرتا ہون کیا تمکو مبارک ہی اور مجہہ پر گناہ ہی پہر گواہی دی کہ مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے کہ جب تم مین کسی کی پاپوش کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے نعل مین نہ چلے جب تک کہ پہلے نعل کو درست نہ کر لے ؀

باب دوسرے کی ران کو مارنا بی ارادہ سہو کی

۱- ابو العالیہ کہتے ہین مجہہ پر عبد اللہ بن صامت کا گذر ہوا مینے اُنکے لئے ایک کرسی ڈالدی وہ اُسپر بیٹہہ گئے مینے کہا ابن زیاد نماز دیر سے پڑہتا ہی تم مجکو کیا حکم دیتے ہو اُنہون نے

میری ران پر ہاتھہ مارا مین خیال کرتا ہون کہ اُسنے ران مین اثر کیا پہر کہا مینے ابو ذر سے
پوچہا تہا جس طرح تو نے مجھسے پوچہا اُنہون سنے میری ران پر مارا جس طرح کہ مینے تیری ران
کو مارا اور کہا نماز کو وقت پر پڑہ پہر اگر تو نماز کو ہمراہ اُنکے پائے تو پہر پڑہ لے اور یہہ نہ کہہ
صلیت فلا اصلی **ف** وجہ منع کی اِس کہنے سے ظاہر ہی ہی کہ اندیشہ فتنہ کا تہا
۲ عمر بن خطاب ہمراہ حضرت کے ایک گروہ اصحاب مین طرف ابن صیاد کے گئے یہانتک کہ
اُسکو لڑکون کے ساتہہ بنی مغالہ کے گڑہے مین کہیلتا ہوا پایا ابن صیاد اسدن قریب بلوغ
تہا اُسنے نجانا یہانتک کہ حضرت نے اُسکی پیٹہہ کو ہاتہہ مارا پہر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہی کہ مین اللہ
کا رسول ہون اُسنے حضرت کی طرف دیکہکر کہا اشہد انك رسول الامیین یعنی
ہان مین شاہد ہون اِسبات کا کہ تم ان پڑہون کے رسول ہو پہر اُسنے کہا تم بہی اسبات
کی گواہی دیتے ہو کہ مین رسول اللہ ہون حضرت نے اُسکو دہکا دیکر فرمایا آمنت باللہ
وبرسولہ پہر ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکہتا ہی کہا میرے پاس صادق اور کاذب آتا ہی
فرمایا تجہپر امر مخلوط کیا گیا پہر فرمایا مینے تیرے لیئے ایک چیز چہپا رکہی ہی اُسنے کہا وہ دخ
ہی فرمایا اخس فلن تعدو قدرك یعنی دُہت تو اپنے انداز سے آگے نہ بڑہے گا عمر نے کہا
ای رسول خدا آپ اذن دیتے ہین کہ مین اسکی گردن مارون فرمایا یہہ اگر وہی ہی تو تو اسپر
مسلط نہوگا اور اگر یہہ وہ نہین ہی تو پہر اِسکے قتل کرنے مین تیرا کیا فائدہ ہی سالم کہتے ہین
مینے ابن عمر کو سُنا کہتے تہے کہ بعد اِسکے حضرت اور ابی بن کعب انصاری ایک دن اُس
نخلستان مین گئے جہان ابن صیاد تہا جب داخل ہوکر شاخہای نخل مین بچنے لگے تا کہ
ابن صیاد سے کچہہ سُنین قبل اِسکے کہ وہ آپ کو دیکہے ابن صیاد اپنے بستر پر لیٹا تہا ایک
کمل اوڑہے اور اندر اُسکے کچہہ بڑبڑا رہا تہا اُسکی مان نے حضرت کو دیکہہ لیا کہ آپ کہجور کے

ڈالون مین چھپتے بچتے چلے آتے ہین ابن صیاد سے کہا اے صاف یہہ نام تہا ابن صیاد کا یہہ ہمہمہ
ہین وہ چپ ہو رہا حضرت نے فرمایا اگر اُسکی مان اُسکو چھوڑ دیتی تو وہ کچھہ بیان کرتا ابن عمر نے کہا
حضرت نے لوگون مین کہڑے ہوکر اللہ پر جس کا وہ اہل ہی ثنا کی پہر ذکر دجال کا فرمایا اور کہا
مین تمکو اُس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی نہین ہی جس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا ہو
نوح بہی اپنی قوم کو اُس سے ڈرا چکے ہین لکن مین تمسے ایسی بات اُسکے حق مین کہتا ہون
جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہین کہی جان لو کہ وہ کانا ہی اور اللہ کانا نہین **ف** تحقیق
یہہ ہی کہ ابن صیاد دجال موعود نہین تہا بلکہ ایک کاہن وضع تہا بعض نے کہا مسلمان ہو گیا
تہا اور بعض نے کہا نہین واللہ اعلم **۳** جابر کہتے ہین حضرت جب جنب ہوتے اپنے سر پر
تین لوٹے پانی کے بہاتے حسن بن محمد نے کہا میرے بال اِس سے زیادہ ہین جابر نے
اپنا ہاتھہ زانو پر حسن کے مارا اور کہا اے بہتیجے حضرت کے موئے سر تیرے بالونسے اکثر و اطیب تہے

باب مکروہ ہی کہ آپ بیٹھے اور لوگ کہڑے رہین

۱- جابر کہتے ہین حضرت گھوڑے پر سے مدینہ مین ایک شاخ نخلہ پر گر پڑے آپکا پانوٗن چھل
گیا ہم آپ کی عیادت مشربہ عائشہ مین کرتے تہے جب آپ کے پاس آئے آپ بیٹھہ کر نماز
پڑہتے تہے ہمنے کہڑے ہوکر پڑہی پہر دوبارہ پاس آپکے آئے آپ نماز فرض بیٹھکر پڑہ رہے تہے
ہمنے آپ کے پیچھے کہڑے ہوکر پڑہی ہمکو اشارہ کیا کہ بیٹھہ جاؤ جب نماز ہو چکی فرمایا اذا صلے
الامام قاعدا فصلوا قعودا و اذا صلی قائما فصلوا قیاما و لا تقوموا و الامام قاعد کما
تفعل فارس بعظمائھم کہا ایک انصار کی لڑکی کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا تہا اُسکا نام
محمد رکہا انصار نے کہا ہم تیری کنیت رسول خدا کے نام کی نہ رکہنے دینگے ہم راہ مین بیٹھے ساعت
کا سوال کرتے تہے فرمایا تم پاس میرے آئے ہو کہ ساعت کا سوال کرو ہمنے کہا ہان فرمایا

ما من نفس منفوسة یاتی علیہا مائة سنة یعنی سو برس نہ گذرین گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی اس مدت مین جتنے نفوس اسدم موجود ہین وہ سب فنا ہو جائین گے ہمنے کہا ایک غلام انصاری کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اُسکا نام محمد رکھا ہی انصار کہتے ہین ہم تجکو اس کنیت رسول خدا سے یاد نہ کرین گے فرمایا احسنت الانصار سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی اس کا ترجمہ پیشتر اس کتاب مین گذر چکا ہے :

باب یہہ باب اصل کتاب مین بی ترجمة الباب ہی

ا- جابر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ حضرت کا گذر بازار مین ہوا بعض عالیہ کی طرف سے آپ آئے اور لوگ آپ کے ہر دو جانب تھے ایک بچہ بزبے گوش پر گذر کیا اُسکے کان کو ہاتھہ سے پکڑ کر اُٹھایا پہر فرمایا تم مین کون اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہی کہا ہم تو اسکو کچھہ بہی دیکر لینا نہین چاہتے اور ہم اسکو کیا کرینگے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہہ تمکو ملے کہا نہین تین بار اسی طرح انسے یہہ فرمایا اُنہون نے کہا لا واللہ اگر یہہ زندہ ہوتا تب بہی اسکا لینا عیب تہا کہ وہ بے گوش ہی اور ابتو کیونکر ہو کہ مُردا ہی فرمایا واللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم یعنی دنیا اس سے بہی زیادہ تر خوار ہی نزدیک اللہ کے لفظ حدیث اَسک ہی اَسک کہتے ہین اُسکو جسکے دونون کان نہون ۲ عتی بن ضمرہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کے پاس ایک مرد کو دیکھا جسنے جاہلیت کیسی تعزیت کی میرے باپ نے اُسکو گالی دی اور کنایہ نکیا اُنکے یارون نے اُنکی طرف نگاہ کی کہا تمنے گویا اسکو منکر جانا مین ہرگز اس بارہ مین کسی سے نہین ڈرتا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے من تعزی بعزاء الجاھلیة فاعضوہ ولا تکنوا ۳ یہہ حدیث بطریق دیگر بہی عتی سے اسی طرح پر آئی ہے :

باب جب کسی کا پانون سُن ہوجائے تو کیا کہی

۱- عبد الرحمن بن سعد کہتے ہین ابن عمر کا پانون سُن ہو گیا ایک مرد نے کہا تو اس شخص کو یاد کر جو سب سے زیادہ تجکو دوست ہو کہا یا محمد ؛

باب یہہ باب بے ترجمہ ہے

۱- ابو موسیٰ ہمراہ حضرت کے ایک باغ مین باغات مدینہ سے تہے حضرت کے ہاتہہ مین ایک چوبدستی تہی اُس سے پانی ومٹی کو مارتے اتنے مین ایک مرد نے آکر دروازہ کہلوانا چاہا فرمایا کہول دے اور مژدہ دے اُسکو جنت کا مین گیا دیکہا ابوبکر ہین مینے دروازہ کہولکر خوشخبری جنت کی سُنائی پہر ایک اور مرد نے استفتاح کیا فرمایا افتح لہ وبشرہ بالجنۃ دیکہا تو عمر تہے مینے دروازہ کہول دیا اور نوید جنت دی پہر ایک اور شخص نے دروازہ کہلوانا چاہا حضرت ٹیکا لگائے تہے اُٹھہ بیٹھے اور فرمایا جا کہولدے اور نوید جنت دے ہمراہ بلوہ کے جو اُسکو پہنچیگا یا ہوگا مین گیا دیکہا عثمان ہین مینے دروازہ کہولدیا اور جو حضرت نے فرمایا تہا اُسکی خبر دی کہا واللہ المستعان **ف** اِس حدیث مین فقط ذکر خلفاء ثلثہ کا ہے بس بس ؛

باب بچون سے مصافحہ کرنا

۱- سلمہ بن وردان کہتے ہین مینے انس بن مالک کو دیکہا لوگون سے مصافحہ کرتے تہے مجہسے پوچہا تو کون ہے مینے کہا مین بنی لیث کا غلام ہون میرے سر پر ہاتہہ پہیرا تین بار اور کہا بارک اللہ فیک **ف** اِس مین ذکر مسح راس کا ہے نہ مصافحہ کا شاید سلمہ اُسوقت بچے ہونگے جب تو سر پر ہاتہہ پہیرا ؛

باب مصافحہ کا

۱- انس بن مالک کہتے ہین جب اہل یمن آئے حضرت نے کہا اہل یمن آگئے ہین

بہت نرم دل ہین تمسے سویہہ اول اُن لوگون کے ہین جو مصافحہ لائے تہے **ف** مراد مصافحہ سے ہاتہہ ملانا ہی یہہ ایک ہاتہہ سے ہوتا ہی یعنی ایک صفحہ کف اِسکا اور دوسرا صفحہ کف اُسکا دونون ہاتہہ سی ثابت نہین مگر ایک اثر سے ۲ برار بن عازب نے کہا ہی تمام تحیت یہہ ہی کہ تو اپنے بہائی سے مصافحہ کرے ؛

باب عورت کا بچی کے سر پر ہاتہہ پہیرنا

۱ - ابراہیم بن مرزوق ثقفی کہتے ہین کہ ابن زبیر نے مجہہ پاس اپنی مان اسمار بنت ابی بکر کے بہیجا اُنکو معاملہ حجاج کی خبر دی اسمار نے مجہے دعا دی اور میرے سر پر ہاتہہ پہیرا مین اُسدن وصیف تہا یعنی ایک چھوکرا ؛

باب معانقہ کا

۱ - ابن عقیل کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی کہ اُنکو ایک حدیث ایک مرد صحابی سے پہنچی جابر کہتے ہین مینے ایک اونٹ خریدا اور اُسپر سوار ہوکر ایک ماہ کی راہ گیا یہانتک کہ شام مین آیا وہان عبداللہ بن انیس تھے اُنکے پاس کسی کو بہیجا کہ جابر دروازے پر ہی قاصد نے پہر کر کہا کیا جابر بن عبداللہ ہین کہا ہان وہ نکل کر بغلگیر ہوئے مینے کہا مجکو ایک حدیث پہنچی ہی جو مینے نہین سُنی مین ڈرا کہ کہین مین مرجاؤن یا تم مرجاؤ کہا مینے حضرت سے سُنا تہا فرماتے تہے حشر کریگا اللہ بندون کو یا لوگون کو برہنہ تن بے ختنہ بہم ہمنے کہا بہم کیا کہا اُنکے ساتہہ کوئی شی نہوگی اللہ اُنکو ایسی آواز سے پکارے گا جسکو ہر دور کا آدمی سنے گا مین خیال کرتا ہون جس طرح کہ قریب کا آدمی سُنے گا وہ ندا یہہ ہوگی مین ہون پادشاہ لائق نہین ہی کسی کو اہل جنت سے کہ جنت مین جاوے اور کوئی شخص اہل مین سے مطالبہ اُسکا بابت کسی مظلمہ کے رکہتا ہو اور نہین لائق ہی کسی کو اہل نار مین کہ داخل نار ہو اور کسی شخص کا اہل جنت

سے کسی منظلمہ کا مطالبہ رکہتا ہو بیٹنے کہا دکیف ہم تو پاس اللہ کے برہنہ تن تہیدست آئین گے کہا حسنات وسیئات لیکر آئینگے ؛

باب اپنی دختر کا بوسہ لینا

ا- عائشہ نے کہا ما رایت احدا کان اشبہ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلعم عن فاطمۃ وکانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فرحب بہا وقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہٖ فرحبت وقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا فدخلت علیہ فی مرضہ الذی توفی فرحب بہا وقبلہا **ف** یہہ حدیث بطولہ پہلے مع ترجمہ گذر چکی ہے اس مین جس طرح دلیل ہے اسپر کہ باپ اپنی جوان بیٹی کا بوسہ لے غالبًا یہہ بوسہ پیشانی پر ہوگا اسی طرح اِس مین دلیل ہے اِسپر کہ بیٹی بہی اپنے باپ کا بوسہ لے یعنی ہاتہہ کا ؛

باب ہاتہہ کا بوسہ لینا

ا- ابن عمر کہتے ہین ہم ایک غزوہ مین تھے لوگ یکسو ہو گئے ہمنے کہا ہم حضرت کو کیا منہہ دکہائینگے حالانکہ ہم بہاگے ہین اُسپر یہہ آیت اتری الا متحرفا لقتال ہمنے کہا ہم تو مدینہ مین نہین جاتے ہمکو کوئی ندیکہے پہر ہمنے کہا کہ چلنا چاہیے حضرت نماز صبح پڑہ کر نکلے تہے ہمنے کہا نحن الفرارون فرمایا انتم العکارون ہمنے حضرت کا ہاتہہ چوما فرمایا مین تمہارا گروہ ہون ۲ عبدالرحمن بن رزین کہتے ہین ہمارا گذر ربذہ مین ہوا ہمسے کہا یہان سلمہ بن الاکوع ہین مین اُنکے پاس گیا مینے سلام کیا اپنا ہاتہہ نکالکر کہا کہ مینے اِن دونون ہاتہون سے حضرت کی بیعت کی ہے پہر اپنا پنجہ بتایا وہ بہاری تہا جیسے اونٹ کا پنجہ ہمنے اُٹہہ کر اُسکا بوسہ لیا ۳ ثابت نے انس سے کہا کیا تمنے حضرت کو اپنے ہاتہہ سے چہوا ہے کہا ہان پہر اُسکا بوسہ لیا

باب پائوں چومنے کا

ا- وازع بن عامر کہتے ہین ہم آئے ہمسے کہا یہہ رسول خدا ہین ہم اُنکے ہاتھہ پائوں پکڑکر چومنے لگے ۲ صہیب کہتے ہین مینے علی کو دیکہا عباس کے ہاتھہ پائوں کا بوسہ لیتے تہے ؛

باب کہڑا ہونا مرد کا واسطے مرد کی بطور تعظیم

ا- ابومجلز کہتے ہین معاویہ نکلے عبداللہ بن عامر و عبداللہ بن زبیر بیٹہے تہے ابن عامر کہڑے ہو گئے ابن الزبیر بیٹہے رہے انہین رزانت زیادہ تہی معاویہ نے کہا حضرت فرماتے تھے من سرہ ان یتمثل لہ عباد اللہ قیاما فلیتبوأ بیتا من النار یعنی جسکو یہہ بات خوش آئے کہ اللہ کے بندے اُسکے لئے کہڑے ہوں وہ اپنا گہر آگ مین بنائے **ف** معاویہ رضی اللہ عنہ نے اِس حدیث سے استدلال کیا منع قیام تعظیم پر اور یہہ واضح ہے یہہ حدیث معاویہ سے رفعاً نزدیک ترمذی و ابو داؤد کے اِس لفظ سے آئی ہے من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوء مقعدہ من النار مرقات مین کہا ہے مراد تمثل سے یہہ ہے کہ واسطے خدمت و تعظیم کے سامنے اُسکے کہڑے ہوں ظاہر یہہ ہے کہ وہ واسطے خدمت کے کہڑے ہوتے تہی نہ واسطے تعظیم کے فلاباس بہ کما یدل علیہ حدیث سعد انتہی ؛

باب بدء سلام کا

ا- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور طول اُنکا ساٹھہ گز تہا فرمایا جا اِن انفار ملائکہ پر سلام کر وہ فرشتے بیٹھے تھے اور سُن کہ وہ تجکو کیا جواب دیتے ہین کہ وہی تیری تحیت اور تیری ذریت کی تحیت ہوگی آدم نے جاکر کہا السلام علیکم اُنہوں نے کہا السلام علیك و رحمۃ اللہ لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کی سو جو کوئی جنت مین جائیگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا ہمیشہ خلق گہٹتی رہی یہانتک کہ اب تک گہٹی جاتی ہے ؛

باب افشاء سلام کا

۱- براء سے رفعاً کہا ہی افشوا السلام تسلموا یعنی سلام پہیلاؤ کہ تم خود سلامت رہو ۲
حدیث ابو ہریرہ مین فرما یا ہی داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور ایمان
نہ لاؤگے یہانتک کہ آپس مین دوستدار ہو کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیز جس سے تم باہم دوست
ہوجاؤ کہا ہان ای رسول خدا فرمایا افشوا السلام بینکو یعنی آپس مین سلام پہیلاؤ ۳
ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہہ ہی اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنان

باب ابتدا بہ سلام کا

۱- بشیر بن یسار کہتے ہین کوئی نہ تہا کہ آغاز یا شتابی کرے ابن عمر کو ساتہہ سلام کے ۲ جابر کہتے
تہے سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ چلنے والا بیٹھے پر اور دو چلنے والون مین جو ابتدا بسلام کرے
وہی افضل ہی ۳ ابن عمر نے کہا ہی کہ اغر مزنی کو صحبت تہی حضرت کی اُنکی کچہہ وسق تہر ایک مرد پر بنی عمرو بن
عوف سے آتی تہی وہ بارہا پاس اُسکے گئے کہا مین پاس حضرت کے آیا میرے ہمراہ ابوبکر صدیق
کو بہیجا کہا ہمکو جو شخص ملا اُسنے سلام کیا ابوبکر نے کہا تو نہین دیکہتا کہ لوگ تجکو ابتدا بہ سلام کرتے
ہین انکو اسکا اجر ملتا ہی تو بہی اُنکو ابتدا بسلام کر کہ تجہے بہی اجر ملے ابن عمر نے یہہ قصہ اپنا خود
ذکر کیا ۴ ابو ایوب کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی حلال نہین ہی کسی مرد مسلمان کو کہ چہوڑے اپنے
بہائی کو تین دن سے زیادہ پہر دونون ملین اور اعراض کرے یہہ اور وہ اور بہتر انمین وہ ہی
جو ابتدا بہ سلام کرے ؛

باب سلام کی فضیلت

۱- ابوہریرہ کہتے ہین کہ ایک مرد کا گذر حضرت پر ہوا اور آپ مجلس مین تہے اوسنے کہا سلام علیکم فرمایا دس نیکیاں
ہین ایک دوسرا آدمی نکلا اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا بیس نیکیان ہین ایک اَ

مرد نکلا اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا تیس نیکیاں ہین ایک مرد مجلس سے اُٹھا
اُسنے سلام نکیا فرمایا کیا جلد بہول گیا یار تمہارا تم مین جب کوئی مجلس مین آئے تو سلام کرے
اگر بیٹھنا ہو بیٹھے اور جب اُٹھہ کر جائے تو سلام کرے پہلا سلام کچہہ احق تر دوسرے سلام سے
نہین ہی ۲ عمر کہتے ہین مین ردیف ابوبکر تہا انکا گذر قوم پر ہوتا وہ کہتے السلام علیکم قوم کہتی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وہ لوگ کہتے السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابوبکر نے کہا آج کے دن لوگ ہمپر زیادت کثیرہ فاضل ہوگئے
۳ یہہ حدیث دوسرے طریق پر عمر سے اسی طرح آئی ہی ۴ عائشہ نے رفعًا کہا ہی حسد نہین کیا
تمہارا یہود نے کسی شے پر جتنا حسد کیا تمہارا سلام وتامین پر ؎

باب سلام ایک نام ہی اللہ کے نامون مین سے

۱ حدیث انس مین رفعًا آیا ہی سلام ایک نام ہی اسماء الہی سے اللہ نے اسکو زمین مین
رکہا ہی سو تم آپس مین سلام پہیلاؤ ۲ ابن مسعود کہتے ہین لوگ حضرت کے پیچھے نماز
پڑہتے تہے کوئی کہنے والا کہتا السلام علی اللہ جب حضرت نماز پڑہ چکے فرمایا السلام علی اللہ
کس نے کہا تہا اللہ تو خود سلام ہی ولکن تم یون کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات
السلام علیك ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ کہا وہ اسکو اس طرح سیکہتے تہے
جس طرح کوئی تم مین کا قرآن کی سورت سیکھتا ہی ؎

باب حق مسلمان کا مسلمان پر یہہ ہی کہ جب اُس سے ملاقات ہو تو اُسپر سلام کرے

۱ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہین کہا گیا ہین کہا جب

تو اُس سے ملے تو اُسپر سلام کر اور جب وہ تجکو بُلائے تو قبول کر اور جب وہ تجسے نصیحت چاہے تو اُسکو نصیحت کر اور جب چھینکے اور اللہ کی حمد کرے تو جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کر اور جب مرجائے تو اُسکے ساتھہ جا ؛

باب چلنے والا بیٹھے پر سلام کرے

ا - عبد الرحمن بن شبل رفعاً کہتے ہین سوار سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ قاعد پر اور سلام کرین اقل اکثر پر جسنے سلام کا جواب دیا وہ اُسکے لئے ہے اور جسنے جواب ندیا اُسکے لئے کچھہ نہین ہے

۲ - حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے سوار سلام کرے چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے لوگ بہت لوگون پر ابن جریج نے کہا مجھے ابو الزبیر نے خبر دی کہ اُنہون نے جابر کو سُنا کہتے تھے دو چلنے والے جب جمع ہون تو جو اُنمین سے پہلے سلام کرے وہ افضل ہے

باب سلام کرنا سوار کا قاعد پر

ا - ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین سلام کرے راکب ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر ۲ فضالہ کا لفظ رفعاً یہہ ہے کہ سلام کرے فارس قاعد پر اور قلیل کثیر پر ؛

باب سلام کرے ماشی راکب پر

ا - حُصین کہتے ہین شعبی کو ایک فارس ملا اُسکو ابتداءً سلام کی مینے کہا تمنے پہلے اسکو سلام کیا کہا مینے شریح کو دیکھا کہ وہ ماشی تھے اور ابتداءً سلام کرتے ـــــــ

باب قلیل سلام کرے کثیر پر

ا - فضالہ بن عبید نے رفعاً کہا ہے سلام کرے سوار ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر ۲ دوسرا لفظ فضالہ کا یہہ ہے کہ سلام کرے سوار چلنے والے پر اور چلنے والا کھڑے پر اور قلیل کثیر پر ؛

باب چھوٹا بڑے پر سلام کرے

ا- حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی سلام کرے راکب ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر ۲ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعًا یہہ ہی سلام کرے صغیر کبیر پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر؛

باب منتہی سلام کا

ا- ابوالزناد کہتے تہے خارجہ کتاب زید پر جب سلام لکہتے کہتے السلام علیك یا امیرالمومنین ورحمة الله وبرکاته ومغفرته وطیب صلاته

باب سلام کرنا اشارہ سے

ا- ابو قرۃ خراسانی کہتے ہین مینے انس کو دیکہا ہمپر گذر کرتے ہاتہہ سے اشارہ کرتے سلام کا اور انکو برص تہا کہا مینے حسن کو دیکہا کہ زرد خضاب کیا تہا اور کالا عمامہ باندہے تہے اسماء کہتی ہین حضرت نے اپنا ہاتہہ طرف عورتون کے سلام کو جہکایا ۲ سعد ہمراہ ابن عمر کے مع قاسم ابن محمد کے نکلے یہانتک کہ سرف مین اترے عبداللہ بن زبیر آئے اور اشارہ سے سلام کیا ان دونون نے جواب دیا ۳ عطا ابن ابی رباح کہتے ہین سلف تسلیم بالید کو مکروہ رکہتے تہے یا یون کہا کہ سلام کرنا ہاتہہ سے مکروہ ہی؛

باب سُنے جب سلام کرے

ا- ثابت ابن عبیدہ کہتے ہین مین اُس مجلس مین آیا جس مین ابن عمر تہے اُنہون نے کہا جب تو سلام کرے تو سُن کہ وہ تحیت ہی طرف سے اللہ کے مبارک وطیب؛

باب جو نکلا سلام کرنے اور سلام لینے کو

ا- طفیل بن ابی بن کعب پاس ابن عمر کے آتے اور انکے ہمراہ بازار جاتے کہا جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر کا گذر کسی سقاط اور صاحب بیعہ اور مسکین پر بلکہ کسی شخص پر بہی ہوتا

لکن وہ اُسپر سلام کرتے طفیل نے کہا مین ایک دن پاس ابن عمر کے آیا مجھے اپنے ساتھہ
طرف بازار کے لیا مینے کہا تم بازار مین کیا کروگے اور تم نہ کسی خرید پر کھڑے ہو اور نہ حال اسودے
سلعت کا پوچھو اور نہ کسی شئ کا نرخ کرو اور نہ کسی مجلس بازار مین بیٹھو سو تم اسی جگہہ ہمارے
ساتھہ بیٹھو باتین کرین کہا ای ابا بطن ہم واسطے سلام کرنے کے جاتے ہین اُسپر جو ہمکو ملے
طفیل کا پیٹ بڑا تھا اسلئے اُنکو ابا بطن کہا ؛

باب تسلیم کرنا جبکہ مجلس مین آیئے

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جب کوئی تم مین کا مجلس مین آئے تو چاہئے کہ سلام کرے پھر
جب پھرے تب بھی سلام کرے پچھلا سلام کچھہ احق تر اگلے سلام سے نہین ہے ۲ یہہ حدیث
بطریق دیگر مثل اسکے ابو ہریرہ سے آئی ہے ؛

باب سلام کرنا وقت اُٹھنے کی مجلس سے

۱- ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے جب آدمی مجلس مین آئے تو سلام کرے پھر بیٹھہ کر اگر اُٹھنا چاہے
قبل تفرق مجلس کے تو سلام کرے فان الاولی لیست باحق من الاخری ؛

باب حق اُس کا جس نے سلام کیا وقت اُٹھنے کے

۱- معاویہ بن قرہ کہتے ہین مجھسے میرے باپ نے کہا ای پسرک من اگر تو ایسی مجلس مین ہو کہ
امید خیر رکھتا ہے اور کوئی حاجت پیش آجائے تو سلام علیکم کہہ بیشک تو اُنکا شریک ہوگا اُس
شئ مین جو وہ اُس مجلس مین پائینگے اور نہین ہے کوئی قوم کہ کسی مجلس مین بیٹھے پھر وہان سے جدا ہو
اور اللہ کا ذکر نہین کیا مگر وہ گویا جدا ہوئے ایک مردار گدہے سے ۲ ابو ہریرہ کہتے تھے جو
کوئی ملے اپنے بھائی کو تو سلام کرے اُسپر پھر اگر درمیان اُن دونون کے کوئی درخت یا دیوار
کی اوٹ آجائے اور پھر سامنا ہو تو پھر اُسپر سلام کرے ۳ انس بن مالک کہتے ہین کہ حضرت

کے اصحاب مجتمع ہوتے اُنکے سامنے کوئی درخت آجاتا ایک گروہ اُنمین کا داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف چلتا پہر جب سامنا ہوتا بعض بعض پر سلام کرتا

باب روغن ملنا ہاتہہ مین واسطے مصافحہ کی

ا-ثابت بنانی کہتے ہین انس صبح کو اپنے ہاتہہ مین روغن خوشبودار لگاتے واسطے مصافحہ اخوان کے ٭

باب سلام کرنا شناخت وغیر شناخت پر

ا-ابن عمرو نے کہا ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کونسا اسلام خیر ہی فرمایا تو کہانا کہلائے سلام کرے ہر اُس شخص پر جسکو تو پہچانتا ہی اور اُسپر جسکو تو نہین پہچانتا ٭

باب اسکا ترجمہ کچہہ نہین ہے

ا-ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین کہ منع فرمایا ہی حضرت نے اس سے کہ افنیہ وصعدات یعنی گہر کے صحن اور راستون مین بیٹہین مسلمانون نے کہا ہمکو اسکی استطاعت وطاقت نہین ہی فرمایا اگر یہہ بات ہی تو تم اُسکا حق ادا کرو کہا حق اُسکا کیا ہی فرمایا چشم پوشی کرنا مسافر کو راہ بتانا عاطس کو جواب عطسہ دینا جبکہ وہ اللہ کی حمد کرے اور سلام کا جواب دینا ۲ ابوہریرہ نے کہا بڑا بخیل لوگون مین وہ شخص ہی جو سلام مین بخل کرے اور مغبون وہ ہی جو جواب سلام کا نہ دے اور اگر درمیان تیرے اور تیرے بہائی کے کوئی درخت حائل ہو اور تجہسے ہوسکے کہ تو اُسکو ابتدا بسلام کرے اور وہ نہ کرے تو تو کرے ۳ سالم مولائی ابن عمر کہتے ہین ابن عمر کو جب کوئی سلام کرتا تو اُسکے جواب مین زیادہ کہتے ایک بار مین پاس اُنکے آیا وہ بیٹہے تہے مینے کہا السلام علیکم کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر مین دوبارہ پاس اُنکے آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر پاس اُنکے گیا مینے کہا السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلواتہ ٭

باب فاسق پر سلام نہ کرے

۱- ابن عمرؓ نے کہا ہے لاتسلموا علی شراب الخمر یعنی شراب پینے والون پر سلام نکرو یہی حکم باقی امور فسق وفجور کا ہے ۲ حسن نے کہا ہے لیس بینک وبین الفاسق حرمۃ یعنی تیری اور فاسق کے بیچ مین کوئی وجہ رعایت کی نہین ہے ۳ علی بن عبد اللہ اسبرنج کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ تم سلام نہ کرو اُسپر جو یہہ کہیل کہیلتا ہے یہہ ایک نوع ہے جوئے کی ف یہی حکم ہے سارے لہو ولعب کا کہ اگر چوسر وشطرنج ونرد وگنجفہ ونحوہا ہوتا ہو تو اُنپر سلام نکرے

باب ترک کرنا سلام کا متخلق واصحاب معاصی پر

۱- علی مرتضی کہتے ہین حضرت ایک قوم پر گذرے اُنمین ایک مرد متخلق بخلوق تھا اُنکی طرف نگاہ کرکے اُنپر سلام کیا اور اس مرد کی طرف سے مُنہہ پہیر لیا اُسنے کہا آپ نے مجہسے اعراض کیا فرمایا بین عینیہ جمرۃ یعنی درمیان دو آنکہون تیری کے ایک چنگاری آگ کی ہے ف

صراح مین کہا ہے خلوق بالفتح بوی خوش تخلیق طلا کردن بوی خوش وزعفران انتہی مراد خلوق سے اِس جگہہ استعمال ایسے عطر کا ہے جسمین زعفران ہو اور جس سے کپڑے پر داغ آئے حضرت نے اتنی بات پر اُسکو سلام نہ کیا ۲ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص بن وائل السہمی عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین کہ ایک مرد پاس حضرت کے آیا اُسکے ہاتہہ مین ایک انگشتری سونے کی تہی حضرت نے اُسکی طرف سے مُنہہ پہیر لیا اُس مرد نے جب کراہیت دیکہی تو جاکر وہ انگوٹہی پہیکدی اور ایک لوہے کی انگوٹہی پہنکر پاس حضرت کے آیا فرمایا یہہ شر ہے یہہ زیور ہے اہل نار کا اُسنے جاکر وہ بہی پہیکدی اور ایک انگوٹہی چاندی کی پہنکر آیا حضرت خاموش رہے ۳ ابو سعید کہتے ہین ایک مرد طرف سے بحرین کے پاس حضرت کے

آیا اور سلام کیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا اُسکے ہاتھہ مین ایک سونے کی انگوٹھی تھی اور حریر کا جُبہ پہنے ہوئے تھا وہ مرد غمگین ہو کر چلا گیا اور اپنی بی بی سے شکایت کی اُسنے کہا شاید تیرے جُبہ وخاتم کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو انکو پھینک کر پھر جا اُسنے ایسا ہی کیا حضرت نے جواب سلام کا دیا اُسنے کہا مین ابھی آپ کے پاس آیا تھا آپ نے مجھسے اعراض کیا فرمایا تیرے ہاتھہ مین ایک چنگاری تھی آگ کی کہا تو مین بہت سی چنگاریان لایا فرمایا ان ماجئت لیس باحد اغنا من حجارۃ الحرۃ ولکن یہہ متاع ہے حیات دنیا کی کہا پھر مین کس چیز کی مہر بناؤن فرمایا چاندی یا پیتل یا لوہا ؏

باب سلام کرنا امیر پر

۱- ابن شہاب کہتے ہین عمر بن عبد العزیز نے ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا ابو بکرؓ یون لکھتے تھے من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ پھر عمرؓ بعد اُنکے یون لکھتے تھے من عمر بن الخطاب خلیفۃ ابی بکر سب سے پہلے امیر المومنین کسنے لکھا کہا میری دادی شفا نام نے مجھسے بیان کیا تھا اور وہ منجملہ مہاجرات اوّل کے تھی اور عمر بن خطاب جب بازار مین آتے تو اُنکے پاس جاتے کہا عمرؓ بن خطاب نے عامل عراقین کو لکھا کہ میرے پاس دو مرد تیز اور شریف بھیج مین اُنسے کچھہ حال عراق واہل عراق کا دریافت کرونگا صاحب عراقین نے لبید بن ربیعہ وعدی بن حاتم کو روانہ کیا یہہ دونون مدینہ مین آئے اور اپنی راحلہ کو فناء مسجد مین بٹھالکر اندر مسجد کے گئے وہان عمرو بن عاص کو پایا اُنسے کہا ای عمرو ہمارے لئے اذن لو امیر المومنین عمر پر عمرو کود کر پاس عمر کے گئے اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین عمر نے کہا ای ابن عاص تمکو یہہ نام کس طرح سوجھا تم اِس قول سے آپ کو بری کرو کہا ہان لبید بن ربیعہ وعدی بن حاتم آئے ہین اُنھون نے مجھسے کہا استاذن لنا علی امیر المومنین

مینے کہا واللہ تم دونون نے اِس نام مین ٹھیک کام کیا بیشک وہ امیر ہین اور ہم مومنین ہین
اُس دن سے یہی لقب لکہنا جاری ہوگیا ۲ عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہین کہ معاویہ پہلی بار
حج کو آئے اور وہ خلیفہ تہے اُنکے پاس عثمان بن حنیف انصاری آئے اور کہا السلام علیک
ایہا الامیر ورحمۃ اللہ اہل شام نے اِس امر کا انکار کیا اور کہا یہہ کون منافق ہی جو تحیت
امیر المومنین مین قصر کرتا ہی عثمان نے اپنے دونون زانو پر ہوکر کہا ای امیر المومنین اِن لوگون
نے مجہپر اُس بات کا انکار کیا جس سے تم خوب واقف ہو بہ نسبت انکے واللہ مینے یہی
تحیت ابوبکر و عمر و عثمان کو کی اُن مین سے کسی نے اِسکا انکار نہ کیا معاویہ نے اُس شخص
کو جسنے اہل شام مین سے یہہ گفتگو کی تہی کہا ٹہیر جاؤ یہہ شخص جو کہتا ہی وہ بات تہی لکن اہل شام
مین یہہ فتنے حادث ہوئے اُنہون نے کہا ہمارے سامنے ہمارے خلیفہ کی تحیت مین یہہ تقصیر
نکر مین خیال کرتا ہون تمکو ای اہل مدینہ کہ تم عامل صدقہ کو ایہا الامیر کہتے ہو ۳ جابر کہتے ہین
مین حجاج پر داخل ہوا مینے اُسپر سلام نہین کیا **ف** پہلے گذر چکا ہی کہ حضرت نے فاسق کا
سلام نہ لیا اور یہہ عدم تسلیم ہی فاسق پر اس سے ثابت ہوا کہ اگر فاسق کو سلام نہ کرے یا اُسکے
سلام کا جواب نہ دے تو گویا متبع سلف صلحا ہی اور اُسپر کوئی ملامت نہین ہی ۴ تمیم بن
خدیم کہتے ہین مجہے یاد ہی کہ سب سے اول جس امیر کو فہ پر سلام کیا گیا مغیرہ بن شعبہ باب الرحبہ
سے باہر نکلے اُنکے پاس ایک مرد کندہ کا آیا یہہ زعم کرتے ہین کہ وہ ابو قرہ کندی تہا اُس نے
اُنپر سلام کیا اور کہا السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ السلام علیکم مغیرہ نے اسکو مکروہ
جانا اُسنے کہا السلام علیکم ایہا الامیر ورحمتہ السلام علیکم مین اُنہین مین کا ہون یا نہین
سماک راوی نے کہا پہر بعد اسکے مغیرہ نے اسکا اقرار کیا **ت**

	تم جہانکے ہو وانکے ہم بہی ہین		وجہ بیگانگی نہین معلوم	

۵ زیاد بن لطن حمیری نے کہا ہی کہ ہم رویفع پر داخل ہوئے وہ انطابلس پر امیر تھے ایک مرد آیا اُسنے اُنپر سلام کیا کہا السلام علیك ایھا الامیر رویفع نے اُس سے کہا تو اگر مجھپر سلام کرتا تو مین تیرے سلام کا جواب دیتا لکن تو نے تو مسلمہ بن مخلد پر سلام کیا ہی اور مسلمہ مصر پہ امیر تھے کہا تو انکے پاس جا وہ تیرے سلام کا جواب دینگے زیاد نے کہا تب سے جب کبھی ہم آتے اور سلام کرتے اور رویفع مجلس مین ہوتے تو یون کہتے السلام علیکم :

باب سلام کرنا سوتے پر

ا۔ مقداد بن اسود کہتے ہین حضرت رات سے آتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگتا اور جاگتا سُن لیتا :

باب حیاک اللہ کا

ا۔ شعبی کہتے ہین عمر نے عدی بن حاتم سے کہا حیاك الله من معرفة :

باب مرحبا کا

ا۔ عائشہ نے کہا فاطمہ آئین وہ حضرت کی چال چلتی تھین فرمایا مرحبا یا بنتی پھر انکو اپنی داہنی طرف بٹھایا یا بائین طرف ۲ علی مرتضیٰ نے کہا عمار نے حضرت سے اذن چاہا آپ نے اُنکی آواز پہچانکر کہا مرحبا بالطیب المطیب :

باب سلام کا جواب کیونکر دے

ا۔ ابن عمر کہتے ہین ہم پاس حضرت کے سایۂ درخت مین بیٹھے تھے درمیان مکہ و مدینہ کے کہ اتنے مین ایک اعرابی بڑا اجلف واشد لوگون کا آیا کہا السلام علیکم لوگون نے کہا وعلیکم ۲ ابو حمزہ نے کہا ابن عباس پر جب کوئی سلام کرتا تو کہتے وعلیك ورحمة الله ۳ قیلہ نے کہا ایک مرد نے کہا السلام علیك یا رسول الله فرمایا وعلیك السلام ورحمة الله ۴ ابو ذر کہتے ہین

مین پاس حضرت کے آیا جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے سب سے پہلے مین ہی نے آپ کو تحیۃ اسلام

کی فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تو کن لوگون مین سے ہی مینے کہا عفار مین سے ۴ عائشہ کہتی ہین

حضرت نے فرمایا یا عائش ھذا جبرئیل یقرأ علیک السلام مینے کہا وعلیہ السلام

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری ما لا اری ترید بذلک رسول اللہ صلعم ف

یہہ حدیث پہلے ہی گذر چکی ہی اُس جگہہ قصر نام مقصود تہا اور اِس جگہہ جواب سلام مراد ہی ۵

معاویہ بن قرہ نے کہا ہی کہ میرے باپ نے مجہسے کہا ای میرے بیٹے جب گذر کرے تجہپر

کوئی مرد اور کہے السلام علیکم تو وعلیک مت کہہ تو گویا اُسکو تنہا خاص کرتا ہی ساتہہ اِس سلام

کے حالانکہ وہ اکیلا نہین ہی ولکن یون کہہ السلام علیکم ؎

باب سلام کا جواب نہ دینا

ا۔ عبداللہ بن الصامت کہتے ہین مینے ابوذر سے کہا کہ میرا گذر عبدالرحمن بن ام الحکم پر ہوا

تہا مینے اُنپر سلام کیا اُنہون نے مجکو کچہہ جواب نہ دیا کہا ای ابن اخی تجہپر اس سے کچہہ نقصان

نہین ہی تیرا جواب اُسنے دیا جو اُس سے بہتر ہی وہ ایک فرشتہ ہی جانب یمین مین ۲ عبداللہ نے

کہا ہی سلام ایک نام ہی اللہ کے نامون مین سے اللہ نے اُسکو زمین مین رکہا ہی تم اِس نام کو

آپس مین پہیلاؤ آدمی جب کسی قوم پر سلام کرتا ہی اور وہ اُسکا جواب دیتی ہین تو اسکو انپر ایک

درجہ فضل ہوتا ہی اِسلئے کہ اِسنے اُنکو سلام یاد دلایا اور اگر اُسکو کسی نے جواب نہ دیا تو اُسکو

وہ شخص جواب دیتا ہی جو اُن سے بہتر و پاکیزہ تر ہی ۳ حسن بصری کہتے ہین تسلیم تطوع ہی اور ردّ

فریضہ ہے ؎

باب بخل کرنیکا سلام مین

ا۔ ابن عمرو نے کہا ہی کہ کذوب وہ ہی جو اپنی سوگند مین جہوٹ بولے اور بخیل وہ ہی جو

سلام مین بخل کرے اور چور وہ ہی جو نماز چرائے ۲ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہی کہ ابخل مردم وہ ہی جو سلام مین بخل کرے اور اعجز مردم وہ ہی جو دعا سے عاجز ہو ؛

باب بچون پر سلام کرنا

۱- انس بن مالک کا گذر اطفال پر ہوا انپر سلام کیا اور کہا حضرت انکے ساتھہ اسی طرح کیا کرتے تھے ۲ عنبسہ کہتے ہین مینے ابن عمر کو دیکھا کہ بچون پر سلام کرتے تھے خط کتابت مین ؛

باب سلام کرنا عورتون کا مردون پر

۱- ام ہانی کہتی ہین مین پاس حضرت کے گئی آپ نہا رہے تھے مینے سلام کیا فرمایا یہہ کون ہی مینے کہا ام ہانی فرمایا مرحبا ۲ حسن نے کہا ہی عورتین سلام کرتی تہین مردون پر ؛

باب سلام کرنا عورتون پر

۱- اسماء نے کہا حضرت مسجد مین گذرے ایک جماعت عورتون کی بیٹھی تھی ہاتھہ سے انکی طرف سلام کیا اور فرمایا ایاکن وکفران المنعمین دوبار اسی طرح کہا ایک عورت بولی نعوذ باللہ یا نبی اللہ من کفران نعم اللہ فرمایا ہان ایک کی تم مین سے مدت دراز ہوتی ہی پہر اُسکو غصہ آتا ہی تو کہتی ہی واللہ مینے اُس سے ایک ساعت بہی کبہی خیر نہین دیکہی یہہ ہی کفران اللہ کی نعمتون کا اور یہہ ہی کفران منعمین کا ۲ اسماء دختر یزید کہتی ہین حضرت کا گذر مجہپر ہوا مین اپنی ہم عمرون کیون مین تہی ہمپر سلام کیا اور فرمایا ایاکن وکفر المنعمین مین اُن سب مین زیادہ جرأت والی تہی سوال پر مینے کہا ای رسول خدا کیا ہی کفر منعمین کا فرمایا لعل احداکن تطول ایمتہا من ابویہا ثم یرزقہا اللہ زوجا ویرزقہا منہ ولدا فتغضب الغضبۃ فتکفر فتقول ما رأیت منك خیرا قط اِسکا ترجمہ اوپر گذر چکا فقط ذکر ولد زیادہ ہی **ف** عورت سے شوہر کتنا ہی سلوک حسن اور معاشرت حسنی کرے جب خفا ہوگی تو سارا احسان بہول کر کفران کرنے لگتی ہی

یہہ خاصہ ہی اس نوع فاسد کا اور یہی کفران سبب ہی انکے دوزخ مین جانیکا بکثرت ؛

باب تسلیم خاصہ کا مکروہ ہونا

۱- طارق کہتے ہین ہم پاس عبد اللہ کے بیٹھے تھے کہ اتنے مین قد قامت الصلوۃ کی آواز آئی وہ اور ہم ساتھہ انکے کہڑے ہو گئے مسجد مین آئے دیکھا لوگ رکوع مین ہین مقدم مسجد مین تکبیر کہکر رکوع کیا ہم چلے اور مثل انکے کیا اتنے مین گذرا ایک مرد متبرع کا ہوا اسنے کہا السلام یا ابا عبد الرحمن کہا صدق اللہ وبلغ رسولہ جب ہم نماز پڑہ چکے تو وہ پہرے اور اپنے گہر والون مین گہس گئے او ہم اپنی جگہہ مین بیٹھے رہے انکا انتظار کرتے تھے کہ وہ باہر نکلین اتنے مین بعض ہمارے نے بعض سے کہا تم مین سے کون انسے سوال کریگا طارق نے کہا مین پوچہونگا پہر سوال کیا انہون نے حضرت سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا ہی بین یدی الساعۃ تسلیم الخاصۃ و فشو التجارۃ حتی تعین المرأۃ زوجہا علی التجارۃ و قطع الارحام و فشو القلم وظہور الشہادۃ بالزور وکتمان شہادۃ الحق یعنی قیامت کے آنے سے پہلے یہہ کام ہونگے سلام کرنا خاص شخص پر اور رواج سوداگری کا یہانتک کہ عورت خاوند کی مددگار ہوگی تجارت پر اور ناتا توڑنا اور قلم یعنی دفتر کا رواج بڑہنا اور جہوٹی گواہی کا ظاہر ہونا اور سچی گواہی کا مخفی رکہنا **ف** یہہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی اب زمان حال مین موجود و مشہود ہی نسأل اللہ العافیۃ ۲ ابن عمرو کہتے ہین ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف اس حدیث کا ترجمہ گذر چکا ہی مقصود اس سے سلام کرنا ہی ہر آشنا و بیگانہ پر ؛

باب آیت حجاب کیونکر اتری ہی

۱- ابن شہاب کہتے ہین مجہسے انس نے کہا کہ جب حضرت مدینہ مین آئے مین دس برس کا تہا

میری ماٗئین مجکو حضرت کی خدمت پر رکتین مین حضرت کی خدمت کرتا دس برس کی عمر سے اور جب حضرت کا انتقال ہوا تو مین بیس برس کا تہا مجکو حال پردہ کا سب لوگون سے زیادہ معلوم ہے اولاً نزول حجاب کا اِس طرح پر ہوا کہ حضرت نے زینب بنت جحش سے بنا کی اور صبح کو دولہ ہوئے آپنے قوم کو بلایا وہ کہانا کہا کر باہر نکلے ایک گروہ حضرت کے پاس دیر تک ٹہیرا حضرت کہڑے ہو کر باہر نکلے اور مین بہی باہر آیا تا کہ وہ لوگ باہر جائین حضرت چلے مین بہی اُنکے ہمراہ چلا یہانتک کہ حجرۂ عائشہ کی چوکہٹ تک آئے پہر گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے حضرت پہرے اور مین بہی ہمراہ آپ کے پہرا یہانتک کہ زینب پر داخل ہوئے دیکہا کہ وہ لوگ بیٹہے ہین تب پہرے اور مین بہی ہمراہ آپ کے پہرا اور آستانہ حجرۂ عائشہ تک پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے تب پہرے اور مین بہی آپ کے ساتہہ پہرا لوگ چلے گئے تہے تب حضرت نے درمیان میرے اور اپنے پردہ ڈالدیا اور آیت حجاب نازل ہوئی ؛

باب ذکر عورات ثلث کا

ا- ثعلبہ بن مالک قرظی پاس عبد اللہ بن سوید اخی ابن حارثہ بن الحارث کے سوار ہو کر گئے اُنسے سوال عورات ثلاث کا کیا اور وہ اُسپر عمل کرتے تہے کہا تیرا کیا مطلب ہے کہا مین انپر عمل کرنا چاہتا ہون کہا جب مین اپنے کپڑے دوپہر کو اُتار رکہتا ہون تو کوئی میرے گہر والون مین سے جو حلم کو پُہنچا ہے مجہپر داخل نہین ہوتا ہے مگر میرے اذن سے مگر یہہ کہ مین ہی اُسکو پکارون یہہ اُسکا اذن ہے اور نہ جسوقت کہ فجر ہوا اور لوگ شناخت مین آئین یہانتک کہ نماز پڑہی جائے اور نہ جبکہ مین نماز عشا پڑہ کر اپنے کپڑے اُتار کر سو رہون

باب کہانا مرد کا اپنی بی بی کے ساتہہ

ا- عائشہ کہتی ہین مین حضرت کے ساتہہ حیس کہاتی تہی اتنے مین عُمر نکلے حضرت نے اُنکو پکارا

اُنہون نے بہی کہا یا اُنکا ہاتہہ میری اُنگلی کو لگ گیا کہا حسّ لو اطاع فیلن ما رأتکن علین اُسپر آیت حجاب آئی ۳ خولہ کتی تہین میرا اور حضرت کا ہاتہہ ایک برتن مین آیا گیا ؛

باب جب ایسی گہر مین داخل ہو جو آباد نہین ہے

۱- ابن عمر کہتے تہے جب خانۂ غیر مسکون مین جائے تو یون کہے السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین ۲ ابن عباس نے کریمہ لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا و تسلموا علی اہلہا مین کہا ہو کہ اللہ نے اس سے استثنار کیا اور فرمایا لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیہا متاع لکم الی قولہ تکتمون ؛

باب تمہارے ممالیک تمسے اذن حاصل کرین

۱- ابن عمر نے کریمہ لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم مین کہا ہو کہ یہہ آیت واسطے مردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے ؛

باب قول اللہ تعالی واذا بلغ الاطفال منکم الحلم

۱- ابن عمر کی بعض اولاد جب بالغ ہو جاتی تو بے اذن کے پاس اُنکے نہ آتی ؛

باب مان کے پاس اذن لیکر حاضر ہو

۱- علقمہ کہتے ہین ایک مرد پاس عبد اللہ کے آیا کہا کیا مین اپنی مان پر اذن حاصل کرون کہا تو ہر وقت مین اُسکا دیکہنا دوست رکہتا ہو گا یعنی اذن لیکر جانا چاہیے ؛

باب باپ کے پاس اذن لیکے جائے

۱- موسی بن طلحہ کہتے ہین مین ہمراہ اپنے باپ کے پاس اپنی مان کے گیا جب وہ اندر جانے لگی مین بہی ساتہہ ہو لیا میری طرف مڑکر میرے سینہ مین ایک دہکا دیا جس سے مین اپنے سرین کے بل گر پڑا پہر کہا کہ تو بے اذن کے اندر آتا ہے ؛

باب اپنے باپ و ولد پر اذن سے جائے

۱- جابر نے کہا ہے کہ آدمی اپنے ولد و ماں پر اذن سے جائے اگرچہ اُسکی ماں بڑھیا ہو اسی طرح بھائی بہن باپ پر؛

باب بہن کے پاس اذن لیکر جائیے

۱- عطا کہتے ہین مینے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مین اپنی بہن پر بھی اذن لون کہا ہان مینے اِس سوال کا اعادہ کیا اور کہا دو خواہر میری گود مین ہین مین اُنکی معونت کرتا ہون اور اُنپر خرچ کرتا ہون کیا اُنسے اذن مانگون کہا ہان کیا تو دوست رکہتا ہے کہ تو اُنکو برہنہ دیکھے پھر یہہ آیت پڑہی یا ایہا الذین امنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم الی قولہ ثلث عورات لکم حکم نہین کیا انکو اذن کا مگر اِن تین اوقات مین اور فرمایا واذا بلغ الاطفال منکم الحلم الآیۃ ابن عباس نے کہا اذن واجب ہے ابن جریج نے کہا یعنی لوگون پر **ف** استیذان کا حکم قران و حدیث مین بڑے شد و مد سے آیا ہے لکن یہہ واجب یا سنت موکدہ مثل حکم منسوخ کے ہوگئی ہے اہل اسلام مین اِس حکم کے پابند اب نظر نہین آتے الا من علمہ اللہ تعالی اور جو مفاسد ترک سے اِس استیذان اور عدم حجاب نسوان کے بموجب احکام سنت و قرآن عام و شایع ہوگئے ہین جب تک کوئی شخص عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سا اہل اِسلام کا سائس و امام نہو تب تک مرتفع ہونا اُن مفاسد و قبائح کا محال نظر آتا ہے؛

باب بھائی پر استیذان کرے

۱- عبداللہ نے کہا ہے آدمی اپنے ماں اور باپ اور بھائی و بہن پر استیذان کرے ؛

باب اذن چاہنا تین بار ہوتا ہے

۱- ابو موسی اشعری نے عمر بن خطاب پر استیذان کیا انہون نے اذن نہ دیا گویا وہ کسی

کام مین مشغول تھے ابو موسیٰ چلے گئے عمر فارغ ہوئے کہا کیا میںنے آواز عبد اللہ بن قیس کی
نہین سُنی تھی انکو آنے دو کہا وہ تو چلے گئے تب اُنکو بلوایا ابو موسیٰ نے کہا ہمکو یہی حکم ہوتا تھا
کہا تم اسپر گواہ لاؤ وہ مجلس انصار کی طرف گئے اور اُنسے سوال کیا اُنہون نے کہا گواہی دیگا
واسطے تیرے اس امر پر مگر اصغر ہمارا ابو سعید خدری تب وہ ابو سعید کو لے گئے عمرؓ نے کہا
حضرت کا یہہ امر مجھ پر مخفی رہا مجکو لین دین نے بازارون کے اس سے غافل رکھا یعنی مین تجارت
کو جاتا تھا مجھے اِس حکم کی خبر نہ ہوئی ۛ

باب استیذان سوائے سلام کی ہی

۱- ابو ہریرہ نے حق مین اُس شخص کے جو سلام سے پہلے اذن چاہتا ہی کہا ہی کہ اُسکو اذن ندے
جبتک کہ ابتدا بہ سلام نہ کرے ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہہ ہی کہ جب داخل ہوا اور السلام علیکم
نہ کہا تو تو کہدے کہ تجکو اذن نہین ہی یہانتک کہ تو کُنجی لائے یعنی سلام کرے ۛ

باب جب بے اذن کے جھانکے تو اُسکی آنکھہ پھوڑ دے

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی کہ اگر کوئی مرد تیرے گھر مین جھانکے اور تو اُسکو کنکری مارے
اُسکی آنکھہ پھوٹ جائے تو تجھپر کچھہ گناہ نہین ہے **ف** اہل حدیث کا یہی مذہب ہی کہ اس
صورت مین کوئی قصاص آنکھہ پھوڑنے والے پر نہین آتا ہی یہہ جنایت ہدر ہی ۲ انس کہتے ہین
حضرت کھڑے نماز پڑہتے تھے ایک مرد نے آپکے گھر مین جھانکا آپ نے ایک تیر ترکش مین سے
نکال کر اُسکی آنکھون کی طرف سیدہا کیا

باب استیذان اسی نظر کے لئے ہے

۱- سہل بن سعد کہتے ہین ایک مرد نے سوراخ باب سے جھانکا حضرت ایک مدری سے
اپنا سر کھجلاتے تھے جب اُسکو دیکھا فرمایا اگر مین جانتا کہ تو مجکو دیکھتا ہی تو مین اُس چھری سے

تیری آنکھہ کو زخمی کرتا پھر فرمایا اذن تو اِسی نظر کے لئے مقرر کیا گیا ہی ۳ انس نے کہا ایک مرد نے حضرت کی کوٹھری مین درار کی راہ سے جھانکا حضرت نے اُسکی طرف ایک تیر سیدہا کیا اُسنے اپنا سر باہر نکال لیا ؛

باب سلام کا مرد کا مرد پر اندر گھر گھُسے

۱- ابو موسی کہتے ہین مینے عمر پر استیذان کیا تین بار مجھے اذن نہ دیا مین پھر کر چلا آیا مجھے بلوایا اور کہا ای عبد اللہ تم پر سخت گذرا ہوگا کہ تم میرے دروازے پر رُکے کھڑے رہو سو تم جان لو کہ لوگون کا حال یہی ہی کہ اُنپر رُکا رہنا تیرے دروازے پر سخت گذرتا ہی مینے کہا مینے تو تین بار اذن چاہا تھا جب مجکو اذن نہ ملا تب مین پھر آیا کہا تمنے یہہ کس سے سُنا ہی مینے کہا نبی صلعم سے کہا تمنے حضرت سے سنا جو مینے نہین سُنا تم اگر اِسپر کوئی بیّنہ میرے نزدیک نہ لاؤ گے تو مین تمکو سزا دونگا مین وہان سے نکل کر پاس کچھہ نفر انصار کے آیا وہ مسجد مین بیٹھے تھے مینے اُنسے پوچھا اُنہون نے کہا کیا اِسمین کوئی شک کریگا مینے خبر دی کہ عمر یون کہتے ہین تب اُنہون نے کہا لا یقوم معک الا اصغرنا اُسوقت ابو سعید خدری یا ابو مسعود میرے ہمراہ پاس عمر کے گئے اور کہا کہ ہم ہمراہ حضرت کے باہر نکلے تھے آپ سعد بن عبادہ کے پاس جانا چاہتے تھے یہانتک کہ جب اُنکے پاس آئے سلام کیا آپکو اذن ندیا پھر دوبارہ سلام کیا پھر سہ بارہ جب اذن نملا تب فرمایا قضینا ما علینا اور پھر کھڑے ہوئے اتنے مین سعد نے آلیا اور کہا ای رسول خدا قسم ہی اُسکی جسنے تمکو حق سے بھیجا ہی تمنے جتنی بار سلام کیا مینے سُنا اور جواب دیا ولکن مینے چاہا کہ آپ بہت سے سلام مجھپر کرین اور میرے گھر والون پر تب ابو موسی بولے واللہ مین امین تھا حضرت کی حدیث پر عمر نے کہا ہان ولکن مینے یہہ چاہا کہ خوب ساٹھونک بجا لون ؛

باب پکارنا آدمی کا اذن ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جب بلایا گیا ایک تمہارا اور آیا ہمراہ قاصد کے تو یہہ اذن ہی ۲ دوسرا لفظ انکار نعا یہہ ہی کہ رسول الرجل الی الرجل اذنہ ۳ ابو العلانیہ کہتے ہین مین پاس ابو سعید خدری کے گیا سلام کیا مجھے اذن نہ دیا پھر مینے سلام کیا پھر اذن نہ دیا پھر تیسری بار سلام کیا اور مینے چلا کر کہا السلام علیك یا اہل الدار تب بھی اذن نہ دیا تب مین ایک کنارہ ہو کر بیٹھہ گیا میرے پاس ایک غلام آیا اور کہا آؤ مین گیا مجھسے ابو سعید نے کہا سن لے اگر تو زیادہ کرتا تب بھی تجکو اذن نہ ملتا مینے اُنسے حال برتنون کا پوچھا جس چیز کا مینے سوال کیا کہا حرام ہی یہانتک کہ مینے جف یعنی مشک کا سوال کیا کہا حرام ہی محمد راوی حدیث کہتے ہین کہ اُسکے سر پر ایک چمڑا رکہکر اُسکا منہہ بند کردین ؛

باب دروازے کے پاس کیونکر کھڑا ہو

۱۔ عبد اللہ بن بسر صحابی حضرت کے ہین وہ کہتے ہین جب دروازے پر آوے اور اذن لینا چاہے تو سامنے نہ کھڑا ہو دائین بائین کھڑا ہو اگر اُسکو اذن ملے بہتر ورنہ پھر کر چلا جائے ؛

باب اذن مانگنے پر اگر یہہ کہا کہ مین آتا ہون تو کہان بیٹھے

۱۔ معاویہ بن خدیج نے کہا ہی کہ مین نزدیک عمر بن خطاب کے گیا اذن چاہا مجھسے کہا تم اپنی جگہہ پر رہو یہانتک کہ وہ تمہارے پاس آئین تب مین دروازے کے قریب بیٹھہ گیا وہ باہر نکل کر میرے پاس آئے اور پانی منگا کر وضو کیا پھر موزون پر مسح کیا مینے کہا ای امیر المومنین کیا یہہ مسح بول سے کیا ہی کہا بول اور غیر بول سے ؛

باب دروازے کا ٹھونکنا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہین حضرت کے ابواب ناخنون سے ٹھونکے جاتے تھے ؛

باب بی اذن کے داخل ہونا

۱- صفوان بن امیہ نے کلدہ بن حنبل کو پاس حضرت کے فتح مین لبن وجدایا وضغابیس دیکر بہیجا - ابو عاصم نے کہا یعنی بقل حضرت اعلی وادی مین تہے کلدہ نے نہ سلام کیا نہ اذن مانگا حضرت نے فرمایا پہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا مین آؤن وذلک بعد ما اسلم صفوان لکن امیہ نے سماعت اپنی کلدہ سے ذکر نہین کی ہے ۲ حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ جب نگاہ داخل کی تو اب اذن نہین ہے ؛

باب جب کہا کیا مین آؤن اور سلام نہ کیا

۱- ابو ہریرہ کہتے تہے جب یہہ کہا کیا مین داخل ہون اور سلام نہ کیا تو کہہ کہ مت آ جبتک کہ تو کنجی نہ لائے یعنی کہا کیا سلام کرے کہا ہان ایک مرد بنی عامر کا پاس حضرت کے آیا اور کہا کیا مین داخل ہون حضرت نے جاریہ سے فرمایا کہ نکل کر کہدے کہہ السلام علیکم ا ادخل کیونکہ اُسنے اچہی طرح استیذان نہین کیا اُس مرد نے قبل باہر آنے جاریہ کے سُن لیا کہا السلام علیکم ا ادخل فرمایا وعلیک ادخل مین اندر گیا اور مینے کہا تم کیا چیز لائے ہو فرمایا مین نہین لایا پاس تمہارے مگر خیر لیکر آیا مین تم پاس کہ تم اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو اور لات وعزی کی پوجا نہ کرو اور راتدن مین پانچ نمازین پڑہو اور سال مین ایک ماہ روزہ رکہو اور اس گہر کا حج کرو اور اپنے اغنیاء کے مال مین سے کچہہ لیکر اپنے فقراء کو دو مینے کہا کوئی ایسا علم بہی ہے جسکو تم نہین جانتے ہو فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے اور بعضا علم ایسا ہے جسکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ پانچ چیزین ہین جنکو کوئی سوا اللہ کے نہین جانتا ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ؛

باب استیذان کس طرح کرے

۱- ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے حضرت پر استیذان کیا کہا السلام علی رسول اللہ السلام علیکم کہا عمر داخل ہوئے

باب کسی نے کہا کون کہا مین ہون

۱- جابر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا دربارہ ایک قرض کے جو میرے باپ پر تھا مینے دروازہ کھٹکھٹایا فرمایا یہہ کون ہے مینے کہا مین ہون فرمایا مین ہون مین ہون گویا اس کہنے کو مکروہ رکھا ۲ بریدہ نے کہا حضرت مسجد کو گئے اور ابو موسیٰ پڑہ رہے تھے فرمایا یہہ کون ہی مینے کہا مین ہون بریدہ جعلت فداک فرمایا قد اعطی ھذا مزمارا من مزامیر آل داود

باب اذن چاہنی پر کہا ادخل بسلام

۱- عبدالرحمن بن جدعان کہتے ہین مین ہمراہ ابن عمر کے تھا ایک گھر والون پر استیذان کیا کہا ادخل بسلام وہ داخل ہونے سے اُنپر رُک گئے

باب نظر کرنا گھرون مین

۱- ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہہ ہی اذا دخل البصر فلا اذن ۲ مسلم بن نذیر نے کہا ہی کہ ایک مرد نے حذیفہ پر استیذان کیا اور جھانکا اور کہا مین آؤن حذیفہ نے کہا تیری آنکھہ تو داخل ہوچکی اور تیری است یعنی کون نہین داخل ہوئی تو کس لئے داخل ہوتا ہی ایک مرد نے کہا مین اپنی مان پر اذن چاہتا ہون اگر اذن ندے گی تو تو برا دیکھے گا ۳ انس بن مالک کہتے ہین ایک گنوار گھر پر حضرت کے آیا دروازے کی درار سے آنکھہ لگائی حضرت نے تیر اٹھایا یا کوئی نوکدار لکڑی اور اُس گنوار کا قصد کیا تا کہ اُسکی آنکھہ پھوڑدین وہ چلدیا فرمایا اگر تو ٹھیرا رہتا تو مین تیری آنکھہ پھوڑ دیتا ۴ عمر بن خطاب نے کہا ہی من ملا عینیہ من

قاعتہ بیت قبل ان یؤذن لہ فقد فسق یعنی جسنے صحن خانہ کو آنکھہ سے جہانکا اذن سے پہلے تو وہ فاسق ہوا ۵ ثوبان مولای حضرت نے رفعًا کہا ہی حلال نہین ہی کسی مرد مسلمان کو کہ نظر کرے جوف بیت کی طرف یعنی اندر گھر کے یہانتک کہ اذن مانگے اگر اُسنے یہہ کیا تو گویا وہ گھر مین گھس آیا اور امامت نہ کرے کسی قوم کی پہر خاص کرے اپنی جان کو ساتھہ دعا کے اُنکو چھوڑ کر یہانتک کہ نماز پڑہ کر پہرے اور نماز نہ پڑہے اور وہ روکنیوالا ہو یعنی بول و براز کا یہانتک کہ سبک ہو جائے ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح نے کہا ہی اصح

ما یروی فی ہذا الباب ہذا الحدیث انتہی

باب فضیلت اُسکی جو اپنے گھر مین سلام کی ساتھہ داخل ہوا

ا - ابو امامہ نے رفعًا کہا ہی تین شخص ہین سب ضامن ہین اللہ پر کہ اگر زندہ رہے کفایت کیا جاوے اور اگر مر جاوے بہشت مین جائے جو شخص داخل ہوا اپنے گھر مین سلام کرکے وہ ضامن ہی اللہ پر اور جو نکلا طرف مسجد کے وہ ضامن ہی اللہ پر اور جو نکلا راہ خدا مین وہ ضامن ہی اللہ پر مراد ضامن سے اِس جگہہ مضمون ہی ۲ جابر کہتے تہے تو جب اپنے اہل پر داخل ہو اُنپر سلام کر تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ ابو الزبیر راوی کہتے ہین مینے اسکو نہین دیکہا مگر تاویل قول تعالیٰ و اذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا

باب گھر مین داخل ہوتے وقت اگر اللہ کا ذکر نہین کرتا ہی تو اُس گھر مین شیطان شب بسر کرتا ہی

ا - جابر نے رفعًا سمعًا کہا ہی آدمی جب اپنے گھر مین گیا اور وقت داخل ہونے کے اللہ کا ذکر کیا اور وقت کہانے کے تو شیطان کہتا ہی تمہارے لئے خوابگاہ اور طعام شام نہین ہی اور جب داخل ہوا اور اللہ کا ذکر نہ کیا وقت دخول کے شیطان کہتا ہی تمنے شب باشی

پائی اور جب وقت طعام کے ذکر نہ کیا تو کہتا ہی تمنے مبیت و عشا دونوں پائے **ف** حدیث دلیل ہی اسپر کہ ذکر اللہ دافع تصرف شیاطین ہی ہر چیز سے اور عدم ذکر سے تسلط اُسکا ہر کام مین انسان کے ہوتا ہی خواب ہو یا طعام یا نحوہا

باب کس چیز مین استیذان نہ کریے

۱- اعین خوارزمی کہتے ہین مین نزدیک انس بن مالک کے آیا وہ اپنی دہلیز پر بیٹھے تھے اُنکے ساتھہ کوئی نہ تہا میرے صاحب نے اُنپر سلام کیا اور کہا مین آؤن انس نے کہا ادخل ھذا مکان لا یستاذن فیه احد آؤ یہ ایسی جگہہ ہی کہ یہان کوئی اذن نہین لیتا ہی پھر ہمارے سامنے کہانا لاکر رکہا ہمنے کہایا پھر ایک عسّ نبیذ شیرین کا لائے آپ بھی پیا اور ہمکو بھی پلایا:

باب اذن مانگنا بازار کی دوکانون مین

۱- مجاہد نے کہا ابن عمر بیوت سوق پر استیذان نہ کرتے مراد بیوت سے دکاکین اور کوٹھیان ہین تجار کی کہ اُن مین جانے کے لیئے حاجت استیذان کی نہین ہی ۲ عطا نے کہا ابن عمر بزار کی چھتری مین اذن لیکر جاتے:

باب گھوڑے پر کیونکر اذن لیے

۱- ابو عبد الملک مولائی ام مسکین دختر عاصم بن عمر بن خطاب کہتے ہین کہ مجھے میری مولاۃ نے پاس ابو ہریرہ کے بہیجا وہ میرے ہمراہ آئے جب دروازے پر کہڑے ہوئے کہا اندر آئیں مولاۃ نے کہا اندرون ای ابا ہریرہ میرے پاس ملاقاتی آتے ہین بعد عشا کے کیا مین اُنسے بات چیت کرون کہا ہان کر جبتک کہ تو نے وتر نہین پڑہا ہی پھر جب تو وتر پڑہ لے تو بعد وتر کے کوئی بات نہین ہی:

باب ذمی اگر خط مین سلام لکھے تو اُس کا جواب دے

١- ابو عثمان نہدی کہتے ہین ابو موسی نے رہبان کو لکھا اُس خط مین اُنپر سلام کیا کہا گیا کہ تم اُنپر سلام کرتے ہو اور وہ کافر ہین کہا اُسنے مجھے لکھا تھا اور مجھپر سلام کیا تھا مینے اُس کا جواب دیا ہے ؛

باب اہل ذمہ سے ابتدا بہ سلام نہ کرے

١- ابو بصرہ غفاری رفعًا کہتے ہین کہ مین کل یہود کے پاس سوار ہوکر جاؤنگا تم اُنسے ابتدا بہ سلام نکرنا جب وہ تمپر سلام کرین تو تم وعلیکم کہنا ٢ یہہ حدیث دوسرے طریق سے بھی سمعًا آئی ہے ٣ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اہل کتاب کو ابتدا بہ سلام نہ کرو اور اُنکو مضطر کرو طرف اضیق طریق کے ؛

باب ذمی پر اشارے سے سلام کرنا

١- علقمہ نے کہا عبد اللہ نے دہاقین پر اشارے سے سلام کیا ٢ انس کہتے ہین ایک یہودی کا گذر حضرت پر ہوا اُسنے کہا السام علیکم آپ کے اصحاب نے سلام کا جواب دیا اُسنے کہا السام علیکم اُس یہودی کو پکڑا اُسنے اقرار کیا فرمایا اسکے جواب مین وہی کہو جو اس نے کہا ہے ؛

باب اہل ذمہ پر کس طرح ردّ کرے

١- ابن عمر رفعًا کہتے ہین کہ جب کوئی یہود تمپر سلام کرے تو وہ السام علیک کہتا ہے تم وعلیک کہو ٢ ابن عباس نے کہا جواب دو سلام کا یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یہہ اسلیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا ف معلوم ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو عام رکھا ہے اہل اسلام و اہل کتاب سے ؛

باب سلام کرنا ایسی مجلس پر جس مین مسلم و مشرک دونون ہون

١- اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت ایک حمار پر سوار ہوئے اُسپر ایک زین تہا اور قطیفہ فدکیہ
اسامہ کو اپنی ردیف کیا اپنے پیچھے سوار کرلیا سعد بن عبادہ کی عیادت کو گئے تہے آپکا گذر ایک
مجلس پر ہوا جس مین عبد اللہ بن ابی بن سلول تہا قبل اِسکے کہ وہ دشمن خدا اِسلام لائے اُس
مجلس مین اخلاط تہے مسلمین و مشرکین اور عبدہ اوثان کے حضرت نے اُنپر سلام کیا ؛

باب اہل کتاب کو کیونکر لکہے

١- ابو سفیان نے ابن عباس کو خبر دی کہ ہرقل ملک روم نے اُنکو بلایا پہر حضرت کا خط
منگوایا جسکو حضرت نے ہمراہ دحیہ کلبی کے طرف عظیم بصری کے بہیجا تہا اور اُسنے پاس ہرقل
کے ارسال کیا تہا اُس خط کو پڑہا اُسمین یہہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد بن عبد اللہ
ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایة
الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین
ویا اہل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم الی قولہ اشہدوا بانا مسلمون ؛

باب اہل کتاب کا السام علیکم کہنا

١- جابر کہتے ہین کچہہ لوگون نے یہود مین سے حضرت پر سلام کیا اور کہا السام علیک فرمایا
وعلیکم عائشہ کو غصہ آیا اور کہا تمنے نہین سُنا کہ انہون نے کیا کہا کہا ہان سُنا مینے اُنکو جو جواب
دیا وہ قبول ہوگا اور اُنکا کہنا ہمارے حق مین قبول نہوگا ؛

باب اہل کتاب کو طرف اضیق طریق کی مضطر کرے

١- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جب تم مشرکین کو راہ مین ملو تو تُمسے ابتدا بسلام نکرو اور اُنکو طرف
اضیق طرق کے مضطر کرو ؛

باب ذمی کو کس طرح دعا دیے

۱-عقبہ بن عامر جہنی کا گذر ایک مرد پر ہوا اُسکی ہیئت مسلمان کیسی ہیئت تہی اُسنے سلام کیا اُنہون نے جواب دیا وعلیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غلام نے کہا یہہ تو نصرانی ہی عقبہ اُٹھکر اُسکے پیچہے گئے اور اُسکو پایا اور کہا رحمۃ اللہ وبرکاتہ مومنین پر ہی لکن اطال اللہ حیاتك واکثر مالك و ولدك ۲ ابن عباس نے کہا اگر فرعون مجہسے کہے بارك اللہ فیك تو مین بہی فیك کہون اور فرعون مرچکا ہی ۳ ابو موسیٰ کہتے ہین یہود حضرت کے پاس چہینکتے تہے اِس امید پر کہ حضرت اُنکو یرحمکم اللہ کہین آپ کہتے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم:

باب نصرانی پر سلام کرنا اور پہچاننا نہین

۱-ابن عمر کا گذر ایک نصرانی پر ہوا اُسکو سلام کیا اُنکو خبر دی کہ یہہ نصرانی ہی جب یہہ بات معلوم ہوئی پہر کر آئے اور کہا کہ میرا سلام مجہپر پہیر دے:

باب یون کہنا کہ فلان تمکو سلام کہتا ہی

۱-عائشہ نے کہا کہ حضرت نے اُنسے فرمایا جبریل یقرءُ علیك السلام کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ:

باب کتاب کا جواب دینا

۱-ابن عباس نے کہا ہی انی لاری بجواب الکتاب حقا کرد السلام یعنی جیسے سلام کا جواب دینا ضرور ہی اسی طرح خط کا جواب دینا بہی ضرور ہی:

باب خط لکہنا عورتون کو اور جواب اُنکا

۱-عائشہ بنت طلحہ کہتی ہین مینے عائشہ سے کہا اور مین اُنکی گود مین تہی اور لوگ پاس اُنکے ہر شہر سے آتے تہے شیوخ میرے پاس توبت بہ نوبت آتے بسبب میرے مکان کے

نزدیک عائشہ کے اور جوان لوگ مجکو ہدیہ بہیجتے اور شہرون سے خط لکہتے مین عائشہ سے کہتی ای خالہ یہہ فلان شخص کا خط اور تحفہ ہی مجہسے فرماتین کہ ای لڑکی تو جواب اُسکے خط کا دے اور تحفہ کا عوض کر اگر تیرے پاس ثواب نہو یعنی کچھہ بدلا کرنے کو تو مین تجکو دون پہر وہ مجکو دیتین ؛

باب شروع خط کس طرح لکہے

۱- عبد اللہ بن دینار کہتے ہین کہ ابن عمر نے عبد الملک بن مروان کو خط لکہا اُنسے بیعت کرتے تہے سو اس طرح لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد الملک امیر المومنین من عبد اللہ بن عمر سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو واقر لک بالسمع والطاعۃ علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ فیما استطعت ؛

باب اما بعد کا

۱- زید بن اسلم کہتے ہین مجکو میرے باپ نے پاس ابن عمر کے بہیجا مینے اُنکو دیکہا لکہتے تہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد ۲ ہشام بن عروہ کہتے ہین مینے حضرت کے رسائل دیکہے جسکے لفافہ کو کہولا اما بعد تہا ؛

باب شروع کرنا خطوط کا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے

۱- خارجہ بن زید کبراء آل زید بن ثابت سے راوی ہین کہ زید نے یون خط لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ معاویۃ امیر المومنین من زید بن ثابت سلام علیک امیر المومنین ورحمۃ اللہ فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد ۲ ابو مسعود جریری کہتے ہین ایک شخص نے حسن سے قراءت بسم اللہ الخ کو پوچہا کہا تلک صدور الرسائل یعنی یہہ آغاز خطوط ہے ؛

باب خط مین کس سے شروع کرے

۱-نافع کہتے ہین ابن عمر کو کچھہ کام تہا معاویہ سے چاہا کہ اُنکے نام خط لکہین لوگون نے کہا تم معاویہ کے نام سے شروع کرو یہانتک لوگ لگے رہے کہ انہون نے یون لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی معاویۃ ۲ انس ابن سیرین کہتے ہین مینے ابن عمر کی طرف سے خط لکہا مجہسے کہا لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد ای فلان ۳ دوسرا لفظ انس بن سیرین کا یہہ ہے کہ ایک شخص نے سامنے ابن عمر کے یون لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم لفلان اُسکو منع کیا اور کہا کہ بسم اللہ یہا اُسکے لئے ہی ۴ اس جگہہ حدیث خارجہ بن زید دربارہ خط زید بن ثابت بنام معاویہ پہلے گذر چکی ہی ۵ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے ذکر کیا کہ ایک مرد تہا بنی اسرائیل مین الحدیث اُسکو اُسکے دوست نے خط لکہا من فلان الی فلان ف حضرت کے رسائل وکتب بنام ملوک وغیرہ اسی عنوان سے ہوتے تہے اور صحابہ سے الی فلان بن فلان بہی ثابت ہی معلوم ہوا کہ اس امر مین توسیع ہی جس طرح چاہے لکہے اور بدایت بسملہ وحمد اسے کرے پہر اما بعد لکہکر مطلب لکہے خطوط مین ذکر کتابت حمد خدا کا آیا ہی لیکن تحریر کرنا نعت وغیرہ کا ثابت نہین ہی

باب کیف اصبحت کا

۱-محمود بن لبید کہتے ہین جب دن خندق کے سعد کی رگ اکحل مین زخم آیا اور وہ ثقیل ہوگئے تو انکو پاس ایک عورت کے جسکو رفیدہ کہتے تہے نقل مکان کرایا وہ عورت زخمیون کی دوا دارو کرتی تہی حضرت جب گذر کرتے فرماتے کیف امسیت اور صبح کو کیف اصبحت کہتے وہ اپنا حال بیان کرتے ۲ ابن عباس کہتے ہین علی بن ابی طالب پاس سے حضرت کے اُس بیماری مین نکلے جس مین حضرت نے وفات پائی لوگون نے کہا ای ابا حسن حضرت کیسے ہین کہا اصبح بحمد اللہ بارئا عباس بن عبد المطلب نے علی کا ہاتہہ پکڑ کر کہا تمنے آپ کو دیکہا

تم واللہ بعد تین کے بندۂ عصا ہو گے اور مین واللہ حضرت کو دیکھتا ہون کہ عنقریب اس
مرض مین وفات پائین گے یہہ اسلئے کہ مین وجوہ بنی عبد المطلب کو وقت موت کے پہچانتا ہون
تم ہمکو پاس حضرت کے لیچلو ہم جاکر دریافت کرین کہ یہہ امر کس مین رہے گا اگر ہم مین رہے
تو ہمکو معلوم ہو جائے اور اگر ہمارے غیر مین رہے تو ہم حضرت سے اس بارہ مین گفتگو کرین وہ
ہمکو وصیت کرین علی نے کہا واللہ اگر ہمنے سوال کیا اور حضرت نے ہمکو منع کر دیا تو لوگ پھر بعد
اسکے کبھی ہمکو نہ دینگے اور مین واللہ ہرگز یہہ سوال حضرت سے نہین کرنے کا **ف** عباس
رضی اللہ عنہ نے جو بات چاہی تھی وہ اللہ نے بے سوال اُنکو عطا کی یعنی امر خلافت منحصر
قریش مین رہا اور خلافت نسل عباس مین آئی حضرت کی دعا اللھم اجعل الخلافۃ فی عقبہ
کا ظہور ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے جو کہ سوال سے پہلوتہی کی اسلئے اُنکی نسل بھی بحکم الولد سر
لابیہ صیغۂ امارت سے ہمیشہ علیحدہ رہی

باب آخر کتاب مین السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھنا

اور یہہ لکھنا وکتب فلان ابن فلان لعشر بقین من الشہر

۱- ابو الزناد نے یہہ رسالہ خارجہ بن زید اور کبراء آل زید سے اخذ کیا تھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم لعبد اللہ معاویۃ امیر المومنین من زید بن ثابت سلام علیک یا امیر المومنین
ورحمۃ اللہ فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فانک تسألنی عن میراث
الجد والاخوۃ فذکر الرسالۃ ونسأل اللہ الھدیٰ والحفظ والتثبت فی امرنا کلہ و
نعوذ باللہ ان نضل او نجھل او نکلف ما لیس لنا بعلم والسلام علیک امیر المومنین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ وکتب وھیب یوم الخمیس لثنتی عشرۃ بقیت من
رمضان سنۃ اثنین واربعین **ف** حسن اتفاق سے آج کہ ۱۷ رمضان ۱۳۰۲ ہجری

روز شنبہ ہی مینے یہہ رسالہ جو ماہ رمضان ۱۲۷۶ھ مین لکھا گیا تھا اس جگہہ نقل کیا یہہ روایت دلیل ہی اس بات پر کہ خط کو بسملہ وحمدلہ سے آغاز کرنا اور اما بعد لکھہ کر مضمون کو بیان کرنا پہر سلام پر ختم خط کرنا اور نام کاتب کا بقید تاریخ یوم و ماہ و سنہ لکھنا منجملہ آثار سلف صلحا ہی

باب کیف انت کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہین عمر بن خطاب کو ایک شخص نے سلام کیا اُسکو جواب سلام کا دیکر اُس سے پوچہا کیف انت یعنی تو کس طرح ہی اُسنے کہا احمد اللہ الیك عمر نے کہا ھذالذی اردت منك یعنی میری غرض اس سوال سے یہی تہی کہ تو اُس کے جواب مین اللہ کی حمد کرے ؛

باب جب کوئی کہی کیف اصبحت تو اُس کا جواب کس طرح دے

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت سے کہا تہا کیف اصبحت فرمایا بخیر من قوم لم یشھدوا جنازۃ ولم یعودوا مریضا یعنی مینے صبح کی خیریت سے بہ نسبت اس قوم کے جو نہ کسی جنازہ پر حاضر ہوئی اور نہ اُسنے کسی مریض کی عیادت کی ۲ مہاجر صانع کہتے ہین مین پاس ایک شخص کے اصحاب آنحضرت سے بیٹہا تہا وہ شخص ایک حضرمی اور ضخیم آدمی تھے جب کوئی اُنسے کہتا کیف اصبحت یعنی تم کیسے ہو تو وہ کہتے لانشرك باللہ یعنی ہم کسی شی کو اللہ کا شریک نہین کرتے ہین ۳ سیف بن وہب نے کہا ابو الطفیل نے مجھسے پوچھا کو اتی علیك یعنی تیری کیا عمر ہی مینے کہا انا ابن ثلث وثلثین یعنی مین ۳۳ سالہ ہون کہا کیا مین تجکو وہ حدیث نہ سُناؤن جو مینے خدیفہ بن الیمان سے سُنی ہی ایک مرد محارب خصفہ سے جسکو عمرو بن صلیع کہتے تھے اور اُسکو صحبت تہی اور وہ اُسدن میری عمر کا تہا اور مین تیری عمر کا تہا آج کے دن ہم پاس حذیفہ کے مسجد مین آئے اور مین آخر قوم مین بیٹہا عمرو چلکر سامنے

حذیفہ کے کہڑا ہوا اور کہا کیف اصبحت یا کیف امسیت یا عبداللہ کہا احمد اللہ یعنی الحمد للہ کہا یہہ کیسی حدیثین ہین جو ہمکو تمہاری طرف سے پہنچتی ہین کہا ای عمرو تمکو میری طرف سے کیا بات پہنچی ہی کہا وہ احادیث جو مینے نہین سنی کہا واللہ اگر مین تمسے وہ حدیث بیان کرون جو مین سنتا ہون تو تم اس رات کے اندہیرے تک بہی میرا انتظار نکرو لکن ای عمرو بن صلیع جب تو قیس کو دیکہے کہ شام پر چڑہائی کی تو پہر الحذر الحذر ہی واللہ قیس کہ کسی بندۂ خدا ایماندار کو باقی نچہوڑے گا لکن اُسکو ڈرائے گا یا قتل کریگا واللہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ منع نکرین گے اُس سے ذنب تلعہ کو کہا تم اپنی قوم کی کیا مدد کروگے یرحمک اللہ کہا یہہ میری طرف ہی پہر بیٹہہ گیا ؛

باب بہترین مجالس وہ ہی جو کشادہ تر ہو

۱ عبدالرحمن بن قرہ انصاری کہتے ہین ابوسعید خدری کو اذن جنازہ کا دیا گویا وہ پیچہے رہگئے یہانتک کہ جب لوگ اپنی اپنی جگہہ بیٹہہ گئے پہر وہ ہمراہ اُسکے آئے قوم نے جب اُنکو دیکہا تو جلد اُنکے لئے علیحدہ ہوئی اور بعضے کہڑے ہوگئے تاکہ وہ بیجائے اُنکے بیٹہین کہا مین نہین بیٹہتا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے خیر المجالس اوسعہا پہر کنارہ ہوکر ایک کشادہ جا مین جا بیٹہے

باب استقبال قبلہ کا

۱- منقذ پدر سفیان کہتے ہین کہ اکثر نشست ابن عمرؓ روبقبلہ ہوتی تہی یزید بن عبداللہ بن قسیط نے سجدہ پڑہا بعد طلوع شمس کے پہر سجدہ کیا اور سب لوگون نے سجدہ کیا مگر ابن عمر نے جب سورج نکل آیا عبداللہ نے اپنی کمر کہولی پہر سجدہ کیا اور کہا تو نے نہین دیکہا اپنے اصحاب کو کہ اُنہون نے غیر وقت نماز مین سجدہ کیا ؛

باب جب اُٹھہ کر پہر اپنی جگہہ مین آئیے

ا- حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی جب کہڑا ہو کوئی تم مین سے اپنی مجلس سے پہر پہر کر آئے تو وہ احق ہی ساتہہ اُس جگہہ کے :

باب راہ پر بیٹہنا

ا- انس کہتے ہین حضرت ہمارے پاس آئے ہم اطفال تھے ہمکو سلام کیا اور مجہے ایک کام کو بھیجا اور راہ مین بیٹہہ کر میری راہ دیکہنے لگے یہانتک کہ مین پھر کر پاس آپ کے آیا مجہے ام سلیم کے پاس جانے مین دیر ہوئی اُسنے مجہسے کہا تو کہان تہا جواب تک نہ آیا مینے کہا مجہے حضرت نے ایک کام کو بہیجا تھا کہا کیا کام تھا مینے کہا ایک راز تہا بولی حضرت کے راز کو نگاہ رکہہ یعنی کسی سے نہ کہنا :

باب توسع کرنا مجلس مین

ا- ابن عمر نے رفعاً کہا ہی نہ اُٹھائے کوئی تم مین کا کسی شخص کو اُسکی جگہہ سے پہر آپ وہان بیٹھے ولکن فسحت و وسعت کرو یعنی آنے والے کو جگہہ دو :

باب آدمی جہانتک پہنچے وہین بیٹہہ جائیے

ا- جابر بن سمرہ کہتے ہین ہم جب پاس حضرت کے جاتے ایک ہمارا جہانتک پہُنچتا وہین بیٹہہ جاتا :

باب درمیان دو شخصون کے تفرقہ نہ ڈالیے

ا- ابن عمر نے رفعاً کہا ہی کہ حلال نہین ہی کسی شخص کو کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصون کے مگر اُنکے اذن سے **ف** یعنی اگر فقط دو آدمی بیٹھے باتین کرتے ہون تو تیسرا شخص اُنمین نہ گہُسے مگر اجازت سے اُن دونون کے :

باب قدم بڑھا کر پاس صاحب مجلس کے جانا

۱۔ ابن عباس کہتے ہین جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے مین اُن مین تھا جو لوگ کہ اُنکو اُٹھا کر گھر تک لائے مجھسے کہا اے ابن اخی جا دیکھ کس نے مجکو زخمی کیا ہے اور میرے ساتھ اور کون زخمی ہوا ہے مین گیا اور خبر دینے کو آیا گھر لوگون سے بھرا تھا مینے اُنکی گردنون کا پامال کرنا مکروہ جانا اور مین کم عمر تھا مین بیٹھ گیا اور عمر کی عادت تھی کہ جب کسی شخص کو کسی کام کے لئے بھیجتے تو اُسکو حکم دیتے کہ واپس آکر اُنکو خبر دے عمر کپڑے مین لپٹے تھے کعب آئے اور کہا واللہ اگر امیر المومنین دعا کرین تو اللہ اُنکو باقی رکھے اور اس امت کے لئے اُنکو بلند درجہ کرے یہانتک کہ وہ اِس امت کے حق مین کذا و کذا کرین تا آنکہ منافقین کا ذکر کیا کسی کا نام لیا اور کسی کی کنیت لی مینے کہا جو تم کہتے ہو اللہ اُنکو اُسی درجہ تک پہنچا دے مینے یہہ بات نہین کہی مگر اسی ارادہ سے کہ اُن تک پہنچ جاؤے پھر مین شجاعت کر کے کھڑا ہوا گیا اور لوگون کی گردنین پامال کرتا ہوا پاس اُنکے سر کے جا بیٹھا اور مینے کہا تمنے مجھے بھیجا تھا کہ مین خبر لاؤن اور تمھارے ساتھ تیرہ شخص اور زخمی ہوئے ہین اور کلیب جزاری سصاب ہوا ہے اور وہ وضو کر رہا ہے نزدیک مہراس کے اور کعب اللہ کی قسم کھا کر اِس طرح کہہ رہے ہین کہا کعب کو بلاؤ وہ بلائے گئے کہا تم کیا کہتے ہو کہا مین کذا و کذا کہتا ہون کہا لا واللہ لا ادعو ولکن شقی عمران لم یغفر اللہ لہ یعنی مین ہرگز دعا نکرونگا ولکن اگر اللہ نے نہ بخشا تو عمر بدبخت ہوا ۲۔ شعبی کہتے تھے ایک مرد پاس ابن عمرو کے آیا اُنکے پاس قوم کے لوگ بیٹھے تھے وہ گھسنے لگا اُسکو لوگون نے منع کیا کہا اِسکو چھوڑ دو یعنی آنے دو وہ آکر پاس اُنکے بیٹھا اور کہا مجھے خبر دو اُسکی جو تمنے حضرت سے سُنا ہو کہا مینے سنا فرماتے تھے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ھجر مانہی اللہ عنہ یعنی مسلمان

وہ ہی جسکی زبان و ہاتھہ سے مسلمان لوگ سلامت ومحفوظ رہین اور مہاجر وہ شخص ہی جس نے اللہ کی منہیات کو چہوڑ دیا ہی یعنی اسلام و ہجرت حقیقی نفس الامری یہہ ہی نہ مجرد کلمہ کہنا گہر چہوڑ دینا؛

باب اکرم مردم آدمی پر اُس کا ہمنشین ہوتا ہے

۱- ابن عباس نے کہا اکرم الناس علی جلیسی ۲ دوسری روایت مین اتنا زیادہ کیا ہی ان یتخطأ رقاب الناس حتی یجلس الی؛

باب کیا آدمی سامنے اپنے جلیس کے پانون پہیلا ئی

۱- کثیر بن مرہ کہتے ہین مین دن جمعہ کے مسجد مین گیا عوف بن مالک اشجعی کو حلقہ مین پانون پہیلائے سامنے اپنے بیٹہا دیکہا مجہے دیکہکر پانون سمیٹ لئے پہر کہا تونے جانا کہ مینے کس سبب سے پانون پہیلائے تہے اسلئے کہ کوئی مرد صالح آئے اور بیٹہے؛

باب قوم مین بیٹہہ کر تہوکنا

۱- حارث بن عمرو سہمی نے کہا ہی مین پاس حضرت کے گیا آپ منیٰ یا عرفات مین تہے اور لوگ آپ کے ارد گرد تہے اور اعراب چلے آتے تہے جب آپکا چہرہ دیکہتے کہتے یہہ چہرہ مبارک ہی مینے کہا ای رسول خدا میرے لئے استغفار کیجئے فرمایا اللہم اغفرلنا مینے پہر کر کہا میرے لئے استغفار کرو کہا اللہم اغفرلنا مینے پہر چکر مارا اور کہا استغفرلی فرمایا اللہم اغفرلنا پہر اپنے ہاتہہ سے تہوک لیکر نعل سے ملدیا اس بات کو مکروہ رکہا کہ کسی شخص پر جو آپ کے گرد تہے وہ تہوک گرے؛

باب ذکر مجالس صعدات کا

۱- ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے مجالس صعدات سے منع فرمایا لوگون نے کہا ای رسول خدا

ہمپر اندر ہمارے گھرون کے بیٹھنا شاق ہوتا ہی فرمایا اچھا اگر تم باہر بیٹھیو تو مجالس کا حق دو کہا حق اُسکا کیا ہی فرمایا اد لال سائل رد سلام غض ابصار امر بمعروف نہی عن المنکر ۹۱ حدیث ابو سعید خدری مین رفعاً آیا ہی کہ دور رہو تم بیٹھنے سے طرقات مین کہا ای رسول خدا ہم کو ہماری مجالس سے چارہ نہین ہی وہان ہم بیٹھکر باتین کرتے ہین فرمایا جب تم نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو کہا کیا حق ہی فرمایا غض بصر کف اذی امر بالمعروف نہی عن المنکر ؏

باب کوئین مین پاؤن لٹکا کر پنڈلی کھول کر بیٹھنا

۱- ابو موسیٰ اشعری کہتے ہین ایک دن حضرت ایک باغ مین باغات مدینہ سے گئے اپنی حاجت کو اور مین آپ کے پیچھے نکلا جب اندر حائط کے گئے مین دروازے پر بیٹھ گیا اور مینے کہا آج مین حضرت کا دربان بنونگا لکن حضرت نے مجکو حکم ندیا تہا حاجت جائی ضرور سے فارغ ہو کر کوئین کے دہانہ پر بیٹھہ گئے اور دونون پنڈلیان کھول کر کنوئین مین لٹکا دین ابوبکر آئے چاہا کہ اذن لیکر داخل ہون مینے کہا کما انت حتی استأذن لك یعنی ٹھیرو مین تمہارے لئے اذن لون مین پاس حضرت کے آیا اور مینے کہا ای رسول خدا ابوبکر آنے کی اجازت مانگتے ہین فرمایا ائذن له وبشرہ بالجنة یعنی آنے دے اور جنت کی اُس کو بشارت سناد ے وہ آئے اور داہنی طرف حضرت کے پنڈلیان کھول کر کنوئین مین پاؤن لٹکائے اور بیٹھے پھر عمر آئے مینے کہا ٹھیرو مین تمہارے لئے حضرت سے اذن لون فرمایا اذن دے اور مژدہ جنت سُنا وہ بائین طرف سے حضرت کے آئے اور پنڈلیان کھول کر کنوئین مین پاؤن لٹکائے چاہ کا دہن پُر ہو گیا جگہ نشست کی نرہی پھر عثمان آئے مینے کہا یہین ٹھیرو مین تمہارے لئے اذن لون حضرت نے فرمایا اُسکو اذن دے اور نوید جنت سُنا اُسکے ہمراہ ایک بلا ہے جو اُس کو پہونچیگی وہ اندر آئے ہمراہ اُن لوگون کے جگہہ نشست کی نہ پائی

پھر کر سامنے اُنکے لب چاہ بیٹھے اور پنڈلیان کھول کر پائون کنوئین مین لٹکائے ہین یہہ آرزو کرنے لگا کہ میرا بھائی بھی آجائے اور اللہ سے دعا کرتا تھا لکن نہین آیا یہانتک کہ اُٹھہ کھڑے ہوئے ابن المسیب نے کہا مینے اسکی یہہ تاویل کی کہ انکی قبور مجتمع ہونگی اور عثمان تنہا رہین گے **ف** مترجم کے خیال مین بھی یہی تاویل آئی تھی قبل اطلاع کے تاویل ابن المسیب پر وحبذا الوفاق ونعم الاتفاق وللہ الحمد ۲ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت ایک گروہ مین نکلے نہ وہ مجھسے بات کرتے تھے اور نہ مین اُنسے کچھہ کہتا تھا یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار مین آئے اور صحن خانۂ فاطمہ مین بیٹھے اور کہا اثم لکع اثم لکع کیا یہان لکع ہے کیا یہان لکع ہے فاطمہ نے انکو کچھہ دیر روکا مینے گمان کیا کہ کپڑے پہناتی ہونگی یا نہلاتی اتنے مین وہ دوڑتے آئے حضرت نے گلے لگایا اور پیار کیا یعنی بوسہ لیا اور کہا اللھم احبہ واحب من یحبہ **ف** حدیث دلیل ہے سعادت محب حسنین پر یہہ دعا حضرت کی انشاء اللہ تعالی ضرور قبول ہوئی ہوگی اللہ تعالے برکات اس قبولیت اور آثار اس رحمت سے ہمکو بھی حصہ کافی بخشے اور محروم نہ رکھے اللھم آمین ثم آمین

باب جب کوئی مجلس مین سے اسکے لئے کھڑا ہو تو یہہ اُس جگہہ نہ بیٹھے

ا- ابن عمر کہتے ہین حضرت نے منع کیا ہے کہ آدمی مجلس مین سے کسی کو اوٹھادے پھر آپ اوسی جگہہ بیٹھے اور ابن عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی اونکے لئے مجلس مین سے کھڑا ہوتا تو وہ اوس جگہہ نہ بیٹھتے

باب امانت کا

ا- ثابت نے کہا انس کہتے ہین مینے ایک دن حضرت کی خدمت کی جب مینے دیکھا کہ اب مین خدمت کر کے فارغ ہوا مینے کہا حضرت قیلولہ کرین گے مین آپ کے پاس سے باہر نکلا لڑکے کھیل رہے تھے مین کھڑا ہو کر انکو دیکھنے لگا اور اُنکے لعب کی طرف نظر کی اتنے مین حضرت آئے جب اُن لڑکون تک پہنچے انکو سلام کیا اور مجھے بلا کر ایک کام کو بھیجا گویا وہ بات میرے مُنہہ مین ہے

یہانتک کہ مین پاس حضرت کے آیا اور اپنی مان کے پاس دیر مین گیا مان نے کہا تجکو کس نے روکا
مینے کہا مجھے حضرت نے ایک کام کو بہیجا تہا کہا وہ کیا کام تھا مینے کہا وہ حضرت کا ایک راز ہے
مان نے کہا احفظ علی رسول اللہ صلعم سرّہٗ یعنی حضرت کا بہید محفوظ رکہہ مینے کسی سے
خلق مین ذکر اُس کام کا نہین کیا اگر کسی سے ذکر کرتا تو تجہسے کہہ دیتا **ف** حفظ سِرّ اسی کا نام
ہی کہ انس نے کام کیا نہ مان سے کہا اور نہ ثابت راوی حدیث سے سیاق سے ظاہر ہی کہ شاید
مرتے دم تک کسی مخلوق سے بہی نہین کہا شاعر نے کیا خوب کہا ہی **ع**

ومستخبر عن سر لیلی کتمته	یعمیای عن لیلی بغیر یقین
یقولون خبرنا فانت امینها	وما انا ان خبرتهم مامین

باب جب التفات کری تو پورا التفات کریے

ا۔ سعید بن المسیب کہتے ہین ابو ہریرہ حضرت کی صفت کرتے تہے کہتے تہے حضرت میانہ قد تہے
اور طرف طول کے اقرب سخت سفید رنگ داڑہی کے بال سیاہ بال بہت اچہے آنکہون کی
پلکین لنبی **ع**

تنہا نہ ہمین زلف تو بسیار دراز ست	مژگانِ تو ہم چون شب بیمار دراز ست

درمیان ہر دو منکب یعنی دوش کے بعد یعنی فاصلہ کشادہ پیشانی پورے قدم سے چلتے پاؤن
کے تلوؤن مین خلوتہ تہا پورے متوجہ ہوتے پوری پُشت پہیرتے مینے آپ کا ساکوئی شخص
نہ پہلے دیکہا نہ پیچہے ؛

باب جب کسی کو کسی کام کے لئے بہیجے تو اسکو خبر نہ کریے

ا۔ زید بن اسلم کے باپ کہتے ہین عمر نے مجہسے کہا جب مین تجکو کسی شخص کے پاس بہیجون تو تو اُسکو خبر
نہ کر کہ مینے کس لئے تجکو پاس اُسکے بہیجا ہی کیونکہ شیطان اُسکے لئے جہوٹ بنالیتا ہی ؛

باب کیا یون پوچھے کہ تو کہان سے آیا ہے

١-لیث نے کہا مجاہد اس بات کو مکروہ رکھتے تھے کہ آدمی تیز نگاہ سے طرف اپنے بہائی کے
دیکھے یا اُس کے پیچھے نگاہ لگائے جب کہ وہ اُس کے پاس سے اُٹھہ کھڑا ہویا اُس سی
یہہ پوچھے کہ تو کہان سے آیا ہی اور کہان جاتا ہی ٢- مالک بن زبید کہتے ہین ہمارا گذر ابو ذر
پر ربذہ مین ہوا کہا تم کہان سے آئے ہمنے کہا مکہ سے یا بیت عتیق سے کہا یہہ تمہارا کام ہی
ہمنے کہا ہان کہا کوئی تجارت یا بیع بہی ہمراہ اسکے تہی ہمنے کہا نہین کہا نئے سر سے عمل کرو۔

باب کسی کی بات پر کان لگانا اور قوم اُس سے ناخوش ہو

١- ابن عباس نے رفعاً کہا ہی جس نے کوئی تصویر بنائی اُسکو تکلیف دی جائیگی کہ اُسمین
جان پہونکے اور وہ معذب ہوگا اور جان نہ پہونک سکے گا اور جسنے خواب بنایا اُسکو تکلیف
دینگے کہ وہ دو جو مین گرہ لگائے اور معذب ہوگا اور گرہ نہ لگا سکے گا اور جسنے کان رکہا کسی
قوم کی بات پر اور قوم اُس سے بہاگتی ہی تو اُسکے کانون مین سیسہ پلایا جائیگا۔

باب سریر پر جلوس کرنا

١- عریان بن ہیثم کہتے ہین میرے باپ پاس معاویہ کے گئے اور مین لڑکا تہا جب اُن پر داخل
ہوئے کہا مرحبا مرحبا اور ایک مرد اُنکی ہمراہ سریر یعنی چارپائی پر بیٹہا تہا کہا اوسنے اے
امیر المومنین یہہ کون شخص ہی جسکو تمنے مرحبا کہا کہا یہہ سید اہل مشرق ہی ہیثم بن الاسود
مینے کہا یہہ کون صاحب ہین کہا یہہ عبداللہ بن عمرو بن العاص ہین مینے کہا اے ابا فلان دجال
کہان سے نکلے گا کہا مینے کسی شہر کے لوگ سائل تر بعید سے اور تارک تر قریب کے اِس
اہل بلد سے نہین دیکھے جس مین تو رہتا ہی پہر کہا دجال زمین عراق سے نکلے گا وہ زمین
درخت و کہجور والی ہی ٢- ابو العالیہ نے کہا مین ہمراہ ابن عباس کے سریر پر بیٹہا ٣- ابو جمرہ

کہتے ہین مین پاس ابن عباس کے بیٹہا کرتا تہا وہ مجکو اپنے سریر پر بٹہا لیتے مجسے کہا میرے پاس رہ یہانتک کہ مین تجکو ایک حصہ اپنے مال مین سے دون مین اُنکے پاس دو ماہ تک رہا

۴ خالد بن دینار کہتے ہین مینے انس بن مالک کو سُنا اور وہ ہمراہ حکم امیر بصرہ کے سریر پر تہے کہ حضرت فرماتے تہے کہ جب گرمی ہو تو نماز سے ٹہنڈا کرو اور جب سردی ہو تو نماز سویرے پڑہو

۵ انس بن مالک کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا آپ ایک سریر پر تہے جو رسن پوست خرما سے بنی ہوئی تہی یعنی چارپائی کہجور کے بالون کی آپ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تہا چمڑے کا جس کے اندر چہال کہجور کی بہری تہی درمیان آپ کی جلد اور اُس چارپائی کے کوئی کپڑا نہ تہا یعنی بستر جیسے شطرنجی یا توشک یا سوزنی وغیرہا آپ کے پاس عمر آئے اور روئے فرمایا کیون روتی ہو اے عمر کہا واللہ مین نہین روتا یا رسول اللہ مگر اسلئے کہ مین جانتا ہون کہ آپ اکرم تر ہین اللہ پر کسریٰ و قیصر سے وہ دونون دنیا مین جیسی کچہہ خرابی کرتے ہین سو کرتے ہین اور تم اے رسول خدا جس مرتبہ مین ہو سو مین دیکہہ رہا ہون فرمایا اے عمر کیا تو اسپر راضی نہین ہے کہ اُنکے لئے دُنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت مینے کہا ہان اے رسول خدا فرمایا فانہ کذلک یعنی سو ایسا ہی ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

۶ ابو رفاعہ عدوی کہتے ہین مین حضرت تک پہنچا آپ خطبہ پڑہ رہے تہے مینے کہا اے رسول خدا مین ایک مرد غریب یعنی مسافر ہون دین کا سوال کرتا ہون نہین جانتا کہ دین کیا ہے حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چہوڑ دیا ایک کرسی لائی گئی مین خیال کرتا ہون کہ اُسکے پائے لوہے کے تہے حمید نے کہا مین سمجہتا ہون کہ وہ سیاہ لکڑی کی تہی اُسکو لوہا خیال کیا حضرت اُسپر بیٹہہ گئے اور جو اللہ نے حضرت کو سکہایا تہا وہ مجہے تعلیم کرنے لگے پہر اپنا خطبہ آخر تک تمام کیا **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ کرسی پر بیٹہنا درست ہے مثل تخت کے ۷ موسیٰ بن دہقان کہتے ہین مینے ابن عمر کو سریر عروس جسپر کپڑے تہے بیٹہا ہوا دیکہا ۸ عمران بن مسلم

کہتے ہین مینے انس کو سریر پر ایک پانون دوسرے پانون پر رکہے ہوئے دیکہا **ف**
اِن احادیث سے جلوس سریر پر خواہ چارپائی ہو خواہ تخت لکڑی کا یا چہپر کہٹ دلہن کی
اور بیٹہنا کرسی پر فعل حضرت وسلف صلحاء سے ثابت ہے ؛

باب جب دیکہے کہ قوم سرگوشی کرتی ہے تو اُن مین داخل نہو

۱-سعید مقبری کہتے ہین مین ابن عمر پر گذرا اُنکے ساتہہ ایک مرد باتین کرتا تہا مین اُنکے پاس
جا کہڑا ہوا میرے سینے مین ایک مکا مارا اور کہا جب تو دو شخصون کو باتین کرتے دیکہے تو
اُنکے پاس مت کہڑا ہو اور نہ اُنکے پاس بیٹہہ جبتک کہ تو اُن سے اذن نہ لے لے مینے کہا
اصلحك الله یا ابا عبدالرحمن انما رجوت ان اسمع منکما خیرا ۲ ابن عباس نے کہا
جس نے کان رکہا کسی قوم کی بات پر اور وہ قوم اُس سے ناخوش ہے تو اُسکے کانون مین
سیسا پلایا جائیگا اور جسنے کوئی خواب بنایا اُسکو یہہ تکلیف دینگے کہ وہ دو جو مین گرہ لگائے

باب دو شخص تیسرے کو چہوڑ کر سرگوشی نکرین

۱-حدیث عبداللہ مین فرمایا ہے جب تین ہون تو دو شخص تیسرے سے الگ ہو کر کان مین بات نکرین

باب جب چار ہون تو کیا کرے

۱-عبداللہ کا لفظ رفعًا یہہ ہے جب تم تین ہو تو دو تیسرے سے علحدہ کاناپہوسی نکرین کہ اس سے
وہ غمگین ہوتا ہے ۲ ابن عمر سے بہی مثل اسکے مروی ہے اتنا زیادہ آیا ہے ہمنے کہا اگر چار ہون
فرمایا تو کچہہ ضرر نہین ہے ۳ عبداللہ کا لفظ رفعًا یہہ ہے سرگوشی نہ کرین دو شخص اور کو چہوڑ کر یہانتک
کہ مختلط ہون لوگون سے کیونکہ اِس سے اُس تیسرے کو رنج ہوتا ہے ۴ ابن عمر نے
کہا جب چار ہون تو پہر کچہہ ڈر نہین ہے ؛

باب جب کوئی شخص پاس کسی شخص کے بیٹھے تو اُس سے اذن لیکر اُٹھے

یعنی آمدن بارادت رفتن باجازت ؁

۱- ابوبردہ نے کہا مین پاس عبداللہ بن سلام کے بیٹھا مجھسے کہا تو میرے پاس آکر بیٹھا ہی اور ہم اب اُٹھا چاہتے ہین مینے کہا جب چاہو جاؤ وہ کھڑے ہوگئے مین اُنکے پیچھے جاکر دروازہ تک پہنچا آیا ؁

باب کنارہ آفتاب پر نہ بیٹھے یعنی دہوپ مین

۱- قیس کے باپ نے کہا مین آیا اور حضرت خطبہ پڑہتے تھے مین دہوپ مین کھڑا ہوگیا حکم دیا کہ سایہ مین آجا مین سایہ مین آگیا ؁

باب احتباء کرنا کپڑے مین

۱- ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے منع فرمایا ہی دو لباس اور دو بیع سے نہی کی ہی ملامست ومنابذت سے بیع مین ملامست یہہ ہی کہ آدمی کپڑے کو ہاتہہ لگادے منابذت یہہ ہی کہ دوسرا اسکی طرف کپڑا پھینک دے اور یہی بیع ٹہیری بغیر دیکھے بہالے دو لباس مین ایک اشتمال صمّاء ہی صمّاء یہہ ہی کہ ایک پلو کپڑے کا ایک کندھے پر ڈالے اور دوسری شق کھلی رہے اُسپر کچھہ نہو دوسرا لباس احتباء ہی کپڑے مین اِس طرح پر کہ بیٹھا ہو اور شرمگاہ پر کوئی شئی لباس سے نہو یعنی ایسی نشست جس سے شرمگاہ نظر آئے ؁

باب کسی کو تکیہ دینا

۱- ابوالملیح نے ابوقلابہ سے کہا مین تیرے باپ کے ساتھہ پاس ابن عمرو کے گیا اُنہون نے ہمسے بیان کیا کہ حضرت کے سامنے میرے روزے کا ذکر آیا حضرت میرے پاس آئے مینے آپ کے لئے ایک تکیہ چمڑے کا جسکے اندر چھال بہری تہی ڈال دیا حضرت زمین پر بیٹھہ گئے

؁

تکیہ درمیان میرے اور حضرت کے پڑا رہا فرمایا تجکو ہر مہینے مین تین روزے کفایت نہین کرتی ہین مینے کہا ای رسول خدا فرمایا پانچ مینے کہا اے رسول خدا فرمایا سات مینے کہا یارسول اللہ فرمایا نو مینے کہا یارسول اللہ فرمایا گیارہ مینے کہا یارسول اللہ فرمایا لاصوم فوق صوم داؤد شطر الدھر صوم یوم و افطار یوم

باب قرفصاء کا

۱- قیلہ نے کہا مینے حضرت کو دیکھا بطور قرفصاء بیٹھے تھے جب مینے آپ کو اس نشست مین متخشع دیکھا تو مین مارے ڈر کے کانپنے لگی ف قرفصہ کہتے ہین کسی کے ہاتھ پانون باندہ دینے کو قرفصاء ایک قسم ہے بیٹھنے کی کذا فی الصراح :

باب تربع یعنی چار زانو ہو کر بیٹھنے کا

۱- حنظلہ بن خدیم کہتے ہین مین نزدیک حضرت کے آیا مینے آپ کو متربع بیٹھا ہوا دیکھا ۲ ابورزیق کہتے ہین مینے علی بن عبداللہ بن عباس کو متربع بیٹھا ہوا دیکھا ایک پانون دوسرے پانون پر رکھے تھے یعنی بایان پر ۳ عمران بن مسلم نے کہا مینے انس بن مالک کو دیکھا کہ اس طرح چار زانو بیٹھتے تھے اور ایک قدم دوسرے پر رکھتے تھے :

باب احتباء کا

۱- سلیم بن جابر نے کہا ہی مین پاس حضرت کے آیا آپ محتبی تھے ایک چادر مین اور اُسکے پلو آپکے دونون قدم پر تھے مینے کہا ای حضرت مجھے وصیت فرمائیے فرمایا علیك باتقاء اللہ و لاتحقرن من المعروف شیئا ولو ان تفرغ للمستسقی من دلوك فی انائہ او تکلم اخاك و وجھك منبسط وایاك واسبال الازار فانھا من المخیلۃ ولا یحبھا اللہ وان امرأ عیرك بشیٔ یعلمہ منك فلا تعیرہ بشیٔ تعلمہ منہ دعہ یکون وبالہ علیہ واجرہ لك ولا تسبن شیئا

کہا پہر تب سے مینے کسی دابہ و انسان کو گالی نہین دی **ف** مطلب یہہ ٹہیرا کہ اللہ سے
ڈر اور کسی نیکی کو کم نہ سمجہہ اگرچہ کسی کے ڈول مین تو پانی ڈال دے اور کسی بہائی مسلمان سے
بکشادہ روی بات کرے اور پاجامہ لٹکانے سے بچ کہ یہہ اترانا ہی اور اللہ کو اترانا پسند نہین
آتا اور اگر کوئی تجکو کسی شئی معلوم کی عار دے تو تو اُسکو شئی معلوم کی عار نہ دے بلکہ چہوڑ دے
تاکہ اِسکا وبال اُسی پر رہے اور کسی شئی کو گالی نہ دے بُرا نہ کہہ **۲** ابو ہریرہ کہتے ہین نہ دیکہا
مینے حسن رضی اللہ عنہ کو مگر میری آنکہون سے آنسو بہے یہہ اِس لیئے کہ ایک دن حضرت
باہر آئے مجکو مسجد مین پایا میرا ہاتہہ پکڑا مین آپ کے ساتہہ چلا مجہسے کچہہ بات نہ کی یہانتک
کہ ہم بازار بنی قینقاع مین آئے آپ وہان ادہر اُدہر پہرے اور نظر کی پہر لوٹے اور مین ساتہہ
تہا یہانتک کہ ہم مسجد مین آئے آپ بیٹہکر محتبی ہوئے پہر فرمایا لکاع کہان ہی لکاع کو میری
پاس بلا لا اتنے مین حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کی گود مین گر پڑے اور اپنا ہاتہہ حضرت
کی داڑہی مین ڈال دیا حضرتؐ اُنکا دہن کہول کر اپنا دہن اُنکے دہن پر رکہتے پہر فرمایا اللہم
انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ **ف** یہہ ایک نوید فرحت جاوید ہی حق مین دوستدار
اہل بیت کے کہ محب حسن وحسین انشاء اللہ تعالیٰ ہمراہ حسنین کے جنت عدن مین ہوگا بحکم حدیث
المرء مع من احب وحدیث انت مع من احببت اہل سنت وجماعت کو اِس محبت سے حصہ
کافی حاصل ہی انشاء اللہ تعالیٰ خوارج وروافض اِس نعمت سے محروم ہین اگرچہ رافضہ اپنے
زعم مین دعویٰ حب اہل بیت کا رکہتے ہین

باب بیٹہنا زانو پر

۱- انس بن مالک نے کہا ہی حضرتؐ نے اُنکو نماز ظہر کی پڑہائی جب سلام پہیرا منبر پر کہڑے
ہوکر ذکر قیامت کا کیا اور فرمایا قیامت مین امور بزرگ ہونگے جس کسی کو کچہہ پوچہنا ہو وہ پوچہے

واللہ تم کسی شیٔ کا سوال مجھسے نہ کروگے لکن مین تمکو خبر دونگا جبتک کہ مین اس جگہہ مین ہون انس کہتے ہین لوگ خوب روئے جبکہ یہہ بات حضرت سے سنی اور حضرت نے کثرت سے یہہ کہنا شروع کیا کہ پوچھو عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونون زانو پر بیٹھہ گئے اور کہا رضینا باللہ ربًا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا جب عمر نے یہہ کہا تب حضرت خاموش ہوگئے پھر حضرت نے فرمایا سُن لو قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان محمدؐ کی مجھپر جنت و نار عرض مین اس دیوار کے سامنے کی گئی اور مین نماز مین تہا سو مینے مثل آجکے دن کے کوئی دن خیر و شر مین نہین دیکھا

باب استلقاء کا

۱۔ ابن عیینہ نے کہا مینے حضرت کو دیکھا چت لیٹے ہوئے ایک پاٹون دوسرے پاٹون پر رکھے ہوئے ۲ مسور کہتے ہین مینے عبد الرحمن بن عوف کو دیکھا کہ چت ہین اور ایک پاٹون دوسرے پاٹون پر اُٹھائے ہوئے ہین ؛

باب لیٹنا منہہ کے بل

۱۔ ابن طخفہ غفاری کے باپ نے خبر دی کہ وہ اصحاب صفہ مین سے تہے کہا مین مسجد مین سوتا تہا آخر شب مین اتنے مین ایک آنے والا آیا اور مین پیٹ کے بل سو رہا تہا مجکو پاٹون سے ٹھوکر ماری اور کہا اُٹھہ یہہ لیٹنا ہی جسکو اللہ دشمن رکھتا ہی مینے اپنا سر اُٹھایا دیکھا حضرت میرے سر پر کھڑے ہین ۲ ابو امامہ نے کہا ہی کہ حضرت ایک مرد پر مسجد مین گذرے وہ مُنہہ کے بل لیٹا تہا یعنی اوندھا پیٹ طرف زمین کے اور پشت طرف آسمان کے اُسکو پاٹون سے ٹھوکر ماری اور کہا اُٹھہ نومۃ جھنمیۃ یعنی یہہ سونا دوزخ کا سا ہی ؛

باب کچھہ نہ لے اور نہ دے مگر دست راست سے

۱۔ سالم اپنے باپ سے راوی ہین کہ حضرت نے فرمایا نہ کہائے کوئی تم مین کا اپنی بائین ہاتہہ سے

اور نہ پیئے اُس سے کیونکہ شیطان بائین ہاتہہ سے کہاتا اور پیتا ہی نافع اِس حدیث مین اتنا اور زیادہ کرتے تہے کہ نہ لے اور نہ دے بائین ہاتہہ سے؛

باب جب بیٹہے تو اپنی نعلین کہان رکہے

ا- ابن عباس نے کہا سنت ہی کہ جب آدمی بیٹہے تو اپنی جوتیان اُتار کر اپنے پہلو کے پاس رکہہ لیے؛

باب شیطان لکڑی یا اور کوئی شئی لاکر بستر پر ڈال دیتا ہی

ا- ابو امامہ کہتے تہے شیطان کسی ایک کے بستر کے پاس تم مین سے آتا ہی بعد اِسکے کہ اُس کے اہل بستر کو بچہا کر تیار و درست کر دیتے ہین اور کوئی لکڑی یا پتہر یا اور کوئی شئے ڈال دیتا ہے تاکہ اُسکو غصہ مین لائے اُسکی اہل پر سو جب یہہ پائے تو اپنی اہل پر خفا نہو اسلیئے کہ یہہ کام شیطان کا ہے؛

باب بے آڑ کی سطح پر سونا

ا- عبد الرحمن بن علی کے باپ نے رفعًا کہا ہی جو شخص گہر کی پُشت پر سویا جسپر کوئی حجاب نہین ہی تو بری ہوا اُس سے ذمہ بخاری نے کہا اسکی استاد مین نظر ہی ۲ علی بن عمارہ کہتے ہین ابو ایوب انصاری آئے ہین اُنکو لیکر مکان کی چہت پر گیا اسکا سطح بے حجاب تہا وہ نیچے اُتر آئے اور کہا کدت ان ابیت اللیلة و لا ذمة لی یعنی قریب تہا کہ مین شب بسر کرون اور میرے لئے کوئی ذمہ نہو ۳ زبیر نے ایک مرد صحابی سے رفعًا روایت کیا ہی کہ جسنے رات کاٹی اَنجار پر اور وہ گر پڑا اور مر گیا تو اُس سے ذمہ بری ہوا اور جو شخص سوار ہوا دریا مین وقت ارتجاج یعنی تلاطم و اغتلام کی بہر ہلاک ہوا تو ذمہ اُس سے بری ہی ف انجار سے مراد چوب سقف ہی؛

باب کیا اپنی پائون لٹکائے جب بیٹہے

ا- ابو موسی اشعری کہتے ہین حضرت ایک باغچہ مین قف چاہ پر تہے اپنے دونون پائون

کنوئین مین لٹکائے بیٹھے تھے:

باب جب کسی کام کو نکلے تو کیا کہے

۱- ابوہریرہ کہتے ہین حضرت جب اپنے گہر سے نکلتے تو کہتے بسم اللہ التکلان علی اللہ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ:

باب کیا کوئی آدمی اپنا پانون سامنی اپنی اصحاب کے بڑہائے اور اُنکے روبرو تکیہ لگائے

۱- شہاب بن عباد عصری کہتے ہین کہ بعض وفد عبد القیس کو یہہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ جب ہم وفود بنکر پاس حضرت کے آنے لگے تو روانہ ہوئے یہانتک کہ جب پہنچنے کو ہوئے ہمارے سامنے ایک مرد آیا ایک شتر مادہ پر اُسنے ہمکو سلام کیا ہمنے سلام کا جواب دیا پہر کہڑے ہو کر کہا تم کون لوگ ہو ہمنے کہا ہم وفد عبد القیس ہین کہا مرحبا بکم واھلا تمہین کو مین ڈہونڈہتا تہا مین آیا ہون کہ تمکو مژدہ سناؤن ہمسے حضرت نے کل جانب مشرق دیکہکر کہا تہا کہ کل اس طرف یعنی مشرق سے بہترین وفد عرب آئیگا مین رات بہر اسی جستجو مین رہا یہانتک کہ صبح ہوئی مینے اپنی سواری کسی اور تیز چلا جب دن چڑہا اور مینے قصد رجوع کا کیا تو تمہارے رواحل کے سر اُونچے ہوئے پہر وہ باگ اپنی سواری کی تئے سر سے پہیر کر چلا یہانتک کہ حضرت کے پاس پہنچا آپ کے گرد آپ کے اصحاب و مہاجرین تہے اُسنے کہا بابی وامی جئت البشارۃ بوفد عبد القیس یعنی مین مژدہ وفد مذکور کے آنے کا لایا ہون کہا ای عمر تو اُنسے کہان ملا کہا وہ میرے پیچہے آتے ہین لگ بہگ آگئے جب یہہ ذکر کیا تو کہا بشرک اللہ بخیر اور لوگ اپنی جائے نشست مین تیار ہو بیٹہے اور حضرت بیٹہے تہے اپنی چادر کا دامن نیچے اپنے ہاتہہ کے ڈال دیا اور اُسپر تکیا لگایا اور اپنے دونون پانون پہیلا دیئے اتنے مین وفد آیا مہاجرین

وانصار انکے آنے سے خوش ہوئے جب اُنہون نے حضرت کو اور حضرت کے اصحاب کو دیکہا
اپنی سواریون سے مارے خوشی کے کود پڑے اور تیزی سے متوجہ ہوئے قوم نے اُنکو جگہہ دی
اور حضرت بدستور اپنے حال پر تکیہ لگائے تہے اشج پیچہے رہے انکا نام منذر بن عائذ بن منذر
بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر تہا اشج نے اپنے اونٹ جمع کئے پہر انکو بٹہالا اور انکا بوجہہ
اُتارا اور اپنا سارا سامان جمع کیا پہر ایک جامہ دان نکال کر لباس سفر اُتارا اور حُلّہ پہنا پہر باہستگی
چلے حضرت نے فرمایا تمہارا سردار کون ہی اور کون تمہارا زعیم و صاحب امر ہی سب نے طرف اشج کی اشارہ
کیا فرمایا یہہ تمہارا سردار کہان ہی وہ بولے کہ اسکے آبا ہمارے سردار تہے جاہلیت مین اور یہہ
ہمارا قائد ہی طرف اسلام کے جب اشج آئے چاہا کہ ایک کنارہ پر بیٹہہ جائین حضرت برابر ہو بیٹہے
اور کہا اِس جگہہ اے اشج یہہ پہلا دن تہا کہ آج کے دِن اُنکا نام اشج ہوا ایک مادہ خر نے جبکہ
وہ دودہ سے چڑہائی گئی تہی اپنا سم مار دیا تہا وہ اُنکے چہرے مین چاند کی طرح تہا حضرت نے اُنکو
اپنے پاس بٹہایا اور الطاف کیا اور اُنکی فضیلت اُنکی قوم پر پہنچائی قوم حضرت کی طرف متوجہ
ہو کر سوال کرنے لگی اور حضرت اُنکو خبر دیتے تہے یہانتک کہ آخر بات یہہ ہوئی کہ حضرت نے فرمایا
تمہارے ہمراہ تمہارا کچہہ زاد و توشہ بہی ہی کہا ہان اور جلدی سے ہر شخص اپنے بار کی طرف کہڑا ہوا
اور اپنی اپنی مٹہی بہر کر کہجور لائے اور سامنے حضرت کے ایک نطع یعنی چمڑے کے دسترخوان پر
رکہدی آپ کے روبرو ایک لکڑی تہی دو ذراع سے کم اور ذراع سے زیادہ حضرت اُسکو اپنے
ساتہہ رکہتے اور کمتر جُدا کرتے اُس سے طرف اُس ڈہیر کے اشارہ کیا جو کہ کہجور کا تہا فرمایا تم
اِسکا نام تعضوض رکہتے ہو کہا ہان کہا اور صرفان بہی اسکا نام ہی کہا ہان کہا اور اسکو برنی بہی
کہتے ہو کہا ہان فرمایا یہہ تمہاری عمدہ کہجور ہی اور خوب پختہ یا نافع ہی تمکو اور بعض شیوخ قبیلہ نے
کہا کہ اعظم تر ہی برکت مین اور جب ہمارے یہان ارزانی ہوتی ہی تو ہم اُسکو چارہ اپنے اونٹون اور گدہون

کاکرتے ہین لکن جب ہم پہرے اُس وفادت یعنی ایلچی گری سے تو ہماری رغبت اُس تمر مین ٹہرہ گئی اور ہمنے اُسکے درخت لگائے یہانتک کہ اُس مین پہل آئے اور ہمنے اُس مین برکت دیکھی ؁

باب ۳ صبح کو کیا کہے

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت صبح کو یون کہتے اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور اور شام کو یون کہتے اللہم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیا وبک نموت والیک المصیر ۲ ابن عمر نے کہا ہی حضرت اِن کلمات کا کہنا صبح وشام ترک نہ کرتے اللہم انی اسألک العافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللہم استر عوراتی وآمن روعاتی اللہم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی ۳ انس مالک نے رفعًا کہا ہی جس نے صبح کو کہا اللہم انا اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الٰہ الا انت وحدک لاشریک لک وان محمدًا عبدک ورسولک تو آزاد کر دیتا ہی اللہ ربع اُسکا اُسدن اور جسنے کہا یہہ دو بار تو نصف اُسکا آگ سے آزاد کر دیتا ہی اور جسنے کہا چار بار تو اُس دِن اُس کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے ؁

باب شام کو کیا کہے

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین ابو بکر نے کہا ای رسول خدا مجھے وہ شئی بتاؤ کہ مین صبح وشام کہا کرون فرمایا کہہ اللہم عالم الغیب والشہادۃ فاطر السموات والارض کل شئی یکفیک اشھد ان لا الٰہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ تو اسکو صبح وشام کہہ اور جبکہ تو بستر پر جائے ۲ یہہ حدیث دوسری طریق سے بہی اسی طرح پر ابو ہریرہ سے

آئی ہو اتنا زیادہ ہو رب کل شئی وملیکہ اور فرمایا شر الشیطان وشرکہ ۳ ابو راشد حبرانی کہتے ہین مین پاس ابن عمرو کے آیا مینے کہا مجہے وہ حدیث سناؤ جو تمنے حضرت سے سنی ہو اُنہون نے ایک صحیفہ میری طرف ڈال دیا اور کہا یہہ خط حضرت نے مجہے لکہا تہا مینے اُس مین نظر کی تو اُس مین یہہ تہا کہ ابوبکر نے حضرت سے سوال کیا کہ ای رسول خدا مجہے وہ سکہاؤ جو مین صبح وشام کہون فرمایا ای ابابکر کہہ اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ رب کل شئی وملیکہ اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ وان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم

باب جب بستر پر آئے تو کیا کہے

۱ حذیفہ کہتے ہین حضرت جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے باسمک اللہم اموت واحیا اور جب جاگتے تو کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۲ انس نے کہا حضرت جب اپنے فراش پر آتے کہتے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا کم من لا کافی لہ ولا مؤوی ۳ جابر نے کہا حضرت نہ سوتے جبتک کہ الٓمٓ تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑہ لیتے ابو الزبیر نے کہا یہہ دونو سورتین فاضل ہین ہر سورت پر قرآن مین ستر حسنہ مین جو کوئی انکو پڑہے گا اُسکے لیئے ستر نیکیان لکہی جائینگی اور ستر درجے بلند ہونگے اور ستر خطائین مٹین گی ۴ ابو الاحوص کہتے ہین عبد اللہ نے کہا نیند کا آنا وقت ذکر کے طرف سے شیطان کے ہی تم چاہو تو تجربہ کرلو تم مین جب کوئی اپنی خوابگاہ مین جاوے اور سونا چاہے تو اللہ کا ذکر کرے ۵ حدیث جابر مین آیا ہی کہ حضرت نہ سوتے تہے جب تک کہ تبارک والٓمٓ تنزیل السجدہ نہ پڑہتے ۶ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا جب آدمی کوئی تم مین اپنے بستر پر تو داخل ازار کو کہول کر بستر کو جہاڑ لے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ اُس نے

اپنے بستر پر کیا چھوڑا پھر شق ایمن پر لیٹے اور کہے باسمك وضعت جنبی فان احتبست نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین یا عبادك الصالحین ۷ براء بن عازب نے کہا ہی حضرت جب اپنے بستر پر آتے شق راست پر لیٹتے پھر کہتے اللهم وجهت وجهی الیك واسلمت نفسی الیك والجأت ظهری الیك رهبة ورغبة الیك لا منجا ولا ملجاء منك الا الیك امنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسلت فرمایا جو کوئی ان کلمات کو رات مین کہیگا پھر مرجائیگا تو فطرت پر مریگا ۸ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت جب بستر پر آتی کہتے اللهم رب السموات والارض ورب کل شیٔ فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل والقران اعوذبك من شر ذی شر انت اخذ بنا صیته انت الاول فلیس قبلك شیٔ وانت الاخر فلیس بعدك شیٔ وانت الظاهر فلیس فوقك شیٔ وانت الباطن فلیس دونك شیٔ اقض عنی الدین واغننی من الفقر؛

باب فضیلت دعا کی وقت خواب کے

۱- براء بن عازب نے کہا ہی کہ حضرت جب بستر پر آتے جانب راست پر سوتے پھر کہتے اللهم اسلمت نفسی الیك ووجهت وجهی الیك وفوضت امری الیك والجأت ظهری الیك رغبة ورهبة الیك لا منجأ ولا ملجأ منك الا الیك امنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسلت حضرت نے فرمایا جسنے ان کلمات کو کہا پھر مرگیا اسی رات کے نیچے تو فطرت پر مرا ۲ جابر کہتے ہین جب آدمی اپنے گھر مین آتا ہی یا اپنے بستر پر جگہ پکڑتا ہی تو شتابی کرتا ہی فرشتہ وشیطان فرشتہ کہتا ہی اختم بخیر شیطان کہتا ہی اختم بشر اگر اس شخص نے اللہ کی حمد کی اور ذکر کیا تو شیطان کو بھگا دیا اور فرشتہ رات بھر اسکی حفاظت کرتا رہا پھر جب جاگتا ہی تو فرشتہ وشیطان اسکی طرف دوڑتے ہین اور مثل اول کہتے ہین

پہر اگر اُسنے اللہ کا ذکر کیا اور کہا الحمد للہ الذی رد الی نفسی بعد موتہا ولم یمتہا فی منامہا الحمد للہ الذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا الحمد للہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ الی رؤف الرحیم اگر مرجائیگا تو شہید مریگا اور اگر اُٹہہ کر نماز پڑہیگا تو فضائل مین پڑیگا

باب ہاتہہ رخسار کی نیچے رکہے

ا۔ برا رنے کہا ہی حضرت جب چاہتے کہ خواب کرین اپنا ہاتہہ نیچے رخسار اپنی کے رکہتے اور کہتے اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ۲ یہہ حدیث بطریق دیگر بہی برا رسے مثل اول کے آئی ہے

باب اس کا کچہہ ترجمہ نہین ہے

ا۔ حدیث ابن عمر و مین فرمایا ہی دو خصلتین ہین جمع نہین کرتا انکو کوئی مرد مسلمان لکن وہ جنت مین جائیگا اور وہ دونون خصال سہل ہین اور عمل کرنے والے اُنپر کم ہین کہا ای رسول خدا وہ کیا ہین فرمایا تکبیر کہے ایک تمہارا پیچہے ہر نماز کے دس بار اور حمد کرے دس بار اور تسبیح کری دس بار یہہ ایکسو پچاس ہین زبان پر اور ڈیڑہ ہزار ہین میزان مین مینے حضرت کو دیکہا کہ انکو اپنے ہاتہہ سے گنتا اور جب بستر پر آئے تو تسبیح و حمد و تکبیر کری یہہ زبان پر سو ہین اور ترازو مین ہزار سو کون تم مین ایسا ہی کہ رات دن مین دو ہزار پانسو سئیات کرتا ہو کہا ای رسول خدا کیونکر انکا احصا نہین کر سکے گا فرمایا پاس ایک تمہارے کے شیطان اُسکی نماز مین آتا ہے اُسکو یاد کذا و کذا حاجت کی دلاتا ہی تو وہ اسکو یاد نہین رکہتا ۔

باب جب بستر سے اُٹہکر پہر رجوع کری تو اُسکو جہاڑ لے

ا۔ حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی کہ جب کوئی تم مین سے اپنے بستر پر آئے تو داخل آزار کو

لیکر فراش کو اُس سے جھاڑ دے اور اللہ کا نام لے وہ نہین جانتا کہ اُسنے اپنے پیچھے کیا
چھوڑا اپنے بستر پر پھر جب لیٹنا چاہے تو داہنی جانب پر لیٹے اور کہے سبحانک ربی وضعت
جنبی وبك ارفعه ان امسکت نفسی فاغفرلها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ
به عبادك الصالحین ؛

باب کیا کہے جب رات کو جاگے

ا - ربیعہ بن کعب کہتے ہین مین نزدیک دروازہ حضرت کے سویا کرتا تہا اور وضو کا پانی آپکو
لا دیتا رات کو آواز سمع اللہ لمن حمدہ اور آواز الحمد للہ رب العالمین سُنتا ؛

باب رات کو سویا اور ہاتھ مین چکنائی تھی

ا - حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہی جو شخص سو رہا اور اُسکے ہاتھ مین چکنائی تھی قبل ہاتھ دہونے
کے پھر اُسکو کوئی شی پہنچے تو وہ ملامت نہ کرے مگر اپنے جی کو ؛ ۲ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی
من یات وبیدہ غمر فاصابہ شئ فلا یلومن الا نفسہ ؛

باب چراغ گل کرنیکا

ا - جابر بن عبداللہ نے رفعاً کہا ہی بند کرو دروازے اور مُنہہ باندہو مشکون کا اور اوندہا
کردو برتنون کو اور چھپا دو ظروف کو اور بجہا دو چراغ کو بیشک شیطان نہین کہولتا بند
دروازے کو اور نہ سر بند مشک کو اور نہ برتن کو اور فویسقہ یعنی چوہا لوگون پر اُنکے گہر
جلا دیتا ہی ۲ ابن عباس کہتے ہین ایک چوہا آیا اُسنے فتیلہ کو پکڑ کہینچا چھوکری اُسکے زجر
کرنے کو چلی حضرت نے فرمایا جانے دے وہ چوہا اُس بتی کو لا کر چھوکری کی چٹائی پر ڈال
گیا جسپر وہ بیٹھی تھی وہ اُس سے برابر موضع ایک درہم کے جل گئی حضرت نے فرمایا تم جب
سویا کرو اپنے چراغ بجہا دیا کرو شیطان اِس جیسے کو اِس جیسے کام کی راہ بتاتا ہی اور وہ

تمکو جلا دیتا ہی ۳ ابو سعید کہتے ہین ایک رات حضرت جاگے ناگہان چوہے نے بتی چراغ کی لی اور طرف چہت کے چڑہا تا کہ گہر کو گہر والون پر جلا دے حضرت نے اُسکو لعنت کی اور اُس کا قتل کرنا واسطے محرم کے حلال کر دیا

باب سوتی وقت گہر مین آگ چہوڑی نجائے

۱- حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی مت چہوڑو آگ اپنے گہرون مین جس وقت کہ تم سونے لگو ۲ دوسرا لفظ ابن عمر کا یہہ ہی کہ آگ دشمن ہی تم اُس سے بچو ابن عمر اپنے گہرون کی آگ کو جستجو کر کے قبل سونے کے بجہا دیتے ۳ تیسرا لفظ ابن عمر کا رفعاً یہہ ہی مت چہوڑو آگ کو اپنے گہرون مین کہ یہہ دشمن ہی ۴ ابو موسی کہتے ہین مدینہ مین ایک گہر رات کو اپنے اہل پر جل گیا یہہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا آگ تمہاری دشمن ہی تم جب سوؤ تو اسکو بجہا دو **ف** فی الحال ماہ شعبان سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین خبر آئی کہ شہر سورت واقع گجرات مین ایسی آگ لگی کہ جس سے صدہا بلکہ ہزارہا گہر جل گئے اور مال کثیر کا نقصان ہوا

باب تیمن لینا باران سے

۱- جب پانی برستا ابن عباس کہتے اے جاریہ نکل چراغ جلا میرے کپڑے لا اور کہتے وانزلنا من السماء ماء مبارکا پہلے اِس کتاب مین یہہ بات گذر چکی ہی کہ آب جدید باران کو حضرت اپنا کپڑا اُٹہا کر پشت شریف پر لیتے جب وجہ اسکی پوچہی تو فرمایا حدیث عہد بربہ؛

باب کوڑے کا گہر مین لٹکانا

۱- ابن عباس نے کہا ہی کہ حضرت نے حکم دیا تہا تعلیق سوط کا گہر مین؛

باب رات کو دروازہ بند کرنا

۱- حدیث جابر بن عبد اللہ مین فرمایا ہی بچو تم قصہ گوئی سے بعد رات جانے کے کیونکہ کوئی تم مین

کا نہین جانتا کہ اللہ اپنے خلق مین سے کیا بکہیرتا ہی دروازے بند کرو منھہ مشک کا باندہو برتن کو اوندہا کردو چراغون کو بجہادو ؛

باب سمیٹنا بچون کا وقت فورت عشا یعنی بعد نماز خفتن کے

۱۔ جابر نے رفعاً کہا ہی روکو اپنے بچون کو یہانتک کہ عشا کی تاریکی یا جوش اوسکا جاتا رہے کیونکہ وہ ایک ساعت ہی کہ اسدم شیاطین منتشر ہوتے ہین

باب تحریش کرنا درمیان بہائم کی

صراح مین کہا ہی تحریش برآغالیدن قوم وسگ بریکدیگر بہائم سے مراد چارپایہ ہین ۱۔ ابن عمر نے تحریش بین البہائم کو مکروہ رکہا ہی ف سلف لفظ کراہت کا موضع حرمت مین بولتے تہے

باب کتے بہونکنی اور گدہی کی چلانی کا

۱۔ جابر بن عبداللہ نے رفعاً کہا ہی کم نکلو بعد سورج ڈوبنے کے یعنی آغاز شب مین اللہ کی ایک خلق ہی جسکو وہ بکہیرتا ہی پہر جو کوئی کتے کا بہونکنا یا گدہے کی آواز سنے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے کیونکہ جو وہ دیکہتے ہین وہ تم نہین دیکہتے ہو ۲ دوسرا لفظ اسکا رفعاً یہہ ہی کہ جب تم نباح کلب یا نہاق حمیر رات کو سنو تو اللہ سے پناہ مانگو کیونکہ جو وہ دیکہتے ہین وہ تم نہین دیکہتے ہو اور کواڑ بہیڑ دو اور اسپر اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہین کہولتا ہی جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہی اور گہڑون کو چہپادو اور مشکون کے منھہ باندہ دو اور برتنون کو اوندہا دو ۳ جابر سے مرفوعاً کہتے ہین اقلوا الخروج بعد ھدوء فان للہ خلقا یبثھم فاذا سمعتم نباح الکلب و نہاق الحمیر فاستعیذوا باللہ من الشیطان الرجیم ترجمہ اسکا گذر چکا ہی ؛

باب مرغ کی آواز سننا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تم جب آواز مرغ کی رات سے سنو تو اسنے فرشتے کو دیکہا ہی

اللہ سے فضل کا سوال کرو اور جب گدہے کی آوازرات سے سنو تو اسنے شیطان کو دیکہا ہے
تم اللہ کی پناہ مانگو شیطان سے ؛

باب برغوث یعنی کیک کو برا نہ کہو

ا- انس بن مالک کہتے ہین ایک مرد نے برغوث کو لعنت کی پاس حضرت کے فرمایا تو اسکو لعنت نہ کر کہ اسنے ایک نبی کو انبیاء مین سے واسطے نماز کے جگا دیا تہا **ف** صراح مین ترجمہ برغوث کا کیک کیا ہی اور نفائس مین لکہا ہی مچہر پشہ بعوضہ و برغوث دبق انتہی پہر پسیو کی فارسی کیک اور عربی برغوث لکہی ہی اور ڈانس کی فارسی پشہ اور عربی بقہ بتائی ہی ؛

باب قائلہ کا

صراح مین کہا ہی قائلہ میانہ روز سے قیلولہ نیمروز ان خفتن **ا** عمر نے کہا اکثر کچہہ لوگ قریش کے دروازہ پر ابن مسعود کے بیٹہتے تہے جب سایہ پہرتا وہ کہتے اٹہو کہڑے ہو جو باقی ہی وہ شیطان کے لئے ہی پہر کسی پر گذر نکرتے مگر اسکو کہڑا کر دیتے ایک بار اسی حال مین کسی نے کہا کہ یہہ مولی بنی حسحاس کا شعر کہتا ہی اسکو بلایا اور کہا تو نے کیا کہا ہی کہا یہہ کہا ہی **ع**

ودع سلیمی ان تجہزت غادیا	کفی الشیب و الاسلام للمرء ناہیا

کہا بس تو نے سچ کہا سچ کہا **۲** سائب بن یزید کہتے ہین عمر کا گذر ہمپر نیمروز یا قریب نیمروز کے ہوتا تہا وہ کہتے تہے قوموا فقیلوا فما بقی للشیطان یعنی اٹہو سوؤ جو بچا وہ شیطان کے لئے ہی **۳** انس نے کہا وہ لوگ جمعہ کی نماز پڑہ کر قیلولہ کرتے تہے **۴** انس کہتے ہین اہل مدینہ کو کوئی شراب جبکہ خمر حرام ہوئی خوشتر تمر و بسر سے نہ تہی مین نزدیک ابو طلحہ کے اصحاب انحضرت کا ساقی تہا کہ اتنے مین ایک مرد نکلا اسنے کہا خمر حرام ہو گئی انہون نے ہتی یا حتی تنظر کچہہ نہ کہا کہا یہہ ای انس اسکو بہا دے پہر پاس ام سلیم کے قیلولہ کیا یہانتک کہ ٹہنڈے ہوئے اور نہائے

ام سلیم نے انکو خوشبودار کیا پہر پاس حضرت کے گئی وہان وہی خبر تہی جو اُس مرد نے کہی تہی انس کہتے ہین پہر اُنہون نے اسکو نہ چکہا **ف** اس جگہ سے فضیلت و مزیت صحابہ کی سا ئر امت پر بخوبی ثابت ہوتی ہی کہ سچا آوری حکم شرع و اتباع رسول مین کس درجہ راسخ دم ثابت قدم تہے کہ خبر آحاد پر عمل کرتے تہے اور خلف امت کو دیکہو کہ احکام متواترہ صحیحہ ثابتہ محکمہ صریحہ غیر منسوخہ پر بہی گو ہزار بار سنین اور کوئی لاکہہ بار اُن کو یاد دہی کرے عمل نہین کرتے نہ نہی مین نہ امر مین معہذا آپکو مغفور جانتے ہین اور افاضل اُمت سمجہتے ہین یہان احوال علماء و مشائخ کا موازنہ ہی نہ عوام و امراء اہل اسلام کا کہ وہ تو کالانعام ہین واللہ المستعان ؛

باب آخر دن مین سونا

۱- خوات بن جبیر نے کہا ہی کہ نوم اول نہار خرق ہی اور اوسط نہار خلق اور آخر نہار حمق **ف** صراح مین کہا ہی خرق گولی خرق گول شدن انتہی خلق سے مراد عادت ہی مطلب یہہ ہوا کہ اول و آخر روز مین سونا بے وقوفی ہی اور قیلولہ کرنا خوی انسان ہی ؛

باب مادبہ کا

۱- میمون بن مہران کہتے ہین مینے نافع سے پوچہا کیا ابن عمر دسترخوان پر لوگون کو بلاتے تہے کہا ایک بار اُنکا ایک شتر شکستہ ہو گیا تہا ہمنے اُسکو نحر کیا ہمسے کہا شہر کے لوگ جمع کر نافع نے کہا ای ابا عبدالرحمن کس چیز پر جمع کرون ہمارے پاس تو روٹی نہین ہی کہا اللهم لك الحمد هذا عرق وهذا مرق یا یون کہا مرق وبضع فمن شاء اكل ومن شاء ودع یعنی یہی گوشت و شوربا ہی یا شوربا و قیمہ جسکا جی چاہے کہائے جسکا جی چاہے چہوڑ دے ؛

باب ختنہ کا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے بعد ہشتاد سال کے قدوم مین ختنہ کیا

بخاری نے کہا قدوم نام ہے ایک جگہہ کا ؛

باب عورت کی اندام کو پست کرنا

ا- عبدالواحد کہتے ہین ہمسے ایک بڑہیا نے اہل کوفہ مین سے جو کہ علی بن غراب کی دادی تہی کہا کہ مجہسے ام المہاجر نے بیان کیا کہ مین روم کے جواری مین قید ہو گئی ہمپر عثمان نے اسلام عرض کیا ہم مین سے سوا میرے اور ایک اور جاریہ کے کسی نے اسلام قبول نکیا عثمان نے کہا جاؤ اِن دونون کو خفض یعنی پست اور پاک کرو مراد پستی سے ختنہ کرنا ہے ؛

باب ختنہ کی دعوت کرنا

ا- سالم نے کہا ابن عمر نے میرا ختنہ کرایا مین اور نعیم اور ہمپر ایک بکری ذبح کی ہمنے اپنے آپ کو دیکہا کہ ہم خوشی وشادی کرتے تہے صبیان پر اس بات کی کہ ہمپر یعنی ہماری ختنہ کی تقریب مین ایک کبش ذبیح کی گئی ہے **ف** یہہ اثر دلیل ہے جواز ذبح کبش پر ختنۂ اطفال مین رہا سرف سو ہر محل مین منہی عنہ ہے کیا عقیقہ وکیا ختنہ وکیا ولیمہ اور کیا ضیافت ضیف ونحو ذلک ؛

باب لہو کا ختان مین

ا- ام علقمہ کہتی ہین برادر عائشہ کی لڑکیان تہین عائشہ سے کہا تم اِنکے لئے کسی کو کہیلنے کو نہین بُلاتین کہا اچہا کسی کو بہیجکر عدی کو بُلایا وہ آیا عائشہ کا گذر اندر گہر کے ہوا دیکہا کہ عدے گاتا ہے اور براہ طرب اپنا سر ہلاتا ہے اور وہ صاحب شعر کثیر تہا عائشہ نے کہا اف شیطان اخرجوہ اخرجوا یعنی یہہ تو شیطان ہے اسکو یہان سے نکالو نکالو ؛

باب دعوت ذمی کا

ا- اسلم مولائی عمر نے کہا ہے کہ جب ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے شام مین آئے ایک دہقان نے آکر کہا ای امیر المومنین مینے تمہارے لئے کہانا تیار کیا ہے مین چاہتا ہون کہ تم مع اشراف

کے جو تمہارے ساتھ ہین میرے گھر پر آو کہ یہہ میرے عمل کے لیئے اقوی اور میرے لئے اشرف ہی کہا ہم تمہارے اِن کنائس مین داخل نہین ہو سکتے ہین باوجود اِن صورتون کے جو اُنمین ہی

ف یہہ اثر دلیل ہی اسپر کہ جس مسجد و مکان مین تصویر ہو وہان دعوت کہانے کو نجائے

باب کنیزون کا ختنہ کرنا

ا- عبدالواحد بن زیاد کہتے ہین ہمسے ایک زن پیر زال اہل کوفہ نے کہ علی بن غراب کی دادی تہی کہا کہ مجھسے اُم مہاجر نے بیان کیا سبیت وجوارہی من الروم فعرض علینا عثمان الاسلام فلم یسلم منا غیری وغیر اخری فقال اخفضوھما وطہروھما فلنت اخدم عثمان اِس کا ترجمہ قریب گذر چکا ہی ؛

باب ذکر ختان مرد کبیر کا

ا- ابوہریرہ نے کہا ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور وہ ایک سو بیس برس کے تہے پھر بعد اِسکے اسّی برس زندہ رہے سعید نے کہا ابراہیم اول شخص ہین جسنے ختنہ کیا اور اول شخص ہین جسنے مہمانی کی اور اول شخص ہین جسنے مونچہین کترائین اور اول شخص ہین جسنے ناخن کاٹے اور اول شخص ہین جو بوڑہا ہوا کہا ای رب یہہ کیا ہی فرمایا وقار ہی کہا رب زدنی وقاراً یعنی ای رب اِس وقار کو زیادہ کر ۲ حسن کہتے تہے تم تعجب نہین کرتے اِس سے یعنی مالک بن منذر سے اِسنے شیوخ اہل کسکر کا قصد کیا وہ اسلام لائے تہے اُنکی تفتیش کر کے اُنکو حکم دیا کہ ختنہ کرین اور یہہ سردی پڑتی ہی مجکو یہہ خبر لگی کہ بعض اُنمین کے مر گئے اور حضرت کے پاس رومی و حبشی اِسلام لائے لکن صحابہ نے کسی شئ کی تفتیش نہین کی ۳ ابن شہاب کہتے ہین آدمی جب اسلام لاتا اُسکو حکم ختنہ کرنے کا دیا جاتا اگرچہ کبیر ہوتا یعنی بڑی عمر کا ؛

باب دعوت ولادت کا

ا- بلال بن کعب عکی کہتے ہین زیارت کی ہمنے یحیی بن حسان کی اور ہمنے گانؤن مین تھا اور ابراہیم بن ادہم اور عبد العزیز بن قدید و موسی بن یسار وہ کہانا لائے موسی رک گئے وہ روزہ دار تہے یحیی نے کہا ہم مین سے اس مسجد مین ایک شخص بنی کنانہ مین کا ہی اصحاب نبی صلعم سے جسکی کنیت ابو قرصافہ ہی چالیس برس سے ایکدن روزہ رکہتا ہی اور ایکدن افطار کرتا ہی میرے باپ کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُنہون نے اُسکو اُسدن میں بلایا جس دن مین وہ روزہ رکہتا تہا اُسنے اپنا روزہ کہول ڈالا ابراہیم نے اُٹہہ کر اپنے کسل سے جہاڑو سے کشتی کی اور موسی نے روزہ کہول ڈالا ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح کہتے ہین کہ ابو قرصافہ کا نام جندرہ بن جنشنہ ہی ف یہہ روایت دلیل ہی دعوت ولادت پر اور نیز دال ہی اسپر کہ ہمارے سلف صلحاء و مشائخ باصفا تابع سنت مطہرہ مصطفے تہے حدیث سُنکر کچہہ توقف عمل بالحدیث کرنے مین نہ کرتے تہے اب وہ زمانہ ہی کہ سنت بدعت اور بدعت سنت ٹہیر گئی ہی فانا للہ ظاہر سیاق سے یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ دعوت طعام عقیقہ کی تہی یا علاوہ اسکے بروز ولادت اشبہ قول اول ہی واللہ اعلم

باب صبی کو تحنیک کرنا یعنی کہجور چبا کر شیرینی اُس کی نیچے کے تالو مین ملدینا

ا- انس کہتے ہین مین عبد اللہ بن ابی طلحہ کو پاس حضرت کے لے گیا جسدن کہ وہ پیدا ہوا حضرت ایک عبارۃ مین تہے اپنے اونٹ کو دوا ملوا رہے تہے فرمایا تیرے ساتہہ کہجورین ہین مینے کہا ہان مینے کچہہ تمرات دیئے آپ نے چابے پہر صبی کا دہن پہاڑ کر اُس کے مُنہہ مین رکہے وہ ہونٹ چاٹنے لگا فرمایا انصار کو تمر سے محبت ہے اور عبد اللہ نام رکہا ۃ

باب بلانا وقت ولادت کے

۱- معاویہ بن قرہ کہتے ہین کہ جب میرے یہان ایاس پیدا ہوا تو مین نے چند نفر اصحاب حضرت سے بلائے اور انکو کہانا کہلایا انہون نے دعا دی مین نے کہا تم نے دعا دی اب اللہ تعالی تمہاری دعا مین برکت دے اور اگر اب مین دعا کرون تو تم آمین کہو پہر مین نے انکے لئے بہت سی دعا کی او دین وقل مین ابد اسی طرح کہا تھا کی لا تعرف فیہ دعاء یعنی مین اس دن کی دعا اس کے حق مین پہچانتا ہون ؛

باب اللہ کی حمد کرنا وقت ولادت کے جبکہ بچہ پورا پیدا ہوا اور پروا نکرنا کہ نر ہی یا مادہ

۱- کثیر بن عبید کہتے ہین جب انکے کوئی مولود پیدا ہوتا یعنی خاندان عائشہ مین تو عائشہ یہ نہ پوچھتین کہ لڑکا ہی یا لڑکی ہی یہہ کہتین پورا پیدا ہوا جب کہا جاتا کہ ہان تو کہتین الحمد للہ رب العالمین

باب حلق عانہ کا

۱- حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہی پانچ چیزین فطرت سے ہین قص شارب تقلیم اظفار حلق عانہ نتف ابط و مسواک ؛

باب وقت ان مین کیا ہی

۱- نافع نے کہا ابن عمر ہر پندرہ دن مین ناخن کتراتے اور ہر ماہ مین استرہ لیتے **ف** یہہ مدت غایت تقلیم و استحداد ہی اور احسن یہہ ہی کہ ہر جمعہ کو تقلیم کرے اور ہر پانزدہ یوم مین استحداد اور چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا خود مکروہ ہے اس بارہ مین حدیث آئی ہے اور بنا تعجیل و تاخیر کی نظافت و کثافت طباع پر موقوف ہی واللہ اعلم

باب قمار کا

ا- ابن عباس نے کہا یون کہتے تھے کہ اونٹ کی بازی کہان ہی پہر دس آدمی جمع ہو کر ایک جزور یعنی شتر جوان مول لیتے عوض دس فصیل کے فصال تک پہر سہام پہیکتے تو نو کے لئے نکلتا یہانتک کہ ایک کے حصہ مین آتا اور دوسرون پر تاوان لگایا جاتا ایک ایک فصیل کا فصال تک سو یہہ میسر ہی یعنے جُوا

باب قمار مرغ کا

ا- ربیعہ بن عبد اللہ کہتے ہین دو مردون نے دو مرغون پر قمار کیا عہد عمر رضی اللہ عنہ مین عمر نے حکم دیا کہ مرغ کو مار ڈالو ایک مرد نے انصار مین سے کہا کیا تم ایک ایسی اُمت کو قتل کرتے ہو جو اللہ کی تسبیح کرتی ہی تب عمر نے اُسکو چہوڑ دیا؛

باب اپنے صاحب سے کہنا آؤ جوا کہیلین

ا- حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی جسنے حلف کیا تم مین سے اور اپنے حلف مین لات و عزیٰ کی قسم کہائی وہ لا اله الا الله کہے اور جسنے اپنے صاحب سے کہا آؤ جوا کہیلین وہ صدقہ دے؛

باب کبوتر بازی کا

ا- ایک مرد نے ابو ہریرہ سے کہا ہم بازی کرتے ہین دو کبوترون مین اور درمیان اُن دونون کے محلل کا مقرر کرنا مکروہ رکہتے ہین اس ڈر سے کہ کہین محلل اُسکو لیجائے ابو ہریرہ نے کہا ذالك من فعل الصبیان وتوشکون ان تترکوہ یعنی یہہ لڑکون کا کام ہی تم عنقریب اُسکو ترک کردوگے؛

باب حدی کرنا واسطے عورتون کی

۱- انس کہتے ہین براء بن مالک مردون کے حدی خوان تھے اور انجشہ عورتون کے لیئے حدی کرتے اور خوش آواز تھے حضرت نے فرمایا ای انجشہ ہانکنے مین ان شیشون کے آہستگی کر **ف** یہہ حدیث مطولاً پہلے اس کتاب مین گذر چکی ہی ٭

باب غنا کا

۱- ابن عباس نے کریمۂ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث مین کہا ہی کہ مراد غنا و اشباہ غنا ہی **ف** یہہ روایت بھی پیشتر گذر چکی ہی **۲** حدیث براء بن عازب مین رفعاً آیا ہی تم سلام پہیلاؤ سلامت رہو اور اشرہ شر ہی ابو معاویہ نے کہا اشرہ عبث ہی **۳** ایک مجمع تہا منجملہ مجامع کے فضالہ بن عبید کو خبر لگی کہ کچہہ اقوام کوبہ سے لعب کرتے ہین غصہ مین آکر کہڑے ہوگئے اور سخت منع کیا پہر کہا الا ان اللاعب بہا لیا کل ثمرہا کا کل لحم الخنزیر و متوضی بالدم مراد کوبہ سے نرد ہی **ف** یہہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہی مسئلہ یہی ہے کہ جتنے آلات غنا کے ہین سب کا ایک حکم ہی یعنی قطعاً حرام ہین اور جس دف کا جواز تقریب نکاح مین آیا ہی اُس طرح کا دف اب دنیا مین کسی جگہہ رائج نہین ہی ٭

باب سلام نہ کرنا اصحاب نرد پر

۱- فضیل بن مسلم کے باپ کہتے ہین کہ علی مرتضیٰ جب باب قصر سے نکلتے اور اصحاب نرد کو دیکھتے تو اُنکو لے آتے اور صبح سے شام تک باندہ رکہتے یعنی حوالات مین کر دیتے پہر کوئی اُنمین دو پہر تک بندہا رہتا اور جو شخص رات تک پابند ہوتا یہہ وہ ہوتا جو معاملہ چاندی کا کرتا اور جو دو پہر تک رہتا یہہ وہ ہوتا جو فقط کہیلتا بازی نہ باندہتا اور حکم دیتے کہ ان لوگون پر سلام نہ کرو **ف** یہہ اثر دلیل ہی ترک سلام اہل فسق پر کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہی نہ خصوص سبب کا

باب اللعب بنرد کا کھیلنا گناہ ہی

۱- حدیث میں ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہی فرمایا آپ ﷺ نے جس شخص نے کھیلا ساتھ نرد کے اسنے نافرمانی کی اللہ و رسول کی ف۔ نرد کا حکم [illegible] حکم [illegible] نرد کا ہی یا تفاوت نہیں کرتا درمیان اللعب [illegible] کے [illegible] کہ بعض فقہا نے کہا ہی یہ دلیل ہی ۲ ابن مسعود جنہنے کہا دور رہو تم ان کعبتین سے [illegible] زجر کرتے تہین کہیہ دونون میسر یعنی جوا ہین ۳ ابو بریدہ کے باپ۔ [illegible] جس نے کھیلا نردشیر سے گویا اسنے اپنا ہاتہہ گوشت و خون خوک مین رنگین کیا ف۔ [illegible] حدیث صحاح مین بہی آئی ہی یہہ لعب اصل مین ایجاد مجوس فرس ہی پہر اسکا رواج [illegible] اشرار عرب و عجم مین ہو گیا تہا حضرت نے حق مین لاعب نرد کے یہہ سخت وعید فرمائی ۴ ابو موسیٰ کا دوسرا لفظ روایت یہہ ہی من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسولہ

باب ادب اور سزا دینی کا لاعبین نرد و اہل باطل کو

۱- نافع کہتے ہین ابن عمر جب کسی کو اپنے گہر والون مین سے نرد کہیلتے ہوئے پاتے تو اُسکو مارتے اور نرد کو توڑ ڈالتے ۲ عائشہ کو خبر لگی کہ کچھہ لوگ جو اُنکے گہر مین رہتے بستے ہین اُنکے پاس نرد ہی عائشہ نے انکو کہلا بہیجا کہ اگر تم نرد کو گہر سے باہر نہ نکالوگے تو مین تمکو اپنے گہر سے نکال دونگی اور انپر اس امر کا انکار کیا ۳ کلثوم بن جبیر کہتی ہین ابن الزبیر نے ہمکو خطبہ سنایا کہا اے اہل مکہ مجہے یہہ خبر لگی ہی کچھہ رجال قریش ایک کہیل کہیلتے ہین جو نردشیر کہلاتا ہی اور یہہ کہیل جوا ہی قال اللہ انما الخمر والمیسر اور مین اللہ کی قسم کہاتا ہون کہ نہ لایا جائیگا کوئی شخص جسنے کہ یہہ کہیل کہیلا ہی لکن مین عقاب کرونگا اُسکے شعر و بشر مین یعنی اُسکے بال و کہال مین اور جو ایسے شخص کو پکڑ کر لاوے گا اُسی کو مین سلب اُسکا دیدونگا ۴ علی ابو عمر کہتے ہین مینے ابوہریرہ کو سُنا کہ حق مین لاعب نرد کے بطور قمار یون کہتے تہے کہ وہ مثل اُس

شخص کے ہی جو گوشت خوک کا کہاتا ہی اور جو فقط کہیلتا ہی بغیر قمار کے وہ مثل اُس شخص کے ہی جو اپنا ہاتہہ خون خنزیر مین ڈبوتا ہی اور جو شخص وہان بیٹہہ کر اُسکو دیکہتا ہی وہ مثل اُس شخص کے ہی جو لحم خنزیر دیکہہ رہا ہی ۵ ابن عمرو نے کہا ہی لعب کرنے والا ساتہہ فصین کے بطور قمار مثل آکل لحم خنزیر ہی اور لاعب بغیر قمار جیسے ہاتہہ ڈالنے والا خون خوک مین

باب مومن ایک سوراخ سی دو بار گزیدہ نہین ہوتا ہی

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی لا یلدغ المومن من جحر مرتین اِسکا ترجمہ بعینہ ترجمۃ الباب ہی یعنی اگر مرد ایماندار اپنے حسن معاملہ وحسن ظن کی وجہ سے کسی شخص مکار کے دہوکے مین ایک بار آجاتا ہی تو آجاتا ہی لکن پہر دوبارہ اُسکے فریب دغا مین گرفتار نہین ہوتا بلکہ ہوشیار ہوجاتا ہی

باب رات کو تیر چلانا

۱- ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جسنے تیر چلایا ہم پر رات کو وہ ہم مین سے نہین ہی بخاری نے کہا اسکی اسناد مین نظر ہی ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً یہہ ہی جسنے ہتہیار اُٹہایا ہم پر وہ ہم مین سے نہین ہی **ف** یہہ عام خاص مذکور یعنی رمی باللیل کو بہی شامل ہی ۳ ابو موسیٰ رفعاً کہتے ہین من حمل علینا السلاح فلیس منا اِسکا ترجمہ وہی ہی جو اوپر گذرا ؛

باب اللہ جب چاہتا ہی کہ کسی بندے کو کسی زمین مین قبض کرے تو اُسکے لئے کوئی کام طرف اُس زمین کے نکال دیتا ہے

۱- ابو الملیح ایک مرد سے اپنی قوم کے جسکو صحبت تہی رفعاً راوی ہین کہ اذا اراد اللہ قبض عبد بارض جعل لہ بہا حاجۃ اِس کا ترجمہ بعینہ ترجمۃ الباب ہی اسی جگہہ سے قرآن مین فرمایا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت بے حساب صحابہ جنکا وطن حجاز خاص تہا غیر وطن مین

بوجوہ مختلف مرے ہین اسی طرح تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ صالحین او علماء راسخین وبحق ہم اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک

باب کپڑے مین ناک سنکنا

۱-ابوہریرہ نے اپنے کپڑے مین ناک سنکی پہر کہا بخ بخ ابوھریرۃ یتمخط فی الکتان رایتنی اصرع بین حجرۃ عائشۃ والمنبر یقول الناس مجنون وما بی الا الجوع یعنی واہ جی واہ ابوہریرہ کتان مین ناک سنکتے ہین مینے آپکو دیکھا تہا کہ مین درمیان حجرۂ عائشہ ومنبر کے بیہوش پڑا ہوتا لوگ کہتے دیوانہ ہی اور مجکو کچہہ نہ تہا مگر بہوک **ف** یعنی ایک وہ وقت تہا کہ مارے بہوک کے بیہوشی طاری رہتی تہی کہانے تک کو نہ ملتا تہا ایک یہہ وقت ہی کہ بحمدہ تعالیٰ جامہ کتان سے آب بینی صاف کرتا ہوان ؛

باب وسوسہ کا

۱-ابوہریرہ کہتے ہین کہا ای رسول خدا ہم اپنے جی مین کچہہ پاتے ہین نہین چاہتے کہ منہہ سے کالین گو ہمارے سئے وہ ہو جسپر سورج نکلتا ہی فرمایا کیا تمنے یہہ چیز پائی کہا ہان فرمایا یہہ صریح ایمان ہی ۲ شہر بن خوشب کہتے ہین مین اور میرے خال یعنی ماموں پاس عائشہ کے گئے اور کہا ہم مین کسی کے سینہ مین ایسی چیز عارض ہوتی ہی اگر منہہ سے نکالے تو اسکی آخرت جاتی رہے اور اگر ظاہر ہو تو قتل کیا جاوے عائشہ نے اللہ اکبر تین بار کہا پہر کہا حضرت سے یہہ بات پوچی گئی تہی آپ نے فرمایا کہ جب کسی کو تم مین سے یہہ بات ہو تو تین بار تکبیر کہے کیونکہ اسکی آہٹ نہین ہوتی مگر مومن کو ۳ حدیث انس بن مالک مین رفعًا آیا ہے ہمیشہ سوال کرین گے لوگ اس چیز سے جو نہ تہی یہان تک کہ کہین گے اللہ خالق ہی شئے کا اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے ؛

باب گمان کا

۱- ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین دور رہو تم گمان سے کیونکہ گمان بڑی جھوٹ بات ہی اور تجسس نہ کرو اور نہ تنافس اور نہ تدابر اور نہ تحاسد اور نہ تباغض اور ہو جاؤ اللہ کے بندے برادر یکدیگر ۲ انس کہتے ہین اس اثنا میں کہ حضرت ہمراہ ایک عورت کے اپنی عورتون مین سے کھڑے تھے کہ ایک مرد نکلا آپ نے اُسکو پکارا اور کہا ای فلان یہہ میری بی بی ہی فلان اُسنے کہا مین اگر کسی کے ساتھہ گمان کرتا تب بھی آپ کی طرف ایسا گمان نہ کرتا فرمایا ان الشیطان یجری من ابن ادم مجری الدم یعنی شیطان آدمی مین خون کی طرح پھرتا ہی ۳ عبد اللہ نے کہا ہمیشہ مسروق منہ گمان کرتا ہی یہان تک کہ سارق سے بڑہ جاتا ہی ۴ بلال بن سعد اشعری کہتے ہین معاویہ نے ابو الدردا کو کہا مجھے نام فساق دمشق کے لکھہ بھیج اُنھون نے کہا کہان مین اور کہان فساق دمشق مین کیونکر اُنکی شناخت کرون اُنکے بیٹے بلال نام نے کہا مین اُنکے نام لکھہ دونگا پھر وہ نام لکھے کہا تو نے کہان سے جانا نہین پہچانا تو نے کہ وہ فساق ہین مگر تو بھی اُنہین مین ہے تو اپنے نام سے شروع کر اور اُنکی اسم نویسی نزدیک معاویہ کے ارسال نہ کی

باب مونڈنا کنیز و زن کا شوہر کو

۱- عبد العزیز بن قیس کہتے ہین ایک جاریہ عبد اللہ بن عمرو پر داخل ہوئی وہ بال مونڈتے تھے اور کہا کہ نورہ کھال کو باریک کرتا ہی؛

باب موئی بغل اکھاڑنا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی فطرت پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا استرہ لینا بغل کے بال اکھیڑنا مونچھین کترانا ناخن کترانا ۲ دوسرا لفظ اسکا رفعًا یہہ ہی خمس من الفطرۃ الختان وحلق العانۃ وتقلیم الاظفار ونتف الضبع وقص الشارب ترجمہ اسکا گذر گیا مراد ضبع

سے گوشت بغل ہی ۳ تغییر الفطرۃ انکار ربعا یہہ ہی خمس من الفطرۃ تقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط وحلق العانۃ والختان ف اس مین دلیل ہی اسپر کہ ترک کرنا ان امور کا خلاف آفرینش انسان ہی اور یہہ کام کرنا اصل آدمی مین داخل ہی جب یہہ نہ کیا تو گویا آدمیت مین فرق ہی بہائم مین اور اُس مین کچہہ فرق باقی نرہا ؛

باب حسن عہد کا

۱- ابو الطفیل کہتے ہین مینے حضرت کو دیکہا کہ جعرانہ مین گوشت تقسیم فرماتے تہے مین اُسدن لڑکا تہا اونٹ کا عضو اُٹہاتا ایک عورت آئی حضرت نے اُسکے لئے اپنی چادر بچہا دی مینے کہا یہہ کون ہی کہا یہہ حضرت کی مان ہی اِس نے دودہ پلایا ہی

باب شناسائی کا

۱- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین ایک مرد نے کہا اللہ امیر کو صلاحیت دے تمہارا اذن لوگون کو پہچانتا ہی اسلئے اُنکو ساتہہ اذن کے اختیار کرتا ہی یعنی اجازت شناخت پر ہوتی ہی کہا اللہ اُس کو معذور رکہے معرفت نفع دیتی ہی پاس سگ گزندہ اور شتر حملہ آور کے

باب لڑکون کا جوز سے کہیلنا

۱- مغیرہ ابراہیم سے راوی ہین کہ اُنہون نے کہا ہمارے اصحاب رخصت دیتے تہے ہمکو سب لعب مین مگر کتی بخاری نے کہا یعنی بچون کو ۲ ابو عقبہ نے کہا مین ہمراہ ابن عمر کے ایک بار راہ مین گیا اُنکا گذر کچہہ غلمان حبش پر ہوا اُنکو دیکہا کہ وہ کہیل رہے ہین دو درہم نکال کر اُنکو دیئے ۳ عائشہ کہتی ہین حضرت میرے پاس میری ہمجولیون کو بہیج دیتے کہ وہ چہوٹی چہوٹی گڑیون سے کہیلتین ؛

باب ذبح کرنا کبوتر کا

۱- ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو دیکہا کہ کبوتری کے پیچہے جاتا ہی فرمایا ایک شیطان ہی

کو شیطانہی سے پہنچتا ہی حسن نے کہا عثمان کسی جمعہ مین خطبہ نہ پڑہتے تہے لیکن حکم کرتے کتون کے قتل اور کبوترون کے ذبح کرنے کا

باب جسکو کام ہووے احق ہی جانیکا پاس کام والی کے

ا- زید بن ثابت کہتے ہین ایک دن عمر بن خطاب آئے مجہسے اذن چاہا مینے انکو اذن دیا چہوکری میر سر مین کنگہی کرتی تہی کہینچ لیا عمر نے کہا اسکو کنگہی کرنے دے کہا ای امیر المومنین اگر آپ مجکو بلا بہیجتے تو مین آپ کے پاس آتا کہا کام مجکو تہا ف یعنی جسکو کام ہو اسی کو آنا چاہئے نہ یہہ کہ محتاج الیہ پاس حاجتمند کے جالئے ؛

باب جب ناک سنکے اور قوم کی ہمراہ ہو تو کیا کرے

ا- ابو ہریرہ نے کہا ہی جب قوم کے سامنے ناک سنکے تو کف دست سے چہپالے تاکہ آپ بہی زمین پر گرے اور جب وزہ دار ہو تو سر مین تیل ملے تاکہ اسپر اثر صوم نظر نہ آئے ؛

باب آدمی جب کسی قوم سی بات چیت کرے تو ایک شخص کی طرف متوجہ نہو یعنی بلکہ سب کی طرف توجہ کری

ا- حبیب بن ابی ثابت کہتے ہین وہ لوگ دوست رکہتے تہے اس بات کو کہ جب آدمی بات کرے تو ایک ہی شخص پر متوجہ نہو بلکہ سب کو عام کرے ؛

باب ذکر فضول نظر کا

ا- ابن ابو الہذیل کہتے ہین عبداللہ نے ایک شخص کی عیادت کی اور انکے ہمراہ ایک مرد انکے اصحاب مین سے تہا جب گہر مین داخل ہوا لگا دیکہنے عبداللہ نے کہا واللہ لو تفقات عیناک کان خیر الک یعنی اگر تیری آنکہین پہوٹ جاتین تو تیرے لئے بہتر ہوتا ف یہہ حدیث پہلے بہی اس کتاب مین گذر چکی ہی یہہ اثر دلیل ہی اسپر کہ کسی کے گہر مین جاکر ادہر ادہر

دیکھنا اور ہر طرف جہانکنا تاکنا سخت مکروہ ہی ۲ نافع نے کہا کچھ نفر اہل عراق کے ابن عمر پہ
داخل ہوئے اُنہون نے اپنے ایک خادم پر ایک طوق سونے کا دیکھا بعض نے طرف بعض کے
نظر کی ابن عمر نے کہا ما افطنکم للشر یعنی تم شر و فساد کی بات کو خوب پہچانتے ہو

باب فضول کلام کا

۱- ابو ہریرہ نے کہا لاخیر فی فضول الکلام یعنی گپ شپ مارنے مین کچھ خوبی و بہتری نہین ہی
۲ دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہی کہ بدترین میری اُمت کے وہ لوگ ہین جو ثرثار متشدق متفیهق ہین
یعنی فر فر باتین کرنے والے مُنہہ بھر بھر کر اور باتین بنانے والے لگا تار اور بہتر میری اُمت کے
وہ لوگ ہین جو اخلاق مین نیک ترین ہ

باب ذکر شخص دو رُویہ کا

۱- حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہی کہ بدترین مردم ذو وجہین ہی جو اِنکے پاس ایک رُخ سے اور
اُنکے پاس دوسرے رُخ سے آتا ہی ؛

باب گناہ مرد دو رویہ کا

۱- عمار بن یاسر نے رفعًا کہا ہی کہ جو شخص دنیا مین دو رویہ ہی اُسکی دِن قیامت کے دو زبانین
آگ کی ہونگی ایک مرد فربہ اندام گذرا کہا ھذا منھم یعنی یہ اُنہین مین سے ہی مراد مردم
ذو وجہین ہین ؎

باب بدترین مردم وہ ہی جس کی شر سے بچا جائے

۱- عائشہ نے کہا ایک مرد نے حضرت پر اذن چاہا فرمایا اُسکو آنے دو بُرا بھائی ہی کنبے
کا جب وہ اندر آیا اُس سے نرم بات کی مینے کہا اِی رسول خدا آپنے جو کچھ کہا وہ کہا پھر بات مین
نرمی کی فرمایا ای عائشہ شر الناس من ترکہ الناس او ودعہ الناس اتقاء فحشہ یعنی وہ

بہت بُرا آدمی ہے جسکو آدمی چھوڑ دین ڈر سے اُسکے فحش کے یہہ حدیث پہلے بہی اِس کتاب مین گذر چکی ہے ؛

باب حیاء کا

۱ - حدیث عمران بن حصین مین فرمایا ہی حیا نہین لاتی مگر خیر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت مین لکہا ہی کہ حیاء سے وقار اور حیا سے سکینہ ہی عمران نے اُنسے کہا احدثك عن رسول اللهِ صلی الله علیه واله وسلم وتحدثنی عن صحیفتك یعنی مین تو حضرت کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو مجہسے اپنی پوتہی کی بات کہتا ہی کہان تیری پوتہی کہان حضرت کا ارشاد شستان بینہما معلوم ہوا کہ حضرت کے مقابلہ مین کسی حکیم وغیرہ کی بات گو اچہی ہو کچہہ لائق التفات وسند لانے کے نہین ہوتی ہی ۲ ابن عمر نے کہا ہی کہ حیاءُ ایمان ہمقرین یکدیگر ہین جب ایک چیز اُٹہہ جاتی ہی تو دوسری بہی مرفوع ہوجاتی ہی ؛

باب جفا کا

۱ - ابو بکرہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی کہ حیاء ایمان ہی اور ایمان جنت مین ہی اور بد زبانی جفا ہی اور جفا آگ مین ہی ف اہل علم کو عدم ایمان یا قلت ایمان کا تجربہ وامتحان وقت عدم حیا وشرم کے کثرۃً وقلۃً بخوبی حاصل ہوچکا ہی ع شرمی شرمی کہ رفت ایمان شرمی ۲ علی مرتضی نے کہا ہی حضرت بزرگ سرکلان چشم تہے جب چلتے مائل چلتے گویا اونچے پر چلتے ہین اور جب ملتفت ہوتے تو پورا التفات کرتے یعنی مُڑ کر التفات نہ کرتے بلکہ بجمیع جسم پہر جاتے ؛

باب تو جب شرم نکرے تو پہر جو تو چاہیے وہ کر

۱ - حدیث ابو مسعود مین رفعًا آیا ہی کہ منجملہ اُس کلام نبوت اُولی کے جو لوگون نے پایا ہی ایک یہہ بات ہی کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ہ

بیحیا باش وہرچہ خواہی کن	شرم بگذار وبادشاہی کن

باب خشم کا

۱- ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی وہ پہلوان نہین ہی جو پچھاڑ دے پہلوان وہ ہی جو وقت غضب کے اپنے نفس کا مالک ہو ۲ ابن عمر نے کہا نہین ہی کوئی گھونٹ اعظم نزدیک اللہ تعالی کے اجر مین اس گھونٹ سے غصے کے جسکو بندہ پی گیا ہی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ؞

باب کیا کہے جب غصہ آئے

۱- سلیمان بن صرد کہتے ہین گالی گفتہ کیا دو شخصون نے پاس حضرت کے ایک غصہ کرنے لگا اور اُسکا چہرہ سُرخ ہو گیا حضرت نے اُسکی طرف نظر فرما کر ارشاد کیا مجھے ایک ایسا کلمہ یاد ہی کہ اگر یہہ شخص اُسکو کہتا تو یہہ غصہ اسکا جاتا رہتا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ایک مرد نے اُٹھ کر اور پاس اُسکے جا کر کہا تو جانتا ہی کہ حضرت نے کیا فرمایا یہہ فرمایا ہی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ اُس شخص نے کہا کیا تو مجکو دیوانہ دیکہتا ہی ۲ دوسر الفظ اسکا یہہ ہی کہ مین پاس حضرت کے بیٹھا تہا اور دو مرد باہم گالی گلوچ کرتے تہے ایک کا چہرہ لال پڑ گیا اور گردن کی رگین پہول آئین حضرت نے فرمایا مین ایک ایسا کلمہ جانتا ہون کہ اگر یہہ شخص وہ کلمہ کہے تو یہہ غصہ اسکا دور ہو جائے اُس سے کہا حضرت اس طرح فرماتے ہین تعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وہ بولا کیا مین دیوانہ ہون ؞

باب سکوت کرنا وقت غضب کے

۱- حدیث ابن عباس مین رفعًا آیا ہی کہ تین تین بار یون کہا علموا ویسروا یعنی سکھاؤ اور آسانی کرو اور دو بار یون کہا کہ جب تجھے غصہ آئے تو چپ رہ ؞

باب چاہ دوست کو سہولت

۱- علی مرتضی نے ابن الکوا سے کہا تہا تو جانتا ہی کہ اگلون نے کیا کہا ہی احبب حبیبک

هوناً عسیٰ ان یکون بغیضك یوماً ما وابغض بغیضك هوناً ما عسیٰ ان یکون حبیبك یوماً ما یعنی دوست کو دوست رکھہ بسہولت کہین وہ کسی دن تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن کو دشمن کو بسہولت کہین وہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے **ف** مطلب یہہ ٹھیرا کہ حُبّ و بغض ایک حد اعتدال پر چاہیئے مبالغہ دوستی و دشمنی کا انجام کو پریشانی و پشیمانی لاتا ہی دوست کبھی دشمن ہو جاتا ہے اور دشمن کبھی دوست بنجاتا ہی پس اگر حُبّ و بغض مین اعتدال رہیگا تو انجام مین نقصان و ندامت اُٹھانا نہ پڑیگا خواہ دوست دشمن ہو جائے یا دشمن دوست بنجائے

باب تیرا بغض تلف نہ جاہیئے

۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لا یکن حبك کلفاً ولا بغضك تلفاً یعنی نہو دوستی تیری کلفت و رنج و سختی اور نہو دشمنی تیری ہلاک ہونا زید بن اسلم کے باپ نے کہا یہہ کس طرح پر ہوتا ہی کہا اذا احببت کلفت کلف الصبی واذا ابغضت احببت لصاحبك التلف یعنی جب تو کسی کو چاہیگا تو اُسکو ستاویگا جس طرح کہ بچا ستاتا ہی اور جب تو کسی کو دشمن رکھیگا تو تو اُسکا ہلاک ہونا چاہیگا سو یہہ دونون صورتین اچھی نہین ہین نہ کسی کو اتنا چاہیے کہ وہ اِس سے تکلیف پائے اور نہ کسی کو اتنا دشمن رکھے کہ اُسکا مرنا چاہیے **ع**

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری	شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود
اگر بمرد عدو جای شادمانی نیست **ع**	کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

خاتمہ دوم رمضان شریف سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو لکھنا اس ترجمہ کا شروع کیا تھا آج نوزدہم ماہ رمضان مبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری روز دوشنبہ وقت نواخت یازدہ ساعت روز پانزدہ منٹ کم مین یہہ ترجمہ بعونہ تعالیٰ مدت ۱۸ یوم مین تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات و خلاصۃ الموجودات محمد خاتم المرسلین و شفیع المذنبین و علی آلہ و اصحابہ اھل المکرمات و معدن الحسنات ما دامت الارضون والسمٰوات

صحت نامہ اغلاط توفیق الباری لترجمۃ الادب المفرد للبخاری

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵ دیباچہ	۹	خالصا	خالصۃً
۵	۱۶	بیاہی	پارسا
۷	۱۳	بن بکرہ	بن ابی بکرہ
۸	۱۰	بیاہی	پارسا
۱۵	۲	اللہ کی	اللہ سے
〃	۱۱	گُنہ	گناہ
۱۸	۱۴	عقوبت عقوق کے	عجلت عقوبت عقوق کا
۱۹	۹	اس عابد	اوس عابد
۲۳	〃	دوست وارث ہوتا ہے	دوستی میراث سمجھی جاتی ہے
〃	۱۱	دوست وارث یکدیگر ہوتا ہے	دوستی میراث سمجھی جاتی ہے
۲۴	۱	ابن دینار	نہ–ابن دینار
۲۵	۹	اور ایک	اور آیت
۳۱	۴	نہیں سے ﷺ	
۳۳	۱۰	حضرت	حضرت
۳۴	۳	غلام ہوں	ہوں

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۴	۷	درست ہے	چاہیئے
۳۶	۱	واحسن	واحسن
۳۷	۱	اوراولاد	اور اولاد
〃	۶	ریحانی	ریحانی
۳۸	۳	حسن	حسن
۴۵	۱۸ و ۱۹	کروں اگرچہ غلام اطراف بریدہ ہو اور جب شوربا بناؤں تو پانی زیادہ کروں پھر پڑوسیوں کے گھر کو دیکھوں اور کچھ معروف انکو پہونچاؤں یعنی شوربا دوں اور نماز پڑھوں وقت پر	کر اگرچہ غلام اطراف بریدہ ہو اور جب شوربا بنا تو پانی زیادہ کر پھر گھر والوں کو اپنی پڑوسیوں میں سے دیکھ اور کچھ معروف اونمیں سے اونکو پہونچا یعنے شوربا دے اور نماز پڑھ اوسکی وقت پر
۴۷	۶	فلانہ	فلانی
〃	۹	فلانہ	فلانی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۷	۱۰	فلانہ	فلانی
۴۸	۱	کہا ہم مین	ہم مین
۵۱	۱۸	اسہام	ابہام
۵۳	۸	امشب	امروز
۵۴	۴	الائمہ	الائمیہ
۵۷	حاشیہ	تنگ کہ میان دو پیوند	تنگ کہ میان دو پیوند نمیا شد ۱۲
۵۹	۶	چراگاہ کو	بکریونکے تہان مین
〃	۷	کہ ہماری	کہ ہمنے تیری خاطر بکری ذبح کی ہی ہمارے
〃	۸	لائیگا	لاتا ہے
〃	〃	کرینگے	کرتے ہین
〃	۱۱	اورگن دین	اورگن دین اوسکو
۶۰	۱۱	دایہ	دابہ
۶۱	۷	ماردنیا	ماردیا
۶۴	۱۷	کہا	کیا
۷۱	۹	اشر	الشر
۷۷	۱۷	وسدّ دوا	وسدّ دوّا
۷۸	۶	لو	لہ
۸۳	۵	عفاف	وعفاف
۸۷	۱	خیرًا	خیرٌ
۹۰	۱۵	بالقاب	بالالقاب
۹۱	۱۲	محمّد	محمد
۹۳	۱۸	ابونجید	نجید
۹۹	۱۶	الیہم یضع	الیہم یصنع
۱۰۰	۸	ولا یُوقّ	ولا یوقی
۱۰۲	۴	کرتا	کرنا
〃	۱۲	جوار	جواز
۱۰۶	۱۶	کبہی	اکٹہے کبہی
۱۰۸	۸	تابع جادوگران	کہ جادوگرون کے پیچہے پیچہے پہرتا ہے
۱۱۱	۹	حتی یعتدل	حتی یعتدی
۱۲۰	〃	اسکو تہام	تہم جا
〃	〃	تہامے رہا	تہم رہا
۱۲۳	۱۷	ایک ایک	کہ ایک
۱۲۴	۸	خیط	مخیط
۱۲۷	۱/۲	اگریہ چاہتی ہی کہ	اگر تو چاہی تو مین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
		مین تیری لیئے اللہ سی دعا کرون کہ وہ تجکو معاف کردی تو دعا کرون اوراگر یہ چاہتی ہے کہ تو صبر کری او تجکو جنت ملی	اللہ سی دعا کرون کہ وہ تجکو عافیت دسے اور اگر تو چاہے تو صبر کری اور تیری واسطی جنت ہے
١٣٢	١	باب بات چیت کرنا بیمار و عائد کا	باب حدیث پوچھنا عائد کا بیمار سے
١٤١	٧	انها	اما انها
〃	١٠	نهوگی	ہوگی
〃	١٧	متقرر	مقرر
١٤٦	١٩	پہہ	یہہ
١٤٧	٤	خُلَق	خُلُق
〃	٥	خُلُق	خَلق
١٤٩	١٢	بعد اس سال کے	بعد اس مجلس کے
١٥٣	٣	عمر دوسی	عمرو دوسی
〃	١٠	سہانتک تاپانی	حتی الشاب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
		برستاریا	القریب الدار الرجوع الی اهله فذا منتجعة
١٥٧	٢	علیها	لها
١٥٩	١٩	ہوا	ہوہ
١٦٠	١	ہوا	ہو
〃	٣	ہے	ہو
〃	١٥	جویریّۃ	جویریہ
١٦١	٩	لها ما قالت طال عُمرُها	طال عُمرها
١٦٢	١٤	خُلُق	خُلُق
١٦٤	٢	مطیعًا	مطواعًا
〃	١٧	ظلع	ضلع
١٦٨	١٧	تورست	تابوت
١٦٩	٩	وما اخرت	واخرت
١٧٠	٤	انهون نے	اونهون نے
١٧١	١٤	خائط	حائط
١٧٢	٣	کیا	کہا
١٧٢	٥	من عندك	من عندك مغفرة

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۳	۶	اناث وعلی	اناث علی
۱۸۱	۸	ضیفة	ضیفه
۱۸۴	۴	طرف	ہر رات مین طرف [ق]
"	۹	گرد اندام	پیچیدہ مو
"	۱۱	ابو دہم	ابو رہم
۱۸۴	۱۴	کہ کہین پانون رکاب مین نہ آجاے	کہ کہین وہ آپکی پانون سی نہ جاگے
"	۱۶	اونکا	آپکا
"	"	میرا پانون لگ گیا وہ نہ جاگے مگر حس کہا	آپکی پانون کو صدمہ پہونچا مین نہ جاگا مگر آپکے حس کہنے پر
"	۱۹	کیا کیا	مینے آپ سی اونکے پیچھے رہنے کا حال بیان کیا فرمایا پس کیا کیا
۱۸۵	۱	کیا گیا	+
"	۱	تذکرہ	تذکر
۱۸۵	۱	اونکا ذکر نہین کیا	وہ مجھی یاد نہ آے
"	۲	ذکر کیا	یاد کیا
"	۴	کیونکہ پہلو الخ	شاید یہ حاصل معنی ہی ورنہ عبارت اصل کی اس جگہہ مخدوش غیر معنی خیز ہے واللہ اعلم
۱۸۷	۱۹	سہر	کہا سہر
۱۸۹	۳	کمان	شکار
۱۹۴	۳	راہ	سمت راہ
۱۹۵	۵	باتیات	باقیات
۲۰۱	۷	طَلَق	طُلُق
۲۰۱	۱۴	محمد بن عمرو بن عطا الی آخر الحدیث	محمد سی مروی ہے کہ وہ زینب بنت ابی سلمہ پہ داخل ہوی زینب نے اونسی اونکی بہن کا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			نام پوچھا جو اونکے پاس بیٹھین محمد نے کہا کہ اوسکا نام برہ ہی زینب نے کہا تو اوسکا نام بدلدی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش سی نکاح کیا اور زینب کا نام برہ تہا تو آپنے اوسکی نام کو زینب کردیا اسکے بعد اصل مین یہ عبارت ہے فدخل الخ اسمین ضرور کچھہ نہ کچھہ تصحیف ہوئی معنے درست نہین ہوتی ہین
۲۰۱	۱۹	منکم	منکن

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰۵	۹	بحث	بعثت
۲۰۹	۱۰	حُسان	حسّان
۲۱۰	۸	امیته	امیّة
۲۱۱	۶	۳	۲
۲۱۸	۹	وساوس	ووساوس
۲۲۰	۱۵	وسئلوالله	وسلوالله
۲۲۱	۱۲	بسبب توکل کے اوسکو دور کردیتا ہے	اوسکا توکل لیجاتا ہے
۲۲۳	۲	قال	فال
۲۲۷	۹	ابن عمرو	ابن عمر
〃	〃	اوسکو	اوسکواسنی
۲۲۸	۱۹	ابوطلحه	طلحه
۲۳۰	۱۳	انتقال لعبد	انتقال
۲۳۱	۱۷	جائز ہے کہ امام	ضرور ہی کہ اگر امام
〃	〃	اور	تو
۲۳۴	۱۰	وہ جب چاہیگا ہمکو اوٹھاویگا	وہ جب چاہتا ہے ہمکو اوٹھاتا ہے
۲۳۵	۱۳	اخس	اخسأ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۳۷	۱۱	انسے	اونسے
۲۴۱	۱۲	ظاہر یہ ہے الخ	پس ظاہر یہی کہ جب وہ واسطے خدمت کی کھڑی ہوا تب واسطے تعظیم کی تو لایا ہے
۲۵۲	۲	۴	۵
//	۵	۵	۶
//	۱۴	انبیر	اونیر
۲۵۶	۱۱	اُحلم	اَلحُلم
۲۶۱	۲ حاشیہ	جمع جدایایا	جمع جداتہ
۲۶۴	۱۳	بزار	بزاز
۲۶۸	۹	سنتہ	سنۃ
۲۶۹	۵	ای	الی
//	۱۰	بن فلان	من فلان
//	۱۱	وحملا	وَحَمَلَہ
۲۷۱	//	اس	اوس
۲۷۲	۵	کہ کسی	کسی
//	۷	تلعہ	تلعہ ط

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۷۲	۱۶	بعد طلوع	قبل طلوع
۲۷۸	۷	یعمیای	بعمیای
۲۷۸	۸	مابین	بامین
۲۸۰	۱۹	عروس	عروس پر
۲۸۳	۱۸	اسیال	اسبال
۲۸۷	۱۷	یبشرک	بَشَّرَک
۲۸۸	۷	کہان ہی	کیونکر ہوا
//	۱۷	بزنی	برنی
۲۹۲	۲	امسکہا	امسکہما
//	۴	الرحلم	رحیلم
//	۱۹	آزار	اِزار
۲۹۵	۱۶	بیہتم	بیتہم
۳۰۰	۸	جشتہ	خیشتہ
۳۰۶	۱۳	خوشب	حوشب
۳۰۷	۹	کہا	لکہا
۳۱۱	۱۹	فاضع	فاصنع
۳۱۲	۱۶	تین تین بار	تین بار

تمت

اهل القرآن اهل الله و اهل الحدیث اهل رسول الله

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب فیض انتساب و ارتحسین تذکرہ علماء ربانیین مسمیٰ



بفرمایش تاجران نامی فقیر اللہ و عبد العزیز و ابن محمد حاجی رحمہم اللہ تعالیٰ ایا کاملا

در مطبع محمدی واقع لاهور مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على محمد رسوله وعبده وعلى آله واصحابه الموفين بعهده ومن اتبعهم من العلماء الراسخين ورثة علومه من بعده اما بعد این رساله ایست مسمی به **بستان المحدثین** که مقصود اصلی در آن ذکر کتب حدیث است که غالباً در رسائل و مصنفات از آنها نقل می آرند و بجهت عدم اطلاع بر آن کتب سامع متحیر می ماند و بالتبع برخی از احوال مصنفین آنها نیز مذکور میشود که در حقیقت قدر تصنیف از قدر مصنفش پیداست و گویا نسب کتابست و نیز منظور اول ذکر متون است و گاهی ذکر بعضے شروح مشهوره بعضے از کتب متداوله نیز در اثنا خواهد آمد زیرا که شروح مذکوره را بجهت کثرت شهرت و تلقی و کثرت شهرت نقل و وثوق و اعتماد بر آنها حکم متون حاصل شده والله تعالی یعصمنا عن الخطاء والخطل و یثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انه المرجو فی الاولی والآخری وعلیه التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبی

کتاب موطا تصنیف حضرت امام مالک است علیه الرحمة که صاحب مذهب متبوع اند و تعریف و توصیف ایشان نظر بکمال شهرت فضائل و محاسن ایشان فضولے مینماید لیکن بقصد تبرک و تزیین این رساله پارهٔ از احوال کرامت اشتمال ایشان نگاشته می آید و بهمین نیت در باقی کتب مشهوره و مصنفین آنها عمل رفته و مع هذا آنچه مذکور میشود خالی از فائده زائده نخواهد بود چنانچه بر تاریخ دانان و احوال نویسان پوشیده نخواهد ماند نسب مبارکش اینست مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بفتح العین بن الحارث بن غیمان بغین معجمه مفتوحه بعدها مثناه تحتیه ساکنه بن خثیل بخاء معجمه مضمومه و مثلثه مفتوحه بصیغه التصغیر کذا ضبطه الحافظ ابن حجر فی الاصابة فی ذکر ابی عامر بن عمرو و این ابو عامر را ذهبی در تجرید

الصحابه ذکر نموده وگفته لم ار من ذکره من الصحابة وقد کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم ولا نعم مالک روی
عن عثمان رضی الله عنه من الصحابة وحافظ ابن حجر در اصابه بر همین قدر اکتفا نموده اند وشیخ محمد بن ابراهیم بن
خلیل در شرح مختصر خلیل که رساله ایست مشهور در فقه مالکیه ودر دیار مغرب رائج ومتداول ست چنین
گفته ست واما ابو عامر فهو جد ابی مالک صحابی شهد المغازی کلها مع رسول الله صلی الله علیه وسلم خلا بدرا
انتهی ملخصا من دیباج المواهب لابن فرحون والله اعلم ونیز باید دانست که دارقطنی نام خثیل را که جد
اعلی امام مالک ست بجیم مضمومه بدل خاء معجمه ضبط نموده وابن خثیل پسر عمرو بن الحارث ست وحارث مشهور
بذی اصبح ست ولهذا امام مالک را اصبحی گویند تولد امام مالک در سنه ۹۳ نود وسه از هجرت مقدسه وقوع شده
چنانچه یحیی بن بکیر که از اجل تلامذه ایشان ست نقل نموده ومدت حمل ایشان هم دراز شده بعضی دو سال وبعضی
سه سال نوشته اند ووفات ایشان در سنه ۱۷۹ یکصد وهفتاد ونه اتفاق افتاده تاریخ تولد ووفات ایشان را بعضی
درین قطعه نظم نموده ومدت عمر شریف ایشان نیز از همین دو تاریخ ظاهر میشود قطعه فخر الائمة مالک
نعم الامام السالک ٭ مولده نجم هدی ٭ وفاته فاز مالک ٭ حلیه مبارک ایشان
چنین نوشته اند که ایشان دراز قد فربه اندام وسفید رنگ مائل بزردی کشاده چشم خوش صورت ملند
بینی بودند ودر پیشانی ایشان موی سر کمی داشت واین قسم شخص را در لغت عرب اصلع گویند جناب امیر
المومنین عمر فاروق وجناب امیر المومنین علی مرتضی نیز اصلع بودند وریش ایشان دراز وانبوه بود
تا سینه ایشان میرسید وموی شارب را آنچه بر کناره لب باشند میگرفتند وحلق شوارب را مکروه
میداشتند ومیفرمودند که این حلق از باب مثله ست وبروت وا فرداشتند درین باب نیز تمسک بفعل
امیر المومنین فاروق رضی الله عنه میفرمودند روی انه رضی الله عنه کان یفتل سبلته اذا اهمه امر یعنی بروت
خود را بار بار تاب میدادند وقتی که در مهمی مستغرق میشدند واقدی گفته ست که امام مالک نود سال
عمر یافت وسپیدی موی خود را خضاب نکرده وگاهی در حمام داخل نشد وامام مالک رحمه الله بسیار خوش
لباس می بود جامهای عدن که شهریست در یمن وثیاب آنجا بغایت نفیس وبیش قیمت میباشد
میپوشید وجامهای خراسان ومصر قسم اعلی میپوشید وغالبا لباس ایشان سپید می بود اکثر اوقات
عطر جید می مالید ومیفرمود که دوست ندارم مر کسی را که حقتعالی او را نعمت وثروت داده باشد واثر
آن بر وی ظاهر نباشد زیرا که کتمان نعمت او از کفران نعمت کاتب حروف گوید سلف صالح را در نفاست

ثیاب وصندان نیست صالح بود کسیکه نفاست ددست بود برای اظهار نعمت الهی مے کوشید وخوش پوشید کسیکه ثیاب ددون اختیار مے کرد بہ نیت تواضع وعدم شہرت میکرد بس ہر یک ازینشان مصیب ست وہر کسی را از ثواب طبق نیت او نصیب ولناس فیما یعشقون مذاہب شہب کہ شاگرد رشید امام ست گفتہ ہست امام ہر گاہ کہ عمامہ بر سر بستے یک پلہ ازان زیر زقن آوردہ پیچ میداد ونیز یک جانب او ز میان دوشانہ ارسال مے کرد کہ در عرف این دیار آنرا شملہ گویند وعرب عذبہ نامند ہر گاہ بنا بر ضرورت سر میکشید درخانہ می نشست وبیرون نمے بر آمد مکروہ میداشت سر مکشیدن الا بعلتی ومرضے وانگشتری امام از سیم بود ونگین او سیاہ رنگ ودر وی این آیت را نقش کردہ بود حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل مطرف کہ از شاگردان اوست از وے از سبب اختیار این نقش سوال کرد فرمود کہ در کلام الہی شنیدہ ام در حق مومنین میفرماید قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس خواستم کہ مضمون این کلمہ نصب العین ونقش ضمیر من باشد وبر دروازہ امام این کلمہ مکتوب بود ما شاء اللہ این نیز سوال کردند فرمودند کہ حقتعالی فرمودہ است ولولا اذ دخلت جنتک قلت ما شاء اللہ وجنت من خانہ منست پس خواستم کہ ہر بار کہ بخانہ در آیم این کلمہ بیاد من آید وبر زبان من جاری شود وخانہ کہ دران امام مے ماند در مدینہ منورہ خانہ عبد اللہ بن مسعود بود کہ از کبار صحابہ ہست ومکان نشست امام از مسجد نبوی مکان امیر المومنین عمر فاروق بود وامام فرمودہ ہست کہ من در تمام عمر خود با سفیہے وسبک عقلی ہمنشینی نکردہ ام امام احمد بن حنبل مے گوید کہ این امریست عظیم کہ ہرگز غیر از امام مالک میسر نیامدہ ودر زمرہ علما فضیلتی بہتر ازین نمیباشد زیرا کہ صحبت سفیہان نور علم را تیرہ مے کند ولابد تنزل از درجہ تحقیق اتم بحضیض تقلید ہمنشینی اینہا اضرور می افتد وانیمعنی در نقاہت علم قدح بسے کند وامام مالک را کسی در خوردن وآشامیدن ندیدہ بود ودر خلوت میکرد با وصف این تمکین ووقار در حسن خلق با اہل واولاد وخادم وحشم بمرتبہ عظیم بود ودر پیشباب اتباع سنت سنیہ رسول اللہ واصحاب کرام مے فرمودند ودر طلب علم حرصے وافر داشت در ابتداء زمان طلب علم کہ مایہ ظاہری چندان نداشت سقف خانہ خود بر کندید مے وچوب آنرا فروختہ در کار کتاب وغیرہ صرف فرمودی اما بعد ازان دنیا رو بوے ہجوم آوردہ وفتوح عظیم داشت وحفظ مدرجہ اتم میداشت میفرماید کہ چنین نشدہ ہست کہ چیزیرا در حافظہ خود جا دادہ باشم وباز او را فراموش سازم ودر ابتدای نشستن امام در مجلس افادہ

تعلیم در هفده سالگی بود گویند که در آن ایام زنی از شده‌های مدینه قضا کرده بود غساله چون بهم غسل
قیام نمود و دست بر فرج آن زن گذاشت گفت این فرج چه زناکار بود دست غساله بر فرج چسپید
هرچند تردد و تلاش نمودند دست از فرج جدا نشد آخر این مشکل را بر العلماء و فقهاء راجع ساختند
و چاره کار جستند همه‌ها از چاره فرو ماندند امام پی بسر حقیقت برد و فرمود که این غساله را حد قذف
بزنند همین که هشتاد دره زدند دست از فرج جدا شد و از ان روز امامت و ریاست ایشان
در اذهان مردم مستقر و راسخ گشت امام فرموده است که بدست خود ده هزار حدیث نوشته‌ام دارقطنی
از اجله محدثین است گفته که هیچکس را این اتفاق نیفتاده که امام مالک را افتاده دو شخص از وی
یک حدیث را روایت کرده اند و مابین وفات این دو کس یکصد و سی سال یکی از آنها محمد بن مسلم بن
شهاب زهری است که اوستاد امام مالک است و حدیث فریعة بنت مالک بن سنان را در باب سکنی
المعتده از امام مالک روایت کرده و دیگر ابو حذافه سهمی است از شاگردان امام مالک صاحب نسخه
موطاست همین حدیث را از امام مالک روایت کرده و وفات زهری در سنه ۱۲۵ یکصد و بست و پنجست
و وفات ابو حذافه در سنه دو صد و پنجاه و کسر هرچند کاتب الحروف گوید روایت زهری از امام مالک
رضی الله عنه از باب روایت الاکابر عن الاصاغر است که خالی از ندرت نیست و محدثین را در این باب کتابها
است و اینقدر تفاوت در راوی از یک شیخ در وفات نیز خالی از غرابتی نیست و این را در عرف
محدثین سابق و لاحق گویند و شیخ ابن حجر در شرح نخبه نوشته است که اکثر ما وقفنا علیه فی ذلک
التفاوت مائة و خمسون سنة باز مثال آن را نیز نوشته اند و غالبا اینقدر تفاوت در صورت روایت
الاکابر از اصاغر دست می دهد و مجلس امام مالک مجلس هیبت و وقار بود هرگز شور و غوغا و آواز بلند
در آنجا گنجایش نداشت و خود بر کسی نمی خواندند تلامذه میخواندند و خود می شنیدند و این تقید
بنا بر آن بود که در زمان ایشان جماعة از اهل عراق قراءة علی الشیخ را از وجوه تحمل حدیث
نمی شمردند و سماع از لفظ شیخ طلب میکردند برای دفع وهم آن جماعة اکثر علماء مدینه و
حجاز این روش را اختیار فرمودند و الا قدیم نزد محدثین قراءة الشیخ علی التلمیذ مروج و
معمول بود و از شاگردان امام مالک یحیی بن بکیر را که یکی از اصحاب موطاست اتفاق افتاده
که چهارده بار کتاب موطا را از امام مالک بقراءة ایشان شنیده و ابن حبیب که یکی از یاران

گزیده امام مالک است میگوید که امام مالک در تمام مجالس افاده و استماع حدیث یکطور می نشستند و
زانو بدل نمیکردند بجهت کمال تادب بحدیث رسول ﷺ ایشان را درین امر نهایت احتیاط
بود گویند که در تمام عمر در حد حرم مدینه منوره قضای حاجت نمودند بیرون حرم میرفت مگر در حالت مرض
وضرورت وچون برای استماع حدیث می نشست استعمال خوشبوی وعطر میفرمود وجامهای
نفیس می پوشیدند ومسندی برای ایشان می انداختند واز حجره خود بکمال سکینه وخشوع برآمده بوقار
می نشستند وعود ومجمر حاضر میکردند ومی افروختند تا وقت فراغ از ذکر حدیث بهمین وضع می
بودند عبد الله بن المبارک که امام اعظم است از ائمه حدیث وفقه وتفسیر وسرا زده واز شاگردان
امام مالک است وشهرت او مستغنی است از تعریف وتوصیف او نقل میکند که یکروز نزد امام حاضر
بودم وامام روایت حدیث میفرمودند امام را کژدم نیش زدن آغاز کرد شانزده بار نیش زد ورنگ
روی امام متغیر می شد وزرد می گشت وهرگز روایت حدیث را قطع نفرموده ولغزشی در کلام
او ظاهر نشد چون مجلس منقضی شد ومردم متفرق شدند عرض کردم که امروز چهره مبارک خیلی
تغیر پیدا کرده فرمودند آری وتمام ماجرا مفصل بیان کردند وگفتند که اینقدر صبر من نه برای اظهار
تجلد وشکیبائی خود است بلکه محض بنابر تعظیم حدیث پیغمبر است سفیان ثوری که شهرت ایشان
کافی است از تعریف وتوصیف ایشان روزی در مجلس امام مالک حاضر شد وعظمت وجلال وهیبت
وشوکت آن مجلس ونور انوار وبرکات آن را مشاهده فرمودند واین قطعه در مدح امام انشا نمودند
قطعه یدع الجواب فلا یراجع هیبة * والسائلون نواکس الاذقان * ادب الوقار
وعز سلطان التقی * فهو المهاب ولیس ذا سلطان * وبشر حافی که یکی از مشاهیر صوفیه
واهل الله است میفرماید که از جمله زینت دنیا این نعمت هم است که شخص بگوید حدثنا مالک یعنی
ابهت وشوکت امام مالک باین درجه رسیده است که شاگردی او را از مفاخر دنیوی
میشمردند باوصف آنکه از وسائل آخرت وامور دین است وامام مالک این بیت را اکثر بر
زبان مبارک میراندند شعر وخیر امور الدین ما کان سنة * وشر الامور المحدثات
البدائع * واین شعر از باب حکمت است که مضمون حدیث نبوی را نظم نموده است
واز کلام ارشاد نظام امام است لیس العلم بکثرة الروایة انما هو نور یضعه الله فی القلب

و این کلمه ایشان تحقیقی وارد است عمیق کمالات تخفّف روزی از ایشان پرسیدند ما تقول فی طلب العلم
فرمود حسن جمیل لکن انظر ما یلزمک من حین تصبح الی ان تمسی فالزمه و درین کلام ایشان نیز غور باید
کرد و نیز فرموده است لاینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا یطیقه فانه ذل و اهانة للعلم و گاهی در مدینه
سوار نمی شد و می فرمود انا استحیی من الله ان اطأ تربة فیها قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم بحافر
دابة و چون موطا را تصنیف فرمود علمای مدینه بر روش او موطا ها پرداختند مردم عرض کردند
که چرا این قدر محنت بر خود می کشید که دیگران شریک این امر شده اند و مثل این تصنیف نموده اند
فرمود مرا بیارید تصانیف دیگران را آوردند و امام دران نظر فرمود و گفت شتابید است خواهید
دانست که کدام عمل بوجه الله واقع شده و فی الواقع از تصانیف دیگران نام و نشانی پیدا نیست
الا ما یذکر من موطا ابن ابی ذئب و موطا امام مالک مخدوم طوائف انام و مایهٔ اجتهاد علمای
اسلام گشت و القبول بقدر حسن النیة حافظ ابو نعیم اصفهانی در کتاب حلیة الاولیاء در ذکر
امام مالک بسند صحیح آورده که سهل بن مزاحم که یکی از عابدان وقت و از یاران عبد الله بن
المبارک ساکن مرو بود گفت من در روزی جناب رسالت را بخواب دیدم عرض کردم یا رسول
الله حالا چون زمان برکت نشان شما منقضی شده است اگر ما را در امور دین شکی و شبهه بخاطر
افتد از که تحقیق نمایم بانشان بدهید فرمودند هر چه شما را مشکل شود از مالک بن انس بپرسید و
نیز همان کتاب از مطرف روایت کرده که ابو عبد الله نام شخصی از موالی بنی تمیم که خیلی بزرگ و متقی
و خداپرست بود گفت من بزیارت حضرت رسالت پناه مشرف شدم و دیدم که آنجناب در مسجد
نشسته است و گرداگرد او مردمان حلقه زده اند و امام مالک روبروی آنجناب ایستاده است و پیش
آنحضرت قدری مشک نهاده اند از ان مشک قبضه قبضه بامام مالک عنایت میفرمایند و امام مالک بطریق
نثار بر مردمان می پاشد و تعبیر این خواب بخاطر من چنان رسید که علم نبوی اول در مالک ظهور
فرمود بعد ازان بمردم دیگر بواسطه او رسید و نیز از محمد بن رمح تجیبی مصری که استاد مسلم صاحب
صحیح مشهور است آورده که روزی بزیارت آنجناب در خواب مشرف شدم و عرض کردم که ما مردم
در حق مالک و لیث مختلف ایم که کدام یک ازین هر دو عالم تر است آن جناب فرمودند مالک وارث
تخت منست آن وقت چنین فهمیده ام که مراد آنست که وارث علم سنت و از یحیی بن خلف

بن الربیع طرسوسی آورده و او نیز از صلحا و عباد وقت بود که گفت من روزی نزد مالک بن انس حاضر بودم
ناگاه شخصی آمد و گفت در قرآن چه میفرمائی آیا مخلوق ست یا نه امام فرمود این زندیق را بکشید
که از کلام او بوی فتنه میخواهند زائید و بعد امام مالک بین سخن عجب فتنه برپا شده و جماعه کثیر
از اهل سنت مقتول و ذلیل شدند و هم چنین از جعفر بن عبد الله آورده که گفت ما نزد امام
مالک بودیم که شخصی از وی پرسید که در تفسیر الرحمن علی العرش استوی چه میفرمائی استوی چگونه
بود امام مالک ازین سوال بسیار اظهار ملال فرمود نظر بر زمین انداخت تا دیر متفکر ماند و بر جبین
او عرق آمد بعد ازان فرمود اَلْكَيْفُ مِنْهُ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَالْاِسْتِوَاءُ مِنْهُ غَيْرُ مَجْهُولٍ
وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ بعد ازان فرمود که اینکس را برانید که او صاحب
بدعت ست و نیز از ابو عروه که از اولاد حضرت زبیر بود آورده که ما روزی نزد امام مالک بودیم
که شخصی پیدا شد و عیوب و نقائص صحابه را ذکر کردن گرفت امام گفت بشنو بعد ازان این
آیه تلاوت فرمود مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
و تا اینجا رسید لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ بعد ازان فرمود که هر که با اصحاب پیغمبر در باطن بد باشد
وازیشان ناخوش زیست نماید درین لفظ داخل ست ابن راهویه انتهی عتیق زهری گوید که امام
اول موطا را مشتمل بر ده هزار حدیث ساخته بود و آهسته آهسته انتخاب میفرمود تا باین حد رسید
و تا امام در قید حیات بود موطا مسوده بود و لهذا النسخ بسیار دارد و هر نسخه ترتیبی دیگر یافته شاگردان
امام فراخور استعداد خود ترتیبی را اختیار کرده رائج ساختند و در احادیث هم فی الجمله تفاوت
قلیلی هست ابو زرعه رازی که رئیس محدثین ست گفته است که اگر شخصی بطلاق زن خود سوگند
خورد که آنچه در موطاست بلا شک و شبه صحیح ست حانث نشود و این وثوق و اعتماد بر کتابی دیگر
و سعدون نام شاعری در مدح موطا و غریب العلم امام مالک ابیات انشا کرده پاره ازانها نوشته میشود

ابیات

اقول لمن یروی الحدیث ویکتب	ویسلك سبل الفقه فیه ویطلب
ان احببت ان تدعی لذی الحق عالما	فلا تعد ما یحوی من العلم یثرب
أتترك دارا كان بین بیوتها	یروح ویغدو جبرئیل المقرب
ومات رسول الله فیها وبعده	بسنة اصحابه قد تأدبوا

فبادر موطا مالك قبل فوته — فما بعده ان فات للحق مطلب
ودع للموطا كل علم تريده — فان الموطا شمس العلم والغير كوكب
ومن لم يكن كتب الموطا ببيته — فذاك من التوفيق بيت مخيب
جزى الله عنا فى موطا مالكا — بافضل ما يجرى اللبيب المهذب
لقد فاق اهل العلم حيا وميتا — وصارت به الامثال فى الناس تضرب
فلا زال يسقى قبره كل عارض — بمنتق ظلت عزالية تسكب

وقاضى ابو الفضل عياض رحمة الله عليه درين باب نظمى وارد بغايت لطيف ودرست **نظم**

اذا ذكرت كتب الحديث فحى — هل بكتب الموطا من مصنف مالك
اصح احاديثا واثبت حجة — واوضحها فى الفقه نهجا لسالك
عليه مضى الاجماع من كل امة — على رغم خيشوم الحسود الماحك
فعنه تخذ علم الديانة خالصا — ومنه شرع النبى المبارك
وشد يدا كف العناية يهتدى — فمن حاد عنه هالك فى الهوالك

بايد دانست كه موطا را از حضرت امام در زمان ايشان قريب هزار كس شنيده وفرا گرفته ونسخ آن بسيار است واز طبقات مردم فقها ومحدثين وصوفيه وامرا وخلفا بطريق تبرك از ان امام عالى مقام آنرا سند كرده اند وانچه از نسخ موطا امروز در ديار عرب يافته ميشود شانزده نسخه است نسخه اولے كه اروج واشهر است ومخدوم طوائف علماست نسخه يحيى بن يحيى مصمودى اندلسى است كه موطا عند الاطلاق بر همان منطبق مے شود واز لفظ موطا بے تقييد متبادر مے گردد اول اين نسخه بسم الله الرحمن الرحيم وقوت الصلوة مالك عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر الصلوة يوما فدخل عليه عروة بن الزبير فاخبره ان المغيرة بن شعبة اخر الصلوة يوما وهو بالكوفة فدخل عليه ابو مسعود الانصارى فقال ما هذا يا مغيرة اليس قد علمت ان جبرائيل نزل فصلے فصلے رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلے فصلى رسول صلعم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلے فصلے رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلے رسول الله صلعم ثم قال بهذا امرت فقال عمر بن عبد العزيز اعلم ما تحدث به يا عروة اوان جبرئيل هو الذى اقام لرسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم وقت الصلوٰۃ قال عروۃ کذلک بشیر بن ابی مسعود الانصاری یحدث
عن ابیہ قال عروۃ ولقد حدثتنی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتہا قبل ان تظہر پس حالا ضرور افتاد کہ چیزے از احوال
یحییٰ بن یحییٰ نیز بقلم آوردہ شود نسب او این ست ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس بفتح
الواو وسکون السین المہملۃ وبعد اللام الف وسین مہملۃ ابن شملل بفتح الشین المعجمۃ وسکون
المیم وفتح اللام الاولی ابن منقایا بفتح المیم وسکون النون بعدہا قاف مفتوحۃ وبعد الالف
مثناۃ تحتیہ بعدہا الف ونسبت او مصمودی ست و صادی نیز گویند بصاد یکہ درری لیثی ہم
معجمہ باشد نسبت بصاد کہ قبیلہ ایست از مصمودہ و از اجداد او منقایا اول کسی ست کہ اسلام
آورد بر دست یزید بن عامر لیثی پس نسبت او بولاء اسلام لیثی ست و از اولاد منقایا
اول کسی کہ باندلس در آمد و سکونت اختیار کرد کثیر ست و گویند یحییٰ بن وسلاس ست
کہ در لشکر طارق بر آمد و سلاس نیز بر دست یزید بن عامر اسلام آوردہ و بعضے گویند
اول کسیکہ از اجداد او بشرف اسلام مشرف شد ہمین وسلاس ست باید دانست کہ یحییٰ
بن یحییٰ را چند باب آخر از کتاب الاعتکاف بلا واسطہ از حضرت امام سماع نہ شدہ وخود
یحییٰ بن یحییٰ کہ مراد از سماع این ابواب کہ باب خروج المعتکف الی العید ست و باب قضاء
الاعتکاف و باب النکاح فی الاعتکاف ست شک و شبہہ ست لہذا این ابواب ثلثہ را از زیاد
بن عبد الرحمٰن روایت میکند و یحییٰ بن یحییٰ موطا را در بلاد خود قبل از آنکہ بزیارت
امام و استفادہ از ان عالی مقام مستعد شود از زیاد بن عبد الرحمٰن حاصل کردہ بود و
تمام موطا را از ان بزرگ گرفتہ بود و تفصیل حال برین منوال ست کہ یحییٰ بن یحییٰ از قرطبہ
بربری ست و جد او سلمان شد در قرطبہ از زیاد بن عبد الرحمٰن موطا را گرفت و اتقان نمود
بعد از ان شوق طلب علم او را عنان کش شد و بست سالہ بود کہ بسمت مشرق رحلت
نمود و از امام موطا را سماع نمود و ملاقات او با امام در سنہ یکصد و ہفتاد و نہ بود کہ سال وفات
امام ست و در وقت وفات امام حاضر بود و در تجہیز جنازہ او خدمت کردہ و از عبد اللہ
بن وہب کہ اجل شاگردان امام ست نیز موطا را و جامع او را روایت کردہ و جمعی کثیر را از

اصحاب امام دریافته و از ایشان اخذ علم نموده است و اورا دو رحلت برای طلب علم از وطن
خود اتفاق افتاده در یک رحلة از امام و از عبد الله بن وهب و از لیث بن سعد مصری و سفیان
بن عیینه و نافع بن نعیم قاری اخذ علوم نموده مراجعت نموده و در رحلت دوم محض برای استفاده
از خدمت ابن القاسم که صاحب مدونه بود و یکی از اعیان شاگردان امام مالک است اکتفا نموده
و در رحلت اولی بروایت و نقل استیفا کرده بود و در رحلت دوم تفقه و درایت را بکمال رسانید
و جامعًا بین الروایة و الدرایة معاودت کرد و در اندلس مشار الیه گشت و رجوع استفتاء
آن دیار باو منحصر شد و قبل از و رجوع فتاوی بعیسی بن دینار بود که او نیز از کبار تلامذه امام
مالک است و بسبب همین دو کس مذهب امام مالک در اندلس منتشر شد و قرار گرفت گویند که یحیی
را با عیسی بن دینار مزیت عقل بود چنانچه ابن لبابه گفته است **شعر**

فقیه الاندلس عیسی بن دینار وعالمها ابن حبیب وعاقلها یحیی

و حضرت امام مالک او را عاقل خطاب داده گویند روزی بحضور امام مشغول اخذ فیض بود و جماعت
دیگر نیز حاضر بودند ناگاه شور افتاد که فیلی میگذرد و در دیار حجاز فیل خیلی غرابت میداشت
خصوصًا دران زمان و لهذا بعض عربان ساکنان حجاز را بدیدن فیل تفاخر کرده
باد خواسته ابو الشمقمق گفته **شعر** یا قوم انی رأیت الفیل بعدکم :: فبارک الله لی
فی رؤیة الفیل :: رأیته وله شیء یحرکه :: فکدت اضع شیئا فی السراویل ::
الغرض جماعة حضار برای تماشای فیل دویدند و صحبت امام را گذاشتند مگر یحیی بن یحیی که
بدون انزعاج و اضطراب بر وضع خود نشسته مشغول اخذ فیض ماند امام او را ازان بار
بعاقل مخاطب میفرمودند و یحیی بن یحیی را باوجود علم حدیث و فقه ریاست ظاهری و تقرب نزد
ملوک و اغنیا نیز دست داده و با وصف امانت و تدین و تورع نزد این گروه خیلی معظم و مکرم
بود و هیچ گاه ولایت قضا و افتا و امثال ذلک که چندان با عنوان علم منافات نداشت
قبول نکرد لیکن مرتبه او نزد ملوک و امرای آن دیار زیاده بر مرتبه ارباب این مناصب بود و ابن
حزم در جای نوشته است که این دو مذهب در عالم از راه ریاست و سلطنت رواج و امتیاز
گرفته اند مذهب ابو حنیفه و مذهب مالک زیرا که قاضی ابو یوسف قضای کل ممالک

بدست آورده از طرف او قضاة مقرر میشدند پس بر هر قاضی شرط میکرد که عمل و حکم بمذهب ابوحنیفه نماید و در اندلس یحیی بن یحیی را نزد سلطان آنوقت بحدی مکنت و جاه حاصل گشت که هیچ قاضی و حاکم بی مشوره او منصوب نمی شد پس او غیر از یاران و همدمان خود را متولی نمی ساخت انتهی کلام ابن حزم راقم حروف گوید سبب رواج مذهب امام مالک در دیار مغرب و اندلس نزد جمهور مورخین اینست که علماء آن بلاد برای حج و زیارت اکثر بحجاز رحلت کردند و چون باوطان خود معاودت نمودند فضل و بزرگی امام مالک و وسعت علم و جلالت قدر ایشان را مشاهده نموده و دفتر دفتر از اوصاف کمال آن بزرگ در آن بلاد بیان نمودند لهذا تعظیم امام مالک و تقلید ایشان در اذهان مردم آنجا رسوخ و استقرار پیدا کرد و الا قبل از آن همه بر مذهب اوزاعی بودند و بالجمله آنچه حقتعالی یحیی بن یحیی را در اندلس از عظمت و جلال و قبول قول و اطاعت امر بخشید هیچ کس را از علمای اندلس نبخشید و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم ابن بشکوال گفته است که یحیی بن یحیی مستجاب الدعوة بود و در وضع لباس و نشست و برخاست و هیئت ظاهری نیز تتبع حضرت امام مالک می نمود و آنچه از امام مالک شنیده بود بموجب آن فتوی میداد و هرگز بخلاف مذهب امام مالک راضی نمیشد حالانکه در آن زمان تقلید یک مذهب رائج نبود نه در عوام و نه در خواص نوشته اند که یحیی بن یحیی در هر مسئله اتباع اجتهاد امام مالک لازم گرفته مگر در چهار مسئله که مذهب لیث بن سعد مصری را اختیار میکرد یکی آنکه قنوت در صبح و دیگر صلوات جائز نمیداشت دوم آنکه با یک شاهد بقسم مدعی اثبات حق درست نمیداشت سوم آنکه در صورت نزاع زوجین تحکیم حکمین را واجب نمی نمود چهارم آنکه کرایه گرفتن زمین زرعی بحصول آن روا می داشت و مردم آن دیار بسبب کمال اعتقاد حضرت امام مالک درین مخالفت قلیله هم برو گرفت میکردند و انکار مینمودند یحیی بن یحیی گفته است که مرض موت امام ممتد شد و وقت آخر رسید تمام فقهای مدینه و علمای امصار دیگر که در آن مقام برای زیارت خیر البشر مجتمع بودند برای تودیع امام و شنیدن وصایای آن مقتدی الانام در خانه فیض آشیانه او بحضور جمع شدند من شمار کردم یکصد و سی نفر از اعیان علماء و فقهاء حاضر بودند و من نیز از انجمله بودم پس روبروی امام میرفتیم و سلام میکردیم و خود را در نظر آن امام می آوردیم که شاید نگاهی در کار ما کند و بهبود دنیا و آخرت از آن حاصل گردد در همین حالت بود

که امام چشم خود را گشاده با متوجه شده فرمود الحمد لله الذی اضحک و ابکی و امات و
احیی بعد از ان فرمود که قضا رسید و لقای او تعالی نزدیک شد پس همه نزدیک شده عرض
کردیم که یا ابا عبدالله اینوقت باطن شما چه حال دارد فرمود که کمال خوشوقتی دارم بصحبت اولیا
الله و نزد من اولیای الله اهل علم اند و هیچ چیز نزد خدا عزیزتر بعد از حضرات انبیا از ایشان نیست
و نیز خود را بسرور و خوشدل می‌یابم بانکه عمر من مصروف طلب علم و تعلیم آن شده و سعی خود را
مشکور می بینم زیرا که هر عمل که او را خدا تعالی فرض ساخته یا پیغمبر او مسنون گردانیده همه از
زبان پیغمبر بما رسیده و ثواب آنرا بارشاد او علیه السلام دریافتیم مثلاً فرموده است که هر که
محافظت نماید نماز را او را چنین و چنان پیش آید و هر که حج خانه کعبه کند او را این ثواب
است و هر که جهاد با کفار نماید او را نزد خدا این مرتبه است و علی هذا القیاس و غیر از طالب علم حدیث
و علم آن این معلومات را بوجه صحت و تفصیل نمیتوانند دانست پس این علم گویا میراث نبوت گشت
زیرا که علوم دیگر را از ادبیات و عقلیات و ریاضیات بغیر طریق نبوت نیز میتوان شناخت بخلاف
علم ثواب و عقاب و علم شرائع و ادیان که غیر از مشکوٰة (قندیل ۱۲) نبوت اقتباس انوار آن محال است
پس کسی که طلب این علم در سر او افتاد و خود را در پی شوق او گذاشت عجب کرامتی و ثوابی
دارد که نمونه کرامت و ثواب انبیا باشد و لا یعلم کنهه الا الله بعد از ان فرمود که من نزد شما حدیثی
از ربیعه روایت میکنم که تا این وقت روایت نکرده ام شنیده ام که ربیعه میفرمود که قسم بخدای
عزوجل که اگر شخصی در نماز خود خطا کند و نداند که چه قسم نماز ادا باید کرد و از من بپرسد و من او را
بفرائض و سنن و آداب آن نشان دهم و طریق ثواب بیان نمایم نزد من بهتر است که تمام دنیا
بمن دهند و آن همه را در راه خدا صرف کنم و قسم بخدای عزوجل که اگر مرا در خاطر شبه در مسئله
از علم یا در روایتی از روایات حدیث خطور کند و خاطر خود بتفکر و تذکر آن مصروف سازم و در حالت
نوم گرفتن خوابگاه مرا بیقرار دارد تا صبح بسبب آن شبهه مکدر بگذرانم باز وقت صبح نزد عالمی
بروم و آن شبهه از خاطر من رفع و اطمینان حاصل گردد نزد من از صبح مقبول بهتر است و نیز فرمود
که از ابن شهاب بارها شنیده ام که میفرمود که قسم بخدای عزوجل که اگر شخصی در مقدمه از مقدمات
دین خود با من مشوره نماید و من آنچه حق متیقن است از تامل و تفکر اختیار اصوب باو وانموده او را

برای حق و دلالت کنم تا دین او اصلاح پذیرد و در الطبرا و کر فیما بلیه دین اهل سنت نگه دارد گیرد
تخریج من از صد عزو هفته ست یحیی میگوید که این کلام آخر حرف ست که از حضرت امام شنیدیم و وفات
یحیی در ماه رجب در سنه دویست و سی و چهار واقعه گشت و شهرت داشت و دو سال بود
و در قرطبه ست مردم در وقت قحط باوی استسقا میکنند و تبرک میجویند
که چون در بیان یحیی و امام مالک در سطر رفت چند باب از موطا زیاد بن عبدالرحمن ست روایت
از احوال سعادت مآل او نیز بتحریر میشود کنیت او ابوعبدالله و نسب او زیاد بن عبدالرحمن بن
زیاد لخمی ست و لقب او که بدان معروف ست شبطون ست و از اولاد حاطب بن ابی بلتعه
مدینه ست و اول کسیکه مذهب امام مالک در اندلس آورد او ست و دو بار بقصد استفاده بخدمت
امام رحلت نمود در زهد و تورع مستثنی و ممتاز زمان بود امیر هشام رئیس قرطبه او را تکلیف
قبول قضای قرطبه داد و او را بسیار تنگ کرد تا آنکه گریخت هشام میگفت کاش مردم مثل
زیاد میشدند که رغبت دنیا از عالم بدر میرفت بعد از ان زیاد را تسلی نامه نوشت و امان داد که
دیگر بار تکلیف این امر نخواهم کرد پس بخانه خود رجوع کرد و مشغول افاده علم حدیث گشت از عجائب
قصص او آنست که روزی هشام بر بعضی از مصاحبان خود در غضب شد زیرا که بوقت چیزی که تعاقب
نکرده بود در ... نوشته گذرانیده بود پس فرمود که دست او را ببرند زیاد در آن وقت بخانه
هشام حاضر شد و گفت که حق تعالی توفیق صلاح و نیکی دهد امیر را من از مالک حدیثی شنیدم که فرمود
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مَنْ كَظَمَ غَيْظًا يَقْدِرُ عَلَى انْفَاذِهِ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَ
إِيْمَانًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بمجرد شنیدن این حدیث فوران غضب هشام فرو نشست و گفت قسم
بخور که از مالک این حدیث شنیده زیاد گفت والله که من این حدیث را از زبان مالک شنیده ام
هشام از سر آن مصاحب درگذشت و عفو نمود و نیز از وی منقول ست که روزی یکی از پادشاهان آن
دیار برای او نامه نوشت زیاد نیز در جواب او نامه نوشت و سر بمهر کرده فرستاد مردم حضار سوال
کردند که این پادشاه بشما چه نوشته بود و شما در جواب چه نوشتید زیاد گفت که این پادشاه در بین
نامه سوال کرده بود که هر دو پله میزان قیامت از چه چیز خواهند بود از زر یا از نقره من جواب
نوشتم حدثنا مالك عن ابن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه وفات زیاد بن عبد الرحمن در سال بست
که وفات امام شافعی هم درهمان سال ست وآن سال دو صد و چهار ست رحمة الله علیه **نسخهٔ دوم**
از موطا نسخهٔ عبد الله بن وهب ست که از امام مالک روایت نموده و نیز اسم آورده از آن نسخه انتخاب
مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله
صلعم قال امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا لا اله الا
الله عصموا مني دماءهم واموالهم وانفسهم الا بحقها وحسابهم على الله
و این حدیث از متفردات ابن وهب که در موطا دیگر یافته نمیشود مگر در موطا ابن قاسم که وی
نیز این حدیث را روایت نموده **و کنیت** ابن وهب ابو محمد و نسب او عبد الله بن وهب
بن مسلمة الفهری ست که او از موالی بنو فهر بود و مولد و مسکن او مصر ست در ذیقعده سنه یکصد و بست
و پنج متولد شده و از چهار صد امام از ائمه حدیث روایت دارد از آنجمله حضرت امام مالک لیث بن
سعد و محمد بن عبد الرحمن ابن ابی ذئب و سفیانین و ابن جریج و یونس و غیرهم [illegible]
و در مصر طلب علم کرده و از وی استاد وی لیث بن سعد چند حدیث روایت کرده و گویند که حضرت
امام مالک نیز از وی چند حدیث اهل مصر روایت کرده من ذلک حدیث ابن لهیعة نهی عن بیع العربان و عبد الله
بن وهب در زمان خود حجة بوده مردم بر مرویات او کمال وثوق و اعتماد داشتند و تقلید هیچ
کس نمیکرد اما طریق اجتهاد و تفقه از امام مالک و لیث بن سعد آموخته بود و از شاگردان
ابن شهاب زهری قریب بست کس را دریافته علم ابن شهاب را که اعلم اهل مدینه بود از ایشان
گرفته و با حضرت امام مالک بست سال صحبت داشته گویند که امام مالک هیچکس را فقیه ننوشته
مگر عبد الله بن وهب را که او را باینطور مینوشت الی فقیه مصر ابی محمد المفتی و امام مالک رحمه الله
یاران و شاگردان خود را در آداب تعلیم و وعظ و نصیحت اکثر زجر و توبیخ میفرمودند مگر عبد الله
بن وهب را که بکمال تعظیم و محبت او را تعلیم میفرمودند و در کثرت احادیث دران زمان که هنوز
احادیث مدون مجتمع نشده بود نادره روزگار بود بزبان یک لکهه حدیث روایت کرده و در
تصانیف او یک لکهه بست هزار حدیث موجود ست کذا ذکره الذهبی و از عجائب آنکه ابن عدی
گفته ست که با وصف این کثرت در تصانیف او هیچ حدیث منکر یافته نمیشود چه جائی موضوع

وساقط از درجه اعتبار ننمودنی نزد امام مالک مذکور او و مذکور ابن القاسم که صاحب مدونه مشهوره است
درمیان آمد فرمود ابن القاسم فقیهه و ابن وهب عالم یعنی ابن القاسم مواد فقه را استیفا نموده
است و ابن وهب در مواد هر علم مثل تفسیر و سیر و زهد و رقاق و فتن و مناقب و غیر ذلک استیفا نموده است
ابن یوسف گفته است که ابن وهب جامع سه وصف بود فقه و حدیث و عبادت و اوقات سال خود را
سه حصه کرده بود یکحصه در مجاهده کفار در رباط میگذرانید و یکحصه در تعلیم مشغول میبود و یک حصه را
در سفر حج صرف می کرد احمد برادر زاده ابن وهب گفته است که عباد بن محمد رئیس آنديار ابن
وهب را تکلیف قضا داد ابن وهب فرار کرد و غیبت اختیار نمود عباد بر شقت و خانه مارا ادم فرمود
پس این خبر بعم من ابن وهب رسید و دعا کرد که عباد کور شود و یک جمعه نگذشته که عباد کور شد
از عجایب حکایات او است که روزی در حلقه درس خود نشسته بود گدائی آمد و گفت یا ابا محمد آن
درم که دیروز بمن داده بودی ناسره برآمد ابن وهب گفت که ای عزیز دستهائی ما دستهای
عاریت است چنانچه با سید هند با شما مید هم گدا بر آشفت و ناسزا گفتن گرفت تا آنکه گفت
صلے الله علی محمد این همان زمان است که مے شنیدیم که در آن صدقات و خیرات را خدا تعالی
بر دست منافقان این امت خواهد نهاد در حلقه شخصی از اهل عراق حاضر بود بشنیدن این سوء
ادب از جای رفت و بر خاست و بر روی سائل طپانچه زد که بافتاد سائل فریاد برآورد که یا ابا محمد
یا ابا محمد یا امام المسلمین در مجلس تو اینچه حرکت میکنند ابن وهب بر خاست و تفتیش مینمود
که این حرکت از که صادر شده مردم گفتند ازین جوان عراقی آنجوان عراقی رو بروی ابن
وهب آمد و گفت ای استاد از تو حدیثی شنیده بودم که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است
مَنْ حَمَى لَحْمَ مُؤْمِنٍ مِنْ مُنَافِقٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَحْمَهُ مِنَ النَّارِ چون بر حمایت
کسی که محض حق ایمان دارد این ثواب را متوقع فرموده اند بر حمایت استاد و مقتدای خلائق که
تو باشی چه ثواب که نخواهند داد من برای توقع ثواب موعود این حرکت کرده ام ابن وهب گفت
اگر باین نیت کردی خدا تعالے ترا جزای خیر دهد اینک حدیث دیگر بشنو که آنحضرت صلی الله
علیه وسلم فرموده است سیکون فی آخر الزمان مساکین یقال لهم الغناة لا یتوضئون بصلوة
ولا یغتسلون من جنابة یخرج الناس الے مساجدهم و اعیادهم یسألون من الله فضله و یخرجون

يسألون الناس ويرون حقوقهم على الناس ولا يرون لله عليهم حقاً گويند روزی ابن وهب در حمامی داخل
شد شنید که شخصی این آیت میخواند وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ بیهوش شد و تا دیر بیهوش ماند و از نوادر
امور او آنست که او بر خود التزام کرده بود که هرگاه غیبت کسی از وی سر زند یکروزه دارد او
گفت که چون بسبب کثرت مشق این امر بر من سبک شد چنان قرار دادم که هرگاه غیبت کسی کنم
یکدرهم صدقه بدهم این امر خیلی شاق آمد و غیبت از من موقوف شد و او را کتابیست مشهور
بجامع ابن وهب و او را کتاب اهوال القیمة از ان کتاب شاگردان او بحضور او میخواندند او را حالتی
از خوف مستولی شد که بیهوش شد بخانه بر داشته بردند قدری بهوش آمد و باز لرزه و رعشه وی
می افتاد و بیهوش میشد در همین حالت انتقال فرمود روز یکشنبه بیست و پنجم شعبان یکصد و نود و
هفت و عمر او هفتاد و دو سال بود و چون خبر وفاتش بسفیان بن عیینه رسید گفت انا لله و انا الیه راجعون
این مصیبت تمام اهل اسلام است و بعضی از صلحا او را در شب وفات خود بخواب دیدند که دستار
خوان بر میدارند و میگویند که دستارخوان علم بر داشته شد عبد الله بن وهب تصانیف بسیار
مفید نافع یادگار گذاشت از انجمله است سموعات او از امام مالک و آن سی کتاب است در مقاصد مختلفه
و دو موطا جمع کرده یکی را کبیر و دوم را صغیر نام نهاده و جامع کبیر نیز دارد و کتاب الاهوال و
کتاب تفسیر الموطا و کتاب المناسک و کتاب المغازی و کتاب القدر و غیر ذلک رحمة الله علیه
و رضوانه لدیه نسخهٔ سوم از موطا نسخهٔ عبد الله بن مسلمة القعنبی است و از مفردات او که در موطا دیگر
یافته نمیشود این حدیث است اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن
عُتبة بن مسعود عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
تُطروني كما اُطري عيسى بن مريم انما انا عبد الله فقولوا عبد الله ورسوله
کنیت او ابو عبد الرحمن است و نسب او عبد الله بن مسلمة بن قعنب الحارثی و در اصل از مدینه
منوره است و در بصره ساکن شد باز بمکه انتقال نموده تولد او بعد از یکصد و سی است شیوخ بسیار
را دریافته از انجمله است امام مالک و لیث بن سعد و ابن ابی ذئب و حمادین و شعبه و سلمة بن
وردان و یحیی بن معین از خلوص نیت او در بین علم خبر داده گفته است که ما رأينا من يحدث
لله الا وكيعا والقعنبي و نزد محدثین مقدم بر همه اصحاب مالک او است علی بن عبد الله

سوم از موطا

المدینی را پرسیدند که اصحاب مالک معن ثم القعنبی گفت لا القعنبی ثم معن اول که در خدمت امام
مالک رسیدند قراءت ابن حبیب را سماع میکرد و قراءة او پسند خاطرش نیفتاد که کما ینبغی تحقیق
و امعان نمیکرد پس خود موطا را بامام رحمة الله علیه گذرانید و تا هشت سال ملازمت
امام رحمة الله علیه نمود و حدیث او را اخذ کرد یکبار از بصره بمدینه منوره آمد و امام مالک رحمة الله
علیه اخبر قدوم او رسانیدند امام رحمة الله علیه یاران خود را فرمود برخیزید بیائید تا نزد بهترین
اهل زمین برویم و بروی سلام کنیم و هرگاه بطواف خانه کعبه زاده الله تعظیما و تشریفا
مشغول میشد میگفتند که هیچکس افضل از قعنبی رحمة الله علیه طواف این خانه متبرکه نمی کند و او رحمه
الله نیز مستجاب الدعوات بود در این باب از وی قصه های عجیب بسیار نقل نموده اند عبد الله بن
عبد الحکم گفته که من نزد عبد الرزاق رحمة الله علیه که صاحب مصنف مشهور است رفتم باراده
طلب علم حدیث عبد الرزاق رحمة الله علیه با من خشونت کرد و منع کرد که از من منویس و
من ترا نخواهم آموخت شب هنگام بسیار مغموم شدم و بخواب رفتم جناب رسالت را بخواب دیدم
و ازین ماجرا بآنحضرت آن جناب عرض کردم فرمودند از چهار کس علم حدیث من بنویس عرض کردم
آنچهار کس کدام اند کدام شخص اند فرمودند که یکی قعنبی را فرمودند و سه کس دیگر را نیز نام بردند و اکثر اهل زمان
او او را از ابدال میدانستند و بزرگی و صلاح او مجمع علیه جمیع اهل عصر او بوده و وفات او در مکه معظمه
ششم محرم سنه ۲۲۱ دو صد و بست و یک واقع است نسخه چهارم از موطا نسخه ابن القاسم است که مشهورترین
فقهای مذهب مالکی است و اول مدون این مذهب او ست و از منفردات این نسخه این حدیث است ط

مالک عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة رض ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال قال الله تعالی من عمل عملا اشرک فیه معی غیری فهو له کله انا
اغنی الشرکاء عن الشرک ط ابو عمر گفته است که این حدیث در موطا ابن عفیر نیز یافته شد و سوای
این دو موطا در موطا دیگر نیست کنیت او ابو عبد الله و نام او عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن
جنادة العتقی واو از اهل مصر است و عتقی نسبا و بالولا است لانه کان مولی لزبید بن الحارث العتقی
بضم العین المهملة و فتح التاء الفوقیة و در تحقیق این نسبت اختلاف است بعضی گویند که غلامان جنید
از اهل طائف در ایامیکه آنجناب محاصره اش نموده بودند گریخته مشرف باسلام شدند آنحضرت

فرمودند طهم عتقاء الله تعالی پس اولاد آن غلامان را عتقی گویند و ابن خلکان نوشته است که عتقاء از
یک قبیله نیستند بلکه از قبائل شتی بعضی از حجر حمیر و بعضی از سعد العشیرة و بعضی از کنانه مصر
و اکثر آنها مستوطنان مصر اند و زبید بن الحارث از حجر حمیر بود و اصل قصه آنها اینست که جماعه در زمان
آنحضرت صلی الله علیه وسلم متفق شده غارتگری و قطع طریق شیوه خود ساخته بودند خصوصاً هرکه
باراده اسلام و ادراک شرف صحبت آن خیر الانام مسافر میشد او را در راه میرنجانیدند آن حضرت
بسوی ایشان فوجی فرستادند و آنها را اسیر کرده آوردند آنحضرت همه را آزاد فرمود از آن باز
آن جماعه را عتقا گویند هرکه از اولاد آنهاست عتقی تولد ابن القاسم در سنه ۱۳۰ یکصد و سی بوده است
و از شیوخ بسیار روایت دارد و مال بسیار در راه طلب علم حدیث صرف کرده و در زهد و تورع از عجائب
روزگار بود و در صحت حدیث و حسن روایت نادرهٔ وقت اکثر در دعای خود میگفت اللهم امنعنی
من الدنیا و امنعها منی و عطایای سلاطین و امرا هرگز قبول نمیکرد و عبد الله بن وهب که
سابق حال او مذکور شد میگفت که هرکه رغبت بفقه امام مالک داشته باشد باید که صحبت ابن القاسم
را محکم بگیرد که ما بچیزهای دیگر مشغول شدیم و او منفرد بفقه اوست و لهذا فقهای مذهب مالکی مسائل مدونه
او را بر جمیع روایات ترجیح میدهند و اشهب را که یکی از اعیان مالکیه است سوال کردند که فقاهت
ابن القاسم بیشتر است یا فقاهت ابن وهب می گفت که اگر پای چپ ابن القاسم با تمام ابن وهب را
کنند از وی افقه باشد المحققین مذهب مالکی نوشته اند که اشهب را در مسائل خراج و دیات دخل
کلی بود و ابن القاسم را در مسائل بیوع و معاملات و ابن وهب را در مسائل حج و مناسک والله
اعلم و ابن القاسم گفته است که ابتدای شوق من بصحبت امام از آن است که روزی در خواب
بمن گفتند که اگر عزم طلب علم داری و علم حق را دوست داری پس ترا باید که بعالم آفاق رجوع آری
گفتم که آن عالم آفاق کیست و نام او چیست گفتند امام مالک و ابن القاسم نیز اوقات سال را
تقسیم کرده بود چهار ماه در اسکندریه میماند برای جهاد کفار روم و بربر و تنگ و سه ماه در سفر
حج و زیارت پیغمبر صرف میکرد و پنج باقی در تعلیم علم مشغول میشد روزی مذکور نزد امام مالک
در میان آمد فرمودند خدا ایشان را عافیت دهد او مانند انبان است پر از مشک و خنوقی در شرح رساله
در تحت این قول که و من قرأ القرآن فی سبع فذلک حسن نوشته است که ابن القاسم

در رمضان دو صد ختم قرآن میکرد و اسد ابن الفرات گفته است که ابن القاسم در غیر
رمضان نیز دو ختم قرآن میکرد چون من بخدمت او رسیدم و او را ترغیب احیاء علم کردم
یک ختم را موقوف داشت و یک ختم را تا آخر عمر مواظبت نمود و نزد او از مسائل امام مالک که مردم
ازان جناب پرسیده بودند و او جواب آنها فرموده بود سه صد جلد بود وفات او در مصر است در
سنه ۱۹۱ یکصد و نود و یک و آورده اند بعد از موت بخواب دیدند و پرسیدند که چه چیز ترا درین عالم سود مند
افتاد گفت چند رکعتے که در اسکندریه گذارده بودم پرسیدند که این مسائل فقه کجا رفت گفت
هیچ ندیدم و بدست خود اشاره نمود که آنهمه را هباءً منثورا یافتم راقم حروف میگوید ازینجا کسی
را وهم راه نبندد که اشتغال بعلم هیچ نیست هرچه هست اشتغال بعبادت است زیرا که اشتغال
بعلم نیز نوعے از عبادت بلکه بهترین عبادات است و تحقیق آنست که نفوس انسانیه در اشتغال
خود مختلف اند بعضی را از یک شغل تاثیر عظیم در قوی نفسیه حاصل میشود و بعضی را از شغل دیگر
و در عالم برزخ ظهور آن تاثیر عظیم واقع میشود و آن همه اشتغال فی نفسها محمود اند و گاهی
در شغل قلیلی سهلے نیت صالحه دست میدهد و در شغل دیگر اگرچه کثیر و عمده باشد نعم نیت صالحه
حاصل نمیگردد و اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ
قاعده مقرریست فلیفهم ذلک نسخهٔ یحیی از موطا روایت معن بن عیسی است و از مفردات او این
حدیث است که در موطا دیگر یافته نمی شود مالک عن سالم ابی النضر مولی عمر بن عبید
الله عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة اَنَّهَا قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یصلی من اللیل فاذا فرغ من صلوته فان کنت یقظانة یحدث
مَعِیَ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ کنیت او ابو یحیی است و نسب او معن بن
عیسی بن دینار المدنی القزاز بهر دو زای معجمه نسبت بقز فروشی و قز ابریشم خام غیر منسوج
را گویند و او اشجعی است بولاء یعنی از موالی بنی اشجع بود و از کبار اصحاب مالک و مفتیان و محققان
آن عصر بود گویند که وی ربیب امام بود و چون هارون رشید با دو پسر خود که امین و مامون
بودند بشوق استماع موطا نزد امام مالک آمد قاری موطا همین معن بن عیسی بود و هارون با هر دو
پسر خود استماع میکرد و خیلی ملازم صحبت امام بود و اکثر در حجره امام میماند و هرچه از زبان

امام بہ می آمد آن را می شنید و می نوشت و چون امام مالک کلان سال شد و محتاج عصا گشت معن
بن عیسی بجای عصای او بود بر دوش او تکیه کرده تا مسجد نبوی برای اقامت جماعت می رفت و بنابرین
او را عصای مالک میگفتند روایات او در بخاری و مسلم و ترمذی و دیگر کتب معتبره بسیار ست از
امام مالک چهل هزار مسئله سماع داشت در مدینه منوره در ماه شوال سنه ۱۹۸ یکصد و نود و هشت برحمت
الهی پیوست نسخه ششم از موطا روایت عبد الله بن یوسف تنیسی و تنیس شهریست در مغرب
که عبد الله بن یوسف آخرها در آن سکونت ورزیده و الا او در اصل دمشقی ست از منفردات او
این حدیث ست مالك عن ابن شهاب عن حبيب مولى عروة عن عروة بن الزبير
ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل قال
ايمان بالله قال فاى العتاقة افضل قال انفسها قال فان لم اجد يا رسول الله قال
تضع لصانع او تعين اخرق قال فان لم استطع يا رسول الله قال يدع الناس من
شرك فانها صدقة تتصدق على نفسك ابو عمر گفته است این حدیث را در موطا ابن وهب
نیز یافته ام و در موطای دیگر نیست کنیت او ابو محمد و نسب و نسبت او عبد الله بن یوسف الکلاعی
الدمشقی ثم التنیسی ست بخاری از وی بلا واسطه روایات بسیار دارد مرد متورع و خیر و بزرگ
بود بخاری و ابو حاتم در توثیق و تعدیل او بسیار مبالغه نموده اند نسخه هفتم از موطا روایت یحیی بن
بکیر و از منفردات او این حدیث ست که در موطا دیگر یافته نشود مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن
عمرة عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه ليورثه و یحیی بن بکیر میگفت
که من موطا را از امام مالک چهارده بار گذرانیده ام اکثر آن چهارده سماع بود و در موطای او چهل
حدیث ثنائی ست که در میان امام مالک و جناب رسالت بیش از دو واسطه واقع نشده و این چهل
حدیث را در دیار مغرب رساله جدا نوشته اند و در مقام تحصیل اجازت موطا همان را اسناد میگردانند
و اول آن چهل حدیث این ست مالک از نافع روایت میکند و او از ابن عمر که آنحضرت صلی الله
علیه و سلم فرمود کسی را نماز عصر فوت شد گویا خانمان او بتاراج رفت و کنیت یحیی بن بکیر ابو
زکریاست و نام پدر او عبد الله و بکیر نام جد اوست که بآن مشهور شده و او از ساکنان مصر ست

داو سا مخذومی نیز گویند زیرا که از موالی بنی مخذوم بود شاگرد امام مالک و لیث بن سعد است و از هر دو
بزرگ استفاده تمام دارد و بخاری بیواسطه و مسلم بیک واسطه از وی در صحیحین خود روایت
بسیار دارند و هر که از محدثین او را توثیق نکرده بسبب عدم وقوف بر احوال وست والا صدق
و امانت او مثل آفتاب در آن عصر مشهور بود و ابو حاتم و نسائی در وثوق او تردد کرده اند و چندان
معتبر نمیدارند لیکن حق آنست که در امامت و وفور علم و راستی و دیانت او سخنی نیست
و جائیکه بخاری و مسلم بر وی اعتماد کرده باشند سخن دیگران را در آن مقام گنجایش نمیماند وفات یحیی در صفر
دو صد و سی و یک ۲۳۱ بوده است نسخهٔ هشتم از موطا روایت سعید بن عفیر است و از متفردات
او اینحدیث است اخبرنا مالک عن ابن شهاب عن اسمعیل بن محمد بن ثابت بن
قیس بن شماس عن ثابت بن قیس بن شماس انه قال یا رسول الله لقد خشیت ان
اکون قد هلکت قال لم قال نهانا الله تعالی ان نحمد بما لم نفعل واجدنی احب الحمد
نهانا الله عن الخیلاء وانا امرء احب الجمال و نهانا الله ان نرفع اصواتنا فوق
صوتک وانا امرء جهیر الصوت فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا ثابت اما ترضی
ان تعیش حمیدا و تموت شهیدا و تدخل الجنة قال مالک قتل ثابت بن قیس بن
شماس یوم الیمامة شهیدا سعید بن عفیر از مشاهیر علما مصر ست کنیت او ابو عثمان و نسب
و نسبت او سعید بن کثیر ابن عفیر بن مسلم انصاری بالولا است او نیز از شاگردان امام مالک
و لیث بن سعد است بخاری و دیگر محدثین معتبرین از وی روایت دارند و او را در علم حدیث
علوم دیگر یکمال بود خصوصا علم انساب و تواریخ و واقعات عرب و اخبار گذشته آن مردم و در
این باب حافظه عجیبی داشت و در فصاحت و علوم ادبیه نیز سر آمد ابنائی روزگار بود و خیلی خوش
محاوره و نیک صحبت بود هرگز از مجالس او کسی ملول نمیشد و شعر خوب ادرد ولادت او در سال
یکصد و چهل و شش ۱۴۶ واقع ست و وفات او در رمضان در سال دو صد و بیست و شش ۲۲۶ بوده نسخهٔ
نهم از موطا روایت ابو مصعب زهری است و اینحدیث از متفردات او نوشته اند اخبرنا
مالک عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم سئل عن الرقاب ایها الافضل قال اغلاها ثمنا وانفسها

عند اهلها لیکن ابن عبد البر گفته است که این حدیث در نسخهٔ یحیی بن یحیی اندلسی نیز موجود است نسخهٔ
هشتم نسخهٔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر القاسم بن الحارث بن زرارة بن مصعب بن عبد
الرحمن بن عوف زهری است و او را عوفی نیز گویند یکی از شیوخ اهل مدینه است قاضی و مفتی آن
بلده منوره بود در سنه ۱۵۰ یکصد و پنجاه متولد شد ملازمت امام مالک اختیار نمود و در تفقه تمام
نصیب ور شد و از ابراهیم سعد مدنی نیز روایت بسیار دارد و اصحاب صحاح سته از وی روایت
دارند الا آنکه نسائی بواسطه روایت می کند عمر او نود و دو سال شد و در موطای او از موطای ابو حذافه سهمی
بقدر صد حدیث زیاده از موطاهای دیگر یافته میشود و گویند که موطای او نسخهٔ آخرین است
که بر امام مالک گذرانیده اند و هم چنین موطای ابو حذافه پس نیز یادداشت آنها از قبیل مسوده و مصحح
نیست و اهل مدینه را اعتقاد چنین بود که تا وقتیکه ابو مصعب زهری در میان ما زنده است ما از اهل
عراق در علم حدیث و فقاهت غالبیم در خدمت قضا بود که قضا او رسید و در رمضان سال
چهل و دو بعد المائتین وفات یافت نسخهٔ دهم از موطا روایت مصعب بن عبد الله زبیری است
و گویند که این حدیث از منفردات اوست لیکن ابن عبد البر این حدیث را در نسخهٔ یحیی بن بکیر
و سلیمان نیز یافته است مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لاصحاب الحجر لا تدخلوا على هؤلاء القوم المعذبين
الا ان تكونوا باكين فان لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم ان يصيبكم
مثل ما اصابهم نسخهٔ یازدهم از موطا روایت محمد بن مبارک صوری است نسخهٔ
دوازدهم از موطا روایت سلیمان بن برد است و ازین دو نسخه و احادیث آنها راقم
الحروف را اطلاعی حاصل نشده مگر آنکه غافقی کتابی نوشته است که او در سند احادیث الموطا
من المتفق عشرة روایت نام کرده و در آن کتاب خود تا امام مالک سند برجال صحیح می آرد
در جمیع احادیث این دوازده نسخه آن کتاب را از شیخ خود راقم حروف نیز اخذ کرده است و
مطالعه کرده و غالباً غافقی را تا اصحاب این نسخه دو واسطه مهیا شده و تا امام مالک سه واسطه و در
آخر آن سند نوشته است که مجموع احادیث موطا این نسخ دوازده گانه شش صد و شصت و شش
حدیث است از آن جمله نود و هفت حدیث مختلف فیه است که بعضی اهل نسخ دارند و بعضی ندارند

باقی متفق علیه که در جمیع نسخ موجود ست ازان جمله بست و هفت حدیث مرسل ست و پانزده حدیث موقوف
وشیوخ امام مالک که بنام درین سند مذکور شده اند هشتاد و پنج کس اند و دو جا بے تعیین نام با بن عباس
مذکور اند مالک عن الثقة عنده و آنچه امام مالک گفته بلغنی بے ذکر راوی آن پنج موضع ست و عدد
جمله رجال صحابه که درین سند مذکور اند هشتاد و پنج ست و از زنان صحابیه بست و سه و از تابعین چهل
و هشت کس اند راقم الحروف گوید چون اینکلام منجر شد بذکر مسند غافقی لابد برخی از احوال
او نیز نگاشته می آید او ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد الغافقی الجوهری ست از شیوخ
قسطاس ست که شهری ست مشهور در شام متصل دمشق شاگرد حسن بن رشیق و ابن شعبان و دیگر
محدثان عمده آن دیارست و مرد فقیه متورع بود و در آمد و رفت بر خود بند کرده بود و سر گز خود را
در فقها شمار نمیکرد و در خانه خود منزوی و معتزل میگذرانید کم بر مے آمد و کتاب تفسیر از تصانیف
او یادگار مانده یکے مسند موطا و دوم مسند مالیس فی الموطا و او در مذهب مالکی بود در سنه سه صد
هشتاد و یک در ماه رمضان وفات یافت و درینجا باید دانست که دو کس از امام مالک موطا را روایت
کرده اند و نام هر دو یحیی بن یحیی ست یکی ازانها همان ست که در بیان نسخه اولی احوال او
گذشت و او مشهور ترین نسخه های موطا ست لیکن در صحیحین بلکه در صحاح سته اصلا روایت او
وارد نشده بجهة کثرت اوهام او این بزرگان او را ترک کردند دوم یحیی بن یحیی بن بکیر بن عبد
الرحمن التمیمی الحنظلی النیشاپوری ست که در سنه دو صد و بست و دو وفات یافته و روایت
او در بخاری و مسلم موجود ست کسانی را که وقوف تام بر رجال حدیث نمی باشد درین هر دو اشتباه
پیدا مے کنند نسخه سیزدهم از موطا روایت یحیی بن یحیی تمیمی ست در باب ماجاء فی
اسماء النبی صلی الله علیه وسلم میگوید و این باب آخر ابواب موطا اوست که بدان تمام
شده مالک عن شهاب عن محمد بن جبیر بن مطعم ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی
الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب نسخه
چهاردهم از موطا روایت ابو حذافه سهمی ست و نام او احمد بن اسمعیل ست و او آخر
اصحاب امام مالک باعتبار وفات در بغداد مرده ست روز عید الفطر در سال دو صد و پنجاه

ونه لیکن ورشد الفاظ چندان معتبر نبود لهذا دارقطنی او را تضعیف میکرد ومیگفت که بعض مردم احادیث دیگر را خارج از موطا در موطا داخل کرده بروی خواندند واو متنبه نشد وخطیب گفته است که وی اصلا دروغ نمیگفت لیکن بسبب سادگی وغفلت درین ورطه می افتاد برقانی که شاگرد دارقطنی ست گفته است که من از دارقطنی پرسیدم که بخاطر من میرسد که کتابی که در وی فقط احادیث صحیحه باشد جمع کنم روایت ابوحذافه را هم درج نمایم گفت چه باک ست اما ابن عدی گفته است که ابوحذافه از امام مالک سخنان بی اصل وباطل روایت میکند اعتبار نباید کرد وغالبا سبب این قباحت آن ست که او مرد مغفل بود مردم او را فریب میدادند واحادیث دیگر را که غیر معتبر بود در موطا درج کرده پیش او میخواندند واو آنها را باور میداشت نه آنکه خود دروغ بگوید چنانچه دارقطنی در حال او باین معنی تصریح کرده واو در اصل قریشی بود از بنی سهم که یکی از شعبهای قریش ست ودر مدینه ساکن بود وآخرها در بغداد سکونت اختیار نمود وقریب صد سال عمر یافت **نسخهٔ پانزدهم** از موطا روایت سوید بن سعید واز متفردات او اینحدیث ست مالک عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا کنیت او ابومحمد سوید بن سعید الهروی ست واو را حدثانی نیز گویند مسلم وابن ماجه از وی روایت دارند واو را معتبر شمارند ابوالقاسم بغوی گفته است که او از حفاظ بود امام احمد بن حنبل در بعضی امور بروی گرفت میکردند ومحققین انصاف گفته اند که او چون از نوشته خود روایت میکرد باحتیاط میکرد وچون از یاد خود املا میکرد خطا می نمود ودر آخرها بسبب کبر سن وشیخوخیت وضعف بصارت وخلل حافظه قابل اعتماد نمانده بود ودر احادیث او منکرات بسیار یافته اند اما مسلم آن مناکیر را دور کرده واز اصول معتبره او فائده ها گرفته در شوال سنه چهل بعد المائتین وفات او ست رحمه الله **نسخهٔ شانزدهم** از موطا روایت امام محمد بن الحسن الشیبانی ست وامام مذکور بجهة شهرت وکثرت احوال نویسان محتاج تعریف وتوصیف نیست موطا خود را بحدیث ختم نموده اخبرنا مالک عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلوة العصر الی مغرب الشمس وانما

مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين تعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين قال فغضب اليهود والنصارى وقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال فانه فضلي اوتيه من اشاء ثم قال محمد هذا الحديث يدل على ان تاخير العصر افضل من تعجيلها الا ترى انه جعل ما بين الظهر الى العصر اكثر مما بين العصر الى المغرب في هذا الحديث ومن عجل العصر كان ما بين الظهر الى العصر اقل مما بين العصر الى المغرب فهذا يدل على ان تاخير العصر افضل من تعجيلها ما دامت الشمس بيضاء نقية لم تخالطها صفرة وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله تعالى انتهى راقم الحروف گوید آنچه امام محمد ازین حدیث استنباط کرده اند صحیح است ومدلول حدیث همین قدر است که ما بین صلوة العصر الی مغرب الشمس کمتر از ما بین نصف النهار الی صلوة العصر میباید تا قلت عمل وکثرت عطا که مقصود از تشبیه است درست گردد وهمین معنی بدون تاخیر عصر از اول وقت آن متحقق نمی شود اما آنچه از بعضی فقها منقول است که باین حدیث تمسک کرده اند در آنکه وقت عصر از ما بعد المثلین شروع میشود وقبل از ان وقت ظهر است پس دلالت حدیث بر آن ممنوع است آری اگر لفظ ما بین وقت العصر الی الغروب می بود گنجایش این استدلال می شد لفظ حدیث ما بین صلوة العصر الی مغرب الشمس است وظاهر است که صلوة العصر در اول وقت متحقق نمی شود تا مدعا حاصل گردد ومدار تشبیه بر مقاله ما بین نماز عصر است بر وفق آنچه معمول آنجناب بود تا وقت غروب وآن کمتر از ما بین ظهر وعصر می شد گو از ابتدای وقت عصر تا غروب مساوی آن باشد واگر کسے را بخاطر رسد که تشبیه برای تفهیم است ودرین صورت تخییل لازم آید زیرا که صلوة عصر را تعین نیست هر کسی در وقتی از اوقات متسعه می خواند بخلاف وقت عصر که فی نفسه متعین است گوئیم تشبیه برای تفهیم مخاطبین است ومخاطبین وقت متعارف نماز آن جناب را می شناختند پس نسبت بایشان بوجه حسن تفهیم متحقق شد ودیگران بابلاغ از ایشان همین واضح شد وتفهیم متحقق شد نظیر مش آنکه حضرت عائشه در بیان وقت معمول نماز عصر

آنجناب فرمودہ ست کان یصلی العصر والشمس فی حجرتها لم یظهر ای فیئی بعد و معلوم ست که این بیان و تفسیر غیر از کسانی را که آن حجرہ مبارک را دیدہ باشند و بودن آفتاب را در آن حجرہ و ظهور سایہ را در آن مقایسہ کردہ باشند فائدہ نمیکند کذا افاد و نیز باید دانست که آنچه در کلام امام واقع شدہ کہ و من عجل العصر کان ما بین الظهر الی العصر اقل مما بین العصر الی المغرب بظاهر مخدوش ست زیرا که موافق قواعد ظلال انقضاء مثل وقتی می شود کہ ربع النہار باقی میماند در اکثر بلدان پس وقتین مساوی باشند نه زیادہ و کم و میتوان توجیه کرد که مراد امام از ما بین الظهر ما بین وقت المتعارف للصلوٰۃ ست یعنی از ابتدائی وقت متاخر خصوصاً در ایام صیف که ابراد آن مستحب ست واللہ اعلم و این نسخه موطا را ملا علی قاری از متاخرین شرح کردہ اند و هو مروج و مشهور فی هذه الدیار و از متعلقات موطا دیگر دو کتاب ست از تصانیف ابن عبد البر نام یک کتاب التقصی لما فی الموطا من الاحادیث ست در آنجا احادیث موطا را استیفا نمودہ ست و تقصی بقاف بعد التاء الفوقیة بمعنی در رفتن ست و مراد مبالغه ست در جمع احادیث موطا از نسخ آن و نام دوم کتاب الاستذکار لمذاهب علماء الامصار فیما تضمنه الموطا من معانی الرای و الآثار و مقاصد این هر دو کتاب از نامهای ایشان ظاهر میشود حاجت بیان نیست و اینکتاب اخیر بسیار رائج و متعارف ست و کتاب اول نیز یافته میشود و مشارق قاضی عیاض شرح صحیحین و موطاست و امام نووی که نام او عبد الملک مروان بن علیست نیز بر موطا شرحی مسمی بکشف المغطی دارد بسیار مفید و نافع و در دیار مغرب مشهور ست و از متاخرین شیخ جلال الدین سیوطی نیز شرحی دارد مسمی بتنویر الحوالک فی شرح موطا مالک درین دیار بسیار یافته میشود و حضرت شیخنا و قدوتنا فی کل العلوم و الامور شیخ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز دو شرح نوشته بر احادیث و آثار موطا بروایت یحیی بن یحیی لیثی و اقوال امام مالک و بعضی بلاغیات ایشان را حذف فرمودہ اول کخیلی دقیق و مجتهدانه است بزبان فارسی نام او مصفی فی احادیث الموطا و دوم که مختصر ست و در آن اکتفا بر بیان مذاهب فقهاء حنفیه و شافعیه نمودہ اند و قدری ضروری از شرح غریب و ضبط مشکل هم اضافه نمودہ مسمی بمسوی من حدیث الموطا و راقم الحروف این شرح از ایشان بضبط و اتقان شنیدہ ست **فائدہ** مهمه باید دانست که از تصانیف ائمه اربعه رحمهم اللہ در علم حدیث

امروز در دست مردم غیر از موطا چیزی نیست و مسانید ائمهٔ دیگر که در عالم مشهور است خود ایشان به تصنیف
آن نپرداخته اند بلکه دیگران بعد ایشان آمده مرویات ایشان را جمع نموده اند و مسند فلانی
مسمی کرده و بر هر عاقل پوشیده نمی ماند که مرویات شخص از هر رطب و یابس مجموع و مخلوط می باشد تا
وقتیکه خود آن شخص که اعتقاد زیرکی و فضیلت او داریم آن مخلوط را تمیز نکند و بارها بنظر امعان
وتعمق مطالعه نماید و شاگردان خود را التعلیم نکند محل اعتماد چه قسم تواند بود و تفصیل این اجمال آنکه مسند حضرت
امام اعظم که بالفعل مشهور است تالیف قاضی القضاة ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی است که در
سنه ششصد و هفتاد و چهار آن را جمع ساخته مسانید امام اعظم را که علمای سابق پرداخته بودند
درین مسند جمع کرده بزعم خود هیچ چیزی را از مرویات امام اعظم ترک نکرده و قبل از وی
هرچند مسانید بسیار برای مرویات امام اعظم ساخته بودند چنانچه خودش در خطبه این مسند نام آنها
و مصنفین آنها و سند خود بآن مصنفین بیان نموده اما بیشتر رایج و مشهور دو مسند بود و تا حال موجود
و متداول است اول مسند حافظ الحدیث محمد بن یعقوب الحارثی دوم مسند حافظ الوقت حسین
بن محمد بن خسرو رحمة الله علیه چنانچه اجازت این هر سه مسند براقم الحروف نیز از شیوخ خود رسیده
پس این مسند را نسبت بحضرت امام اعظم کردن از آن باب است که مسند ابی بکر را مثلاً از مسند
امام احمد نسبت بحضرت ابوبکر صدیق نمائیم و از تصانیف ایشان انگاریم و این مغلطه بیش نیست
مسند حضرت امام شافعی عبارت است از احادیث مرفوعه که امام شافعی آنرا بحضور
شاگردان خود بسند بیان میفرمود و روایت مینمود و آنچه ازین احادیث در مسموعات ابو العباس
محمد بن یعقوب الاصم از ربیع بن سلیمان در ضمن کتاب الام و مبسوط واقع شده بود آن را یک
جا جمع نموده مسند امام شافعی نام کرده و ربیع بن سلیمان بیواسطه شاگرد امام شافعی است و همه
احادیث را از امام شافعی شنیده مگر چهار حدیث از جزو اول که بواسطه بویطی از امام شافعی روایت
میکند و جامع و ملتقط آن احادیث شخصی از نیشاپور است که او را ابو جعفر محمد بن مطر گویند و از
ابواب ام و مبسوط آن احادیث را التقاط کرده جدا نوشته و چون اینهمه بفرموده ابو العباس
اصم بود مؤلف مسند شافعی او را انگارند و بعضی گویند که خود ابو العباس انتخاب آن حدیث کرده
است محمد بن مطر کاتب محض بود بهر حال آن مسند نه بر مسانید ترتیب یافته است و نه بر ابواب

بلکه کیف ما اتفق التقاط نموده جدا نوشته است و لهذا تکرار بسیار در اکثر مواضع در ان یافته میشود
و اول آن مسند این حدیث است قال الامام الشافعی فیما اخرج من کتاب الوضوء یعنی
من کتاب الام اخبرنا مالک عن صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمة رجل من آل
الازرق ان المغیرة ابن ابی بردة وهو من بنی عبد الدار اخبره انه سمع ابا هریرة
یقول سأل رجل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انا نرکب البحر و
نحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم هو الطهور ماؤه والحل میتته مسند امام احمد بن حنبل هر چند تصنیف
و تسوید خود آن امام عالی مقام است لیکن در وی زیادات بسیار از پسر ایشان عبد الله است و بعضی
از زیادات ابوبکر قطیعی که راوی آن کتاب از پسر ایشان است نیز است و آن کتاب مستطاب مشتمل
است بر هژده مسند اول مسند عشره مبشره است و امثاله دوم مسند اهل بیت نبوی علیهم السلام سیوم مسند
ابن مسعود چهارم مسند ابن عمر پنجم مسند عبد الله بن عمرو بن العاص و ابی رمثة ششم مسند حضرت
عباس و پسران بزرگوار ایشان هفتم مسند عبد الله بن عباس هشتم مسند ابی هریره نهم مسند
انس بن مالک خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم دهم مسند ابی سعید خدری یازدهم مسند جابر بن
عبد الله انصاری دوازدهم مسند مکیان سیزدهم مسند مدنیان چهاردهم مسند کوفیان
پانزدهم مسند بصریان شانزدهم مسند شامیان هفدهم مسند انصار هژدهم مسند
عائشه مع مسند النساء و تمام کتاب را بر یکصد و هفتاد و دو جزو تقسیم نموده اند و صاحب این تجزیه حسن
بن علی مذهب است که از قطیعی روایت آن کتاب میکند و امام احمد این کتاب بطریق بیاض جمع میکرد و ترتیب
و تهذیب آن از آن امام بوقوع نیامده بلکه بعد از وی پسر او عبد الله به ترتیب آن پرداخته لیکن در آنجا
خطاهای بسیار کرده مدنیان را در شامیان درج کرده و بالعکس چنانچه حفاظ متقنین بران تنبیه
کرده اند و بعضی از محدثان اصفهان آنرا به ترتیب ابواب مرتب کرده اند اما آن نسخه دیده نشده
و حافظ ناصر الدین بن زریق نیز آنرا به ابواب مرتب ساخته بود لیکن آن نسخه هم در حادثه تیمور که بر
دمشق واقع شده مفقود گشت و حافظ ابوبکر بن محب الدین آنرا بر معجم حروف ترتیب داده لیکن بعض اسمای
مقلین محفظ و حافظ ابو الحسن هیثمی احادیثی را که در مسند امام احمد زاید بر احادیث صحاح سته است جدا کرده

برابواب مرتبه ساخته در اینجا باید دانست که قطیعی بصیغهٔ تصغیر نیست بلکه بفتح قاف وکسر طاء است و آن
نسبت بقطیعه است که نام هفت محله است در بغداد و در قاموس میگوید القطیعة کشریفة محال ب
بغداد اقطعها المنصور اناسا من اعیان دولته لیعمروها ویسکنوها بعد ازان همه آن محال را شمرده می
گوید منها قطیعة الدقیق ومنها احمد بن جعفر بن حمدان المحدث راقم الحروف میگوید همین است ابوبکر
قطیعی و تفسیر قطیعه در لغت هندی کتره است و امام احمد بن حنبل را اورا این مسند که فرصت تبییض
و ترتیب و تهذیب آن نیافته مصنفات دیگر است از انجمله تفسیریست بسیار مبسوط و کتاب الزهد و کتاب
الناسخ والمنسوخ و کتاب المناسک الکبیر و کتاب المناسک الصغیر و کتاب حدیث شعبه
و اورا تصنیفی است در فضائل صحابه و اورا تصنیفی است در فضائل ابوبکر و تصنیفی دیگر در فضائل حسنین
و کتابی است در تاریخ و کتاب الاشربه نیز از مصنفات اوست لیکن اینهمه تصانیف او در اصول مذهب
و ماخذ آن واقع شده مثل موطا بلکه از قبیل فوائد دینیه است که سائر محدثین در آن با وی شرکت بلکه
تفوق دارند والله اعلم و مسند امام احمد مشهور آنست که در اصل سی هزار است و بازیادات پسر
ایشان عبدالله چهل هزار حدیث است اما بعضی از محدثین از بعضی ثقات و شیوخ خود نقل کرده اند که همگی
سی هزار حدیث است والله اعلم و ممکن است تطبیق باسقاط مکرر و شمار آن پس هر دو قول صحیح باشند
و در اینجا باید دانست که نزد محدثین هرگاه که صحابی مختلف شد حدیث دیگر گشت گو الفاظ و معنی و قصه متحد
باشد بر خلاف عرف فقها که نزد ایشان اعتبار معنی است فقط تا وقتیکه اصل معنی واحد است حدیث
واحد است بلکه خصوصیات زائده بر اصل معنی نیز نزد ایشان دخل ندارد و محط فائده و ماخذ حکم را می بینند
والحق نظر ایشان که استنباط است همین را اقتضا میکند و امام احمد چون از مسوده این مسند فارغ
شد همه اولاد خود را جمع کرده بر ایشان خواند و گفت اینکتابیست که من آنرا جمع کرده ام و چیده ام
ازین هفتصد و پنجاه هزار حدیث یعنی طرق پس اگر مسلمانان را اختلافی واقع شود در حدیثی از احادیث
پیغمبر علیه السلام باید که باین کتاب رجوع آرند پس اگر در اینکتاب اصل وی بیابند فبها والا نامعتبر است سند
راقم حروف گوید مراد ایشان همان احادیث است که بدرجه شهرت یا تواتر معنی رسیده اند والا احادیث
صحیحه مشهوره بسیار است که در مسند ایشان نیست و اول مسند امام احمد مسند ابی بکر صدیق است و اول احادیث
آن حدیث ابی بکر صدیق است که ایشان در خلافت خود بالای منبر برآمدند بعد از حمد و ثنای

اسے فرمودند که ای مردمان شما این آیت را می خوانید یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ
مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ و معنی این چنین میفهمید که ای مسلمانان شما فکر جانهای خود کنید اگر شما راه یاب
شدید از گمراهی گمراهان شما را چه ضررست پس امر معروف و نهی از منکر ضرور نمیدانید حال آنکه من
از حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم چنین شنیده ام که اگر مردم بامر غیر مشروع سکوت
نمایند و تغییر و تبدیل آن نکنند خوف آنست که حقتعالی بعقوبت گرفتار سازد هم گنهگار را و هم سکوت
کنندگان را زیرا که اینها نیز بترک وعظ و نصیحت و تغییر نامشروع گنهگار شدند پس معنی آیت چنین است که شما
فکر جانهای خود کنید یعنی آنچه بر ذمه شماست از واجبات بجا آورید و منجمله آن امر معروف و نهی عن
المنکر نیز هست و بعد از ان شما که از طرف خود سعی کردید و مردم باز نمانند در آن صورت بی اندیشه
شدید و شما را از معصیت آنها ضرری نخواهد شد و در عقوبت گرفتار نخواهید گشت مسند ابو داؤد
الطیالسی و اول سند او مسند ابی بکر هست و اول آن این حدیث است حدثنا شعبة قال
اخبرنی عثمان بن المغیرة قال سمعت علی بن ربیعة الاسدی یحدث عن اسماء
او ابن اسماء الفزاری قال سمعت علیا رض یقول اذا سمعت من رسول الله صلی
الله علیه وسلم حدیثا ینفعنی الله بما شاء الله ان ینفعنی به قال علی حدثنی ابو بکر
وصدق ابو بکر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من عبد یذنب ذنبا
ثم یتوضأ و یصلی رکعتین ثم استغفر الله الا غفر الله له ثم تلی هذه الایة
وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ الایة الاخری وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا
اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ انتهی نام او سلیمان بن داود بن الجارود طیالسی است و در اصل از شهر
فارس بود و آخرها سکونت بصره اختیار نمود از محدثان آنجا مثل شعبه و هشام دستوائی و ابن
عون و غیرهم روایات بسیار دارد و احادیث طویله را نیک محفوظ میداشت و درین صنعت
در اهل زمان خود معروف و مشهور بود از هزار شیخ اخذ علم حدیث نموده و مردم بسیار از وی
روایت کردند و منتفع شدند و گویند آنچه از وی نوشته اند در شمار چهل هزار حدیث رسیده یعنی
طریق حدیث و آثار موقوفات در سنه دو صد و چهار وفات یافت و هشتاد سال عمر داشت یحیی
بن معین و ابن المدینی و فلاس و وکیع و دیگر علماء رجال اور التعدیل و توثیق مفرط نموده اند

والحق ہمین قسم مردی بود این ابوداؤد نہ آن ابوداؤد ست کہ سنن او یکی از صحاح ستہ است بلکہ این
مقدم ست بروی بزمان بسیار چنانچہ از تاریخ وفات او ظاہر گشت اصحاب صحاح ست غالبا از وی
بیک واسطہ روایت میکنند مسند عبد بن حمید بن نصر الکشی اول آن نیز مسند ابی بکر ست
واول مسند ابی بکر این حدیث ست اخبرنا یزید بن ھارون قال اخبرنا اسمعیل بن خالد
عن قیس بن ابی حازم عن ابی بکر الصدیق قال انکم تقراؤن ھذہ
الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم
یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب در قاموس میگوید در باب شین معجمہ
الکش بالفتح قریۃ بجرجان ودر سین مہملہ می گوید الکس بالکسر والفتح بلد قریب سمرقند ولا یقال بالشین
المعجمۃ فانہا سنذکر کنیت ابو محمد ونام او عبد الحمید بن حمید بن نصر ست مردم تخفیف کردند وبعبد
اکتفا نمودند عبد بن حمید مشہور شد از سر دو صد سال ہجری از وطن خود رحلت نمود وشوق طلب
علم حدیث اورا در جوانی پیدا گشت از یزید بن ہارون وعبد الرزاق ومحمد بن بشیر ودیگر ائمہ
فن حدیث استفادہ نمود مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح وترمذی رحمہ اللہ ودیگر محدثین از وی روایات
بسیار دارند وبخاری رحمہ اللہ بطریق تعلیق از وی در دلائل النبوۃ از صحیح خود روایت دارد ونام
او عبد الحمید گفتہ از این ائمہ متقن بود وجنیلے ثقہ ومعتبر در سنہ دو صد وچہل ونہ رحلت
او ست واز تصانیف وی یکی این مسند ست کہ اورا مسند کبیر گویند بجہت آنکہ از این مسند انتخابی
کردہ مسند صغیر درست کردہ اند ودوم تفسیر یست کہ متداول ست ومشہور در دیار عرب ودیگر
تصانیف نیز دارد مسند حارث بن ابی اسامہ باید دانست کہ در اصطلاح محدثین اگر کتابی را
مرتب بر ابواب فقہ نمایند از ایمان وطہارت وصلوۃ وصوم الی آخرہ سنن گویند واگر بر صحابہ ترتیب
دہند مثلا روایات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جدا نویسند وروایات عمر بن الخطاب جدا وعلی
ہذا القیاس آنرا مسند نامند واگر بر شیوخ خود ترتیب دہند مثلا احادیثی کہ از احمد نام شنیدہ باشند
جدا نویسند واز محمد نام جدا وعلی ہذا القیاس آنرا معجم خوانند وبعضے کتب بر خلاف این اصطلاح
مسند مشہور شدہ چنانچہ مسند دارمی واین مسند یعنی مسند حارث بن ابی اسامہ زیرا کہ مسند

مسند دارمی بر ابواب مرتب ست و این مسند بر شیوخ ست اما مرتب ہاست چنانچہ اول مسند او مسند
یزید بن ہارون ست میگوید اخبرنا یزید بن ہارون حدثنا زکریا بن ابی زائدۃ عن
الشعبی عن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان
کسی ست کہ مسلمان دیگر از دست و زبان او سالم مانند یعنی کسے را بدست و زبان ایذا نرساند و بد
نگویند و کنیت او نیز ابو محمد ست و ابن ابی اسامۃ او را نسبت بجد گویند و نام پدر او محمد ست و
نام او ابو اسامۃ داہر ست و از قبیلہ بنی تمیم ست از ساکنان بغداد ست از یزید بن ہارون و
روح بن عبادہ و علی بن عاصم و واقدی و دیگر علمای حدیث اخذ این علم کردہ مردم معتبر را در
استفادہ از وی و تلمذ از وی تردد بود زیرا کہ وی بر روایت حدیث زر میگرفت و اجرت میخواست
اما ابو حاتم و ابن حبان و ابراہیم حربی و دار قطنی و دیگر محققین این شان یعنی احوال رجال
او را توثیق نمودہ اند و صدوق دانستہ و زر گرفتن او بر روایت حدیث از ان بود کہ مرد فقیر
و عیالدار بود و دختران بے شوہر در خانہ داشت میگفت کہ من شش دختر دارم کہ کلان ترین آنہا
ہفتاد و ہفت سالہ و خوردترین آنہا شصت و سہ سالہ است و ہیچ یک را کد خدا نکردہ ام کہ اسباب
تزویج میسر نشد و نیز ابا عیار را از دواج دہم و اگر خواستگاری آمد فقیر بود نخواستم کہ بسبب آمدن
آن داماد عیال بسیار زیادہ شود و بار او را بر دارم و بجہت کمال فقر و سیم برای آنکہ موت نصب العین
باشد لکن خود را درست ساختہ بر میخی کہ در دیوار مسکن او بود معلق میداشت و برقانی چون از
دار قطنی پرسید کہ حارث او را در صحاح داخل کنم فرمود البتہ داخل کن او نود و ہفت سال
عمر یافت و در سال دو صد و ہشتاد و دو ہجری رحلت نمودہ روز وفات او روز عرفہ بود مسند
بزار و آن را مسند کبیر نیز گویند اول آن مسند ابی بکر ست و اول مسند ابی بکر ما رواہ عمر
عن ابی بکر اول آن این حدیث ست حدثنا سلمۃ بن شبیب قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا
معمر عن الزہری عن سالم عن عبد اللہ بن عمر عن عمر ح وحدثنا الحکم بن
نافع ابو الیمان قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن الزہری قال حدثنی سالم بن
عبد اللہ انہ سمع اباہ عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال
لما تایمت حفصۃ من خنیس بن حذافۃ السہمی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ

بے شوہر ۱۲

علیہ وسلم قد شہد بدراً فتوفی بالمدینۃ قال عمر فلقیت عثمان بن عفان فعرضت
علیہ حفصۃ ان شئت انکحتک حفصۃ بنت عمر فقال سانظر فی امری
فلبثت لیالی ثم لقینی فقال انی لا ارید ان تزوج فی یومی ھذا فلقیت ابا بکر
فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ بنت عمر فصمت ابا بکر فلم یرجع الی شیئا
فکنت اوجد منی علی عثمان فلبثت لیالی ثم خطب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فانکحتھا ایاہ فلقینی ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ فلم ارجع الیک
شیئا قلت نعم قال فانہ لم یمنعنی ان ارجع الیک فیما عرضت علی الا انی قد کنت
علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرھا فلم اکن لافشی سر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکھا قبلتھا او نکحتھا **کنیت** او ابو بکر ونام او احمد
بن عمرو بن عبد الخالق ست و بزار بتقدیم زای معجمہ بر رای مہملہ کسی را گویند کہ تخم فروشی کند و آن کسر
را در لغت ہندی پنساری نامند و او از اہل بصرہ ست و این مسند کبیر او معلل ست یعنی اسباب خفیہ
قادحہ در صحت حدیث نیز بیان میکند و این قسم کتاب را در عرف معلل گویند مثلاً بعد از روایت
حدیث حضرت علی از حضرت ابو بکر میگوید و اسماء بن الحکم مجہول لم یحدث بغیر ہذا الحدیث یعنی
حدیث علی عن ابی بکر ما من مسلم یتوضأ فیحسن الوضوء الحدیث و علی ہذا القیاس از ہدبہ بن خالد
کہ شیخ بخاری و مسلم است و ہمچنین از عبد الاعلی بن حماد و حسن بن علی بن راشد و عبد اللہ
بن معویۃ جمحی اخذ علم حدیث نمودہ ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقی بن قانع و دیگر محدثین عمدہ
شاگردان اویند و در آخر عمر خود رحلت نمودہ ست برای تعلم علم و نشر احادیثی کہ نزد خود داشت
بود بر عکس آنچہ متعارف بود کہ در ایام شباب تحصیل برای استفادہ و تعلم رحلت میکردند
و در اصبہان و در شام مدتہا باین نیت صالحہ اقامت نمود و خلقی کثیر را فیض علم حدیث داد
دارقطنی ذکر او کردہ و ثنا او بیان نمودہ بعد از ان می گوید کہ در روایت خطا ہم وارد
و بیشتر اعتماد بر حفظ و یاد خود میکرد و نسخہ صحیحہ را نمی دید باین جہت اکثر خطا ہا واقع می
شد و در شام در بلدہ رملہ وفات یافتہ در سال دو صد و نود و دو **مسند ابی یعلی** موصلی
و آن جامع ست بترتیب ابواب صحابہ اول او کتاب الایمان ست و در ان میگوید فی احادیث

الایمان من شعب ابی بکر و علی هذا القیاس و تمام آن مسند را بهمین نحو ذکر کرده اند قال فی اول المسند
حدثنا سلمة بن شبیب قال حدثنا هشیم قال حدثنا کوثر قال حدثنا حکیم عن نافع عن ابن عمر عن
عن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه قال قلت یا رسول الله ما نجاة هذا الامر الذی
نحن فیه قال من شهد ان لا اله الا الله فهو له نجاة و ابویعلی معجمی هم دارد بر ترتیب شیوخ
خود و قاعده محدثین ست که مسمی محمد و احمد را مقدم میکنند و بعد ازان بر ترتیب حروف ذکر اسما شیوخ
در روایات ایشان مینمایند چنانچه ابویعلی در اول معجم میگوید حدثنا محمد بن المنهال قال حدثنا
یزید بن زریع قال حدثنا عمارة بن ابی حفصة عن عکرمة عن عائشة رض قالت قلت
یا رسول الله اخبرنی عن ابن عمر بن جدعان قال النبی صلی الله علیه وسلم وما
کان قالت کان ینحر الکوماء و یکرم الجار و یقری الضیف و یصدق الحدیث و یوفی
بالذمة و یصل الرحم و یفک العانی و یطعم الطعام و یودی الامانة قال هل قال یوما
واحدا اللهم اعوذ بک من نار جهنم قالت لا قال فلا اذا و ابویعلی از محدثان جزیره ست نام
او احمد بن علی بن المثنی بن یحیی بن عیسی بن هلال تمیمی موصلی ست شاگرد علی بن الجعد و یحیی بن معین
و دیگر محدثین عمده ست و ابن حبان و ابو حاتم و ابوبکر اسماعیلی شاگردان اویند مردم را در صدق و دیانت
و امانت و حلم و تقوی و دیگر صفات محموده و اعتقاد عظیم بود روزی که وفات یافت بازارهای
موصل بند شده اند و مردم گریان و سوزان بر جنازه او جمع آمدند و در تصنیف و ترویج علم نیت صالحه
داشت محض حسبة لله مشغول تعلیم علم حدیث میبود و او را ثلاثیات نیز هست که درمیان او و آن
سرور سه واسطه می باشد ابن حبان در ثقات ذکر کرده و حافظ اسماعیل محمد بن الفضل گفته است که مس
سانید بسیار خواندم مثل مسند عدنی و مسند ابن منیع و غیر ذلک لیکن همه مسانید را مثل انهار
یافتم و مسند ابویعلی را مثل دریای زخار در سال دو صد و بست متولد شد و پانزده ساله بود که بشوق
طلب علم حدیث ارتحال کرد و عمر طویل یافت در سنه سیصد و هفت وفات اوست **صحیح ابو عوانة**
و آن مستخرج ست بر صحیح مسلم و مستخرج در اصطلاح محدثین عبارت از کتابیست که برای اثبات
احادیث کتاب دیگر نویسند و ترتیب متون و طرق اسناد همان کتاب را ملحوظ دارند و سند خود
را بوجهی که مصنف آن کتاب درمیان نماند تا شیخ آن مصنف یا شیخ الشیخ آن و هلم جرا بیان نمایند

ف مستخرج کتابی ست که برای اثبات کتاب دیگر باشد پس صحیح ابی عوانة — مستخرج صحیح مسلم ست ۱۲

چون از طریق دیگر نیز مثل آن ثابت شود وثوق واعتماد بر روایت آن مصنف قوت گیرد لیکن این
مستخرج را صحیح از آن نامند که طرق دیگر در اسانید زائد کرده و در از طرق واسانید مسلم وقدری قلیل
از متون نیز زائد کرده پس گویا کتاب مستقل شد و ذهبی از آن صحیح کتابی چیده جدا ساخته مشهور
بمنتقی الذهبی و آن دو صد و سی حدیث است در اول صحیح ابو عوانة این خطبه واقع شده است قال
الحافظ ابو عوانة الحمد لله فتح کل مقال وامام کل رغبة وسؤال لعبد فان یوسف بن سعید بن مسلم المصیصی
ومحمد بن ابراهیم الطرطوسی وابا العباس الغزی والعباس بن محمد حدثونا قالوا حدثنا عبید الله بن موسی
قال اخبرنا الاوزاعی عن قرة بن عبد الرحمن عن الزهری رحمه الله عن ابی سلمة رضی الله عنه عن ابی هریرة
رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل امر ذی بال لم یبدأ فیه بالحمد فهو اقطع
حدثنی یزید بن عبد الصمد الدمشقی و سعید بن محمد قالا حدثنا هشام بن عمار قال حدثنا عبد الحمید عن الاوزاعی
باسناد مثله سمعت بعض اصحابنا یبدل هذا التحمید فقال الحمد لله الذی ابتدأ الخلق بنعمائه وتعهدهم
بحسن بلائه فوقف کل امرئ منهم فی حیاته علی طلب ما یحتاج الیه من غذائه وسکن له
من یکلؤه الی استغنائه ثم احتج علی من بلغ منهم بالائه واعذر الیهم بانبیائه
فشرح صدر من احب من اولیائه وطبع علی قلب من لم یرد ارشاده من اعدائه
الذی لم یزل بصفاته واسمائه الذی لا یشتمل علیه زمان ولا یحیط به مکان فخلق
الاماکن والازمان ثم استوی الی السماء وهی دخان فقال لها وللارض ائتیا
طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین فقدرها احسن تقدیر واخترعها من غیر نظیر
لم یرفعها بعمد ولم یستعن علیها باحد زینها للناظرین وجعل فیها رجوما للشیاطین
فتبارک الله احسن الخالقین وتعالی ان یطلبوه فی وصفه آراء المتکلمین و
ان یحکم فی دینه اهواء المتقولین فجعل القرآن اماما للمتقین وهدی للمؤمنین
وملجأ للمتنازعین وحاکما بین المختلفین ودعا اولیاءه المؤمنین الی اتباع تنزیله
وامر عباده عند التنازع فی تأویله بالرجوع الی قول رسول الله صلی الله علیه
وسلم بذلک نطق محکم کتابه اذ یقول جل ثناؤه یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله
واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله

والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر ذلك خير واحسن تاويلا ۝

احمد حمد ابلغ حمدا انتهى نام ابو عوانہ یعقوب بن اسحق بن یزید ست و از مردم اسفرائن

است و آخر ها سکونت به نیشاپور اختیار نمودہ و در خراسان و عراق و یمن و حجاز و شام و جزیرہ

و فارس و اصفہان و مصر و ثغور گردید و از علماء ہر دیار جمع حدیث کردہ و در مذہب شافعی بود و مذہب

شافعی را اول کسی کہ در اسفرائن آورد و رواج داد او ست در فقہ شاگرد مزنی و ربیع بود کہ از اجلہ

اصحاب شافعی اند و او در حدیث شاگرد مسلم بن الحجاج و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن یحیے ذہلی ست

و طبرانی و اسمعیلی و ابو علے نیشاپوری و دیگر محدثین عمدہ شاگردان اویند حاکم در حق او گفتہ کان

ابو عوانہ من علماء الحدیث و اثباتہم سمعت ابنہ محمدا یقول توفی سنتہ عشرۃ و ثلثمائۃ صحیح

اسمعیلی و آن مستخرج ست بر صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ و شیخ السنتہ ابو الفضل ابن حجر

او را انتخابے کردہ تعلیقات بخاری را کہ اسماعیلی وصل آنہا نمودہ جدا نوشتہ اند و آن را

منتقے ابن حجر گویند و از عوالی اسماعیلی درین مستخرج اینحدیث ست و عوالے در اصطلاح محدثین

آن احادیث را گویند کہ صاحب کتاب را بنسبت بصاحب کتاب دیگر یا بنسبت بسائر روایات

خود ش علو اسناد در ان واقع شود و وسائط فیما بینہ و بین الرسول کمتر شوند و این علو مطلوب ست

و اگر بنسبت بیکی از شیوخ و ائمہ قلت وسائط حاصل شود علو نسبے نامند قال الاسمعیلی فی حدیث

من کذب علی اخبرنا ابو خلیفۃ قال حدثنا عبد الوارث عن عبد العزیز بن جبیب

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال ما منعنی ان احدثکم حدیثا کثیرا

الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تعمد الکذب علی

فلیتبوا مقعدہ من النار و چون بخاری را و را احادیث انس غالبا چہار واسطہ میباشد و چون

اسماعیلی بسیار متاخر ست از بخاری و او را نیز ہمین در ینحدیث حاصل شد پس نہایت علو

بہم رسید و کنیت اسماعیلی ابو بکر ست و نام احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن العباس الاسماعیلی

ست در شہر جرجان امام وقت بود و در فقہ و در حدیث مردم او را مقتدی شمردند در سنۂ دو صد

و ہفتاد و ہفت بعد از وفات بخاری بیست و یکسال متولد شد و در اوائل او را شوق طلب علم

حدیث دامنگیر شد اما اہل و اقارب او بر جلت وسفر او رضا مندید ادند و او را بجا پلرسی و حیلہ ہا

از این کار باز می داشتند تا آنکه خبر موت محمد بن ایوب رازی که یکے از محدثان عمده آن وقت بود
باو رسید بمجرد شنیدن این خبر حالت او متغیر شد و در خانه خود در آمد و جامهای خود بدرید و فریاد و فغان
آغاز کرد و خاک بر سر می پاشید تمام اقارب و اہل خانه او جمع آمدند و از سبب این پرسیدند
گفت شما از رفتن نداد ید تا آنکه ہیچ کس ازین عالم انتقال کرد و من از علم او محروم ماندم اقارب
چون حال او برین منوال دیدند او را تسلی دادند و گفتند حالا نیز علماء بسیار در قید حیات اند ہر
طرف که خواہی سفر کن و از ایشان فیض حدیث بگیر و خال او را ہمراه او کرده دادند و او از وطن خود
ارتحال نموده اول در شہر نسا نزد ابو الحسن بن سفیان رسید و از آنجا به بغداد و کوفه و آمد
و بصره و آنجا از موصل و جزیره و دیگر بلاد اسلام سفر گزید و از ابو یعلی و عبدان و ابو خلیفه
جمحی و محمد بن عثمان بن ابی شیبه و شیخ زاہد محمد بن عثمان سقاری و ابراہیم بن زہیر حلوانی
و فریابی و دیگر محدثین عمده استفاده کرد و جامع شد در میان فقه و حدیث و ریاست دین و دنیا
تا آنکه بعضے از محدثین عمده گفته اند که او را لائق بود که مذہب مستقل در سنن تصنیف میکرد
زیرا که او بدرجه اجتہاد رسیده بود و کتب بسیار یاد می داشت و علم وافر و ذہن سلیم او را نصیب
شده بود نه آنکه تابع بخاری باشد و اسانید مرویات وی فقط بیان می نماید و راقم حروف گوید
و را این مستخرج او را تصانیف دیگر ہم ہست معجم دارد و مسند کبیر بسیار کلان قریب صد جلد
اما آن مسند مشہور نگشته وفات او غره صفر سال سه صد و ہفتاد و یک بوده ست صحیح ابن
حبان که او را التقاسیم والانواع نیز نامند و ترتیب آن ترتیب مخترع ست که نه بر ابواب ست و نه بر
مسانید صحابه و نه بر معاجم شیوخ اول اقسام ذکر کرده ست و در آن اقسام انواع مے آرد مثلاً
میگوید النوع السادس والاربعون من القسم الثانی فی النواہی و علی ہذا القیاس
و در ینکتاب خطبه دراز نوشته بعضی فقرات آن بدل مے چسپد حمد و ثنای آن خطبه نقل کرده
میشود میگوید الحمد لله المستحق الحمد لآلائه ۔ المتوحد بعزه وکبریائه ۔ القریب
من خلقه فی اعلی علوه ۔ البعید منهم فی ادنی دنوه ۔ العلیم مکنون النجوی
۔ والمطلع علی افکار السر واخفی ۔ وما استجن تحت عناصر الثری ۔ وما جال
فی خواطر الوری ۔ الذی ابتدع الاشیاء بقدرته ۔ وذرأ الانام بمشیئته

من غير اصل عليه افتعل ✣ ولا رسم مرسوم امتثل ✣ ثم جعل العقول مسلكا لذوي الحجا ✣ وملجأ في مسالك اولي النهى ✣ وجعل اسباب الوصول ✣ الى كيفية العقول ✣ وما شق لهم من الاسماع والابصار ✣ والتكلف للبحث والاعتبار فاحكم لطيف ما دبر ✣ واتقن جميع ما قدر ✣ ثم فصل بانواع الخطاب ✣ اهل التمييز والالباب ✣ ثم اختار طائفة لصفوته ✣ وهداهم لزوم طاعته ✣ من اتباع سبيل الابرار ✣ في لزوم السنن والآثار ✣ فزين قلوبهم بالايمان ✣ و انطق السنتهم بالبيان ✣ من كشف اعلام دينه ✣ واتباع سنن نبيه صلى الله عليه وسلم بالدؤوب بالترحل والاسفار ✣ وفراق الاهل والاوطار ✣ في جميع السنن ورفض الاهواء ✣ والتفقه فيها بترك الآراء ✣ فتجرد القوم للحديث وطلبوه ✣ ورحلوا فيه وكتبوه ✣ وسالوا عنه واحكموه ✣ وذاكروا فيه ونشروه ✣ وتفقهوا فيه واصلوه ✣ وفرعوا عليه وما بذلوه ✣ وبينوا المرسل من المتصل والموقوف من المنفصل ✣ والناسخ والمنسوخ و المفسر من المجمل ✣ و المستعمل من المهمل ✣ والمختصر من المقتصى ✣ والملزوق من المتفصى والعموم والخصوص ✣ والدليل عن المنصوص ✣ والمباح من المزجور ✣ والغريب من المشهور ✣ والفرض من الارشاد ✣ والحتم من الايعاد ✣ والعدول من المجروحين ✣ والضعفاء من المتروكين وكيفية المعلول ✣ والكشف عن المجهول وما حرف عن المجدول ✣ او قلب من المنحول ✣ من مخامل التدليس ✣ وما فيه من التلبيس حتى حفظ الله بهم الدين على المسلمين وصانه عن ثلب القادحين وجعلهم عند التنازع ايمة الهدى ✣ وفي النوازل مصابيح الدجى ✣ فهم ورثة الانبياء ومأنس الاصفياء ومركز الاولياء فلله الحمد على قدره وقضائه وتفضله بعطائه وبره ونعمائه ✣ ومنه ولاه

انتهى كنيت او ابو حاتم ونام او محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد است ونسب او بزيد مناة بن تميم ميرسد پس او تميمی ست وبستی نیز گویند زیراکه در شهر بست

که در سیستان هست ساکن بود وشاگرد نسائی ست واز ابو یعلی موصلی وحسن بن سفیان وابوبکر بن خزیمه
صاحب الصحیح نیز تلمذ نموده از خراسان تا مصر سیر کرده واز هر عالم فیض گرفته سوای علم حدیث علوم دیگر
هم داشت فقه ولغت وطب ونجوم را نیک میدانست حاکم از وی اخذ کرده وشاگردی نموده وخود ابن
حبان درهمین کتاب الانواع گفته است که لعلنا کتبنا عن الفی شیخ **فائده** باید دانست که ابن حبان را
ابتلای پیش آمد که وی در بعضی کتب خود گفته النبوة العلم والعمل مردم برین حرف او انکار کردند و
نسبت بزندقه نمودند واز وی روایت حدیث وملاقات ترک کرده وبخلیفه وقت این ماجرا رسانید
وخلیفه بی تحقیق حکم بقتل او نمود تا آنکه بعض از محدثین ثقات نیز در حق او گفته اند وذلک نفس فلسفی لیکن
انصاف آن است که این کلام او چندان دور از عقائد حقه نیست چه مراد او آن نیست که نبوت کسبی است
بریاضت در علم وعمل حاصل توان کرد چنانچه مذهب فلاسفه هست بلکه غرض او آن است که نبوة را
لازم است که نفس ناطقه انسان در علم وعمل زیادتی بیّن داشته باشد بعد ازان بطریق موهبت
او را نبوت عطا می شود چنانچه در قرآن مجید اشاره بآن معنی میفرماید جائیکه فرموده است الله اعلم
حیث یجعل رسالته واعتقاد آنکه انبیاء را هیچ مرتبه در قوت علمیه وعملیه بر سائر افراد نمی باید که باشد
بطریق تحکم محض یکی را از میان افراد متساویه بنبوت سرافراز میفرمایند اصلاً از شریعت و
دین ثابت نمیشود یا مراد وی آنست که انبیاء را بعد از بخشش نبوت تفوق در هر دو جانب علم وعمل
حاصل میگردد ولهذا معصوم میباشند از خطا وگناه واینمعنی مجمع علیه جمیع اهل اسلام است وهمچو در تذکره
گفته است وهذا المحمل حسن اذ لم یرد حصر المبتدأ فی الخبر ومثله الحج عرفة فمعلوم ان
الرجل لا یصیر حاجا بمجرد الوقوف بعرفة وانما ذکر مهم الحج وفات او در سال سیصد
وپنجاه وچهار است ودوم شوال روز جمعه بوده است واز وی تصانیف بسیار مشهور ویادگار است
از آنجمله کتاب تاریخ الثقات که متداول است واکثر نقل می آرند وکتاب الضعفا نیز متداول است وعلل
حدیث الزهری وعلل حدیث مالک وما انفرد به اهل المدینة من الشامیین وما انفرد به المکیون وما انفرد
به اهل العراق وما انفرد به اهل خراسان ووادر المعجم بر ترتیب مدن وکتابی در مناقب مالک وکتابی
در مناقب شافعی وکتابیست مسمی بانواع العلوم واوصافها سه جلد دارد وکتابیست مسمی بالهدایة
الی علم السنن وورای این نیز تصانیف دارد وصحیح حاکم را در مستدرک حاکم نیز گویند مشهور و

در خطبهٔ آن کتاب چنین میگوید وقد نبغ فی عصرنا هذا جماعة
من المبتدعة یشمتون برواة الآثار بان جمیع ما یصح عندکم من الحدیث لا یبلغ عشرة
آلاف وهذه الاسانید المجموعة المشتملة علی الف جزء اقل واکثر کلها سقیمة غیر
صحیحة وقد سألنی جماعة من اعیان اهل العلم بهذه المدینة وغیرها ان
اجمع کتابا یشتمل علی الاحادیث المرویة باسانید یحتج محمد بن اسمعیل ومسلم
ابن الحجاج بمثلها اذ لا سبیل الی اخراج ما لا علة له فانهما رحمهما الله
لم یدعیا لانفسهما ذلک وقد خرج جماعة من علماء عصرهما ومن بعدهما
علیهما احادیث قد اخرجاها وهی معلولة وقد جهدت فی الذب عنهما فی
المدخل الی الصحیح بما رضیه اهل الصنعة وانا استعین الله تعالی علی اخراج
احادیث رواتها ثقات قد احتج بمثلها الشیخان رضی الله تعالی عنهما او احدهما
شرط الصحیح عند کافة فقهاء اهل الاسلام بعد از ان از کتاب الایمان تا آخر ابواب
حدیث بسیار آورده لیکن خطیب بغدادی در رجال او نوشته است کان الحاکم ثقة وکان
یمیل الی التشیع وبعضی از علما گفته اند که معنی تشیع او آن است که قائل بود بتفضیل حضرت علی بر حضرت عثمان که مذهب جمعی از
اسلاف است ... و در بسیاری از احادیث مستدرک که او حکم بصحت آنها نموده مثل احادیث صحیحین انگاشته علما اجله
او را تخطیه کرده اند و بر وی انکار نموده از آنجمله است حدیث الطیر که در مناقب حضرت مرتضی علی مشهور و معروف است و لهذا
ذهبی گفته است که حلال نیست کسی را که بتصحیح حاکم غره شود تا وقتیکه تعقبات و تلخیصات مرا نه بیند و نیز گفته است احادیث بسیار
است در مستدرک که بر شرط صحت نیست بلکه بعضی از احادیث موضوعه نیز هست که تمام مستدرک را بآنها معیوب ساخته اما حدیث
طیر را طرق بسیار است که ذهبی در رساله جداگانه جمع نموده از مجموع آن طرق قدری ثابت میشود که حدیث را اصلی است
گویند که در زمان حاکم چهار کس در مملکت اسلام سرآمد محدثین بود دارقطنی در بغداد و حاکم در نیشاپور و ابن منده در
اصفهان و عبد الغنی در مصر و در میان اینچهار کس محققین اهل حدیث چنین حکم کرده اند که دارقطنی در معرفت علل حدیث
و اسانید مستثنی بود و حاکم را در فن تصنیف و ترتیب خلل تمام بود و ابن منده در کثرت احادیث و معرفت آنها تفوق داشت و
عبد الغنی را در معرفت انساب تجرد زائد بود و حاکم را تصانیف بسیار است قریب بهزار جزو میرسد از آنجمله معرفت علوم حدیث که بسیار
نافع و مفید است و کتاب در نوع هم که اول نوع است میگوید واقرب ما یصح لاقوانا من الاسانید بعد الرجال

ما حدثونا عن احمد بن شیبان الرملی و غیره قال حدثنا سفین بن عیینة
عن عمرو بن دینار عن ابن عمر عن الزهری عن انس بن مالک و عن عبید
الله بن یزید عن ابن عباس و عن زیاد بن علاقة عن جریر فهذه الاسانید کلها
لابن عیینة صحیحة و من رسول الله صلی الله علیه وسلم قریبة و از انجمله تاریخ
نیشاپور است و از انجمله کتاب مزکی الاخبار و کتاب المدخل الی علم الصحیح و کتاب الاکلیل
بسیار مفید است و مختصر را از وی چاره نیست و کتابی است در فضائل شافعی و در تاریخ ابن
خلکان مذکور است که تصانیف او بیک هزار و پانصد جزو رسیده بود او را در علوم دیگر هم مهارت
بود لیکن چون شغل حدیث بروی غالب آمد بهمین فن مشهور گشت کنیت او ابو عبد الله است
و نام و نسب او محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدویه بن نعیم ضبی است و او را طهمانی نیز گویند
نسبت بیکی از اجداد او که طهمان نام داشت و او نیشاپوری است و در آن وقت معروف بود
با بن البیع بفتح با موحده و کسر یای تحتیه مشدده یکی از آبا و اجداد او بیع بود و بیع را در لغت هندی
بیوپاری نامند تولد او در سنه[۳۲۱] سیصد و بست و یک در ماه ربیع الثانی است و در صغر سن طلب علم
حدیث نموده و پدر و ماموی او درین کار او را اهتمام و ترغیب و تقید میکردند و در خراسان
و ما وراء النهر و دیگر بلاد اسلام گشته و از دو هزار شیخ روایت حدیث نموده پدر او مسلم را دیده
بود و او از پدر خود روایت دارد و از ابو العباس اصم و ابو عبد الله الاخرم و ابو العباس بن محبوب
و ابو عمرو بن السماک و ابو علی نیشاپوری حافظ عصر خود و دیگر علماء اجله این فن تحصیل نموده و از
ابو ذر هروی صاحب روایت بخاری و ابو یعلی خلیلی و ابو القاسم قشیری و بیهقی و دیگر
استادان این صنعت از وی روایت نموده اند و او را حاکم از آن ملقب کرده اند که قاضی
شده بود و وفات او عجب طوری واقع شد که روزی در حمام در آمد و غسل بر آورد چون از آنجا بر آمد
آهی کشید و جان داد و هنوز لنگ بسته بود و جامهای نپوشیده بود و این واقع در صفر سال چهار
صد و پنج رو داده و او را بعد از وفات بخواب دیدند می گفت نجات یافتم پرسیدند بچه چیز
گفت به نوشتن حدیث ذهبی در تاریخ گفته است که ابو سعید مالینی در حق کتاب او خیلی افراط
کرده گفت من مستدرک را از اول تا آخر مطالعه کردم یکحدیث هم بر شرط بخاری و مسلم نیافتم

و انصاف آن است که در مستدرک قدری بسیار به شرط این هر دو بزرگ یافته میشود یا بشرط یکی از ینها بلکه ظن غالب آنست که تقدیر نصف کتاب ازین قبیل باشد و بقدر ربع کتاب از ان جنس است که بظاهر اسناد او صحیح است لیکن بر شرط این هر دو نیست و بقدر ربع باقی واهیات و مناکیر بلکه بعضے موضوعات نیز هست چنانچه من در اختصار آنکتاب که مشهور بتلخیص ذهبی است خبر دار کرده ام انتهی و لهذا علمای حدیث قرار داده اند که بر مستدرک حاکم اعتماد نباید کرد مگر بعد از دیدن تلخیص ذهبی کتاب مستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم الاصفهانی اولش کتاب الایمان است و اول آن حدیث جبرئیل است میگوید حدثنا احمد بن یوسف بن خلاد قال حدثنا الحارث ابن ابی اسامة قال حدثنا ابو عبد الرحمن بن یزید المقری ح وحدثنا ابو علی بن الصواف قال حدثنا بشر بن موسی قال حدثنا ابو عبد الرحمن المقری قال حدثنا کهمس بن الحسن عن عبد الله بن بریدة الاسلمی عن یحیی بن یعمر القرشی قال کان من اول من قال بالقدر معبد الجهنی بالبصرة فانطلقت انا وحمید بن عبد الرحمن الحمیری حجاجا الی اخر الحدیث المذکور فی اوائل صحیح مسلم و نام و نسب او احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسی بن مهران اصبهانی صوفی است در سال سی صد و سی و شش متولد شد و شش ساله بود که او را بطریق تبرک مشائخ عمده حدیث اجازت دادند که از جمله آنها ابو العباس اصم و خیثمه بن سلیمان اطرابلسی و جعفر خالدی و شیخ معمر عبد الله بن عمر شوذب است و او باین خصوصیت متفرد است بعد از آنکه چون جوان شد سماع کثیر از اجله مشائخ حدیث حاصل کرد و تخمی که در زمین استعداد او از طفلی افشانده بود بار آورد و از طبرانی و ابو الشیخ و ابن حبان و ابو علی الصواف و ابو بکر آجری و ابن خلاد نصیبی و فاروق بن عبد الکبیر خطابی استفاده نموده بعد از ان چون بمرتبه شیخوخت و افاده رسید حفاظ فن حدیث نبوی او تضرع آوردند و بر در او هجوم نمودند و استفاده ها کردند بجهت علو اسانید و وفور علم و حفظ او رغبت این مردم بجناب او زیاده از اقران بود خطیب بغدادی از اخص تلامذه او است و ابو سعید مالینی و ابو صالح مؤذن و ابو علی حسن بن احمد حداد و ابو سعید محمد بن محمد بن المطرز و ابو منصور محمد بن عبد الله شروطی و دیگر محدثین بسیار شاگردان او بوده اند و از نوادر کتب او کتاب حلیة الاولیا است که

نظیر آن در اسلام تصنیف نشده و از صبح تا وقت ظهر مجلسی از قرات حدیث میکردند و بعد از آن
از مجلس بر خاست و بخانه میرفت و در راه نیز بقدر یک جزو مردم بروی میخواندند و هرگز ملول و دلتنگ نمیشد
و از بس که نوبت او در اشتغال بعلم حدیث بحدی رسیده بود که او را اغذای شیر ایشه سماع حدیث
و تصنیف آن نبود و کتاب حلیة الاولیا در حضور او آن قدر شهرت و رواج پیدا کرد که در نیشاپور
بچهار صد دینار خریده شد اول کسی که از اجداد او بشرف اسلام مشرف شده مهران است
و او مولای عبد الله بن معویة بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب بود و جد اصفهان
معرب سپاهان است که بعضی از ملوک عجم برای سکونت لشکر خود آماده ساخته و شهر سپاهان
نام گفته بود و بالفعل از بلاد مشهوره عراق عجم و دار السلطنت آنجاست و ابو نعیم را تصنیفات
بسیار است از آنجمله است کتاب معرفة الصحابة و کتاب دلائل النبوة در سه جلد و کتاب المستخرج علی
مسلم و کتاب تاریخ اصفهان و کتاب صفة الجنة و کتاب الطب و کتاب فضائل الصحابة و کتاب
المعتقد و رسائل مختصره دیگر هم دارد در سنه چهار صد و سی ام محرم رحلت دار آخرت کرد و
هشتاد و چهار سال عمر داشت و در همین سال عبد الملک بن بشر بغدادی که مسند و محدث عراق
بود قضا کرد و مفسر مشهور ابو عبد الرحمن اسمعیل بن احمد الحیری نیز در همین سال وفات یافت
خطیب از وی نیز اخذ کرده چنانچه صحیح بخاری را بتمامه در سه مجلس بروی خوانده و آن از جمله
غرائب است و ابو عمران فاسی محدث دیار مغرب نیز در همین سال وفات یافته **مسند**
الدارمی برخلاف اصطلاح مشهور بمسند گشته اول ثلاثیات آن مسند در باب البول فی
المسجد این حدیث است اخبرنا جعفر بن عون اخبرنا یحیی بن سعید عن انس قال جاء اعرابی
الی النبی صلی الله علیه وسلم فلما قام بال فی ناحیة المسجد قال فصاح اصحاب رسول الله
صلی الله علیه وسلم فکفهم عنه ثم دعا بدلو من ماء فصبه علی بوله نام و نسب این بزرگ
عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التمیمی الدارمی السمرقندی است صاحب
رحلت و اسفار است اکثر بلاد اسلام را گشته و علم حدیث را از بلدان بعیده جمع کرده مسلم بن
الحجاج صاحب صحیح و ابو داود و ترمذی و عبد الله پسر امام احمد بن حنبل و محمد بن یحیی ذهلی
از وی روایت میکنند عبد الله پسر امام احمد از پدر بزرگوار خود نقل کرده که حافظان علم حدیث

در خراسان چهار کس اند ابو زرعه رازی و محمد بن اسماعیل بخاری عبد الله بن عبد الرحمن دارمی سمرقندی
و حسن بن شجاع بلخی و وقتی که خبر وفات او محمد بن اسماعیل بخاری رسید سر نگون کرد و انا لله و انا
الیه راجعون خواند و اشک جاری گشت باز این بیت بر زبان راند و حالانکه گاهی شعر نمی خواند
مگر آنچه در حدیث وارد شده بنا بر ضرورت روایت که بر زبان او بگذشت شعر ان تبق تفجع
بالاحبة کلهم و فناء نفسك لا ابالك افجع + تولد دارمی در سنه ۱۸۱ وفات عبد الله بن
المبارک است آن سال یکصد و هشتاد و یک است از هجرت و وفات او روز عرفه که پنجشنبه بود
و دفن او بروز جمعه اتفاق افتاد که یوم النحر بود در سال دو صد و پنجاه و پنج آنچه در نسخه ابو الوقت از
مسند دارمی موجود است سه هزار و پانصد و پنجاه و هفت [۳۵۵۷] حدیث است که در یکهزار و چهار صد و
هشتاد باب بتفریق آورده و الله اعلم **سنن دارقطنی** اعلائی سند او خماسی است و یک کتاب
چند نسخه است روایت ابن بشران از دارقطنی و روایت ابو طاهر کاتب ازدی و روایت [illegible]
و در میان این هر سه نسخه تفاوت و اختلاف واقع است اما در تقدیم و تاخیر و زیادت و نقصان
در نسب و نسبت بعضی رواة و در الفاظ نیز اما در اصل احادیث هیچ اختلاف نیست احادیث در
هر نسخه ازین نسخ سه گانه بالاستیفا مذکور اند مگر کتاب السبق که در روایت ابن عبد الرحیم موجود نیست
و در اول سنن او حدیث قلتین است و در تکثیر طرق اسانید این حدیث مبالغه تمام نموده است پنجاه
و چهار سند برای این حدیث ذکر کرده از آن جمله در نه سند باین لفظ آورده اذا کان الماء
اربعین قلة اول این نه از جابر بن عبد الله است و آنرا تضعیف نموده باقی از ابن عمر رضی
الله تعالی عنه که در بعضی ان لم ینجس واقع است و در بعض دیگر لم ینجسه شیء و چهل و پنج طریق دیگر یکی
از آنها از ابو هریره است باین لفظ ما بلغ من الماء قلتین فما فوق ذلك لم ینجسه
شیء و دوم از ابن عباس باین لفظ اذا کان الماء قلتین فصاعدا لم ینجسه شیء +
و باقی از ابن عمر و در بعض آن روایات عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم و در بعضی دیگر عن
ابن عمر عن ابیه بلفظ اذا کان الماء قلتین بالجمله اینهمه دلالت بر قوت حافظه و استیفار
او دارد نام و نسب او علی بن عمر بن احمد بن مهدی بن مسعود بن دینار بن عبد الله است و کنیت
او ابو الحسن و در مذهب شافعی است و در مسکن بغدادی دارقطنی است و دار قطن بضم قاف معجمه

محله کلان ست در بغداد و در سال ۳۰۶ سه صد و شش متولد شده و ابو القاسم بغوی و ابو بکر بن ابی داؤد و ابن
صاعد و حسین محاملی و دیگر علمای بسیار سماع حدیث حاصل کرده و در بغداد و کوفه و بصره و شام و واسط
و مصر و دیگر بلدان اسلام گردید و حاکم و عبد الغنی منذری صاحب ترغیب و ترهیب و تمام رازی
صاحب فوائد مشهوره و ابو نعیم اصفهانی صاحب حلیة الاولیا از وی تلمذ و شاگردی کرده
اند و در علم قرائت و نحو نیز دستگاه تمام داشت و در فن معرفت علل حدیث و اسماء الرجال بی نظیر
وقت و یگانه عصر خود بود چنانچه خطیب و حاکم و دیگر ائمه این صنعت بتفوق او گواهی داده اند و مذهب
فقها و علم ادب و شعر را نیز نیکو ورزیده بود گویند که دواوین جماعه شعرا را یاد داشت و در نوجوانی
در مجلس اسماعیل صفار می نشست روزی از املاء صفار مذکور جزوی می نوشت و صفار املا می
کرد صفار با و میگفت که سماع تو صحیح نیست زیرا که در نوشتن مشغولی و فهم حدیث خوب نمیکنی
دارقطنی گفت حضرت را یاد هست که چند حدیث املا فرموده اند صفار گفت نه دارقطنی گفت تا حال
هژده حدیث املا فرموده اند حدیث اول از فلان شیخ و او از فلان تا آخر سنده و متنه کذا و حدیث ثانی
از فلان شیخ تا آخر سنده و متنه کذا و علی هذا القیاس تمام آن حدیث را مع الطرق والاسانید از
یاد از بر خواند تمام اهل مجلس از قوت حافظه او تعجب بردند روزی از وی پرسیدند که مانند خود
دیگری را دیده هیچ جواب نگفت و این آیه برخواند فلا تزکوا انفسکم و از لطائف و ظرائف او آنست
که روزی ابو الحسن بیضاوی مردی را که از دور برای طلب حدیث آمده بود بحضور او آورد و گفت که
این مرد غریب است از دور آمده باید که چند حدیث بروی املا فرمایی دارقطنی تعلل نمود و گفت من فراغت
و فرصت ندارم تا آنکه ابو الحسن بیضاوی بر جد شد دارقطنی بر وی زیاده بر بیست سند آن املا کرد و متن
آن همه همین حدیث بود نِعْمَ الشیءُ الهدیةُ اَمامَ الحاجةِ آن مرد غریب روز دیگر هدیه مناسب
آورد و بیضاوی را نزدیک خود نشانید و بر وی هفده سند املا نمود و متن آنهمه این حدیث بود اذا
أتاكم كريمُ قومٍ فاكرموه و نیز از لطائف او آنست که روزی نوافل می خواند شخصی
متصل او نشسته نسخه حدیث می خواند و در آن نسخه در اسماء بعضی رواة نُسَیر واقع شده بود بنون و سین
مصغر آن خواننده بشیر خواند بباء موحده و شین معجمه دارقطنی در نماز گفت سبحان الله خواننده
بضم یا تحتیه چون دارقطنی دید که بی ملفظ صحیح متنبه شد و یسیر خواند بگمان یا باز دارقطنی سبحان الله

گفت خواننده بمیرد با آواز بلند خواند ن والقلم وما یسطرون و نیز روزی در نوافل بود خواننده
حدیث عمرو بن شعیب را عمرو بن سعید خواند دارقطنی سبحان الله گفت خواننده اعاده سند نمود
درین لفظ متوقف شد دارقطنی این آیت تلاوت نمود یا شعیب اصلوتک تامرک وفات
او روز پنجشنبه هشتم ذیقعده سال هشتاد و پنج بعد از سه صد است ابو نصر بن ماکولا گفته است که من در
خواب دیدم که گویا از فرشتگان حال دارقطنی می پرسیم که در آخرت چون شد مرا گفتند که او را
در جنت امام میگویند سنن ابی مسلم الکشی و ثلاثیات بسیار دارد و او را الکشی بفتح کاف
مجمی و کجی نیز گویند اول ثلاثیات او این حدیث است فی باب فضل الصدقة حدثنا عمرو بن محمد العثمانی
قال حدثنا عبد الله بن نافع الانصاری انه اخبر عن جابر بن عبد الله ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال من احیا ارضا میتة فله منها اجر وما اکلت العافیة منها فهو
له صدقة کنیت او ابو مسلم و نام او ابراهیم بن عبد الله البصری است و همین کتاب سنن او
مشهور است چون این سنن را جمع کرد از اسماع او فارغ گشت و نزد محدثین روایت نمود ده هزار
درهم شکرانه این نعمت تصدق نمود بر فقرا و جماعه کثیر را از مشتغلان بعلم حدیث و دیگر اعیان
دعوت نمود و طعام عام بتکلف پخت گویند هزار دینار درین دعوت صرف کرد و روزی که در
بغداد آمد مردم بسا ملی روایت حدیث از وی هجوم آوردند و در رحبه غسان که فراخ ترین مکانات
بغداد بود جلوس نمود و مردم گرد گرد او ایستاده شدند و هفت کس ای ابلاغ اه از او تعیین
شدند که یکی بدیگری برساند تا مردم دور دست بشنوند بعد از فراغ ازین مجلس محبره ها شمار کردند
یک هزار و چهل و چند صاحب دوات و قلم دران مجلس حاضر بود که می نوشت سوای نظارگیان
و شنوندگان چنانچه خطیب در تاریخ بغداد این حکایت را آورده و وفات او در سنه دو صد و
شصت و دو بوده است سنن سعید بن منصور این کتاب هم ثلاثیات بسیار دارد چنانچه
در اول سنن که باب الاول است میگوید حدثنا هشیم بن بشیر قال حدثنا حصین بن
عبد الرحمن قال اخبرنا عبد الرحمن بن ابی لیلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اهم الصلوة کیف یجمع الناس لها قال لقد هممت ان بعث رجالا فیقوم کل
رجل منهم علی اطم من اطام المدینة فیوذن کل رجل منهم من یلیه فلم تعجبه

ذلك فذكروا الناقوس فلم يعجبه ذلك فانصرف عبد الله بن زيد من عنده مهتما لهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فارى الاذان في منامه فلما اصبح غدا فقال يا رسول
الله رأيت رجلا على سقف المسجد عليه ثوبان خضران ينادي بالاذان فسمع
انه اذن مثنى مثنى الاذان كله فلما فرغ قعد قعدة ثم دعا فقال مثل قوله الاولى
فلما بلغ حي على الصلوة حي على الفلاح قال قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله
اكبر الله اكبر لا اله الا الله فقام عمر بن الخطاب فقال يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانا قد اطاف بي الليلة مثل الذي اطاف به فقال مما منعك ان تخبرنا
فقال سبقني عبد الله بن زيد فاستحييت فاعجب بذلك المسلمين فكانت سنة
بعده وامر بلال فاذن كنيت او ابو عثمان ونام او سعيد بن منصور بن شعبه است مروزيست
وگويند در اصل طالقانيست و آخرها در بلخ سكونت ورزيد و چون عمر او بآخر رسيد در مكه معظمه
مجاورت اختيار نمود و همانجا وفات يافت در رمضان سنه دوصد و بست و نه و عمر او ما بين هشتاد
و نود بود از امام مالك سماع موطا و ديگر احاديث حاصل نموده و از ليث بن سعد و ابو عوانه و فليح
بن سليمان و ديگر محدثين آن طبقه استفاده كرده و از امام احمد و مسلم و ابو داود و خلائق بسيار
روايت كرده امام احمد او را بسيار تعظيم مي فرمود و ثنا و تعريف ميكرد و ابو حاتم او را توثيق و تعديل
و ذهبي نمود و قوي الحفظ بود و قريب ده هزار حديث از ياد ميخواند مصنف عبد الرزاق
اكثرش ثلاثي است و طرفه اينست كه مصنف خود را ختم كرده است بشمائل و شمائل را ختم بر ذكر موي
آنحضرت تمام كرده ميگويد حدثنا معمر عن ثابت عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان شعر
النبي الى انصاف اذنيه كنيت او ابو بكر و نام و نسب او عبد الرزاق بن همام بن نافع حميري است
بالولا ساكن صنعاست كه دار الملك يمن است از عبيد الله بن عمر عمري روايت قليل دارد و از
ابن جريج و اوزاعي و ثوري استفاده بسيار نموده امام احمد حنبل و اسحاق بن راهويه و يحيي
بن معين از وي استفاده حديث كرده اند و او از اجل تلامذه معمر است تا هفت سال در صحبت
او بوده است و لهذا در حفظ حديث معمر مشهور و ممتاز است در روايت او در صحاح سته واقع است
و در وي هيچ عيب نيافته مگر آنكه في الجمله تشيع داشت اما غالي نبود و با وصف اين تشيع

مصنف عبد الرزاق

میگفت کہ جرئت بر تفضیل امیر المومنین علی بر امیر المومنین ابوبکر و عمر نمے توانم کرد و دل من باین یاری
نمی دهد زیرا که از امیر المومنین علے آنقدر متواتر شده که مرا برین هر دو تفضیل عدد رسید که بسر حد یقین
انجامید و کار شیعی نیست که از فرموده امیر المومنین علے تجاوز کند در نصف شوال سال دو صد و [۲۱۱]
یازده وفات اوست و عمر طویل یافت هشتاد و پنج سال زیست **مصنف ابی بکر بن ابے
شیبه** اولش کتاب الطهارت ست و اول باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء میگوید حدثنا
هشیم بن بشیر عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اعوذ بالله من الخبث
والخبائث کنیت او ابوبکر و نام او عبد الله بن محمد بن ابے شیبه ابراهیم بن عثمان العبسی ست
یعنی از موالی ابن عبس بباء موحده ساکنه بعد العین المهملة و درینجا سه صورت مشتبه در کتب حدیث وارد
مے شود و علامت فارقه در میان هر سه صورت آن ست که اگر آن شخص که در نسبت او این صورت
باشد از اهل کوفه است پس عبسی ست بباء موحده و سین مهمله و اگر از اهل بصره است پس عیشی ست
بیاء تحتیه و شین معجمه و اگر از اهل شام ست پس عنسی ست بنون و سین مهمله و ابوبکر از اهل کوفه ست
و او را سوای این مصنف مسندی ست و دیگر بعضی تصانیف هم دارد روایت از شریک بن عبد الله
قاضی کوفه و ابو الاحوص و عبد الله بن المبارک و سفیان بن عیینه و جریر بن عبد الحمید و اقران ایشان
استفاده علم حدیث کرده و از وی ابو زرعه و بخاری و مسلم و ابو داود و ابن ماجه و خلائق بسیار استفاده
این علم کرده اند از ائمه ایشان ست ابو زرعه رازی گفته که در زمانها علم حدیث منتهی شده بود بچهار کس
ابوبکر بن ابے شیبه که در سرد حدیث یکتا بود و احمد بن حنبل در فقه و حدیث و فهم آن مستثنی و
ابن معین در جمع و تکثیر حدیث ممتاز و علی بن المدینی در علم جرح حدیث و علل آن یگانه و بے
همتا او در وقت مذاکره ابوبکر بن ابے شیبه احفظ ترین همه اهل عصر بود و در ترتیب و تهذیب کتاب نیز
او را ازین اقران خود امتیاز تمام حاصل ست در محرم سال دو صد و سی و پنج [۲۳۵] رحلت ازین دار القرار نمود
کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف لابن المنذر کتابے ست بغایت نفیس در روی
اختلاف علمای مع الدلائل ذکر کرده و احادیث را بوجهی بسرد نموده که اجتهاد و استنباط آسان گشته
اول آن کتاب این ست ذکر فرض الطهارة و اوجب الله تعالی الطهارة للمصلی فی

کتابه فقال جل ثناءه یا ایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰة فاغسلوا وجوهکم وایدیکم
الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین وقال یا ایها الذین آمنوا
لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابری سبیل حتی
تغتسلوا ودلت الاخبار الثابتة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی وجوب فرض
الطهارة للصلوٰة واتفق علماء الامة علی ان الصلوٰة لا یجوز الا بهما اذا وجد السبیل
الیها حدثنا الربیع بن سلیمان قال حدثنا عبد الله بن وهب قال اخبرنا سلیمان قال حدثنی
کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا یقبل الله صلوٰة بغیر طهور ولا صدقة من غلول کنیت او ابوبکر و نام و نسب او محمد
بن ابراهیم بن المنذر ست نیشاپوری ست و او را شیخ الحرم نیز گویند بجهت مجاورت حرم و اشتغال به
تعلیم علم حدیث در ان بقعه متبرکه و کتابهائی او نادره وقت بود که قبل از وی در اسلام مثل آنها تصنیف
نشده از انجمله این کتاب ست و از انجمله کتاب المبسوط در فقه و از آن جمله ست کتاب الاجماع و کتاب
التفسیر و کتاب السنن و غیر اینها بالجمله تصانیف او پایه اجتهاد و تحقیق ست در علم فقه و در معرفت اختلافات
علما و شناختن مأخذ و دلیل هر یکے خیلی ماهر بود و خود مجتهد بود تقلید کسے لازم نمی گرفت لیکن شیخ
ابو اسحاق او را در طبقات خود در زمره فقهاء شافعیه نوشته بنابر کثرت توارد اجتهاد او با اجتهاد
شافعی و شیخ ابو اسحاق گفته ست که بتصانیف او همه را احتیاج ست خواه موافق مذهب او و خواه
مخالف مذهب او زیرا که آئین استنباط و طریق اجتهاد را می آموزد و در علم حدیث شاگرد محمد بن میمون
و ربیع بن سلیمان و محمد بن اسمعیل صایغ و محمد بن عبد الله بن عبد الحکیم و دیگر اجله محدثین ست
و دمیاطی محمد بن یحیی بن عمار و ابوبکر بن المقری و دیگر محدثان عمده شاگرد او یند در سال سه صد
و هژده وفات یافت سنن کبری تصنیف بیهقی و آنرا بر ترتیب مختصر مزنی مرتب کرده و دو صد
و دو جزو گردانیده ست و در آخر سنن او این باب ست باب عدة الام الولد اذا توفی عنها سیدها
اخبرنا ابو عبد الله اخبرنا ابو الولید حدثنا محمد بن احمد بن زهیر قال حدثنا عبد الله هو ابن هاشم
عن معمر و سفیان عن عبد الکریم عن مجاهد قال ثلثة اشهر و رویناه عن عطاء و طاوس
و عمر بن عبد العزیز و ابی قلابة کتاب معرفة السنن والآثار نیز تصنیف بیهقی

ست و گفته اند که معنی این تمام آن ست که معرفة الشافعی للسنن و الآثار و لهذا تاج الدین سبکی گفته ست
که فقیه شافعی را چاره نیست ازین کتاب و آن چهار جلد ست و کتاب سنن کبری ده جلد ست در این
کتاب یعنی معرفة السنن و الآثار میگوید اخبرنا ابو عبد الله الحافظ اخبرنا الزبیر بن عبد الواحد
الحافظ قال حدثنی حمزة بن علی العطار بمصر قال حدثنی الربیع بن سلیمان قال سئل
الشافعی رحمة الله تعالی علیه عن القدر فقال ما شئت کان و ان لم اشاء و ما شئت
ان لم تشاء لم یکن خلقت العباد علی ما علمت ففی العلم یجری الفتی و المسن علی ذا مننت
و هذا خذلت و هذا اعنت و ذا لم تعن فمنهم شقی و منهم سعید و منهم قبیح و منهم حسن
کنیت او ابو بکر و نام او احمد بن الحسین و بیهقی نسبت به بیهق ست که نام چند دیه ست متصل بهم در سبزوار که در نواحی
نیشاپور که مجموع آن دیهات را بیهق گویند مثل بازخیز و سبزوار که در نواحی دهلی کلان ترین آن دیهات
خسروجرد ست بحسب بعضی که مدفن بیهقی ست تولد او در شعبان سال سه صد و هشتاد و چهار ست از
حاکم و ابو طاهر و ابن فورک متکلم اصولی و ابو علی رودباری صوفی و ابو عبد الرحمن سلمی صوفی استفاده
نموده و علوم حاصل کرده و در بغداد و خراسان و کوفه و حجاز و دیگر معمورهای اسلام گشته و باوصف این
تبحر و علو اسناد که دارد سنن نسائی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجه نزد او نبود و بر احادیث این سه
کتاب کما ینبغی اطلاع ندارد و در علم او حقتعالی برکت عظیم داد و قوت فهم بکمال عطا فرمود و از وی تصانیف
عجیبه یادگار ماند مثل آن تصانیف از سابقین رو نداده از جمله تصانیف گزیده و اقع نافعه وی
کتاب الاسماء و الصفات دو جلد ست و سبکی گفته ست که لا اعرف له نظیرا و دلائل النبوة سه جلد و کتاب
مناقب الشافعی یک جلد و کتاب دعوات الکبیر یک جلد سبکی گفته ست که من قسم میخورم بر آنکه این
پنج کتاب را در عالم نظیری نیست و سنن صغیر دو جلد کتاب الزهد یک جلد و کتاب البعث یک جلد
و ترغیب و ترهیب یک جلد و کتاب الخلافیات دو جلد و اربعین کبری و اربعین صغری و کتاب الاسرار
و دیگر تصانیف بسیار دارد و مجموع تالیفات او بهزار جزو رسید و به سیرة علمای تابعین بود در زهد
و تورع امام الحرمین در حق او گفته ست که هیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بروی منت و
احسان ست الا ابو بکر بیهقی که منت و احسان او بر شافعی ست زیرا که در تصانیف خود نصرت مذهب
او نموده و تایید و نصرت او و رواج این مذهب دو بالا گشته و او جامع بود در فن حدیث و علل احادیث

و فقه از هر وجه جمع در میان احادیث مختلفه خوب می دانست و چون در تصنیف کتاب معرفة السنن
والآثار شروع کرد یکی از دوستان صلحا بخواب دید که امام شافعی در جای نشسته‌اند و در دست ایشان
چند جزو از این کتاب است و میفرمایند که امروز از کتاب فقیه احمد هفت جزو نوشتیم و یا خوانده‌ایم و فقیهی
دیگر نیز امام شافعی را بخواب دید که در مسجد جامع بر تختی نشسته‌اند و میفرمایند که امروز از کتاب فقیه احمد
بیهقی فلان فلان حدیث استفاده کردیم محمد بن عبد العزیز مروزی فقیه گفته است مشهور است که روزی
بخواب می بینم که یک صندوق از زمین بآسمان بریده سیر دود و گرداگرد آن صندوق نوری است نهایت
درخشنده که چشم را خیره میکند مے پرسم که این چه چیز است فرشتگان میگویند که این صندوق تصانیف
بیهقی است که در بارگاه کبریا مقبول شده‌اند وفات او دهم جمادی الاولی سنه ۴۵۸ چهار صد و پنجاه
و هشت است انتقال او در شهر نیشاپور واقع شد اما او را در تابوتی نهاده در بیهق آوردند و در خسرو
جرد مدفون ساختند گاهی بشعر هم میل میکرد و از نظم او این چند بیت است بیت من عز بالمولی فذاک
جلیل * ومن رام عزا بسواه ذلیل * ولو ان نفسی مذ براها ملیکها * مضی عمرها فی سجدة
لقلیل * اضعفت احسانات الحبیب بوجهه * ولکن لسان المذنبین کلیل کتاب شرح
السنة للبغوی اول آن کتاب حدیث انما الاعمال بالنیات واقع است بروایت حضرت
عمر بن الخطاب بدو واسطه تا آن حضرت صلی الله علیه وسلم میرسد گاهی به نه واسطه نیز کنیت او ابو محمد
و نام او حسین بن مسعود است و او را فرا و ابن الفرا نیز گویند زیرا که یکی از آبای او پوستین مے
دوخت و میفروخت و پوستین را در لغت عرب فروه گویند و نسبت بوطن او بغوی است و اصل
این مقام بغشور است معرب باغ کور که در میان مرو و هرات واقع است و شهریست معمور و آباد و
در وقت نسبت شور را حذف کردند و نسبو بی تبع نسبت نمودند بغوی شد زیرا که بغ ثنائی است
بزیادت واو ثلاثی گشت وی جامع است در سه فن و هر یک را بکمال رسانیده محدث بی نظیر و
مفسر بی عدیل است و فقیه شافعی صاحب فتوی است و تمام عمر در تصنیف و درس حدیث و تفسیر و فقه
مشغول ماند و درس بے طهارت نمی گفت و در فقه شاگرد قاضی حسین صاحب تعلیقه است که یکی از اجله
شافعیه است و در حدیث شاگرد ابو الحسن داودی است که نام او عبد الرحمن بن محمد داود از سائر محدثین
ست و از یعقوب بن احمد صیرفی و علی بن یوسف جوینی و دیگر محدثان نیز فوائد حاصل کرده

و صاحب تعبد و قنوت بود و بسیار بقناعت و زهد میگذرانید بر یکپارچه نان خشک در وقت افطار
اکتفا میکرد چون مردم بسیار بجد شدند و گفتند که نان خشک موجب خشکی دماغ خواهد شد نان خورش
آن زیت مقرر کرد وفات او در شهر مرو واقع شده در سنه پانصد و شانزده و در مقبره استاد
خود شیخ حسین مدفون گشت معاجم ثلثه طبرانی که کبیر و اوسط و صغیر ست باید دانست که معجم
کبیر او مسند ست بر ترتیب مرویات صحابه مگر مسند ابو هریره رضی الله تعالی عنه که از مرویات او هیچ نیاورده
و منظور داشت که مسند ابو هریره را جداگانه تصنیف نماید اما میسرش نشد یا میسر شد و مشهور نگشت
و معجم اوسط او در شش جلد ست و هر جلد کتاب کلانی ست و آن بر ترتیب شیوخ است و از هر شیخ
خود که غریب تر کس باشند آنچه از غرائب و عجائب شنیده است می آرد و این کتاب او نظیر کتاب
الافراد دار قطنی ست و افراد و غرائب در اصطلاح محدثین عبارت از احادیثی ست که نزد یک
شیخ باشند و نزد دیگری نباشد و همین کتاب را یعنی معجم اوسط را میگفت که جان من ست
و فی الواقع فضیلت او در علم حدیث و وسعت روایت او ازین معلوم میشود اما محققین اهل حدیث
گفته اند که در وی منکرات بسیار ست و منشاء بش آنست که غرابت مقتضی همین ست و تفرد
ثقه که آنرا غریب صحیح گویند یکیاب است و معجم صغیر او نیز بر ترتیب شیوخ ست اما در آن کتاب
بیان شیوخ را ذکر کردن که از آنها یک یک حدیث استفاده نمودن و در آخر معجم کبیر میگوید فی حدیث
حلب العنز حدثنا عبید بن غنام قال حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا وکیع عن الاعمش
عن ابی اسحق عبد الرحمن بن یزید العایشی عن بنت خباب قالت خرج ابی فی غزاة
فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعاهدنا
فیحلب عنزا لنا وکان یحلبها فی جفنة فتمتلئ فلما قدم خباب کان یحلبها فعاد حلابها
الاول و در آخر معجم صغیر در فضائل ثنا میگوید حدثنا سمانة بنت محمد بن موسی بن بنت الوضاح
بن حسان الانباریة بالانبار قالت حدثنا ابی محمد بن موسی قال حدثنا محمد بن عقبة
السدوسی قال حدثنا محمد بن حمران قال حدثنا عطیة الدعاء عن الحکم بن الحارث
السلمی رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اخذ
من طریق المسلمین شبرا طوق یوم القیمة من سبع ارضین سمعت ملیحة بنت ابی

نعیم الفضیل بن دکین تقول سمعت ابی یقول القرآن کلام الله غیر مخلوق کنیت
طبرانی ابو القاسم و نام او سلیمان بن احمد بن ایوب مطیر لخمی طبرانیست و در شهر عکا راز بلاد شام
متولد شده و در سنه ۲۶۰ دو صد شصت در ماه صفر و در سنه ۲۷۳ هفتاد و سه طلب علم شروع کرد و در اکثر شهرهای
شام و در حرمین و یمن و مصر و بغداد و کوفه و بصره و اصفهان و جزیره و دیگر معموره‌های اسلام گردید
و از علی بن عبد العزیز یعنی بشر بن موسی و ادریس عطار و ابو زرعه ثقفی و اقران ایشان سماع دارد
و پدر او بتحریص و تاکید بر طلب علم حدیث مینمود و او را گرفته بشهرهای میگشت و بحضور اساتذه
میرسانید تصانیف بسیار دارد و این سه معجم که حال آن مذکور شد و کتاب الدعا للطبرانی که صاحب حصن
حصین ازان نقل میکند در اول آن میگوید قال الحافظ ابو القاسم هذا کتاب الفته جامعا
لادعیة رسول الله صلی الله علیه وسلم حملنی علیه انی رأیت کثیرا من الناس قد تمسکوا
بادعیة سجع و ادعیة وضعت علی عدد الایام مما الفها الوراقون لا یروی عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم ولا عن احد من صحابه رضی الله تعالی عنهم ولا عن احد من التابعین
لهم باحسان مع ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من الکراهة للسجع فی الدعاء
والتعدی فیه فالفت هذا الکتاب بالاسانید الماثورة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
وبدأت بفضائل الدعاء وادابه ثم رتبت ابوابه علی الاحوال التی کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم یدعو فیها فجعلت لکل دعاء فی موضعه لیستعمله السامع له ومن بلغه علی
ما رتبناه انشاء الله تعالی باب تاویل قول الله تعالی ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون
عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین حدثنا عبد الله بن عبد العزیز قال حدثنا
ابو حذیفة قال حدثنا سفین عن منصور عن ذر بن عبد الله المرهبی عن یسیع الحضرمی
عن النعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العبادة
هی الدعاء ثم قرء ادعونی استجب لکم الخ و این کتاب هم جلد کلان ست و از تصانیف او کتاب
المسالک و کتاب عشرة النسا و کتاب النوادر و کتاب دلائل النبوة و او را تفسیریست بسیار کلان و دیگر
تصانیف بسیارست که بالفعل یافته نمی شود و حافظ یحیی بن منده آنهمه را مذکور کرده او در طلب علم حدیث
محنت و مشقت بسیار نموده تا سی سال بر بوریا خفته و راحت و آرام بر خود روا نداشته از استاد ابن

العمید که وزیر مشهور است و در علم عربیت و شعر و لغت سرآمد وقت خود بود و در دولت دیالمه وزیری
باین قابلیت نگذشته و صاحب ابن عباد که همه وزیران دولت بود شاگرد و تربیت یافته او بود
منقول است که مرا چنین گمان بود که مثل وزارت در عالم منصبی و مرتبه نمی‌باشد و در دنیا در چیزی
از لذائذ آن قدر حلاوت نیافتم که درین منصب می‌یافتم زیرا که مرجع طبقات مردم و گوناگون
خلائق بودم تا آنکه روزی بحضور من در میان ابوبکر جعابی که از محدثین مشهور است و ابوالقاسم
طبرانی مذاکره حدیث واقع شد طبرانی را دیدم که بکثرت محفوظات خود غلبه میکرد و جعابی بر فطنت
که بفطنت و ذکا سبقت مینمود و این رد و مات تا دیر کشید و از طرفین آوازها بلند شد و هیچ یک قصور
ظاهر نگشت درین اثنا ابوبکر جعابی گفت که حدثنا ابو خلیفه قال حدثنا سلیمان بن ایوب ابو
القاسم طبرانی گفت که سلیمان بن ایوب منم و ابو خلیفه شاگرد منست از من روایت حدیث نموده پس حسن
از من این حدیث را روایت نمیکنی که ترا علو اسناد حاصل شود در آنوقت دیدم که ابوبکر جعابی خجالتی
کشید که در دنیا مثل آن متصور نیست و من در دل خود گفتم که کاش من طبرانی میبودم و فرحتی و غلبه که
نصیب طبرانی شد مرا حاصل میشد و من وزیر نمی بودم که ازین قسم تحصیل فضائل و اسباب جاه محروم
ماندم راقم حروف گوید این تمنا و آرزوی هم از بقایای ذوق ریاست او بود والا علمای ربانیین را
بسبب این غلبه‌ها تغیری نمیشود و نفس ایشان بحرکت نمی‌آید و لکن المرء یقیس علی نفسه بالجمله طبرانی
در توسع علم حدیث و کثرت روایت آن ممتاز و مستثنی بود ابو العباس احمد بن منصور شیرازی می‌گفته
است که من از طبرانی سه لکهه حدیث نوشته ام و او را در آخر عمر زنادقه یعنی فرقه قرامطه از اسمعیلیه
که در آن زمان اعدای اهل سنت بودند بجهت آنکه مذهب ایشان باحادیث رد میکرد سحر کردند
و هر دو چشم از بصارت ظاهری عاری گشت بست و هشتم ذیقعده سال سنه سیصد و شصت وفات اوست
و حافظ ابو نعیم اصبهانی صاحب حلیة الاولیاء بروی نماز جنازه گذارد و صد سال و ده ماه عمر اوست
معجم اسماعیلی سابق در ذکر صحیح اسمعیلی که مستخرج بر بخاری است احوال او مفصل مرقوم گشته حالا
از ابتدای معجم او چند فقره نقل کرده میشود تا حال این کتاب او روشن شود و میگوید الحمد لله حمدا
کما ینبغی لکرم وجهه و عز جلاله ✤ و کما یقتضیه تتابع نعمه و افضاله ✤ و صلی الله علی نبیه
محمد نبی الرحمة و الرسالة و علی آله و سلم تکثیرا اما بعد فانی استخرت الله تعالی فی حصر اسامی

شیوخ الذین سمعت عنهم وکتبت عنهم وقرأت علیهم احادیث وتخریجها علی الحروف المعجمة لیسهل
علی الطالب تناوله ولیرجع الیه فی اسماء التیس واشکل والاقتصار منهم لکل واحد
علی حدیث واحد لیستغرب ویستفاد او یستحسن له وحکایة لینضاف الی ما اوردت من ذلک جمع احاد
یکون فوائد فی نفسها وبین حال من فیه مطعن فی الحدیث لظهور کذبه او لهامه به او
حجره عن جملة اهل الحدیث للجهل به والذهاب عنه فمن کان عندی منهم ظاهر الحال لم اخرجه
فیما صنفت من حدیثی واثبت اسامی من کتبت عنه فی صغری املاء بخطی سنة ثلاث وثمانین
ومائتین وانا یومئذ ابن ستین فضبطه ضبط مثلی من یدرکه التامل لمن خطی ذلک علی
انی لم اخرج من هذه البابة شیئا فیما صنفت من السنن واحادیث الشیوخ والله اسال التوفیق
لاستتمامه فی خیر وعافیة وان ینفعنی به وغیری وفتحت ذلک باحمد لیکون مفتتحا باسم النبی
صلی الله علیه وسلم تیمنا به ولیصح لی به الابتداء بالالف من الحروف المعجمة واذ کان
محمد واحمد یرجعان الی اسم واحد فان الله عز وجل قال فی کتابه فی نبأ عیسی ومبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمه احمد کما قال محمد رسول الله وما محمد الا رسول وقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وقد کان ابو محمد عبد الله بن محمد بن ناجیة یقول حدثنا احمد بن
الولید بن السری فاقول محمد ایها الشیخ فیقول محمد واحمد واحد وابتدات بهذا
الجمع فی الجمادی الاولی من سنة احدی وستین وثلثمائة عصمنا الله من الزلل فی القول والعمل
ودر باب محدثین در ترجمه ابو بکر محمد بن صالح بن شعیب نارسی گوید این سند از عوالی اوست بنابر آن
مرقوم گشته حدثنا ابن صالح بن شعیب املاء بالبصرة حدثنا نصر بن علی عن یزید بن هارون عن
عاصم الاحول قال دخلنا علی انس بن مالک رضی الله عنه نعزیه علی ابن له فقلنا یا ابا حمزة
انا لنرجو له النعیم قال واکثر من ذلک سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الموت
کفارة لکل مومن **کتاب الزهد والرقائق** تصنیف عبد الله بن المبارک بالفعل رائج
ومشهور انتخاب اوست که حافظ ضیاء الدین ابو عبد الله بن محمد بن عثمان بن سلیمان بلخی نزرارہ
نموده ومقبول عوام وخواص گشته ودر اصل اینکتاب بروایت حسین بن مروزی رائج ومشهور گشته
وازوی شاگرد وی ابو محمد بن یحیی محمد بن صاعد روایت نموده زیادات بسیار واقع ست

بعضی از آنها زیادات مروزی ست از غیر ابن المبارک و بعضی اند زیادات ابن صاعد از شیوخ خود
بهر حال بالفعل منتخب او که در اجازات و سماعات بکار برده میشود اولش اینحدیث است قال الامام
الجلیل الحافظ ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک الحنظلی المروزی اخبرنا یونس عن
الزهری قال اخبرنا السائب بن یزید ان شریحا الحضرمی ذکر عند رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال ذالک رجل لا یتوسد القرآن راقم الحروف میگوید در معنی این کلمه علما حدیث را اختلاف
بسیار است و آنچه از شیخ خود یاد دارم آنست که معنی توسد تکیه کردن است در خواب و غرض آن است که
چون قوت حافظه درست ست و قرآن محفوظ بمنزله تکیه است که زیر سر باشد بنا بر این شخص ترک تهجد نماید و قرآن
را بجای تکیه گذاشته بخواب رود والله اعلم هر چند رتبه ابن المبارک برتر است از آنکه درین مختصر تعریف
و توصیف او آن کرده شود مثل امام مالک و امام اعظم و امام شافعی و امام احمد بن حنبل و لهذا از الحاق
در مذکورات این بزرگان کناره کرده شد و در حقیقت محتاج الیه نیست اما چون این بزرگ با وصف
جلالتی که دارد مذهب او متبوع نیست تا مردم بر احوال او کما ینبغی مطلع شوند بنا بر آن برخی از احوال ایشان
نگاشته می آید کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و نام ایشان عبد الله بن المبارک بن واضح الحنظلی ست بالولاء
مسکن ایشان مروست و نسبت آن ایشان را مروزی گویند و پدر ایشان مبارک غلام ترک بود مملوک
تاجری از تاجران همدان و آن تاجر از بنی حنظله بود که قبیله ایست از بنی تمیم و در تاریخ عامری مذکورست
که پدر ایشان مبارک خیلی متورع و متقی بود مالکش او را داروغه باغ خود کرده بود روزی فرمود که ای مبارک
یک انار ترش از باغ بیار مبارک رفت و یک انار آورد و آن انار شیرین بر آمد مالک گفت که من گفته بودم
که انار ترش بیار مبارک گفت که من چه قسم توانم شناخت که انار ترش کدام درخت میدهد و انار شیرین
کدام هر که بچشد این را بشناسد گفت تا حال نچشیده گفت بر دانگی چشیدن من نداده احتیاط دیانت را
لازمه خدمت من است بجای آرم مالکش ازین دیانت و امانت او بسیار راضی شد و گفت که تو قابل آنی
که در مجلس من باشی و باغبانی به دیگری سپرد تا آنکه روزی در مقدمه کدخدائی دختر خود که بحد جوانی رسیده
بود از او مشوره پرسید مبارک گفت که عربان جاهلیت برای حسب و نسب دختران خود میدادند و یهودان
برای مال و نصاری برای جمال و در اسلام دین را اعتبار است ازین هر چهار راه هر چه پسند خاطر
باشد بگزینید مالکش را عقل او بسیار خوش آمد مالکش بخانه خود رفت و بوالده آن دختر این مشوره بیان نمود و گفت

که بیچاره هم گرد دختر را بمبارک دهیم که در ورع و تقوی و دو سه دیگر سر آمد زمانه است گو غلام است مادرش نیز راضی
شد و دختر را باو داد و از ان عبد الله بن مبارک بوجود آمد و مال
بسیار از ان تاجر پدر داشت یافتند و تولد ایشان در سنه هژده و یا نوزده و یکصد از هجرت است و تمام عمر
ایشان در سفرها گذشت گاهی بحج گاهی بجهاد و گاهی بتجارت در اقالیم اسلام گشته اند و از امام مالک
و سفیان ثوری و سفیان بن عیینه و هشام بن عروه و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید طویل و خالد حذاء
و دیگر علمای تبع تابعین و صغار تابعین اخذ علم حدیث نموده اند و سائر طبقات عمده محدثین شاگردان ایشان اند
از عبد الرحمن بن مهدی و یحیی بن معین و ابو بکر و عثمان پسران ابی شیبه و امام احمد بن حنبل و حسن
بن عرفه و از عجائب آنکه سفیان ثوری که از اجل شیوخ ایشان است از ایشان اخذ نموده اند و سفیان
ثوری با وجود آن کمال که حیرت در اهل کمال است میفرمود من بسیار جهد نمودم که روزی و شبی تمام
سال بروش ابن مبارک بگذرانم میسر نیاید بلکه در بعضی اوقات میفرمود کاشکی تمام عمر من برابر سه
شبانروزی ابن المبارک میبود و نوبت ابن المبارک تا آن حد رسیده بود که بزرگان علامت محبت
او تقرب الهی میدانستند ذهبی که از مشاهیر مشائخ حدیث و خیلی بزرگ کسی است گفته است که مرا با ابن
المبارک از راه اجازت فقط دو واسطه بهم رسیده و این کمال علو سند من است بعد از آن گفته است
والله انی لاحبه لله وارجو الخیر بحبه لما منحه من التقوی والعبادة والاخلاص والجهاد
وسعة العلم والاتقان والمواساة والفتوة والصفات الحمیدة نضیر بن سعید بلخی بغدادی که شیخ
اصحاب صحاح ستة است میگفت خیر اهل زماننا ابن المبارک ثم احمد بن حنبل و در تواریخ ثقات مذکور است
که جماعة از بزرگان در مقامی مجتمع شدند سر آمد اهل زمان خود درین صفات ابن المبارک قرار دادند و در
باب این صفات بهمه تفوق و بیعدیلی او اقرار کردند علم فقه آدب نحو لغة زهد شعر فصاحت شب بیداری
تهجد گذاری عبادت حج جهاد سوار کاری و سلاح داری ترک الکلام مما لا یعنی انصاف و با یاران
خود بحسن صحبت گذرانیدن و مخالفت با ایشان نکردن ایشان گفته اند که من از چهار هزار شیخ جمع علم کردم
مگر روایت نمیکنم مگر از هزار کس و حسن شقیق گفته که روزی نماز عشا خوانده همراه ابن المبارک بر آمدم
و ابن المبارک میخواست که بخانه خود رود و شب بسیار سرد بود چون بر دروازه مسجد رسیدیم من باو مذاکره
حدیث نمودم و او در جواب شروع کرد پس همانجا استاده بودیم تا آنکه مؤذن آمد و بانگ فجر گفت فضیل

عیاض در حق ابن المبارک گفته است در بیت البیت ما رأت عینای مثل ابن المبارک روزی مردم
نزد ابن المبارک برای طلب علم حدیث آمدند و گفتند یا عالم المشرق حدثنا سفیان ثوری نشسته
بود گفتند و یحکم عالم المشرق والمغرب و ما بینهما اتکلمون تعقلون و روزی که ابن المبارک در شهر رقه
داخل شد و هارون رشید خلیفه عباسی نیز در آن شهر بود در تمام شهر شور افتاد و غلغله بلند شد و مردم
دویدند یکی از زنان خاصه هارون رشید از بالا کوشک این شور و غوغا دید و پرسید که اینهمه چیست و برای
کیست مردم گفتند که عالمی از خراسان آمده است که او را عبد الله بن المبارک می گویند گفت در حقیقت
پادشاهت همین است که این شخص دارد نه هارون رشید که بزور چابک و چوب و تیغ مردم را جمع میکند
ابوبکر خطیب گفته است که از عجایب فن حدیث این است که از ابن المبارک دو کس روایت حدیث نموده
اند معتمر بن راشد و حسین بن داود و ما بین وفات این هر دو فاصله یکصد و سی و دو سال است و چون
پدر او پنجاه هزار درم بدو داد که تجارت بکن آن مبلغ را گرفته روانه شد و بتمامه صرف علم حدیث نمود و
بوطن بازگشت پدر پرسید چه جنس آوردی و چه نفع برداشتی ابن المبارک دفاتری را که جمع نموده بود
به پدر نمود که این جنس آوردم و نفع دارین برداشتم پدر خوش شد و ایشان را بخانه خود برد و سی هزار درم
دیگر پیش ایشان نهاد و گفت این مبلغ را نیز صرف کن و تجارت خود را کامل ساز و سبب طلب علم ایشان
را چنین واقع شد که در ایام جوانی بشرب نبید مبتلا بودند و آنچه لوازم این فعل است از تمام ملاهی و سرود
و صحبت یاران که دائمی نیز از دست نمیدادند یکبار در موسم پختگی سیب در باغی داخل شدند و یاران
و رفیقان را نیز دعوت کردند و طعام و شراب بسیار بتکلف حاضر ساختند و مشغول لهو و طرب گشتند تا
آنکه مستی غالب آمد و بیهوش افتادند چون آخر سحر شد بیدار شدند در آن وقت چنگ در دست گرفته
خواستند که بنوازند و سرودی آغاز نهادند دیدند که چنگ هرگز آواز نمیدهد درین کار مهارت تمام داشتند
تارهای آن را محکم کردند باز همان قسم صدا نمیداد تا آنکه چنگ بقدرت الهی گویا شد و چون آدمی
این آیت را تلاوت نمود الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله ایشان متنبه شده
چنگ را شکسته بر تافتند و نبیذ را ریختند و جامهای منقش و ملون را که در بر داشتند دریدند و بطلب علم
و عبادت اشتغال ورزیدند و ابو عبد الله حماده این حکایت را بهمین اسلوب در تاریخ مختصر المدارک آورده
و در طبقات لغوی بنوع دیگر مذکور است بعد از ذکر قصه ذکر باغ و شرب و سکر میگوید که ایشان بخواب

رفتند و دیدند که یک جانور خوش الحان بر سر ایشان بر درختی نشسته این آیت میخواند و محتمل ست که او
در خواب با آواز جانور خبردار کرده باشند و باز در بیداری با آواز چنگ تاکیدش نمودند بهر حال ایشان
درین شغل مجذوب و مراد بودند در اول از شاگردان حضرت امام اعظم بودند و طریق تفقه از ایشان می
آموختند و چون امام اعظم وفات یافتند در مدینه منوره نزد امام مالک تفقه نمودند پس اجتهاد ایشان گویا
هیئت مجموعیه هر دو طریق ست و لهذا ایشان را حنفیه از خود می شمارند و مالکیه در طبقات خود می نگارند
و تا آخر عمر ملازمت داشتند که یکسال بحج میرفتند و یکسال بجهاد و این دو بیت را اکثر میخواندند بیت

وَاِذَا صَاحَبْتَ فَاصْحَبْ مَاجِدًا ذَا عِفَافٍ وَحَيَاءٍ وَكَرَمْ
قَوْلُهُ لِلشَّيْءِ لَا اِنْ قُلْتَ لَا وَاِذَا قُلْتَ نَعَمْ قَالَ نَعَمْ

از کلمات ایشان که اول در علم می باید که نیت صحیح باشد بعد ازان بکمال توجه حرف استاد را
شنیدن بعد ازان بتامل فهم کردن بعد ازان حفظ آن نمودن بعد ازان در تلامذه و مستعدان
نشر کردن و پراگنده ساختن و هر که ازین شروط پنجگانه یکی را فوت کرد در علم او نقصان پدید آید و نیز
گفته که من از چهار هزار حدیث چهار سخن انتخاب کرده ام یکی آنکه بر مال دنیا مغرور نباید بود و فریب
نباید خورد دوم آنکه در شکم آنچه طاقت آن ندارد کمالیکیفا نباید در آورد سوم آنکه از علم همان قدر
باید آموخت که نافع باشد چهارم آنکه بر زن در هیچ چیز اعتماد نباید کرد و در تورع ایشان چیزهای عجیب
منقول ست یکبار از مرو که وطن ایشان بود بشام رفتند برای رسانیدن قلمی که در شام از کسی عاریت
گرفته بودند و بفراموشی همراه آورده و میگفتند که اگر یکدرم که در شبهه باشد رد کنم نزد من بهتر ست از آنکه
یک لکهه درم صدقه دهم براه خدا چون وفات ایشان قریب رسید و علامات احتضار ظاهر شد غلام خود را
که نصر نام داشت و از رواة معتبرین حدیث ست فرمودند که مرا از فرش بخاک اندازد غلام ایشان گریستن
آغاز کرد گفتند چرا گریه میکنی گفت ثروت و نعمت شما یاد آمد و این حالت غربت و مسافرت و بیکسی
شما را دیده بیتاب شدم گفتند خاموش من همیشه از خدا میخواستم که زندگانی من چون زندگانی
دولتمندان باشد و مردن من چون مردن خاکساران وفات ایشان در غربت و سفر اتفاق افتاد که
از جهاد برگشته بودند در راه چون بهیت که نام قصبه ایست از توابع شهر موصل رسیدند بیمار شدند
جان بحق تسلیم کردند در رمضان سال یکصد و هشتاد و یک ۱۸۱ و بعد از وفات ایشان مردم صلحا ر

بخواب دیدند که گوینده میگوید که ابن المبارک بفردوس اعلی رسید گاهی نظم شعر هم میکردند واین چند
بیت از ایشان ست بیت اری اناسا بادنی الدین قد قنعوا + ولا اریٰهم رضوا فی العیش
بالدون + فاستغن بالله عن دین الملوک کما + استغنی الملوک بدنیاهم عن الدین
وشعراء عصر ایشان در مدت حیات ایشان قصاید وقطعات بسیار دارند که قابل مختصر است مرقوم میشود
اذا صاحب عبد الله من مرو لیلة + فقد سار عنها نورها وجمالها + اذا ذکر الاخبار فی کل بلدة
فهم انجم فیها وانت هلالها + وعادت ایشان چنین بود که چون بحج میرفتند مردم بسیار در
رفاقت ایشان اراده این سفر مبارک میکردند و هر یک نقدی وجنسی برای ادراه می آوردند که بشرکت
صرف نمایند آنهمه را قبول میکردند و در فهرست جدا نام هر یک قدر آورده او نوشته میگذاشتند چون
از حج مراجعت میکردند آنهمه را با ما کان آنها میدادند و مردم این حرکت سوال کردند گفتند که اگر اول
دفعه با ایشان رد نمایم ایشان ترک رفاقت من کنند وازین سفر مبارک محروم مانند بگمان آنکه ما نفقه
خود میخوریم و بار کسی نیستیم وازمن باین سعادت فائز نمیشوند من بطفیل مبلغی کثیر بتصرف میکنم
در صورت رد نفقات ایشان من هم ازین عمل خیر محروم مانم وایشان هم از حج دهها یار که در مدینه
که در وقت مراجعت از حج برای همراهیان ودوستان می آرند مبلغی کثیر میبود واین همه اموال
ایشان از تجارت بود فردوس دیلمی این کتاب بر طور مشارق ومنبهات جامع صغیر ست
یعنی احادیث را بر ترتیب حروف تهجی جمع نموده مثلاً در حرف لام میگوید در فصل لما خلق
الله الجنة حفها بالریحان وحف الریحان بالحناء ما خلق الله شجرة احب الیه من الحناء
الی آخر الحدیث عن عبد الله بن عمرو ونیز درهمین فصل میگوید لما اسری بی اتیت
علی قوم یزرعون فی یوم ویحصدون فی یوم کلما حصدوا اعاد کما کان قلت لجبرئیل من
هولاء قال هولاء المجاهدون فی سبیل الله الی آخر الحدیث عن ابی هریرة واین حدیث
بسیار دراز وطویل ست چنانچه در قصه معراج مشهور ست وفردوس را مرتب نموده است بر حروف
تهجی پسر دیلمی برای اینکتاب سندی نوشته که سند هر حدیث بیان کرده بر همین حروف نه بر ترتیب
صحابه ونام مصنف کتاب فردوس حافظ شیرویه بن شهردار ابن شیرویه است در همدان بود وتاریخ
همدان هم از تصانیف اوست از یوسف بن محمد بن یوسف مستملی وسفین بن الحسن بن فنخویه وعبد الحمید

بن الحسن الثقفی و عبد الوهاب بن منده و احمد بن عیسی دینوری و ابو القاسم بن البسری و دیگر علمای
بیشمار اخذ علم حدیث نموده و در همدان و اصفهان و بغداد و قزوین و دیگر شهرهای اسلام گشته حافظ
یحیی بن منده در حق او گفته است که جوانی زیرک و حسن الخلق در مذهب سنت متصلب است و از اعتزال
دور مردکم گو و دلیر دل اما در اتقان معرفت و علم او قصوری است در سقیم و صحیح احادیث تمیز نمیکند و لهذا
درین کتاب او موضوعات و اهیات توده توده مندرج است پسر او شهردار دیلمی و حافظ ابو موسی مدینی
و حافظ ابو العلاء حسن بن احمد عطار از وی روایت دارند ششم رجب سال پانصد و نه وفات او ست
و پسر او شهردار بن شیرویه بن شهردار دیلمی کنیت او ابو منصور در معرفت علم حدیث و فهم آن
از پدر بهتر بود چنانچه سمعانی هم در حق او بفهم و معرفت گواهی داده و نیز علم ادب را خوب میدانست
و مرد سبکروح و عابد بود و در مسجد خود ملازمت داشت و غالباً بشغل اسماع حدیث و نوشتن آن
میگذرانید و در طلب علم حدیث با والد خود شریک بود در سفر اصفهان سال پانصد و پنج همراه او بود
و به بغداد خود رفت در سال سی و هفت بعد از موت پدر خود از اساتذه بسیار تحصیل کرده چنانچه از
مکی بن منصور الکرجی و ابو محمد النووی و ابو بکر بن زنجویه و از بعضی محدثان اجازت حاصل کرده و
ترتیب کتاب فردوس بن وضع او داده و اسانید این کتاب را بحث تمام جمع کرده و چون از تنقیح و تهذیب
او فارغ شد پسر او ابو مسلم احمد بن شهردار دیلمی و جماعه دیگر از شاگردان او از وی روایت کردند وفات
شهردار در سال پانصد و پنجاه و هشت است و نسب این خاندان بفیروز دیلمی میرسد که قاتل اسود
عنسی بود در حق او جناب رسالت فرموده اند فاز فیروز و او صحابی است نوادر الاصول حکیم
ترمذی سوای ابو عیسی ترمذی است که کتاب او در صحاح سته معدود می شود و نوادر الاصول اکثر احادیث
غیر معتبر دارد و اکثر جاهلان را اشتباه میشود حکیم ترمذی را همان ترمذی خیال میکنند و واهیات را
نسبت می کنند که در ترمذی است در اینجا فرق کردن ضرورست در اصل مایقال فی السجود و سجدات
القرآن میگوید مایقال فی سجدة سورة الاعراف عند قوله تعالی ان الذین عند ربک لا یستکبرون
عن عبادته و یسبحونه و له یسجدون طابت لهم منازل القرب عندک فتطهروا من الاستکبار
واذعنوا لک خضعاً بما عاینوا من کبریائک و عز جبروتک فی الملکوت فلقوا عظمتک
بالتسبیح و استکانوا بالسجود لک خشعاً هولاء بدایع حکمتک و نحن ولد بدیع فطرتک

ف ابن حکیم ترمذی است صاحب نوادر الاصول صاحب جامع شهیر ابو عیسی ترمذی یعنی جامع ابو عیسی مروی در اصل صحاح

وضیع یدك وامّک حبیبك الممد وحوب فی التورٰیة والموصوفون فی الانجیل بما منحتنا من
منتك وفضلك واهدیت الی المخبتین منا هدایاك وکراماتك تحنّنا ورافة سعدنا
ذلك بحظنا من رافتك ورحمتك والقینا بایدینا اسلما نرجو مرادك وسببك ومعروفك
یامعروفا بالعطایا الجزیلة ومحمودًا علی صنائعك الجمیلة کنیت ایشان ابوعبداللہ
ونام محمد بن علی بن الحسین بن بشر المؤذن الملقب بحکیم ترمذی ست رئیس اہل آن وقت خود ست
وتصانیف بسیار دارند از پدر خود علی بن الحسین وقتیبہ بن سعید بلخی وصالح بن عبداللہ ترمذی
واقران ایشان روایت میکنند علماء نیشاپور وقاضی یحیی بن منصور از وی روایت کرده اند چون در
نیشاپور آمد در سال دو صد وہشتاد وپنج مردم از ترمذ ایشان را اخراج کرده بودند وسبب اخراج ایشان
آن بود که ایشان کتاب ختم الولایة وکتاب علل الشریعة تصنیف کردند وآن ہر دو نسخه در نظر مردم ظاہر
بین افتاد از آنجا استنباط کردند که مذہب ایشان تفضیل ولایة بر نبوت است یعنی تفضیل اولیاء
بر انبیاء واحتجاج ایشان نیز گواہی بہمین معنے میدہد زیرا که تمسك نموده اند بلفظ یغبطهم النبیون والشہداء
وگفته اند اگر بعضے اولیاء از انبیاء وشہداء افضل نمی بودند غبطه چرا مے کردند باین عقیده وحشت
ناك ایشان را مردم ترمذ اخراج کردند از آنجا بلخ رسیدند مردم آنجا ایشان را قبول کردند وایشان
نزد اہل علم عذر این کلمات بیان کردند وگفتند که مذہب موافق شما ام اصلاً غرض من تفضیل اولیاء بر
انبیاء نبود باید دانست که در تصانیف ایشان احادیث غیر معتبره وموضوعات بسیار مندرج ست سبب
این حادثہ را خود ایشان بیان کردند در طبقات شعراوی مذکور ست که ایشان مے گفتند که من ہیچ
گاه تفکر وتدبیر وتامل پیش از کار تصنیف نکرده ام ونه غرض من آنست که کسی این مولفات را بمن
نسبت کند بلکه چون مرا قبض وقت میشد تسلی وآرام بتصنیف میجستم وہرچه بخاطر میرسید مے
نوشتم ازین معلوم شد که اکثر مصنفات ایشان از قبیل مسودات ست احتیاج بنظر ثانے وتہذیب
وتنقیح وحذف واصلاح مانده روزی ایشان را از صفة خلق رسیدند ایشان گفتند ضعف ظاہری
ودعوی عریضه وازلطائف ایشان آن ست که پنج کس اند بتر از پنج جانیست کودك را کتب وجوان را
مکان طلب علم وپیر را مسجد وزن را خانه خود ومؤذی را زندان کتاب الدعاء لابن ابی
الدنیا کتابیست بغایت خوب ونفیس اصل آن نزد ونه تمام ست بروایت ابن سیرین از ابی بکر

بعد از ان چهل اسم ادریسی است و سند آن موقوف است بر حسن بصری بعد از ان اسم الله الاعظم
است و بعد از ان دعاء الفرج است و همین قسم نوشته سیر و دو رساله کتابی دیگر هست در همین باب
مسمی بکتاب مجابی الدعوت لابن ابی الدنیا اولش این حدیث است لم یتکلم فی المهد الا ثلثة
عیسی بن مریم و صاحب جریج العابد والصبی الذی مر بامه راکب دابة فارهة وشارة
حسنة وهی ترضعه فقالت اللهم اجعل ابنی مثل هذا الی آخر الحدیث کنیت ابن ابی الدنیا ابوبکر و
نام عبد الله بن محمد بن عبید بن سفین بن ابی الدنیاست و او را قرشی و اموی نیز گویند زیراکه پدر
آن از موالی بنی امیه بودند مولد و مسکن او بغداد است تولد او در سنه دو صد و هشتاد است و از علی
بن الجعد و خلف بن هشام و سعید بن سلیمان و دیگر محدثان عصر اخذ علم حدیث کرده و از وی ابوبکر
شافعی صاحب غیلانیات و حارث بن ابی اسامة صاحب مسند با وصف تقدم او و ابوبکر نجار و احمد
بن خزیمه و دیگر علما در شان او بعضی اخذ فیض حدیث نموده اند و او اتالیق و مودب معتضد عباسی
بود که خلیفه مشهور است و قبل از ان چند کس را از خلفا اتالیقی و مودبی نموده است و ابن ابی حاتم گفته
است من و پدر من از وی حدیث نوشته ایم و او صدوق بود گفته اند که ابن ابی الدنیا عجب
تصرفی در کلام بود اگر میخواست شخصی را در یک آن بخندانیدن می آورد و باز بگریه می انداخت و بهمه
بنابر توسع او بود در علم و اخبار و قدرت او بر تصرف در کلام وفات او در جمادی الاولی سال دو صد
و هشتاد و یک بود کتاب الاعتقاد والهدایة الی سبیل الرشاد از تصانیف بیهقی است
از اولش ما ذکر ما یستدل به علی حدوث العالم وان محدثه ومدبره الواحد در اجازات میخوانند و
بعضی از باب الاستخلاف علی بن ابی طالب کرم الله وجهه تا آخر کتاب نیز میخوانند و آن کتاب بسیار نفیس
است و در وی میگوید اخبرنا ابو عبد الله الحافظ قال حدثنا ابو النصر العقیه حدثنا عثمان بن
سعید الدارمی حدثنا علی بن المدینی حدثنا مروان بن معاویة ثنا ابو مالک الاشجعی عن ربعی
بن حراش عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یصنع کل صانع و
صنعته کتاب اقتضاء العلم والعمل از تصانیف خطیب است و بسیار خوب کتابیست
در باب خود از وی بعضی محدثان انتخابی کرده اند که در دیار عرب شهرت دارد و اکثر در مقام
تحصیل اجازت همین منتخب را میخوانند و اول این منتخب حدیث ابی برزه الاسلمی است

لا تزول قدما عبد یوم القیمۃ الخ اما درصل کتاب بخدیث اول بیت خطیب بسکوید اخبرنا القاضی
ابو بکر احمد بن الحسن بن احمد الحرسی نیسابور قال حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب
الاصم قال حدثنا محمد بن اسحق الصنعانی قال حدثنا الاسود بن عامر قال اخبرنا ابو بکر بن
عیاش عن الاعمش عن سعید بن عبد اللہ عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما عبد یوم القیمۃ حتی یسئل عن اربع عن
عمرہ فیما افناہ وعن علمہ ماذا عمل فیہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیم انفقہ وعن
جسمہ فیما ابلاہ و اخر این منتخب این ابیات ست حدثنا الحسن بن ابی بکر قال انا
عثمان بن احمد الدقاق قال حدثنا اسحق بن ابراھیم بن سنین قال انشد لی عمر
بن احمد بن محمد شعرا انت فی غفلۃ الامل + لست تدری متی الاجل + لا تغرنک
صحۃ فھی من اوجع العلل + کل نفس لیومھا مصبحۃ تقطع الامل + فاعمل الخیر وجتھد
قبل ان یمنع العمل + **تاریخ یحیی بن معین** فی احوال الرجال واین کتاب مرتب
ست برحروف معجم واول این حدیث ست قال الحافظ الناقد یحیی بن معین حدثنا ابن ابی مریم
ثنا ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ بن الزبیر عن المسور بن مخرمۃ عن ابیہ قال
لقد اظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام فاسلم اھل مکۃ کلھم وذلک
قبل ان تفرض الصلوۃ حتی ان کان لیقرء السجدۃ فیسجد فیسجدون وما یستطیع بعضھم
ان یسجد من الزحام وضیق المقام لکثرۃ الناس حتی قدم رؤس قریش الولید بن المغیرۃ
وابو جھل وغیرھما کانوا بالطائف فی اراضیھم فقالوا تدعون دینکم ودین ابائکم
فکفروا و آخر آن تاریخ اینست عن الجرجسی عن بقیۃ بن الولید عن الزبیدی عن
الزھری عن سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سلم تسلیمۃ
کنیت او ابو زکریا و او را مری گویند بالولاء کہ از موالی بنی مرہ بود و وطنش بغداد ست در سال یکصد و
پنجاہ وہشت متولد شدہ بود و پدرش از عمدہ نویسندگان دفتر بود و در انشا نیز دستگاہ خوب داشت
گویند یحیی بن معین را از میراث پدر خود لکھہ درم نقد بدست آمدہ بود و باین سبب کمال ثروت
داشت از ہشیم و ابن المبارک و معمر بن سلیمان بن طرخان و اقران آنہا سماع دارد و امام احمد بن

حنبل و بخاری و مسلم و ابوداود ازوی استفاده کردند و او یکی از ائمه این فن ست در نقد احادیث و
و معرفت احوال رجال و در کثرت معلومات و محفوظات هم نظیر نداشت از وی منقول ست که من بدست
خود ده لکهه حدیث نوشته ام و او را بعد از مرگ بخواب دیدند و پرسیدند که خدا تعالی با تو چه کرد گفت
مرا بخشش و عطایای بسیار داد   و از آن جمله سه صد زن از حور عین بمن تزویج فرمود و در سال دو
صد و سی و سه از بغداد بحج روانه شد اول در مدینه منوره رسید و از زیارت فارغ شد قصد خانه
کعبه نمود در اول منزل بخواب رفته بود که هاتفی او را آواز داد که ای ابوزکریا از همسایگی ما کجا
میروی معلوم کرد که روح مبارک پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم ست که او را با آن تلطیف مشرف
ساخت زود برگشت و در مدینه اقامت نمود و بعد از سه روز وفات یافت و از سعادت او نست
که او را بر همان تخته غسل دادند که جناب پیغمبر را بر آن غسل داده بودند و او را بنظم هم میل
بود اینچند بیت از وست بیت المال ینفد حله وحرامه ✤ یوما ویبقی فی غد آثامه ✤
لیس التقی بمتق فی دینه ✤ حتی یطیب شرابه وطعامه ✤ ویطیب ما یحوی ویکسب اهله
ویطیب فی حسن الحدیث کلامه ✤ نطق النبی لنا به عن ربه ✤ فعلی النبی صلاته وسلامه ✤
فائده باید دانست که جاهلان و نافهمان قدمای اهل حدیث را عموما یحیی بن معین را خصوصا
مطعون ساخته اند که ایشان خصوصا این شخص از جمله ایشان در خلق الله زبان خود را دراز کرده
و کسی را دروغگو و کسی را ملبس و جعلی و کسی را مفتری و بهتانی میگویند و این غیبت محرم را اعظم سیئات
و عبادت می انگارند چنانچه بکر بن حماد شاعر مغربی درین باب یحیی بن معین را هجو کرده بلکه علم
حدیث را تعریض نموده گفته ست شعر اری الخیر فی الدنیا یقل کثیره ✤ وینقص نقصا والحدیث
یزید ✤ فلو کان خیرا کان الخیر کله ✤ ولکن شیطان الحدیث مرید ✤ ولابن معین
فی الرجال مقالة ✤ سیسئل عنها والملیک شهید ✤ فان یک حقا فهی فی الحکم غیبة
وان یک زورا فالقصاص شدید ✤ لیکن این جاهل و امثال او نفهمیده اند که این طعن و جرح
ایشان رجال را محض برای صیانت شریعت و دین ست پس گویا از قبیل قتال کفار و خوارج
و اهل بدعت و سیاست و تعزیر اهل منکر ست که بهترین عبادات ست از غیبت محرمه نیست و
ازین ابیات مشهوره که مرقوم شد ابو عبدالله بن فتوح حمیدی صاحب الجمع بین الصحیحین

۲ وبکل مختلف من الاسناد ✤ وبکل وهم فی الحدیث مشکل ✤ یعنی به علماء کل بلاد ✤

جواب داده قصیده دراز دراز درو وآنجا در مخاطبه این شاعر میگوید قصیده وانی الی ابطال قولك قاصد * ولی من شهادات النصوص جنود * اذا لم یکن خیرا کلام نبینا * لدیك فان الخیر منك بعید * واقبح شیٔ ان جعلت لما اتی * عن الله شیطانا وذاك شدید * بعد ازان در حق ابن معین مے گوید شعر وما هو الا واحد من جماعة

وكلهم فيما حكاه شهود
فان كتاب الله فيه عنيد
معاملة في الآخرين تبيد
وغيرهم عما اقتنوه رقود
الى كل افق والمرام كؤد
قيام صحيح النقل وهو حديد
حدود تحروا حفظها وعهود
فلم يبق الا عاند وحقود
وعنهم رد ولا يستطاع جحود
مريد الاطفاء الشكوك مريد
فليس لموجود الضلال وجود
فكيد هم بالمخزيات مكيد

فان صح عن حكم الشهادة حامل
ولولا رواة الدين ضاعت وصبحت
هم حفظوا الآثار من كل شبهة
وهم هاجروا في جمعها وتبادروا
وقاموا بتعديل الرواة وجرحهم
بتبليغهم صحت شرائع ديننا
وصح لاهل النقل منها احتجاجهم
وحسبهم ان الصحابة بلغوا
فمن حاد عن هذا اليقين فمارق
ولكن اذا جاء الهدى ودليله
وان رام اعداء الديانة كيدها

ابیات در قصیده دراز جواب داده قصیده

ورای مصيب للصواب سديد
ومنزلة في الخلد حيث يريد
ويطرد عن احواضه ويزود
وما هو في شيء اتاه فريد
فمن كان يروي علمه ويفيد
من الفضل ما عند الانام رقود

و عبد السلام بن یزید بن غیاث الشبلی نیز از بن

ولابن معين في الذي قال اسوة
واجره يعلى الاله محله
بناضل عن قول النبي وصحبه
وجملة اهل العلم قالوا القوله
ولو لم يقم اهل الحديث بديننا
هم ورثوا علم النبوة واحتووا
وهم كمصابيح الدجى يهتدى بهم

ونارهم بعد الممات خمود + عليك بن عتاب لزوم سبيلهم + فذالهم عند الله حميد + ونیز احمد بن
عمرو بن عصفور جواب داده است باین ابیات شعر آیا فی العلم زید عمارة + رویدًا بما یبدی
به ولعید + جعلت شیاطین الحدیث مریدة + الا ان شیطان الضلال مرید + وقرعت بالتکذیب
من کان صادقًا فقولک مردود وانت عنید + وذو العلم فی الدنیا نجوم هدایة + اذا غاب نجم لاح
بعد جدید + بهم عز دین الله طرا وهم له + معاقل من اعدائه وجنود کتاب الکنی والاسامی
للنسائی ازان کتاب نیز انتخاب نموده اند وآنرا منتقی گویند آخر منتقی این حدیث وارد است فی
باب من الکنی ابا عمران قال الحافظ احمد بن شعیب النسائی اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا اللیث
عن یزید بن ابی حبیب عن ابی عمران اسلم عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال اتبعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو راکب فقلت اقرأنی سورة هود وسورة یوسف فقال لن تقرأ
شیئا ابلغ عند الله من قل اعوذ برب الفلق واحوال نسائی انشاء الله در ذکر اصحاب صحاح
سته خواهد آمد کتاب تاریخ الثقات لابن حبان کنیت او ابو حاتم نام او محمد بن حبان
تمیمی است و صحیح ابن حبان قدری از احوال او در گذشت اول ابواب تاریخ این باب است باب
ذکر الحث علی لزوم سنن المصطفی صلی الله علیه وسلم اخبرنا احمد بن مکرم خالد البرتی قال حدثنا علی
بن المدینی قال ثنا الولید بن مسلم حدثنا ابن یزید ثنا خالد بن معاذ قال حدثنا عبد الرحمن بن عمرو
السلمی وحجر بن حجر الکلاعی قال اتینا العرباض بن ساریة وهو من نزل فیه ولا علی الذین اذا
ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه فسلمنا علیه وقلنا اتیناک زائرین وعائدین ومقتبسین فقال
العرباض صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبح ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظة
بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال قائل یا رسول الله کان هذه موعظة
مودع فما تعهد الینا قال اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان عبدا حبشیا مجدعا فانه من یعش منکم
فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین فتمسکوا بها وعضوا علیها
بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة ارشاد ابو یعلی خلیلی
کتابی است بسیار جید در احوال رواة وابن ابو یعلی دیگرست و دیگر ابو یعلی موصلی که مسند و
معجم او سابق مذکور شد نام او خلیل بن عبد الله بن احمد است از ساکنان مقصره قزوین

کتاب الکنی والاسامی

کتاب تاریخ الثقات

ارشاد ابو یعلی

بوده از تصانیف او همین کتاب ارشاد فی معرفة المحدثین یادگار مانده وهرکه درینکتاب نظر کند
بجلالة و بزرگی او درین علم اقرار نماید اما اهل تحقیق نوشته اند که درینکتاب او اوهام بسیار یافته شد
بدون شهادت کتب دیگر اعتماد بر آن نباید کرد و معهذا او را بر علل حدیث و رجال آن اطلاع
تام بود و علو اسناد در زمان خود میسر آمده بود از علی بن احمد بن صالح قزوینی و ابوجعفر
کنانی و حاکم و دیگر بزرگان آن طبقه سماع دارد و از حفص بن شاهین و ابوبکر مقری اجازت
یافته و ابوبکر بن لال باوجودیکه از اساتذه و شیوخ اوست از وی روایت میکند و پسر او
ابویعلی ابوزید پسر ابویعلی عالم حدیث بود از وی تلمذ دارد در آخر سال چهار صد و چهل ششم
وفات یافته حلیة الاولیاء تصنیف حافظ ابونعیم اصفهانی سابق ذکر این حافظ در مستخرج
او گذشت و چند حکایت از کتاب حلیة الاولیاء در بیان احوال امام مالک نیز گذشت الاستیعاب
فی معرفة الاصحاب لابی عمر بن عبد البر کتابی است مشهور و معروف و در دیباچه آن کتاب است
از ابن سیرین نقل کرده که السابقون الاولون من المهاجرین والانصار هم الذین صلوا
الی القبلتین و از سفیین نقل کرده که هم الذی بایعوا بیعة الرضوان و اکابر علماء مغرب است
و نام او یوسف بن عبد الله بن عبد البر بن عاصم نمری قرطبی روز جمعه که امام در خطبه بود در
سال سه صد و شصت و هشت در ماه ربیع الاول متولد شد و او معاصر خطیب است اما طلب او
علم حدیث را قبل از تولد خطیب است از خلف بن القاسم و عبد الوارث بن سفیان و ابی سعید
نصر و عبد الله بن محمد بن عبد المومن و اقران ایشان اخذ علم نموده و علمای بلدان ورد است
او را اجازت نوشته اند عبد الغنی منذری صاحب ترغیب و ترهیب از مصر و ابوالقاسم عبد الله
بن السقطی از مکه معظمه در حفظ و اتقان سر آمد اهل زمان خود شمرده شد و کتاب التمهید او در باب
فقه حدیث نادره روزگار و سرمایه مجتهدان اولی الایدی والابصار است و از تصانیف
او کافی است در مذهب مالکی پانزده مجلد در بلاد مغرب گردیده و بیشتر در اندلس بلکه اکثر معمور خبیر
نوشته اند که از اندلس نه بر آمده است و سوای فقهای کس از علماء وقت خود دیگری را ندیده
و سوای ایشان از کسی علم نیاموخته و باوجود این علم او کمتر از خطیب بغدادی و ابن حزم نیست
بلکه بعضی چیزها نزد اوست که نزد دیگران نیست و صدق و دیانت و حسن اعتقاد و اتباع سنت

که او را نصیب بود که کسی را از علما نصیب نشده و از علو اسناد و سنن ابی داود است
که از عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن روایت میکند و او از ابن داسه و او از مصنفش ابو داود
و در اول عمر ظاهری مسلک بود و بعد از آن مالکی شد و معهذا میلانی بفقه شافعی هم داشت و کتاب الاستذکار
او در حقیقت بهترین شرح موطا است و در تنسیق ابواب موطا استادی نموده است و آن
کتاب بسیار کلان است قریب سی جلد میشود اگر بخط واضح نویسند و اگر بخط باریک نویسند پانزده جلد است
و او را کتابی است در فضیلت علم و ادب روایت بسیار نافع است و کتاب الدرر فی اختصار المغازی
والسیر و کتاب العقل و العقلاء و ما جاء فی اوصافهم و کتاب جمهرة الانساب و کتاب بهجة المجالس و غیر
اینها نیز تصانیف دارد و در ماه ربیع الآخر سال چهار صد و شصت و سه در شاطبه وفات او است
و در همین سال خطیب بغدادی نیز وفات یافته و در اثنای شعر نیز میلی بود اینچند شعر از وست

شعر

تذکرت من یبکی علی مداوما ... فلم ارا الا العلم بالدین والخبر
علوم کتاب الله والسنن التی ... اتت عن رسول الله مع صحة الاثر
وعلم الاولی من ناقل به وفهمه تاله ... اختلفوا فی العلم بالرای والنظر

ونیز میگوید بیت

مقالة ذی نصح وذات فوائد ... اذا من ذوی الالباب کان استماعها
علیکم بآثار النبی فانه ... من افضل اعمال الرشاد اتباعها

و چون در شهر اشبیلیه که از مشاهیر شهرهای مغرب است داخل شد و از اهل آن شهر حسن سلوک و تفقدی که
شایسته ندید اینچنین بیت گفت

بیت

تنکر من کنا نسر بقربه ... وصار زعاقا بعد ما کان سلسلا
وحق لجار لم یوافقه جاره ... ولا لاءمته الدار ان یتحولا
بلیت بحمص والمقام ببلدة ... طویلا لعمری مخلق یورث البلی
اذا هان حر عند قوم اتاهم ... ولم ینأ عنهم کان اعمی واجهلا
ولم تضرب الامثال الا لعالم ... وما عوتب الانسان الا لیعقلا

تاریخ بغداد از تصانیف خطیب بغدادی است در اول جزء ثانی از وی مناقب بغداد و بزرگی آن مبارک بنیاد آنچه از محاسن اخلاق
سکان آن منقول شده درده بعد از آن ذکر هر دو طرف بغداد که دجله و فرات است نموده و احوال

بخاری باسنید اور در آن مذکور ست و تا ترجمہ محمد بن عبد الرحمن ابن ابی ذئب تقیید بربع کتاب میشود اول باسنادی کہ در آن تاریخ مذکور ست این ست قال الحافظ ابو بکر اخبرنا عبد العزیز بن ابی الحسن القرمسی قال حدثنا عمر بن احمد بن عثمان قال سمعت ابا بکر النیشا بوری یقول سمعت یونس بن عبد الاعلی یقول قال الشافعی یا ابا موسی دخلت بغداد قال قلت لا قال ما رأیت الدنیا قال الخطیب وانشدنا القاضی ابو القاسم علی بن المحسن التنوخی قال انشدنا ابو سعید محمد بن علی بن محمد بن خلف الہمدانی لنفسہ

فدی لک یا بغداد کل قبیلۃ ... من الارض حتی خطتی و دیاریا

فقد طفت فی شرق البلاد و غربہا ... وسیرت رحلی بینہا و رکابیا

فلم ار فیہا مثل بغداد منزلا ... ولم ار فیہا مثل دجلۃ وادیا

ولا مثل اہلہا ارق شمائلا ... واعذب الفاظا واحلی معانیا

وکم قائل لو کان ودک صادقا ... لبغداد لم ترحل فکان جوابیا

یقیم الرجال الاغنیاء بارضہم ... وترمی النوی بالمقترین المراسیا

کنیت خطیب ابو بکر و نام احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی روز پنجشنبہ بست و چہارم ذیقعدہ سال سہ صد و ہفتاد و دو متولد شدہ پدرش نیز مناسبتی بعلم حدیث داشت او را تحریص طلب این فن شریف نمود یازدہ سالہ بود کہ در طلب علم و سماع شروع کرد بعد از ان سفر کرد و در بصرہ و کوفہ و نیشاپور و اصفہان و دینور و ہمدان و ری و حجاز شریف از ابو نعیم حافظ صاحب حلیۃ الاولیا و ابو سعید مالینی و ابو الحسن بن بشران و دیگران استفادہ نمودہ و ابن ماکولا محدث مشہور ست از شاگردان اوست و محمد بن مرزوق زعفرانی و دیگر اجلہ این فن از ترغیب او سرسبز شدہ اند صحیح بخاری در مکہ معظمہ ست کریمہ کہ از مشاہیر رواۃ بخاری است در پنج روز ختم کرد و بر ابو عبد الرحمن اسماعیل بن احمد الحیری نیشاپوری کہ معروف بضریر ست نیز بخاری را در سہ مجلس ختم کردہ و از کشمیہنی نیز بخاری را سماع نمود وقت مغرب شروع خواندن بخاری میکرد و متصل نماز فجر میکرد و شبہا ہمچنین گذرانید و روز سوم از چاشت تا مغرب و از مغرب تا صبح خواندہ فت و تمام نمود . ذہبی گفتہ است کہ این قوت دماغ و مہارت در قرارت از نوادر ست و بعد از انکہ از سیر

سفرها فارغ شد در بغداد رحل اقامت انداخت وبتصنیف وروایت حدیث اوقات خود را معمور ساخت
تا آنکه بدار الرضوان شتافت مصنفات او زیاده بر شصت کتاب است از آن جمله است جامع
خطیب و از آن جمله است تاریخ بغداد وکفایت وشرف اصحاب الحدیث والسابق واللاحق والمتفق
والمفترق والمؤتلف وتلخیص المتشابه وکتاب الرواة عن مالک
الاسانید وروایة الابناء علی الآباء وغیر ذالک من التصانیف المفیده
عزوا هم فی فنهم حافظ ابو طاهر سلفی درحق تصانیف او گفته است تصانیف ابن ثابت
الخطیب * الذ من الصبی الغض الرطیب * براها اذ رواها من حواها * ریاضا للفتی الیقظ اللبیب
ویاخذ حسن ما اخذ صاغ منها * بقلب الحافظ الفطن الاریب * فایة راحة ونعیم عیش * یوازی کتبها
بل ای طیب * وهر روز ختم قرآن میکرد بترتیل وتجوید قرائت مینمود در سفر حج مردم لفظ بلفظ آن را
می شنیدند وباوجود تعب سفر این ورد را ناغه نمیکرد واو را احتیاج الی ثروت
بود و بر طالبان علم شریف صدقات وخیرات او بسیار جاری بود ودر حج چون متصل آب
زمزم رسید سه بار از آن آب مبارک سیر نوشید وسه چیز را از خدا تعالی درخواست کرد که
در آن حالت دعا مستجاب است اول آنکه تاریخ بغداد را روایت کند ومنتشر سازد دوم آنکه در جامع
منصور که بهترین بقاع بغداد است باملاء وتعلیم حدیث مشغول شود سوم آنکه بعد دفن او متصل بشر حافی
باشد هر سه حاجت او روا شد والحمد لله ودر مرتبه او در بغداد بحدی انجامیده بود که خلیفه وقت
حکم نمود که هیچ کس از واعظان وخطیبان ودیگر اصناف علما حدیثی را ذکر نکنند تا آنکه آن حدیث
بر خطیب نگذرانند واو اجازت ندهد ودر زمان او بعضی یهودیان که در خیبر سکونت داشتند در
وقت حضرت عمر از آنجا برخاسته در اطراف وجوانب شام منتشر شدند بحضور خلیفه نامه پیغمبر ظاهر
نمود بخط حضرت علی رضی الله تعالی عنه ومهر جناب رسالت علیه الصلوة والسلام وشهادت جمعی کثیر
از صحابه مضمون آن نامه آنکه از فلان وفلان قبیله یهود جزیه ساقط کردیم ومعاف نمودیم خلیفه آن را
نزد خطیب فرستاد خطیب بعد از تامل گفت که اینهمه زور وجعل است زیرا که دروی شهادت معاویه وسعد
بن معاذ نیز ثبت بود حالانکه معاویه رضی الله تعالی عنه در وقت فتح خیبر مسلمان نبود وشرف
صحبت حاصل نکرده وسعد بن معاذ در غزوه خندق زخم تیر خورده بود ومتصل غزوه قریظه وفات او

بروقت فتح خیبر زنده نبود چون بیمار شد بخلیفه گفته فرستاد که من هیچ وارث ندارم مال من ببیت
المال میرسد اگر اذن باشد من آنرا بطور خود بمصرف نمائیم خلیفه فرمود سیار گشت همه کتابها را وقف
کرد و جمیع اجناس مال را در راه خدا صرف نمود و هفتم ذی حجه ۴۶۳ چهار صد و شصت و سه وفات یافت
و شیخ ابو اسحاق شیرازی که از مشاهیر مشایخ شافعیه در علم ظاهر و باطن جامع جنازه او را خود برداشته
اند و بعد از وفات وی بعض صالحین بغداد او را بخواب دیدند و از حال او پرسیدند گفت اَتَانِی رَوْحٌ وَ
رَیْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِیْمٍ دیگر از بزرگان آن عهد گفت که من روزی در بغداد بخواب بودم دیدم که گویا ما نزد
خطیب حاضرایم و میخواهیم که تاریخ بغداد بنابر عادت نزد او بخوانیم و بر دست راست شیخ نصر بن ابراهیم
مقدسی نشسته اند و بر دست راست ایشان بزرگی دیگر نشسته بسیار بجلالت و هیبت که چشم از جمالش خیره
میشد گفتم که این بزرگ کیست گفتند ایشان حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم برای شنیدن این تاریخ
تشریف آورده اند   و این شرف عظیم است خطیب را رحمة الله علیه و او را شعر هم الفت بود انچند قطعه

از دست قطعه

ان کنت تبغی الرشاد محضا ۔ لامر دنیاک والمعاد

فخالف النفس فی هواها ۔ ان الهوی جامع الفساد

ولہ

الشمس تشبهه والبدر یحکیه ۔ والدر یضحک والمرجان من فیه

ومن سری وظلام اللیل معتکر ۔ فوجهه عن ضیاء البدر یغنیه

ولہ ایضًا

تغیب الخلق عن عینی سوی قمر ۔ حسبی من الخلق طرًا ذلک القمر

محله فی فوادی قد تملکه ۔ وحار روحی فما لی عنه مصطبر

والشمس اقرب منه فی تناولها ۔ وغایة الحظ منه للوری النظر

وددت تقبیله یومًا مجالسة ۔ فصار من خاطری فی خدّه اثر

وکم حلیم رآه ظنه ملکًا ۔ وردد الفکر فیه انه بشر

ولہ

لا یغبطن اخا الدنیا لزخرفها ۔ ولا للذة وقت عجلت فرحًا

فالدهر اسرع شیء فی تقلبه ۔ وفعله بین للخلق قد وضحا

کم شارب عسلاً فیه منیته ۔ وکم تقلد سیفًا من به ذبحا

امالی محاملی کتابیست مختصر بقدر شانزده جزو اولش این حدیث است حدثنا السری ثنا

محمد یعنی ابن جعفر ثنا شعبة عن الحکم عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن
النبی صلی الله علیه وسلم انه صلی الظهر خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم قال شعبة
وسمعت حمادا وسلیمان یحدثان ان ابراهیم کان لا یدری ثلاثا صلی او خمسا محاملی
هم از محدثان بغداد و مشایخ آن مبارک بنیاد ست کنیت او ابو عبد الله و نام او حسین بن اسمعیل محمد
ضبی بغدادی ست و او را قاضی حسین نیز گویند زیرا که بر قضا کوفه تا مدت شصت سال نائب بود و در نود
سال و صد و سی و پنج ست و ابتداء طلب او در سال چهل و چهار از ابو حذافه است که یکی از شاگردان
و از شاگردان امام مالک ست اخذ علم کرده و از عمر بن علی فلاس و احمد بن المقدام و یعقوب بن
ابراهیم دورقی و محمد مثنی عنزی و زبیر بن بکار و دیگر علماء آن طبقه روایت کرده و دارقطنی و
ابن جمیع و دعلج و دیگر محدثان عمده اقتباس نموده اند و او را قریب هفتاد کس از اصحاب سفین
بن عیینه رحمه الله شیخ علم حدیث بوده اند و در مجلس املاء او قریب ده هزار کس حاضر میشدند و آخرها
از قضا استعفا نمود و با وا ام که در خدمت قضا بود محمود خلائق بود هیچ کس انگشت اعتراض و اتهام
بروی ننهاده و در کوفه خانه خود را مجمع اهل علم ساخته بود هر روز مردم برای شغل علم شریف در
خانه او جمع میشدند و فائدها میگرفتند محمد بن الحسین که یکی از بزرگان آن عهد بود گفته ست که من بخواب دیدم
که گویا گوینده میگوید حقتعالی از اهل بغداد به برکت محاملی بلا را دفع میکند در ربیع الثانی سال سیصد
و سی بعد از فراغ از مجلس املاء حدیث موافق عادت خود برخاست و مریض شد و بعد از پانزده روز
وفات یافت فوائد ابو بکر شافعی که آن را غیلانیات نیز گویند زیرا که شیخ ابو طالب محمد بن محمد
بن ابراهیم بن غیلان ست که این کتاب را روایت کرده و نسبت باو مشهور گشته همگی یازده جز ست
و دارقطنی رباعیات او را جدا نوشته رساله مستقل که اکثر متداول ست و در وقت تحصیل اجازت و
سماع آن را میخوانند اول رباعیات این حدیث ست قال الحافظ ابو بکر الشافعی ثنا محمد بن الفرج
الازرق واحمد بن عبد الله البرتی قال ثنا محمد بن کناسة قال ثنا اسمعیل بن ابی خالد قال قلت
لابی جحیفة هل رأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال نعم وکان الحسن بن علی تشبهه حدثنا
موسی بن اسمعیل ابو عمران قال ثنا اسمعیل بن علیة قال اخبرنا حنظلة السدوسی عن انس
بن مالک قال قیل یا رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل یلقی صدیقه او اخاه فینحنی

له قال لا قال فیلزمه ویقیله قال لا قال فیصافحه ویاخذ بیده قال نعم ونیز از محدثین عراق
است و در بغداد سکونت داشت تولد او در چهل سنت که شهر یست متصل واسط در سال دو صد و شصت
تولد اوست و در سال هفتاد و شش آغاز طلب او ست استاد محدثین احمد بن ابراهیم عبد ربه است و
او نیز از بود جاهای بسفر رخت از موسی بن رشا که آخرین اصحاب اسمعیل بن علیه بود استفاده این
صنعت نمود و از محمد بن شداد که خاتمه یاران یحیی القطان بود نیز تکمیل کرد و از ابوبکر بن ابی
الدنیا و ابو قلابه رقاشی و دیگر محدثان اجله تلمذ نموده و بسوی جزیره و مصر و شهرهای دور برای طلب این
علم شریف سفرها کرده و دارقطنی و عمر بن شاهین و ابن المحاملی و ابو طالب بن غیلان و ابن بشران
و ابو علی بن شاذان و دیگر روسای این فن شاگردان او یند دارقطنی و خطیب او را تعریف و توصیف
کرده اند و وفات او در سال سه صد و پنجاه و چهار ست چهل حدیث که آنرا در زبان عرب اربعون گویند از تصانیف
محمد بن اسلم الطوسی اول آن این حدیث است ثنا عبد الله بن یزید قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد عن عبد الله
بن یزید عن عبد الله ابن عمرو رضی الله تعالی عنهما ان رجلا قال یا رسول الله من المسلم قال من سلم
المسلمون من لسانه ویده قال فمن المومن قال من امنه الناس علی انفسهم واموالهم قال فمن
المهاجر قال من هجر السیئات قال فمن المجاهد قال من جاهد نفسه لله عزوجل کنیت
او ابو الحسن و نام محمد بن اسلم بن سالم بن یزید کندی ست بالولا و ساکن شهر طوس ست که حالا در
مشهد مقدس آباد است یکی از مشاهیر مشایخ خراسان ست از یزید بن هارون و جعفر بن عون و یعلی
بن عبید اخذ علم حدیث نموده و کلان ترین شیوخ او نضر بن شمیل ست ابن خزیمه و ابوبکر ابی داود
از وی شاگردی کرده اند و از اجله علما و از اولیا و ابدال وقت بوده محمد بن رافع گفته است که من زیارت
او کرده ام بلا شبه مشابه اصحاب پیغمبر بود روزی اسحاق بن راهویه را از معنی این حدیث سوال
کردند علیکم بالسواد الاعظم گفت محمد بن اسلم و اتباعه پنجاه سال ست او را امتحان
کردم هرگز خلاف سنت از وی حرکتی بوقوع نیامده و چون وفات یافت بروی ده لکهه کس نماز گذاردند
و در وقت خود او را بامام احمد حنبل تشبیه میدادند وفات او در محرم سال دو صد و چهل و دو ست چهل
حدیث استاد ابو القاسم قشیری قال الاستاد ابو القاسم عبد الکریم القشیری فی باب طلب العلم
حدثنا السید ابو الحسن محمد بن الحسن قال ثنا ابوبکر محمد بن عبد الملک عن هشام

م بن علی بن ایوب ثنا محمد بن یزید السلمی ثنا حفص بن عبد الرحمن ثنا محمد

بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الله اوحى انه من سلك مسلكا فى طلب العلم سلكت به طريق الجنة ومن سلبت
كريمتيه اثبته عليهما الجنة وفضل فى علم خير من فضل فى عبادة و ملاك الدين الورع
از تصانیف ابو القاسم قشیری مشهورترین آنها رساله قشیری ست و تفسیری ست نهایت کلان و آن بهترین
تفاسیر است و کتابیست مسمی نحو القلوب و دیگر کتاب لطائف الاشارات و کتاب الجواهر و کتاب احکام
السماع و کتاب آداب الصوفیه و کتاب عیون الاجوبه فی فنون الاسئله و کتاب المناجات و کتاب المنتهی فی
نکت اولی النهی و شهرت ایشان مغنی ست از تعریف و توصیف ایشان نام ایشان عبد الکریم بن
هوازن بن عبد الملک بن طلحه بن محمد القشیری النیشاپوری ست در زهد و تصوف سرآمد اهل زمان خود
بودند ایشان طفل صغیر السن بودند که پدر ایشان فوت شد و ایشان را در عالم طفولیت صحبت ابو
القاسم یمانی که در علم ادب و عربیت مشهور بود دست داد علم ادب و عربیت از وی گرفتند بعد از ان
در مجلس حضرت شیخ ابو علی دقاق حاضر میشدند و شوق طلب خدا پیدا کردند شیخ ابو علی دقاق فرمودند
که اول از علم دینی خود را مملو کنید بموجب فرموده ایشان در مجلس درس ابو بکر طوسی رفتند و ملازمت
آمد و رفت نمودند تا آنکه از فقه فارغ شدند بعد از ان در مجلس درس استاذ ابو بکر بن فورک که اصولی و متکلم
مشهور است آمد و رفت شروع کردند و درین هر دو فن تکمیل تام نمودند بعد از ان در مجلس ابو اسحاق اسفرائینی
داخل شدند و تصانیف ابو بکر بن الباقلانی را گرفتند بعد ازین همه شیخ ابو علی دقاق دختر خود
فاطمه را با ایشان نکاح کرده دادند و در صحبت خود داشتند بعد از فوت ایشان با شیخ ابو عبد الرحمن
سلمی صحبت داشتند و فیض باطن و ظاهر گرفتند و احوال عالیه و مجاهدات و تربیت مریدین و تذکیر و نصیحت
بعبارات شیرین آنها نصیب ایشان شد و بی نظیر وقت خود گشتند و ایشان را در سوارکاری و سلاحداری
عجب دستی بود که درین امر هم رئیس این صنعت بودند از محدثین عمر مثل ابی الحسن بن بشران و ابی
نعیم اسفراینی و ابی الحسن خفاف و علی بن عبد الرحمن اهوازی سماع حدیث نمودند و در تفسیر و حدیث
و کلام و اصول و فقه و نحو و شعر و کتابت مهارت کلی داشتند ابو بکر خطیب محدث بغداد از ایشان
روایت دارد و پسر ایشان عبد المنعم و نبیره ایشان ابو الاسعد هبة الرحمن نیز شاگردان رشید ایشان
بودند صبح یکشنبه شانزدهم ربیع الثانی سال چهارصد و شصت و پنج رحلت نمودند و در احوال ایشان

بتواتر منقول است که در مرض موت نوافل که مقرر داشتند ازیشان هرگز فوت نشد و همه نمازها ایستاده ادا می
کردند ابو تراب امرائی ایشان را بعد از وفات بخواب دید و پرسید گفتند که من در تعجب عیش و رحمتم
نظم شعر هم میکردند این دو بیت ازیشان مشهور است و در کتب بتصوف مذکورست شعر

سقى الله وقتا كنت اخلو بوجوهكم — وثغر الهوى في روضة الانس ضاحك

(بوجهكم)

اقمنا زمانا والعيون قريرة — واصبحت يوما والجفون سوافك

واین قطعه نیز ازیشان است قطعه

البدر من وجهك مخلوق
والسحر من طرفك مسروق
يا سيدا ايتمنى حبه
عبدك من صدرك مرزوق

چهل حدیث ابوبکر اجری در حدیث
یازدهم میگوید اخبرنا خلف بن عمرو العكبري قال حدثنا محمد بن طلحة التيمي ثنا عبد الرحمن
ابن سالم بن عبد الرحمن بن ساعدة عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ان الله اختارني واختار لي صحابا فجعل لي منهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم
فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا
عدلا کنیت ابوبکر و نام او حسین بن عبد الله بغدادی ست و اوست مصنف کتاب الشريعة
في السنة و این چهل حدیث و دیگر تصانیف هم دارد شاگرد ابو مسلم کجی و خلف بن عمرو عکبری و جعفر
فریابی و دیگر اعیان آن طبقه است و حافظ ابو نعیم و ابو الحسن بن بشران و ابو الحسن حمامی
شاگردان او یند و در آخر ها مجاورت مکه معظمه اختیار فرمود و حجاج و مغاربه را ازوی فیض ایز
علم بسیار رسید و عالم با عمل و صاحب اتباع سنت بود در محرم سال سه صد و شصت در مکه معظمه وفات
یافت نزهة الحفاظ تالیف ابو موسی مداینی در مسلسل احمدین که در سند آن شش کس
متصل بهمدیگر بنام احمد واقع شده میگوید اخبرنا ابو رجاء احمد بن محمد الكسائي قال حدثنا ابو
العباس احمد بن محمد بن ابراهيم الوزاني ثنا ابو بكر احمد بن موسى قال ثنا احمد بن اسحق قال
ثنا احمد بن الحسين الانصاري قال ثنا احمد بن سنان الرملي قال حدثنا عبد الرحمن بن
مغر ثنا مجالد سمعت الشعبي يقول العلم اكثر من عدد القطر فخذ من كل شيء احسنه
ثم قرء فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه قال ابن سنان هذا رخصة

من الانتخاب نام ابو موسی محمد بن ابی بکر عمر بن محمد المدینی است و اصل دار اصفهان است یکی
از اعلام محدثین و صاحب تصانیف نافعه درین فن شریف در سال پانصد و یک در ذی قعده متولد
شده و در سال سوم در مجلس سماع حدیث از ابو سعید محمد بن محمد مطرز حاضر شده والد او را تبرکاً در آن
مجالس می برد و چون هشیار شد و بسن رشد رسید از ابو علی حداد و حافظ ابو الفضل محمد بن طاهر
مقدسی و حافظ ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن الفضل التیمی اخذ این علم نمود گویا در حقیقت شاگرد
ابو القاسم است و عمده فوائد او از وست و از حافظ یحیی بن عبد الوهاب منده نیز در بغداد
و همدان استفاده این علم نموده و صاحب تبحر عظیم بود در معرفت علل حدیث و ابواب آن و در معرفت
رجال و رواة دستگاهی تمام داشت و در وقت خود یگانه عصر بود درین فن حافظ عبد الغنی مقدسی
و حافظ عبد القادر رهاوی و حافظ ابو بکر محمد بن موسی حازمی و دیگر محدثان عمده شاگردان او یند
از تصانیف او آنچه بدان متقدمین پیشتر برده اند کتاب نافع است از انجمله است کتاب تتمیم معرفة
الصحابة گویا ذیل کتاب ابو نعیم است و کتاب الطوالات است که مثل آن از متقدمین مصنف نشده
بسیار جید نوشته است لیکن در آن کتاب واهیات و موضوعات بسیار مندرج است بی تمیز اعتماد
بر آن نباید کرد و کتاب تتمه الغریبین که از ان عبور او بر لغت عرب بوده کمال ثابت میشود و کتاب
اللطائف و کتاب عوال التابعین و قوت حافظه او باین مرتبه بود که یکبار از یاد خود کتاب علوم الحدیث
للحاکم در مقام مقابله نسخه خوانده رفت و در تعفف و استغنا از دنیا داران مرتبه عالی داشت
از هیچ کس نذر و نیاز قبول نمی کرد جز قلیلی از مال داشت و از منفعت تجارت آن قوت بسر
میبرد یکبار شخصی از دولتمندان مال کثیر باو داد که ترا وصی خود گردانیدم تا در مستحقانش صرف کنی
گفت قبول نمیکنم اما ترا بشخصی دلالت خواهم کرد که اینکار را بوجه احسن بهتر از من سرانجام
دهد خیلی مرد متواضع بود کسی را همراه نمی گرفت چون جائی میرفت حافظ عبد القادر رهاوی
گفته است که یک و نیم سال نزد وی بودم هر دو وقت آمد و رفت کردم درین مدت از وی چیزی که خلاف
شرع و مروت باشد ندیدم نهم جمادی الاولی پانصد و هشتاد و یک وفات یافت و اتفاق عجیب این
شد که هنوز از دفن او فارغ نشده بودند که باران بسیار بهجوم آمد و موسم گرما بود و آب در صفهان
در آن روزها کمیاب بود بعضی از صالحین آن زمان خبر دادند که من جناب رسالت را علیه الصلوة والسلا

بخواب دیدم گویا وفات یافته اند پیش معبّری رفتم او گفت که اگر خواب تو راست است امامی از ائمهٔ
مسلمین که بے نظیر وقت باشد رحلت نماید زیرا که همین قسم خواب نزدیک رحلت امام شافعی
دیده بودند و نزدیک وفات سفیان ثوری و امام احمد بن حنبل نیز بیننده خواب گفت که هنوز شام
نه شده بود که خبر وفات حافظ ابوموسی در کوچه و بازار شائع شد حصن حصین و دو مختصر او
که عمده و جنّه است از تصانیف شمس الدین محمد جزری است که بجهت کمال شهرت اینکتاب حاجت
بنقل فقره از آن نیست اما از تصانیف نادره این بزرگ کتابی دیگر دیده شد عقود اللآلی
فی الاحادیث المسلسلة العوالی دیباچه آن اینست الحمد لله المعین لا نقل الکتاب و السنة
واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له ذو الفضل والمنة واشهد ان محمدا عبده
ورسوله الهادی الی طریق الجنة والمرسل الی الناس والجنة صلی الله علیه وسلم
وعلی آله وصحبه صلوة تکون عن النار نعم الجنة وسلم وشرف وکرم وبعد فهذه
احادیث مسلسلات صحاح وحسان وعوال صحیحة عشاریة عالیة الشان لا یوجد فی
الدنیا اعلی منها ولا یحس لمؤمن الاعراض فیها اذ قرب الاسناد وعلوه قرب من
الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم ثم الی ختمها باتصال تلاوة القرآن العظیم
الی النبی الکریم علیه افضل الصلوة والتسلیم ثم باتصال الصحبة ولبس خرقة
التصوف العالیة الرتبة ولقبتها برسم سلطان الاسلام رئیس ملوك الانام معلی کلمة
الایمان معین الملة والشریعة والدین شاه رخ بهادر نصر الله به الاسلام علی
ممر الزمان الحدیث الاول اخبرنا الشیخ الصالح الرحلة المحدث الثقة ابو الثناء
محمود بن خلیفة بن محمد بن خلف المنبجی قراءة منی علیه یوم الاحد العاشر
من صفر سنة سبع وستین وسبعمائة بدمشق المحروسة وهو اول حدیث سمعته
قال انا شیخ الشیوخ العارفین شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبد الله البکری
وهو اول حدیث سمعته منه قال اخبرتنا الشیخة الصالحة ست الدار شهدة بنت احمد الکاتبة
وهو اول حدیث سمعته منها قالت اخبرنا طاهر الشحامی وهو اول حدیث سمعته قال اخبرنا
ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول حدیث سمعته منه بسنده الی عبد الله بن

عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن
تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء هذا الحدیث حسن صحیح اخرجه ابوداود
فی سننه والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح کتبت هذا حصن حصین ابوالخیر نام شمس قاضی القضات
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمرست ودر اصل دمشقی ست بعد از ان شیرازی شد و
مشهور بابن الجزری ست نسبت بجزیره ابن عمر که در ملک دیار بکر متصل موصل واقع ست
این جزیره دریای شوریست در ما بین دجله وفرات زمین معمورست پدرش تاجر بود وتا مدت دراز
اورا فرزند روزی نمی شد چون بحج کعبه رسید آب زمزم خورد وطلب ولد نمود حقتعالی اورا این
فرزند بزرگوار عنایت فرموده است وبیست وپنجم ماه رمضان بعد از نماز تراویح شب شنبه از سال پنجاه ویک
بعد از هفت صد سال هجری در دمشق تولد شد ودر همانجا نشو ونما یافت وازحافظ عماد الدین بن
کثیر فقه وحدیث آموخت اما بپایه استعداد او از فن حدیث بر نشد وطلب علم قرارت نیز برو مستولی
گشت از ابن امیله وصلاح بن ابی عمر وابن کثیر وجماعت بسیار تحصیل این هر دو علم نمود واز عز
الدین بن جماعت ومحمد بن اسمعیل النجار نیز اجازت دارد بقاهره که دار الملک مصرست ودر اسکندریه
ودیگر بلاد مغرب گردید وعلم قرارت را تکمیل نمود ودران مهارت کلی پیدا کرد ودر مصر مدرسه بنا کرد
که آنرا دار القرآن نام نهاد وبعد از ان در بلاد الروم داخل شد ودران ملک وسیع علم قرارت
وحدیث را انتشر فرمود ومردم را نفع عظیم بسبب وی رسید خصوصا ریاست علم قرارت در ممالک اسلامیه
اورا مسلم شد ومردم خوش تشکل وخوش لباس وزبان آور وفصیح وبلیغ در ملک روم اورا امام اعظم
لقب داده بودند وبارها بطواف مشرف گشت ودر آخر در شیراز استقرار گرفت واوقات او معمور
بود بهمین سه شغل یا قرارت قرآن یا اسماع حدیث یا عبادت ودر اوقات او برکت محسوس بود
باوجودیکه مردم برای طلب این دو علم شریف روی بهجوم وازدحام داشتند داد او ودو عبادت
هم وظیفه داشت هر روز آنقدر تصنیف میکرد که یک کاتب جید سریع الکتابة می تواند نوشت ودر سفر
وحضر بیدار وقائم اللیل میماند وهرگز روزه دوشنبه وپنجشنبه از وی فوت نشده وسه روزه از هر ماه
نیز روزه میداشت ومؤلفات او همه مفید ونافع او فتاد النشر فی القرارت العشر که خیلی شهرت دارد
ومختصر او تقریب النشر نیز مشهورست ومنظومه نشر که اورا طیبة النشر نام نهاده نیز مروج ومتداول قراء ست

واز کتب غیر مشهوره او ادلة الواضحة فی تفسیر سورة الفاتحة است والجمال فی اسماء الرجال وهداية الهداية فی علوم الحدیث والروایة وتوضیح المصابیح که شرح مصابیح است در سه جلد خوب نوشته والمسند الاحمد فی ما یتعلق بمسند احمد والتعریف بالمولد الشریف ومختصر آن عرف التعریف واسنی المطالب فی مناقب علی بن ابیطالب والجوهرة العلية فی علوم العربية ودیگر تصانیف نیز دارد چنانچه علامه ابو القاسم عمر بن فهد در معجم شیوخ والدخود حافظ تقی الدین بن فهد ۹۳۰ ونه از مؤلفات این بزرگ ذکر کرده یوم الجمعه سال هشت صد وسی وسه وفات اوست ونظمی هم دارد از جمله قصیده نبویه او این دو بیت محفوظ خاطر است **نظم**

الا ای مسود الوجه الخطایا — وبیضت السنون سواد شعری
فما بعد التقی الا المصلی — وما بعد المصلی غیر قبری

ودر تضمین حدیث رحمت که مسلسل باولیت است میگوید

کل الامور فنا ویل الذی ظلما — تجنب الظلم عن کل الخلائق فی
فانما یرحم الرحمن من رحما — وارحم بقلبك خلق الله كلهم

در روزی که ختم شمائل ترمذی در مجلس او شد وشاگردان از خواندن فارغ شدند این دو بیت لطیف انشا فرمود **بیت**

اخلای ان شط الحبیب وربعه — وعز تلاقیه ونات منازله
فاتکم ان تبصروه بعینه — فما فاتکم بالسمع هذی شمائله

ودر شوق مکه معظمه میگوید **قطعه**

ووافیتم من بعد حج بعمرة — اخلای ان رمتم زیارة مکة
واوفوا بعهد لا تکونن کالتی — فعوجوا علی جعرانة واسئلن لی

ودر باب مدینه منوره میگوید **قطعه**

مدینة خیر الخلق تحلو الناظری — فلا تعذلونی ان قتلت بها عشقا
وقد قیل فی زرق العیون شامة — وعندی ان الیمن فی عینها الزرقا

کتاب الجمع بین الصحیحین للحمیدی احادیث صحیحین را بر مسانید صحابه ترتیب داده ودر مرتبه ثالثه که مرتبه کمترین است مسند انس بن مالک است تا آنجا بنظر راقم الحروف رسیده وخطبه دراز در دیباچه نوشته کنیت او ابو عبد الله ونامش محمد بن ابی النصر فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حمید ازدی حمیدی اندلسی است واو را میورقی نیز گویند نسبت بوطن حاضر او وظاهری نیز گویند بنا بر نسبت بمذهب ظاهریه

تصنیفات نظاهر فروع در اندلس و مصر و شام و عراق و حرم شریف تحصیل سماع حدیث نموده و آخر سکونت بغداد نمود شاگرد رشید ابن حزم ظاهری بود و از ابو عبدالله قضاعی و ابو عمر بن عبدالبر و ابو بکر خطیب و دیگر محدثین عمده نیز استفاده نموده تولد او در عشره اولی از قرن خامس است و در مکه معظمه با کریمه مروزیه که راویه بخاری است ملاقات نموده و روزی ابو بکر بن میمون بر در حجره او آمد و تخته در را حرکتی داد تا استیذان باشد حمیدی را از آن غفلت شد ابو بکر بن میمون دانست که چون مرا منع نکرد اذن است و در حجره در آمد ران حمیدی مکشوف بود حمیدی این امر بسیار شاق شد تا دیری گریست و گفت از آن باز که تمیز و شعور پیدا کرده ام تا اینوقت ران مرا کسی ندیده بود امیر ابن ماکولا که از مشاهیر محدثین است یار دوست حمیدی بود گفته است که مثل حمیدی در پاکی و نزاهت و عفت و تورع و تشاغل بعلم هیچکس را ندیده ام و در فن معرفت علل حدیث و تحقیق معانی بر طبق اصول مهارت تمام داشت و در علم عربیت و ادب و حل تراکیب قرآن مجید و دریافت لطائف بلاغت آن نیز دستگاهی کامل نصیب او بود از تصانیف او در اراء انکتاب تاریخ اندلس است که مشهور است نام او جذوة المقتبس فی تاریخ اندلس و کتابی دیگر است مسمی بجمل تاریخ الاسلام و کتاب الذهب المسبوک فی وعظ الملوک و کتاب مخاطبات الاصدقاء فی المکاتبات واللقاء و کتاب حفظ الجار و کتاب ذم النمیمة شعری هم دارد لیکن در وعظ و نصیحت مردم بسیار در مجلس و خانه او را امتحان کردند هرگز ذکر دنیا بر زبان او نرفته بود وفات حمیدی هفدهم ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و هشت وفات یافت و ابو بکر شاشی که از مشاهیر فقهای شافعیه است بروی نماز جنازه خواند و نزد قبر شیخ ابو اسحاق شیرازی مدفون شد و وی قبل از موت بار ها بمظفر که رئیس الرؤسا بغداد بود و این خدمت از خدمات عمده آنوقت بود که صاحب آن بمنزله چودهری تمام شهر می شد وصیت کرده بود که مرا نزد بشر حافی دفن خواهی کرد رئیس الرؤسا در آنوقت بسبب مانعی با او دیگر خلاف وصیت او بعمل آورد بعد موت او را بخواب دید که نهایت گله و شکایت این میکند ناچار در ماه صفر سنه ۴۹۱ نود و یک از آنجا نقل کرده متصل بشر حافی مدفونش ساختند کرامات حمیدی کفن او تازه و بدن او هرگز نگاهیده بود و خوشبو از وی تا دور میرفت این قطعه از مشاهیر نظم اوست و الحق بسیار نافع و مفید است شعر لقاء الناس لیس یفید شیئا

سوى انهتديان من قيل وقال — فاقلل من لقاء الناس الا

لاخذ العلم او اصلاح حال — والمريضا كتاب الله عز وجل فتو

وما صحت به الآثار دينى — وما اتفق الجميع عليه بدء

وعودا فهو عن حق مبين — فدع ما صد عن هذى وخذها

تكن منها على عين اليقين — وازين قطعه او معلوم میشود که او در فروع

نیز ظاهری بود چنانچه جماعة از احوال نویسیان او نیز نوشته اند وگفته اند ظاهریست خود را فی الجمله خفا میکرد و در نفح الطیب شیخ شهاب الدین مقری مذکورست که از تصانیف اوست کتاب من ادعی الایمان من اهل الایمان و کتاب تسهیل السبیل الی علم الترسیل و کتاب الامام الصادقه و از نظم او اینچند بیتست

الناس نبت وارباب القلوب لهم — روض واهل الحديث الماء والزهر

من كان قول رسول الله حاكمه — فلا تشهد له الا الى ذكر

ولا ايضا ان الفقيه حدث يستضاء به — عند الحجاج والا كان في الظلم

ان تاه ذو مذهب في قفر مشكله — لاح الحديث له في الوقت كالعلم

ولا ايضا من لم يكن للعلم عند فنائه — ارج فان بقائه كفنائه

ما العلم يحيى المرء طول حياته — فاذا انقضى احياه حسن ثنائه

ولذا الفت النوى حتى انست بها — وصرت بهذا في الصبابة مولعا

فلم احص كم رافقته من مرافق — ولم احص كم خيمت في الارض موضعا

ومن بعد جوب الارض شرقا ومغربا — فلا بد لي من ان اوافي مصرعا

الشهاب بالمواعظ والآداب للقضاعی و در خطبه اش میگوید الحمد لله القادر الفرد الحکیم الفاطر الصمد الکریم * باعث نبیه محمد صلی الله وسلم بجوامع الکلم وبدائع الحکم بشیرا ونذیرا * وداعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا * صلی الله علیه وعلی آله الذی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا * اما بعد فان فی الالفاظ النبویه والآداب الشرعیه جلاء لقلوب العارفین * وشفاء لادواء الخائفین لصدورها عن المؤید بالعصمة * والمخصوص بالبیان والحکمة * الذی یدعو

الی الهدی * ویبصر من العمی * ولا ینطق عن الهوی * صلی الله علیه وسلم افضل ما صلی * علی احد من عباده الذین اصطفی وختم آن کتاب بر باب دعا نموده نقل سکنند اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع اعوذ بک من شر هؤلاء الاربع الی الباب و هو مشتمل علی تعوذات کثیرۀ نافعه کنیت او ابو عبد الله و نامش محمد بن سلامة بن جعفر بن علی است قاضی القضاة و شافعی و فقیه بود و در نسبت او قضاعی گویند نسبت به بنی قضاعه است قاضی مصر بود و از ابو الحسن بن جهضم و ابو مسلم بن محمد بن احمد کاتب و ابو محمد بن النحاس سماع وارد و حمیدی صاحب الجمع بین الصحیحین شاگرد اوست و محمد بن برکات السعیدی و ابو سعید عبد الجلیل نیشاپوری نیز از تلامذه او بند و از تصانیف او و رای شهاب که بنهایت مشهور است تاریخی ست مختصر مشهور تراجم القضاعی قریب بیک جزو خواهد بود از مبداء الخلق تا زمان خود بطریق اختصار در آن درج نموده و کتاب اخبار الشافعی و معجم شیوخ خود و کتاب دستور الحکم نیز تصنیف کرده و ابو بکر خطیب و ابو نصر بن ماکولا نیز تلمذ او کرده اند در مصر در ماه ذی حجه سال چهار صد و پنجاه و چهار وفات یافت خطیب ابو حاتم عمر بن محمد بن فرج در مدح کتاب شهاب چند بیت خوب دارد نوشته میشود **بیت**

شهب السماء وضیاؤها مستور عنا	اذا افلت تواری النور
فافرغ هدیت الی شهاب نوره	متالق ابداً له یتبصروا
یشفی جواهر القلوب من العمی	و لطالما انشرحت لهن صدور
فاذا اتی فیه حدیث محمد	خذ فی الصلوة علیه یا تحریر
وترحمن علی القضاعی الذی	جمع الشهاب فسعیه مشکور

دو دیگرے نیز در همین معنی گفته و مروار ید صدق او در رستی سفته نظم کتاب کالسبع الاقالیم نوره

هدی حکم ماثورة و بیان	تطلع من افق النبی محمد
بالف حدیث بعدها ما بیان	اذا المتاج فی جو النبی نوره
اشار بتصدیق له الثقلان	

صحیح ابن خزیمه کنیت او ابو عبد الله و نامش محمد بن اسحاق بن خزیمه است در صحیح خود میگوید حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا ابی قال حدثنا حسین المعلم عن عبد الله بن بریدة ان عبد الله المزنی

حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی قبل المغرب رکعتین ثم قال صلوا قبل المغرب
رکعتین ثم قال فی الثالثة لمن شاء ان یحسبها الناس سنة کتاب المنتقی لابن الجارود و
اینکتاب گویا مستخرج ست بر صحیح ابن خزیمه لیکن اکتفا کرده ست بر اصول احادیث وی و لهذا منتقی نام کرده
و تصنیف ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود ودر آخر منتقی میگوید اخبرنا محمد بن عبد الله بن
عبد الحکم ان عبد الله بن نافع حدثهم قال ثنا هشام بن عروة عن زید بن
اسلم عن ابیه عن معاویة لما قدم المدینة حاجا جاءه عبد الله بن عمر فقال معاویة
حاجتك یا ابا عبد الرحمن قال حاجتی عطاء المحررین فانی رأیت رسول الله صلی
الله علیه وسلم حین جاءه سبی لم یبدء باول منهم کتاب الادب المفرد للبخاری
اینکتاب بقدر نه جزو ست ودر آخر اینکتاب واقع ست قال الامام الحجة ابو عبد الله البخاری
لا یکن بغضك تلفا حدثنا اسمعیل بن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال ثنا
زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب قال لا یکن حبك کلفا ولا بغضك تلفا فقلت
کیف ذاك قال اذا احببت لصاحبك التلف کتاب رفع الیدین للبخاری
کتاب الجمعة للنسائی در احوال این هر دو کتاب تفصیل اطلاع نیست کتاب عمل الیوم
واللیلة للنسائی درین کتاب در باب فضل قراءت قل هو الله احد میگوید حدثنا قتیبة بن سعید
ثنا ابو عوانة عن مهاجر ابی الحسن عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
قال کنت اسیر مع النبی صلی الله علیه وسلم فسمع رجلا یقرء قل یا ایها الکافرون حتی ختمها
فقال قد برئ هذا من الشرك ثم سرنا فسمع آخر یقرء قل هو الله احد فقال اما هذا فقد غفر له
مسند حمیدی و این حمیدی غیر آن حمیدی ست که صاحب الجمع بین الصحیحین ست و مقدم ست
بزمان بسیار ازان زیرا که از شیوخ بخاری ست و شاگرد سفین بن عیینه ست از فضیل بن
عیاض و مسلم بن خالد نیز اخذ علم کرده در اول مسندش میگوید حدثنا محمد بن علی بن الربیع
السلمی عن عبد الله بن محمد بن عقیل بن ابیطالب عن جابر بن عبد الله قال قال لی یا جابر
اما علمت ان الله تعالی احیا اباك وقال له تمن قال احیی فاقتل فی سبیل الله مرة اخری فقال جل
و علا انی قضیت انهم لا یرجعون کنیت او ابو بکر و نام او عبد الله بن الزبیر ست و او قرشی

کلفت کلف الصبی واذا ابغضت احببت

کتاب المنتقی — کتاب الادب المفرد للبخاری — کتاب رفع الیدین للبخاری — کتاب الجمعة للنسائی — مسند حمیدی

معجم حمیدی

اسدی حمیدی مکی ست و او از کبار اصحاب شافعی رحمة الله علیه شمرده اند و از خواص ستمه بود که در حلقه امام شافعی بنشیند لیکن ابن عبد الحکم و دیگران بروی تعصب کرده مانع آمدند و بخاری و ذهلی و ابو زرعه شاگردان اویند ابو حاتم در حق او گفته است که اثبت الناس فی سفین بن عیینة الحمیدی و امام احمد بن حنبل در حق او فرموده الحمیدی عندنا امام وفات او در مکه سال دو صد و نوزده واقعه شد معجم ابن

معجم ابن جمیع

جمیع نام او محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن بن یحیی بن جمیع ست و او را صیداوی و غسانی نیز گویند صاحب رحلت بود در بلاد بسیار گشته و از ابو سعید بن الاعرابی و ابی العباس بن عقده و ابو عبد الله محاملی و دیگر علمای آن عصر سماع دارد در مکه و بصره و کوفه و بغداد و مصر و دمشق علما بسیار را دریافته چنانچه معجم او بر آن دلالت دارد و حافظ عبد الغنی بن سعید و تمام رازی صاحب فوائد و محمد بن علی صوری و پسر او حسن بن جمیع و دیگر مردم بسیار از وی گرفته اند در سال سه صد و پنج متولد شده و در سال چهار صد و دو در ماه رجب وفات اوست نزده ساله بود که صوم دهر شروع نمود و تا آخر عمر آن را تمام کرد و فوت نشد ابو بکر خطیب و دیگر علمای این فن او را توثیق و تعدیل نموده اند خطیب گفته است که سوای سند من لقی بالشام در معجم خود میگوید حدثنا محمد بن احمد بن محمد بن عیسی بن عمار العطار ببغداد قال حدثنا عبد الله بن محمد ثنا سفین بن عیینة عن اسمعیل عن قیس بن غرزة قال اتانا رسول الله صلی الله علیه و سلم فقال یا معشر التجار ان بیعکم یحضره الحلف و الکذب فشوبوه بالصدقة معجم ابن قانع نام او و کنیت او ابو الحسین عبد الباقی بن قانع

معجم ابن قانع

بن مرزوق واثق ست و او اموی ست بالولای ساکن بغداد بود از حارث بن ابی اسامه و ابراهیم صاحب معجم حربی و محمد بن مسلمه و اسمعیل بن الفضل بلخی و ابراهیم بن الهیثم بلدی و دیگر مردم آن طبقه روایت دارد و رحلت بسیار کرده و حدیث بسیار فراهم آورده دارقطنی و ابو علی بن شاذان و ابو القاسم بن بشران و دیگران از وی روایت میکنند برقانی گفته است که علمای بغداد او را توثیق میکنند و معتبر می شمارند و نزد من ضعیف ست و دارقطنی گفته است که حافظه خوب داشت اما خطا میکرد و خطیب گفته است که در آخر عمر او را اختلال عقل و سوء حفظ روداد و در سال دو صد شصت و پنج ولادت او و در سال سه صد و پنجاه و یک در ماه شوال وفات اوست در معجم خود میگوید حدثنا ابراهیم بن الهیثم البلدی قال حدثنا ابو صالح عن عبد الرحمن بن جبیر عن ابیه عن کعب بن عیاض قال قال رسول

قال حدثنا معویة بن صالح

الله صلى الله عليه وسلم لكل امة فتنة وفتنة امتي المال شرح معاني الآثار للطحاوي در اول آن
كتاب ميگويد قال الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي سالني بعض
اصحابنا من اهل العلم ان اضع لهم كتابا اذكر فيه الآثار المروية عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الاحكام التي يتوهم اهل الالحاد والضعفة من اهل الاسلام ان بعضها ينقض
بعضا لقلة علمهم بناسخها من منسوخها وما يجب العمل منها لما يشهد له من الكتاب
الناطق والسنة المجتمع عليها واجعل لذلك ابوابا اذكر في كل باب منها الناسخ من المنسوخ
وتاويل العلماء واحتجاج بعضهم على بعض واقامة الحجة لمن يصح عنده قوله منهم بما
يصح به مثله من كتاب وسنة او اجماع او تواتر من اقاويل الصحابة او تابعيهم واني
نظرت في ذلك وبحثت بحثا شديدا فاستخرجت منه ابوابا على النحو الذي سال وجعلت
ذلك كتبا اذكر في كل كتاب منها جنسا من الاجناس فاول ما ابتدات بذكره من ذلك
ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطهارات فمن ذلك باب الماء فيه النجاسة
حدثنا محمد بن خزيمة بن راشد البصري قال ثنا حجاج بن منهال قال اخبرنا حماد بن سلمة
عن محمد بن اسحاق عن عبيد الله بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يتوضأ من بير بضاعة فقيل يا رسول الله انه يلقى فيها الجيف والمحائض
فقال ان الماء لا ينجس الخ تتمه نسبش اين است هو ابن سلامة بن عبد الملك الازدي
الحجري المصري الطحاوي نسبت بطحاوي است از ديهات مصر از هرون بن سعيد ايلي و يونس بن
عبد الاعلى و محمد بن الحكم و بحير بن نصر و جماعة كثير از شاگردان ابن وهب سماع حديث دارد و ازوي احمد
بن القاسم خشاب و ابو بكر مقري و طبراني و محمد بن بكر بن مطروح و ديگر محدثان روايت كرده اند در
سال دو صد و سي و نه پيدا شد مرد ثقه و فقيه و عاقل بود در مصر رياست حنفيه بوي تعلق داشت
در اول شافعي بود و از مزني شاگرد امام شافعي تلمذ ميكرد و در اثناي درس مزني او را
تعيير ببلادت كرد و گفت كه قسم بخدا از تو هيچ نخواهد شد اين كلمه بروي گران آمد و صحبت مزني را
ترك كرده بدرس ابو جعفر احمد بن ابي عمران حنفي انتقال نمود وسعي بسيار كرد تا آنكه در فقه
مهارت پيدا كرد و مختصري تصنيف نمود كه او را مختصر طحاوي گويند و بعد از تصنيف آن مختصر ميگفت

که رحم الله ابا ابراهیم یعنی المزنی لو کان حیّا لکفر عن یمینه انتهی کاتب حروف گوید که این حکم بر مذهب
مزنی است نه بر مذهب طحاوی زیرا که این قسم نزد حنفیه از قسم لغو است که کفارت در آن واجب نمیشود
بخلاف شافعیه که نزد ایشان این قسم منعقده است و لغو آنست که بقصد بجهت اعتیاد بر زبان
جاری گردد بالجمله طحاوی همشیره زاده مزنی بود و عوام الناس بسببی دیگر در وجه انتقال او از
مذهب بیان میکنند بهر حال تصانیف مفیده در مذهب حنفی دارد و بزعم خود در نصرت این مذهب
مساعی جمیله بتقدیم رسانیده و از تصانیف او وسعت علم او معلوم میشود تصنیفی دیگر دارد در شروط
و همچنین در احکام القرآن وفات او غره ذی القعده سال سیصد و بست و یک است هشتاد و چند
ساله بود باید دانست که مختصر طحاوی دلالت میکند که وی مجتهد منتسب بود و محض مقلد مذهب حنفی
نبود زیرا که در آن مختصر چیزها اختیار کرده که مخالف مذهب ابوحنیفه است رحمه الله تعالی علیه و لهذا آن مختصر
در فقهای این مذهب که محض مقلد اند چندان شیوع پیدا نکرده و کفوی در طبقات الحنفی نوشته
است که کتاب احکام القرآن او زیاده از بست جزو است و از تصانیف او شرح جامع کبیر و شرح جامع
صغیر و کتاب الشروط اوسط و کتاب السجلات و الوصایا و الفرائض و تاریخی است مسمی بتاریخ کبیر
و کتاب مناقب ابی حنیفه و کتاب النوادر الفقهیه و کتاب نوادر الحکایات و کتاب اختلاف
الروایات علی مذهب الکوفیین نیز از وست والله اعلم کتاب المائتین للصابونی این کتاب
مشتمل است بر دو صد حدیث و دو صد حکایات و دو صد قطعه شعر که مناسب مضمون هر حدیث آورده
و نام صابونی و کنیت او ابوعثمان اسمعیل بن عبدالرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراهیم بن
عابد بن عامر صابونی است و او ساکن نیشاپور بود و در وعظ و تفسیر مهارت تمام داشت در سال سه
صد و هفتاد و سه متولد شده از زاهر بن احمد سرخسی و ابی سعید و عبدالله بن محمد رازی و ابی بکر
مقری و ابی طاهر بن خزیمه و ابی الحسین خفاف و عبدالرحمن بن ابی شریح و مردم آن طبقه اخذ
نموده و از وی عبدالعزیز کتانی و علی ابن الحسین صفرابی و ابوبکر بیهقی و دیگر خلائق بسیار روایت
حدیث نموده اند و آخر شاگردان او ابوعبدالله فراوی است و بیهقی در حق او چنین گفته است که
اخبرنا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابوعثمان الصابونی بعد از آن حکایت ذکر نموده
و علمای عصر او همه گواهی بکمال او در علم تفسیر و حفظ احادیث داده اند هفتاد سال متصل بوعظ اشتغال

و خطبه و امامت نماز نیز در جامع نیشاپور تا بست سال وی کرده و او را تصانیف بسیار است و در آن بسیار
گردش کرده خصوصاً در نیشاپور و هرات و سرخس و شام و حجاز شریف و کوهستان بسیار از اشتغال تعلیم
نموده و او را حق تعالی در دین و دنیا عزت و جاه بکمال بخشیده و در از منیت شهر نیشاپور سید استند و نزد
موافق و مخالف مقبول بود و او را بی نظیر روزگار خود می انگاشتند و مع هذا شمشیر برهنه بود در مقابل مبتدعین
و در اعلای سنت کوشش بسیار میفرمود و در عبادات و طاعات نیز ضرب المثل زمان خود بود و در شهر سلماس
مدتی دراز وعظ فرمود و چون از آن شهر کوچ کرد با مردم آنجا گفت که من از عرصه چند ماه نزد شما وعظ می
گفتم و هنوز در تفسیر یک آیت گذرانیدم و از متعلقات آن فارغ نه شدم و اگر تمام سال نزد شما می بودم
غیر از متعلقات بیان آیت دیگر چیزی مذکور نمیکردم راقم حروف گوید از شیخ تقی الدین ابن تیمیه
حنبلی بطریق تواتر و شهرت به ثبوت پیوسته که زیاده بر یک سال در تفسیر سورهٔ نوح گذرانیده سبحان الله
همه وسعت علم در این امت محمدیه بتصدیق قائل رب زدنی علما علیه الصلوة والتحیة کرامت فرموده اند
که عقل خیره میشود قصه ابن تیمیه را ذهبی که معتبرترین مورخان اسلام است در تاریخ خود آورده بالجمله
صابونی بوقت خود از اعاظم علمای ربانیین بود و سبب موت او نیز دلالت بر کمال او میکند نوشته
اند که روزی وعظ میگفت شخصی آورده بدست او کتابی داد که مسمی است بروس الملافی کشف البلاء
چون آن کتاب را خواند هول و خوف بروی مستولی شد قاری وعظ را فرمود که این آیه بخوان أفأمن
الذین مکروا السیئات ان یخسف الله بهم الارض الی آخر الآیات و مناسب همین مضمون آیات دیگر
تلاوت کناید و مردم را نیز تخویف و تحذیر شدید فرمود این صحبت در وی تاثیر عظیم کرد و متغیر الحال
گشت و در شکم او از همان وقت دردی شدید پیدا شد او را بخانه بردند و در هیچ علاج تسکین نیافت
بگفته اطبا در حمام بردند و تا وقت مغرب در حمام ماند اما درد تسکین نیافت و از پشت بشکم و از شکم
بر پشت میگردید و فریاد میکرد تا هفت روز همین بود بوصیت اولاد و وداع اقارب و احباب و نصیحت ایشان
در همین شدت درد اشتغال مینمود تا آنکه روز جمعه چهارم ماه محرم سال چهار صد و چهل و نه وفات یافت
و وقت عصر نماز بروی گذارده مدفون ساختند از مبشرات عمده در حق او خواب امام الحرمین است که
مرویست جناب رسالت علیه الصلوة والسلام در منام مشرف شد و قبل از این رویا در مذاهب فلاسفه
و معتزله و اهل سنت نظر کرده و دلائل هر طرف را با کوت دیده سراسیمه و حیران گشته بود در آن

بنام جناب رسالت صلی الله علیه و سلم او را فرموده‌اند که نیک باعتقاد الصابونی و ابو الحسن عبد الرحمن داودی که از عمده محدثان نیست در مرثیهٔ صابونی قطعهٔ دارد نوشته میشود شعر

ادای الامام الحبر اسمعیل … لهفی علیه لیس منه بدیل

بکت السماء والارض یوم وفاته … وبکی علیه الوحی والتنزیل

والشمس والقمر المنیر تناوحا … حزنا علیه وللنجوم عویل

والارض خاشعة تبکی شجوها … ویلی تقول این اسمعیل

این الامام الفرد فی اقرانه … ما ان له فی العالمین عدیل

لا یخدعنک منی الحیوة فانها … تلهی وتنسی والمنی تضلیل

وتاهبن للموت قبل نزوله … فالموت حتم والبقاء قلیل

کتاب المجالسة للدینوری کتابی است مشهور و در کتب قدیمه از ان نقل بسیار آمده و نام دینوری ابو بکر احمد بن مروان است و در آن کتاب میگوید حدثنا اسماعیل بن اسحق قال حدثنا حرمی بن حفص قال حدثنا حرب بن میمون الانصاری قال حدثنا النضر بن انس قال حدثنا انس بن مالک انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال حدثنی یا نبی الله ان تشفع لی یوم القیمة قال انا فاعل قال فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی عند الصراط فان وجدتنی والا فانا عند المیزان فان وجدتنی والا فانا عند الحوض لا اخطی هذه الثلثة المواضع انتهی درین حدیث بعضی علما را اشتباه میشود و میگویند که مرور بر صراط بعد از وزن اعمال است و همچنین سقی از حوض نیز در محشر و موقف است پس اول بر صراط طلب کردن و اگر در آنجا نیابند باز بر حوض و میزان طلب کردن چه معنی دارد اگر امر بالعکس میشود مناسب بود در فهم حروف گوید که مرور بر صراط دفعة جمیع امت را میسر نخواهد شد بلکه فوج فوج از موقف فارغ شده بر صراط خواهند گذشت و هنوز جمعی کثیر در موقف گرفتار عطش و منتظر وزن اعمال خواهند بود و آنحضرت صلی الله علیه وسلم بجهت کمال شفقت نزد و خواهند فرمود جماعهٔ پیش قدم امام در بر صراط خواهند گذرانید و چون ازین مهم فارغ خواهند شد باز بر سر میزان برای سرانجام مهم وزن خواهند شتافت و در همان موقف بی هول برای تسکین عطش است گاه گاه بر سر حوض نیز خواهند تشریف برد

ودر نوشانیدن آب بتابعان کارپردازان خود مثل مرتضی علی کرم الله وجهه تقلید خواهند فرمود باز بر پل صراط
خواهند ایستاد و پس تقدم مرور بعض امت را خواهد بود بر وزن بعض و سقی بعض دیگر نه کل امت را فلا اشکال
و آنچه فرموده اند که اول مرا نزد پل صراط طلب کن بنا بر آن است که قبل از شروع مرور بر صراط آنحضرت
نزد تمام امت خود که در موقف مجتمع خواهند بود و بوزن اعمال مشغول خواهند بود و محل آنحضرت هر
کس را معلوم خواهد بود و حاجت طلب و تفتیش نخواهد بود چون امت متفرق خواهند شد و بعضی بر صراط
خواهند رسید و بعضی بر سر میزان موقوف و بعض دیگر العطش گویان بر سر حوض آنوقت وقت
تلاش و طلب است پس اول صراط طلب باید کرد که مقصد ازین غیبت همان موضع است و اگر در آن
جا نیابند باز بر سر میزان باید جست و اگر در آنجا هم نیابند باز بر سر حوض باید دید والله اعلم
سلاح المؤمن تصنیف تقی الدین عسقلانی است که مشهور بابن الامام است و مقاصد آن کتاب
از دیباچه اش معلوم توان کرد میگوید الحمد لله المنعم على خلقه بجميل الآلاء المحسن اليهم
اللطيف بهم وجزيل عطائه المحقق لمن امله حسن ظنه ورجائه الذي من على عباده
بان فتح لهم بابه + وامرهم بالدعاء ووعدهم بالاجابة ووفق منهم من شاء بلطفه
وحكمته + للتعرض لنفحات فضله ورحمته فهذا السبيل اليه والهمه الطلب تكرما
منه عليه + احمده والحمد من نعمه + واساله المزيد من فضله وكرمه + واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له مجيب الدعاء + وكاشف اللأواء + واشهد ان
محمدا عبده ورسوله خاتم الانبياء + ومبلغ الانباء + صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
الاتقياء البررة + صلوة هي لنا في القيمة مدخرة وسلم تسليما كثيرا وشرف ومجد وعظم
وكرم اما بعد فان اولى ما انصرفت الى حفظه عناية اولي الهمم + واحق ما اهتدى
بانواره في غياهب الظلم + وانفع ما استدر به صنوف النعم وامنع ما استدفع به صروف
النقم ما كان بفضل الله تعالى لابواب الخير مفتاحا وبنص رسول الله صلى الله عليه وسلم
للمؤمن سلاحا + وذلك التحميد والثناء + والتمجيد والدعاء به امر الله تعالى في كتابه
العظيم وفيه رغب رسوله الكريم واليه جنح المرسلون والانبياء وعليه عول الصالحون
والاولياء وان احسن ما توخاه المرء لدعائه في كل امر + ونحواه لكشف كل

خطب ملتهما يحصل به مقصود الدعاء مع بركة التاسي في الاقتداء له ويكون لفظه وسيلة لقبولها وهو ما جاء في كتاب الله وسنة رسوله وقد انكر الائمة الاعراض عن الادعية السنية والعدول عن اكتفاء آثارها السنية الخ نام وكنيت ونسبت وابو الفتح تقي الدين محمد بن تاج الدين محمد بن علي بن همام بن راجي الله بن سرايا بن ناصر بن داود العسقلاني الاصل المصري المسكن معروف بابن الامام در شعبان سال ششصد و هفتاد و هفت متولد شده و طلب علم و قرارت قرآن و نوشتن کتب حدیث و تحصیل نسخ معتبره و اجزای متفرقه این علم شروع کرد و اکثر تلمذ او از وساطی سند وار ابن الصلوب نیز فوائد بسیار داشته و این کتاب او یعنی سلاح المومنین مروج و مشهور است و کتب دیگر نیز دارد از انجمله کتاب الاهتدا و کتاب متشابه القرآن در ربیع الاول سال هفتصد و چهل و پنج وفات اوست گویند فجاة مرد رحمه الله از حسن تبول این کتاب این است که در زمان مصنفش اشتهار عظیم پیدا کرد و علمای اجله آن را پسند فرمودند و ذهبی که از عمده محدثین آن زمان بود او را اختصار فرموده یادگرفت و بخط خود چند نسخه از ان نوشت و شهاب الدین فریابی نیز او را مختصر نموده و این مختصر بهتر از مختصر ذهبی است زیرا که مقاصد اصل کتاب مستوفی است احادیث الحنفا للحسن بن عبد الله الابرازی فوائد تمام رازی نام رازی ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجنید البجلی الرازی ثم الدمشقی است در آن کتاب میگوید اخبرنا خيثمة بن سليمان قال حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا سفين بن عيينة قال حدثنا عبد الله بن ابي بكر عن خلاد بن السائب بن خلاد عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتاني جبريل فامرني ان آمر اصحابي ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال تولد تمام مذکور در سال سه صد و سی بوده است و پدرش ابو الحسین محمد نیز از حفاظ حدیث بود و او از پدر خود در روایت حدیث کرد و از خیثمه بن سلیمان طرابلسی و ابن حذلم قاضی و حسن بن صلت حصائری و ابو میمون بن راشد و دیگر علمای خیار اخذ علم نموده و ابو الحسن ملحی و ابنه و ابو علی اهوازی و عبد العزیز بن احمد کتانی و احمد بن عبد الرحمن طرابلسی و دیگر محدثان عصر از وی تلمذ کرده اند و او علل حدیث آشنا بود و در معرفت رجال مهارت تمام داشت بوده حفظ حدیث جمیع خیرات و محاسن همراه بالمثل زمان خود بود وفات او در سیوم محرم سال چهار صد و چهارده اتفاق افتاده و در حدیث شامیین احفظ از و نگذشته مسند العدنی

نام عدنی محمد بن یحیی عدنیست بمعجم و میاطی و دمیاط بکسر دال مهمله است بعضی مردم بذال معجمه
خوانند لیکن انجام خطا است چنانچه خود دمیاطی بدان تصریح نموده و دمیاط نام شهریست از توابع
مصر دمیاطی صاحب سیرة مشهور است که ازان در اکثر کتب سیرة نقل میکنند و این معجم شیوخ
اوست چهار جلد است مشتمل بر یک هزار و سه صد کس و نام و کنیت و نسب او ابو محمد عبد المومن بن خلف
بن ابی الحسن دمیاطی است و مذهب شافعی داشت و تصانیف مفیده دارد از انجمله است سیرة او که
پیشوای جمیع علمای سیر است در آخر سال شش صد و سه هجری تولد اوست و در دمیاط اول بفقه مشغول
شد و ماهر شد بعد ازان طلب علم حدیث نمود از ابن المغیر و علی بن مختار و ابو القاسم بن رواحه و عیسی
خیاط و حافظ زکی الدین منذری و دیگر علمای آن عصر اخذ این علم نمود و در مصر و اسکندریه و بغداد
و حلب و حماة و ماردین و حران و دمشق و دیگر بلاد آن ضلع گردش کرد و در صدق و دیانت
و حفظ و اتقان سرآمد اهل زمان خود بود و در لغت عربیت مهارت تمام داشت و علم نسب را نیز خوب
می شناخت و در حسن صورت ضرب المثل بود و او را ابن الماجد میگفتند و در دمیاط مثل مشهور است
که چون عروسی را مبالغه در حسن کنند گویند کانها ابن الماجد و از تصانیف او کتاب الخیل و کتاب
الصلوة الوسطی و دیگر توالیف نافعه است ابو الفتح بن سید الناس صاحب سیرة مشهوره و ابو حیان
و تقی الدین سبکی شاگردان او بند فجاءة وفات یافت بعد از درس حدیث او را غشی عارض شد
بخانه برداشته بردند چون نیک تفحص نمودند جان داده بود و کان ذلک فی ذیقعده سنة خمس و
سته مائة و در جنازه او بغایت ازدحام مردم واقع شد از لطائف او آنست که روزی در مجلسی داخل
شد که در آن مجلس حدیث میخواندند در آن حدیث نام عبد الله بن سلام واقع شده بود و بعضی اهل
مجلس آنرا بتشدید لام میخواندند که این بزرگ رسید فی الفور گفت السلام علیکم سلام سلام
با صنعانی ملاقات کرده بود و از وی بست کتاب از مصنفات او فرا گرفته و سنن شافعی را بسیار
درس میگفت و در مقام انصاف میفرمود که اکثر الفاظ این سنن مخالف روایت صحیحین است
و با وصفی که شافعی المذهب بود و در مدح امام مالک آنچه حقیقت بجا می آورد حتی که مردم را گمان می شد
که این عزیز مالکی المذهب باشد و از منظومات او این قطعه است

علم الحدیث له فضل و منقبة
قال العلاء به من کان معینا   ما حازه ناقص الا و کمله

اوحازه عاطل الا به حليا ؛؛ واين قطعه ست وما العلم الا في كتاب وسنة

وما الجهل الا في كلام ومنطق وما الخير الا في سكوت بجسبة

وما الشر الا من كلام ومنطق ؛؛ راقم حروف گوید کلام ومنطق در بیت اول

بمعنے هردو علم مشهورست ودربیت ثانی بمعنی لغوی ودوسیاطی را در ذم منطق مبالغه تمام ست خصوصا

چون در عصر در زمان آو شیوع تعلیم بسیار شد او در مقابله آن مردم هجو شدید اختیار بیسنمو چیزے

از کلام او در ینجا بجریه تفنن طبع سامع نقل افتد قال ومن الامر المنکر علیهم والنکر المعروف

لديهم تدريسهم تعلم الفضول واشتغالهم بالمعقول عن المنقول في اكبارهم على

علم المنطق واعتقادهم ان من لا يحسنه لا يحسن ان ينطق فليت شعري هل قرأه

الشافعي ومالك وهو اضاء لابي حنيفة المسالك او هل علمه احمد بن حنبل او كان

الثوري على تعلمه قد اقبل وهل استعان به اياس في ذكائه او بلغ به عمرو ما بلغ من

دهائه او تمرس به قس سحبان ولولاه لما افصح به احدهما ولا ابان اترى عقول

القوم كليلة اذ لم تشحذ على سننه افترى فطنتهم عليلة اذ لم تكرم في اجنسه كلا

اشرف من ان تقيد في سجنه اشف من ان يستحوذ عليها طارق حنه بالله لقد اعرق

القوم فيما لا يعنيهم واظهروا الافتقار الى ما لا يغنيهم بل يتبعهم مع الشياطين

ويتبعهم والشيطان يعدهم ويمنيهم اما انه كان آحاد من اهل العلم ينظرون

فيه غير مجاهرين ويطالعونه لا متظاهرين لان اقل آفاته ان يكون شغل بما لا يعني

الانسان واظهار تحوج الى ما اغنى عنه الوهاب المنان واما هؤلاء فقد جعلوه

من اكبر المهمات واتخذوه على المتواترات والمسلمات فهم يكثرون فيه الاوضاع

ويفني كل واحد منهم في تحصيله العمر المضاع ويحهم اما سمعوا قول داعي الهدى

لمن امه حين رأى عمر قد كتب التوراة في لوح وضمه فغضب وقال للحافظ الواعي لو

كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعي فلم يوسع عذرا في كتاب الذي جاء به موسى نورا

فما ظنك بما وضعه المتخبطون في ظلام الشك وافتروا فيه كذبا وزورا فيا لله

للعقول المخرفة تغرقت في بحار ضلال الفلسفة الخ واز تصانیف او اربعین متباینة

الاسناد است و مختصر این اربعین است که او را اربعین صغری گویند و اربعین موافقات عوالی است
و اربعین تساعیات الاسناد الابدال است و هرگاه از تصنیف این اربعین فارغ شد این چند بیت نظم کرد

بلیت خذها احادیثا الاصحیحة — وافت تساعیة الاسناد فی العدد
فی اول وقعت فیه موافقة — لاحمد بن شعیب قائل السند
وتلوه زادت فیه مصافحة — لمسلم حافظ الالفاظ والسند
ومثله بعد عشرین موافقة — للترمذی ابی عیسی حماه رد

و از تصانیف او صد حدیث دیگر است که او را مائة تساعیة فی الموافقات و الابدال العلیة گویند و نیز از
تصانیف او تساعیات مطلقه است و اربعین جلیة فی احکام النبویة است و اربعین دیگر است در چهار
و مجالس بغدادیه و مجالس دمشقیه و کشف المغطی فی تبیین الصلوة الوسطی است و کتاب فضل صوم ستة
من شوال و کتاب فضل الخیل و کتاب التسلی والاغتباط بثواب من تقدم من الافراط و کتاب الذکر
والتسبیح اعقاب الصلوة و کتاب فی ذکر ازواج النبی و اولاده و اسلافه و غیر ازین مذکورات نیز تصانیف
بسیار دارد کتاب کرامات اولیا للخلال نام و نسب ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن
علی بغدادی است در سال سه صد و پنجاه و دو متولد شده و از ابو بکر وراق و ابو بکر بن شاذان و طبقه
ایشان علم حدیث فرا گرفته خطیب بغدادی و ابو الحسین طیوری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الواحد
دینوری و دیگر محدثان عمده از وی روایت دارند و نزد همگنان ثقه و معتبر بود و در حفظ حدیث سرآمد
ابنای روزگار خود بود او را مسندیست به صحیحین لیکن باتمام رسید در جمادی الاولی سنه ۴۳۹ چهار
صد و سی و نه وفات او است حافظ ذهبی در تاریخ خود میگوید اخبرنا جعفر بن منیر قال حدثنا الحافظ احمد
بن محمد یعنی السلفی قال حدثنا ابو سعید محمد بن عبد الملک بن اسد قال اخبرنا ابو محمد الخلال قال حدثنی علی
بن احمد الشیرازی الحافظ من حفظه قال حدثنا عبد الله بن عثمان الواسطی قال سمعت ابا القاسم بن ایوب
بن محمد خطیبنا بواسطة یقول سمعت ابا عثمان المازنی یقول حدثنا سیبویه عن الخلیل بن احمد
عن نوح بن عبد الله الهمدانی عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل المعروف
فی الدنیا اهل المعروف فی الآخرة و اهل المنکر فی الدنیا هم اهل المنکر فی الآخرة خبر ابن نجید
او هم از اوتاد زمین و شیخ صوفیه در وقت خود بود در زهد و عبادت طاق و در علو اسناد در خراسان

مشهور و مشار الیه آفاق در اوان نیچیز و میگوید حدثنا ابو مسلم ابراهیم بن عبد الله الکجی قال حدثنا ابو عاصم
الضحاک بن مخلد النبیل عن الاوزاعی قال حدثنی قرة بن عبد الرحمن عن ابن شهاب عن ابی سلمة
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب عبادی الی اعجلهم فطرا انام و شیخ ابو عمرو اسمعیل
بن نجید بن احمد بن یوسف بن خالد سلمی نیشاپوری است شیخ عصر خود در تصوف و عبادت و معامله از
آبا و اجداد خود مال بسیار و میراث یافته بود همه را در راه خدا و علما و مشایخ خرج فرموده صحبت جنید و ابو عثمان
حیری و دیگر بزرگان دریافته و از ابراهیم بن ابی طالب و عبد الله بن احمد بن حنبل و محمد بن ایوب رازی
و ابو مسلم کجی حدیث را فرا گرفته بود و سه اوابو عبد الرحمن سلمی که شیخ الصوفیه است و ابو عبد الله حاکم و دیگر
بزرگان همه از وی چند فیض باطن و ظاهر نموده اند و اورا در عصر خود شمار از اوتاد و ابدال میدانستند
نود و سه ساله بود که در سال سه صد و شصت و پنج وفات یافت و از مناقب جلیله او است که شیخ او ابو عثمان
حیری را صرفی ضروری در بعضی ثغور سرحد جهاد برای اعانت مجاهدین در پیش آمد هر چند سعی و تلاش نمود از
ابنای وقت هیچ حاصل نشد روزی در عین مجلس بحسرت آنکه این عمل خیر از دست او میسر نشد تنگدل
شد و گریه آغاز نهاد ابو عمرو بن نجید چون حال بشنوال دید دو کیسه پر از دو هزار درم در خلوت شیخ از
خانه خود آورده و در پای شیخ انداخت شیخ خوشحال شد و بر سر مجلس بحضور مردم این عمل خیر او را اظهار
فرمود و گفت که یاران خوشوقت باشند که ابو عمرو از طرف همه شما این بار برداشت که من امید دارم که در برابر
این عمل او مراتب عالیه قرب الهی یابد و دهند ابن نجید در آن مجلس حاضر بود دید که عمل من ظاهر شد بی محابا
برخاست و گفت ای حضرت شیخ من این مال از مادر خود دزدیده آورده بودم حالا او رضامند نیست این
دزد خدا چه قسم مقبول خواهد شد امید دارم که آنهمه مال را بمن رد فرمایند که مادر خود را برسانم و از این گناه
دار هم شیخ بمجرد شنیدن این قصه مال را باز گردانید و او برداشته برد چون هنگام شب شد و مردم
از نزد شیخ متفرق شدند آنهمه مال را باز آورد و نزد شیخ عرض کرد که این را پوشیده بمستحقان برسانند
و هرگز نام من نبرد شیخ ابو عثمان را گریه گلوگیر شد و فرمود که آفرین باد بر همت تو و از کلام ابن نجید
است که گفته است هر حالی که بر سالک وارد شود اگر حال بزرگ باشد چون نتیجه علم نباشد ضرر او بر صاحب
حال بیشتر از نفع او میباشد و مراد گفته است که صفای مقام عبودیت وقتی دست میدهد که افعال خود
را همه ریا و اقوال خود را همه دعوی انگارد و نیز گفته است که چون شخص را از وال جاه خود نزد خلق آسان

شود اعراض او از دنیا و اہل آن سہل گردد و شیخ او ابو عثمان حیری در حق او گفته که مراد محبت این
جوان مردم ملامت میکنند و نمیدانند که بر طریقه من غیر از وی نخواہد بود و او دوست که بعد از من خلیفه من
خواہد بود **جزء الفیل لابی عمرو بن السماک** در حدیث عائشه فی فضل ابی بکر و الزبیر که
اول آن جزء است میگوید حدثنا احمد بن عبد الجبار العطاردی الکوفی قال حدثنا ابو معاویه عن ہشام
بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت یا ابن اختی کان ابواك یعنی ابا بکر و الزبیر من الذین استجابوا لله
وللرسول بعد ما اصابهم القرح قالت لمن انصرف المشرکون من احد و اصاب النبی صلی الله علیه وسلم
و اصحابه ما اصابهم خاف ان یرجعوا من منتدب لهؤلاء فی خیارهم حتی یعلموان بنا قوة قال فانتدب
ابو بکر و الزبیر فی سبعین فخرجا فی آثار القوم فسمعوا بهم فانصرفوا قالت فانقلبوا بنعمة من الله و فضل
قالت لم یلقوا عدوا ، نام و نسب او ابو عمرو عثمان بن احمد بن یزید بغدادی و دقاق است معروف بود
با ابن السماک از محمد بن عبد الله منادی و حنبل ابن اسحاق و حسن بن مکرم و یحیی بن ابی طالب و دیگر اجله
ایشان تحصیل علم حدیث نموده و از وی حاکم و ابن منده و ابن القطان و ابو علی بن شاذان و دیگر
کبرا ایشان قوم اخذ نموده اند خطیب گفته است که من از ابن رزقویه شنیدم که میگفت خذ من الباری
الا بیض ابو عمرو بن السماک در ربیع الاول سنه چهل و چهار و سه صد وفات یافت و از خانه تا مدفن او
ہمراه جنازه اش پنجاه ہزار کس متابعت نمود **جزء فضائل اہل البیت** تصنیف ابو الحسن علی
بن معروف البزار است در آخر کتاب در حدیث البر والصلة میگوید حدثنا ابو اسحق ابراہیم بن عبد الصمد
بن موسی بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد الله بن عباس قال حدثنی ابی عن جدی
عبد الله قال قال النبی صلی الله علیه وسلم انه کان فی بنی اسرائیل ملکان اخوان علی مدینتین و
کان احدہما بارا برحمه عادلا فی رعیته و کان الاخر عاقا لرحمه جائرا علی رعیته و کان فی عصرہما نبی
فاوحی الله الی ہذا النبی انه قد بقی من عمر ہذا البار ثلث سنین و بقی من عمر ہذا العاق ثلثون
سنة فاخبر ذلك النبی رعیة ہذا و رعیة ہذا فاحزن ذلك رعیة العادل و احزن ذلك رعیة الجائر فال
ففرقوا بین الاطفال و الامہات و ترکوا الطعام و الشراب و خرجوا الی الصحراء یدعون الله عز و جل
ان یمتعہم بالعادل و یزیل عنہم امر الجائر فاقاموا ثلثا فاوحی الله عز و جل الی ذلك ان اخبر
عبادی انی قد رحمتہم فاجبت دعاءہم فجعلت ما بقی من عمر ہذا البار لذلك الجائر و ما بقی

من عمر ذلك الجابر بهذا الكتاب قال فرجعوا الى بيوتهم ومات الجابر بتمام ثلث سنين ولقى العادل فتح هذه لما ثلثين سنة
ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما التغير من حالهم ولا ينقص من عمره الا في كتاب ان ذلك على الله
يسير و راوی علی بن معروف استاد ابو علی بن الفرا است که از عمده محدثین است و شاگرد ابراهیم بن
عبد الصمد الهاشمی چنانچه درین سند گذشت و خطیب گفته است که شاگردوی محمد بن الباغندی
و ابو القاسم بغوی و قاضی محاملی و من از وی بکثر اسطر روایات بسیار دارم صاحب تصانیف مفیده است
سال وفات او معلوم نیست لیکن ابن التوزی از وی در سنه ۳۲۸ صد و هشتاد و پنج سماع حدیث نموده
پس تا آن سال باقی بود وفات او بعد از ان است اربعین شحامی چهل حدیث است که در آخر آن
انشادات و حکایات نیز آورده و نام شیخ ابو منصور عبد الخالق بن زاهر الشحامی است در دیباچه اش میگوید
الحمد لله رب العالمین علی آلائه حمداً کما ینبغی لکرم وجهه وعز جلاله والصلوة والسلام علی المفضل علی
جمیع خلقه محمد و آله الطیبین و صحبه الطاهرین من بعده و بعد فقد سلف منی جمیع اربعین حدیثا عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اربعین شیخا من مشائخی الذین ادرکتهم و سمعت منهم و رجوت
بذلک الدخول فی زمرة الذین وردهم الخبر المشهور عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظ
اربعین حدیثا علی امتی فاستحکمت لی رغبتی ان اخرج من مسموعاتی اربعین حدیثا عن اربعین شیخا من
مشائخی عن اربعین نفرا من الصحابة الاکرمین وبدأت بالبدایة بالعشرة المشهود لهم بالجنة فیجتمع لها مع شرف
المتن شرف السند جعل الله تعالى سعینا خالصا لوجهه ولا اخلانا من نوای برکاته بفضله وسعته جوده الحدیث
الاول اخبرنا جدی ابو عبد الرحمن طاهر بن محمد المستملی قال اخبرنا ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل الصیرفی
قال حدثنا محمد بن یعقوب بن یوسف الاصم قال حدثنا ابو الدرداء هاشم بن محمد الانصاری ببیت المقدس
قال حدثنا عتبة بن السکن یکنی ابا سلیمان الفزاری الحمصی قال حدثنا الضحاک بن ابی حمزة عن ابی
نضر عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن الحصین عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول الله صلى الله
علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة محیت ذنوبه وخطایاه فاذا راح کتب الله له بکل قدم عمل عشرین سنة
فاذا قضیت الصلوة اجیر بعمل مائتی سنة و قال فی الانشادات اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن احمد المؤذن
قال اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن باکویه قال اخبرنا نصر بن ابی نصر قال اخبرنا جعفر بن نصیر قال
سمعت الجنید یقول حججت علی الوحدة فجاورت بمکة فکنت اذا جن اللیل دخلت المطاف فاذا بجاریة

فلم تزل تشتد الی ان اصبت الحسن نحتشی و لم تتم کلمته حتی صبح عندی قد اناخ وطلبنا ان اشتد شوقی ثم قلبی
بذکره فانه ست قربا من حبیبی لتقربا و سیدو فانی ثم لبیک له به و سیدنی حتی الذواطربا قال قلت
لها یا جاریة اما تتقین الله مثل هذا المکان تتکلمین بهذا الکلام فالتفتت الی وقالت لی یا جنید
ـه لولا التقی لم ترنی * اهجر طیب الوسن * ان التقی شردنی * کما تری عن
وطنی * افر من حبه به * شغفه تلیمنی * ثم قالت تطوف بالبیت ام برب البیت فقلت
اطوف بالبیت فرفعت راسها الی السماء وقالت سبحانک سبحانک ما اعظم مشیتک فی خلقک خلق
کالاحجار لهم ... ارست تقول ـه یطوفون بالاحجار یبغون قربته * الیک وهم اقسی قلوبا من الصخر
وتاهوا فلم یدروا من التیه من هم * وحلوا محل القرب فی باطن الفکر فلو اخلصوا فی الود غابت
صفاتهم * وقامت صفات الود للحق بالذکر * قال الجنید فغشی علی من قولها فلما افقت لم ارها
الاستاع بالاربعین المتباینة بشرط السماع تصنیف شیخ ابن حجر عسقلانی است که از چهل شیخ روایت
آنها نموده و سند هر شیخ منتهی میشود بصحابی علیحده پس روات آنها از صحابه نیز چهل کس اند و از جمله آنها
... منتشر اند و بعد از روایت حدیث شعری مناسب آن نیز انشا می نماید چنانچه بعد روایت حدیث دوم
ان الناس لم یؤتوا شیئا بعد کلمة الاخلاص مثل العافیة و این حدیث دوم است از آن چهل حدیث
این قطعه را انشا نموده است ـه اذا ان لم یعت امرء عاقل * مثلها فی دارنا الفانیة * من یسر
الله تعالی له شهادة الاخلاص والعافیة * و بعد از حدیث سوئم که انما الاعمال بالنیات است این قطعه نوشته
انما الاعمال بالنیات فی کل امر امکنت فرصته فانو خیرا وافعل الخیر وان * لم تطقه اجزأت نیته و بعد از
حدیث چهارم که ما من امرء مسلم تحضره صلوة مکتوبة فیحسن طهورها و رکوعها و خشوعها است این قطعه انشا
کرده ـه احسن التطهیر واخشع قانتا * مطمئنا فی جمیع الرکعات * فهو کفارة ما قدمته * من صغیر الذنب ان
الحسنات * و بعد از حدیث پنجم که نهی عن الشرب قائما است میگوید ـه اذا رمت تشرب فاقعد تفز
بسنة صفوة اهل الحجاز * وقد صححوا شربه قائما * ولکنه لبیان الجواز * و بعد از حدیث ششم که حدیث
ضمام بن ثعلبة است این قطعه است ـه واظب علی سنن الصحیحة تکتسب * اجرا و یرضی الله عنک
و ترتجی * فان اقتصرت علی الفرائض فلیکن * من غیر زید فی النوافل تفلح * و بعد از حدیث هفتم که حدیث
بشارة عشره است بجنت میگوید ـه لقد بشر الهادی من الصحب زمرة * بجنات عدن کلهم

مفصله اشتهر + سعید زبیر سعد طلحه عامر + ابوبکر عثمان ابن عوف علی عمر + **مسلسلات صغری**
تصنیف جلال الدین سیوطی از انجمله حدیث مسلسل بیوم العیدست و از انجمله حدیث مسلسل بمصافحه ست
و از انس بن مالک رسیده و اکثر آن مسلسلات در کتاب المسلسلات حضرت شیخ ولی الله دهلوی قدس سره
داخل ست و سماع آن راقم حروف را حاصل و الحمد لله ازین جهت چیزی از ان مرقوم نشد **مختصر حصن**
حصین که مسمی بعده است از خود صاحب حصن حصین یعنی شیخ شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد الجزری
ست در خطبه اش میفرماید الحمد لله الذی جعل ذکره عدة الحصن الحصین و صلوته و سلامه علی سید الخلق محمد
النبی الامی الامین و علی آله الطیبین الطاهرین و صحابته اجمعین و التابعین لهم باحسان الی یوم الدین
و بعد فانه لما کان کتابی الحصن الحصین من کلام سید المرسلین مما لم یسبق الی مثله من المتقدمین
و عز تالیف نظیره علی من سلک طریقة المتاخرین لما حوی من الاختصار المبین و الجمع الرصین و التصحیح
المتین و الدهر الذی هو علی غر و دمعین حدا الی سؤال اختصاره فی هذه الاوراق من اصله المذکور بعد ان کنت
سالت فی ذلک مرارا فی سنین و شهور ممن انس غیر و کشف کربتی و ا وجب الحق علی مکافاته و لم اقدر علیها
الا بالدعاء له فاسال الله تعالی نصره و معافاته الخ **تخریج احادیث الاحیاء** مسمی بالمغنی عن حمل الاسفار
تصنیف شیخ زین الدین عراقی ست و هو الحافظ ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی **صحیح**
بخاری رحمة الله علیه احوال اینکتاب و مصنف آن در شهرت و شیوع بدرجه رسیده که اشتغال به
بیان آن فضول مینماید اما به نیت استنزال رحمت بذکر صالحین درینجا و در کتب مشهوره و مصنفین آنها
بقدر گنجایش این رساله مختصره برخی از حالات این بزرگان رقم نموده شد نام و نسب وا ابو عبد الله محمد
بن اسمعیل بن ابراهیم بن المغیرة بن بردزبه بفتح بای موحده و سکون رای مهمله و کسر دال مهمله و سکون
زای معجمه بعد از ان بای موحده مفتوحه و تای تانیث موقوفه و معنی آن در لغت دهقان بخارا مزارع و کارنده است
و او بخاری جعفی ست بالولا زیراکه جد ثانی او مغیره مجوس بود بر دست یمان جعفی مسلمان شده یمان جعفی والی بخارا
بود و در آن زمان هر که بر دست کسی مسلمان میشد بقبیله آن کس منسوب میشد و ولادت او در روز جمعه سیزدهم شوال سنه یکصد و نود و چهار و مرد نحیف البنیه
بود نه دراز قامت نه پست بلکه میانه قامت و در حالت طفولیت هر دو چشم او از نور بصارت عاری گشته
بود و مادرش را باین سبب قلق شدید و اندوه گلوگیر حال میماند روزی حضرت ابراهیم خلیل علیه الصلوة
و السلام را بخواب دید که گویا میفرمایند خوش باش که حقتعالی بصارت پسرت را از عنایت فرمود

مسلسلات صغری (۹)
مختصر حصن حصین (۱۰)
تخریج احادیث الاحیاء (۱۱)
صحیح بخاری (۱۲)

و این بسبب بسیاری دعا و گریه و زاری گشت صبح که برخاست چشم پسر را بینا دید و ده ساله بود که در مکتب
هر جا نام حدیث شنیدی او را یاد گرفتی و در همان سن و سال مشغوف بیاد کردن احادیث بود و چون
از مکتب بر آمد شخصی را از علماء حدیث در بخارا شنید که مشهور بداخلی بود نزد او آمد و رفت شروع کرد
روزی داخلی از نسخه خود بر مردم احادیث میخواند در اثنای خواندن بر زبان او جاری شد که سفیان
عن ابی الزبیر عن ابراهیم بخاری مبادرت (سبقت نمود) کرده گفت که حضرت ابو الزبیر از ابراهیم روایت ندارد
داخلی او را تنبیت کرد بخاری باز گفت که مراجعت باصل نسخه خود باید فرمود پس داخلی در خانه رفت
و در اصل نسخه نظر نمود پس از خانه بر آمد و گفت که این طفل را بطلبید چون بخاری حاضر شد گفت چیزی
که من خوانده بودم البته غلط بر آمد باری بگو که صحیح چگونه است بخاری گفت که در اصل سفیان عن
الزبیر بن عدی عن ابراهیم است داخلی حیران شده گفت که فی الواقع همچنین است پس قلم برداشت
و نسخه قرارت تصحیح نمود و این قصه او را در سن یازده سالگی اتفاق افتاده و هرگاه شانزده ساله
شد تمام کتابهای ابن مبارک یاد گرفت و نسخ وکیع را از بر کرد باز همراه مادر و برادرش که احمد نام
داشت برای حج بمکه معظمه روانه شد چون از حج فارغ شدند مادر و برادرش بوطن رجوع کردند
و او در بلاد حجاز برای طلب حدیث متوقف ماند چون هژده ساله شد تصنیف آغاز نهاد و در فضائل صحابه
و تابعین و اقاویل ایشان تصنیفات پرداخت و آخر آنهمه را مجموع و مرتب ساخته کتاب التاریخ نزد قبر منور
رسول مطهر بتبییض نموده در شبهای ماهتاب مینوشت بخاری گفت که هیچ اسمی در تاریخ من مذکور
نیست مگر که قصه درازی از قصص او یاد دارم لیکن ترسیدم که اگر آنهمه قصه را درین کتاب درج
کنم موجب تطویل و ملال شاگردان خواهد شد حامد بن اسمعیل که یکی از محدثان عصر اوست میگوید
که بخاری همراه ما در طلب حدیث پیش شیوخ وقت آمد و رفت میکرد و هرگز دوات و قلم و محبره نمی برداشت
و هیچ نمی نوشت ما او را گفتیم که ترا ازین آمد و رفت چه فائده است چون هیچ نمی نویسی آنچه می شنوی
از یاد میبرد و چو باد در یک گوش می در آید و از گوش دیگر می بر آید بعد از شانزده روز گفت که
شما بسیار مرا تنگ کردید حالا بیارید آنچه شما نوشته اید و محفوظ مرا با و مقابله کنید درین مدت تا پانزده
هزار حدیث نوشته بودیم آنهمه را از یاد خواندن گرفت و آنقدر بصحت میخواند که ما نوشته های
خود را از خوانده او تصحیح میکردیم بعد از آن گفت که شما می پندارید که من عبث سرگردانی میکنم

از همان روز یقین کردیم که این شخص سند نسخ است و کسی باوی برابری نخواهد کرد و سبب تصنیف این
جامع صحیح او در چنین شد که روزی در مجلس اسحق بن راهویه حاضر بود و یاران اسحق بن راهویه گفتند
که اگر کسی توفیق یابد و مختصری در سنن جمع نماید و بر احادیث صحیحه که بدرجه اعلای صحت رسیده اند اکتفا
کند چه خوب باشد که عمل کنندگان بی دغدغه و بی مراجعت مجتهدین بدان عمل نمایند این سخن در دل
بخاری جا کرد و از همان وقت تصنیف این جامع بخاطرش افتاد و از جمله شش لک حدیث که نزد او
موجود بود انتخاب شروع کرد و آنچه بسیار صحیح بود به آن اکتفا نمود و بعضی احادیث صحیحه که هم باین
درجه رسیده اند ترک هم کرده بخوف تطویل با وجود دیگر برای نوشتن هر حدیث غسل می کرد و
دو رکعت میگذارد و در عرصه شانزده سال از انتخاب این احادیث فارغ گردید بعد از آن خواست که آن
احادیث را بمضامین آن تعلیق دهد و این را در عرف محدثین ترجمه گویند در مدینه منوره فیما بین
قبر مبارک و منبر اطهر آنسرور علیه صلوات الله العلی الاکبر این مهم را سرانجام داد و در وقت نوشتن
هر ترجمه شفعی ادا مینمود بالجمله حسن نیت او این جامع را بآن حد مقبول افتاد که در حیات او این کتاب را
بلا واسطه از وی نود هزار کس شنیدند که آخر همه فربری است و بالفعل بجهت علو اسناد روایت او شایع
گشته و از نوادر بخاری آنست که میگفت من امیدوارم که مرا روز حساب از غیبت کسی نپرسند که هیچ
کس را غیبت نکرده ام و این تورع و تعفف بسیار عجیب است و از سنت صالحین ابتلای در حق او
پیش آمد که خالد بن احمد ذهلی امیر بخارا او را تکلیف داد که بخانه آمده پسران مرا جامع و تاریخ و دیگر
کتب خود درس گفته باشد بخاری گفت که این علم حدیث است این را ذلیل نمی کنم اگر ترا اغراض باشد
پسران خود را در مجلس من بفرستی تا بدستور طلبه دیگر تحصیل نمایند امیر گفت اگر چنین است پس باید کرد
وقت حضور پسران من کسی را از دیگر طلبه بار ندهی و حجاب و چوبداران من بدر ایستاده باشند
نخوت من قبول نمیکند که در مجلسی که پسران من باشند هر اسکاف و حائک پهلو نشین ایشان باشد
بخاری این هم قبول نداشت گفت که این علم میراث پیغمبر است تمام امت در آن شریک است خاص
بکسی نمیشود با این گفت و شنید امیر مذکور از بخاری دل گران کرد و کدورت در خاطر طرفین
روز بروز تزاید داشت تا آنکه امیر مذکور ابن ابی الورقا و دیگر علمای ظاهر آن وقت را با خود رفیق ساخته
در مذهب بخاری و در اجتهاد او طعن و تخطئه آغاز نهاده محضری درست ساخته بخاری را از بخارا

برآمد در جناب الٰهی دعا فرمود که بار خدایا این مردم را مبتلا کن بچیزی که مرا میخواهند که برسانند کم
از یک ماه نگذشته بود که خالد بن احمد معزول شد بحکم خلیفه رسید او را بر خر سوار کرده تشهیر نمایند و آخر
حال او بکمال تباهی انجامید چنانچه در تواریخ معروف و مسطور است و حریث بن ابی الورقا را رسوائی
و مصیبت عظیم در [illegible] رسید و یکی دیگر را از علما را آن وقت که درین امر شریک شده بود آفت رو نمود در [illegible]
و بخاری رحمه الله درین غربت اولاً به نیشاپور رفت و از آنجا هم بجهت ناموافقت امیر آنجا گشت
آخر بخرتنگ که دهی است بر دو فرسنگ از سمرقند وفات یافت شب شنبه که لیلة الفطر بود در وقت نماز
عشاء روز عید غره شوال بعد از نماز ظهر در سال دو صد و پنجاه و شش مدفونش ساختند و شصت
و دو سال عمر او بود چنانچه گفته اند ولد فی صدق و عاش حمیدا و مات فی نور عبد الواحد طوسی که یکی
از اکابر و صلحاء آن عهد بود جناب رسالت مآب را علیه الصلوة والتحیة بخواب دید که آنجناب با جماعة
اصحاب بر سر راهی منتظر ایستاده اند عبد الواحد سنت سلام بجا آورده معروض میدارد که یا رسول
الله سبب انتظار چیست فرمودند انتظار آمدن محمد بن اسمعیل بخاری میکشیم عبد الواحد گفت چند
روز نگذشته بود که خبر وفات بخاری شنیدم چون از وقت وفات او تفتیش کردم همان ساعت بود
که من آنجناب را در آن بخواب دیده بودم و خواندن این جامع صحیح در اوقات شدت و خوف دشمن و
علاج مرض و غلو قحط و دیگر بلاها تریاق مجرب است و اینکتاب را در منامات بسیار آنجناب نسبت بخود
فرموده اند از انجمله آنکه محمد بن مروزی در میان رکن و مقام خوابیده بود آنجناب را بخواب دید
که میفرمایند که ای ابو زید تا کجا کتاب شافعی را درس خواهی گفت چرا کتاب مرا درس نمیگوئی محمد بن احمد
سراسیمه شده عرض کرد که یا رسول الله قربانت شوم کتاب شما کدام است فرمودند جامع محمد بن
اسمعیل و امام الحرمین نیز مثل اینمنام منقول است شخصی تواریخ ولادت و وفات و سنین عمر او را
چنین بنظم آورده ؎ کان البخاری حافظا و محدثا * جمع الصحیح مکمل التحریر * میلاده صدق و مدة
عمره * فیها حمید و انقضی فی نور * و بخاری نیز گاه گاه میل بنظم بود این قطعه را سبکی در طبقات
کبری بنسبت بوی کرده ؎ اغتنم فی الفراغ فضل رکوع * فعسی ان یکون موتک بغتة * کم صحیح
رأیت من غیر سقم * ذهبت نفسه الصحیحة فلتة * و اثیر الدین ابو حیان در مدح بخاری و جامع او میگوید
؎ اسامع اخبار الرسول لک البشری * لقد سعدت فی الدنیا * و قد فزت فی الاخری *

تشنف آذانا بعقد جواهر * تود الغواني لو تقلدنه النحرا * جواهر كم جلت نفوسا * بنفيه مجلت بها جيدا
وحليت بها قدرا * اهل الدين الامارونه اكابر لنا * نقلوا الاخبار عن طيب خبرا * واذ وا احاديث الرسول
مصنعو * عن الزيف والتصحيف فاستوجبوا الشكر * وان البخاري الامام بجامع * بجامعه منها الشوشيت
والدرا * على مفرق الاسلام تاج مرصع * به شمسا و نارنه بدرا * وبحر علوم تلفظ الدر لا الحصي
فالنفس من ذكرا وعظم به بحرا * تصانيفه نور ونور لناظر فقد نفحت زهرا * وقد انبعت نثرا بجامع
سنة المختار ينظم بينها * ليجصها جمعا ونخلصها تبرا * وكم بذل النفس المصونة جابرا * بحارلها بحر
ادجار لها بترا * وللموز عراقيا وطورا يمانيا وطورا احجازيا وطورا السى مصرا * الى ان حوى منها الصحيح
صحيحه * فوافى كتابا قد غدا الاية الكبرى كتاب له من شرع احمد شرعة مطهرة تتلو السناكين والمنبرا
وآين قصيده بس درازست بخوف تطويل بر بقدر اكتفا رفت وشيخ تاج الدين سبكي نيز در حق
او مدح طويل دارد كه برخي ازان اينست ميگويد عــ علا عن المدح حتى ما يزان به * كانما المدح
من مقدار يضع * له الكتاب الذي يتلو الكتاب هدى * هذي السيادة طودا ليس ينصدع * الجامع
المانع الدين القويم وسنة * الشريعة ان تغتالها البدع * قاصي المراتب داني الفضل تحسبه
كالشمس بيد وسناها حين ترتفع * ذلت رقاب جماهير الانام له * فكلهم وهو عال فيهم خضعوا * لا تسمعن
حديث الحاسدين له * فان ذلك موضوع ومنقطع * وقل لمن رام يحكيه اصطبارك لا تعجلن فان الذ
تبغيه ممتنع * وهاك تاتي كما يحكي شكاية * النفس يحكي محيا الجامع البديع صحيح مسلم بن الحجاج
القشيري النيشاپوري كنيت او ابو الحسين ولقبش عساكر الدين ونام جد او مسلم بن ورديان كوشاد
ست وقشيري نسبت به بني قشير ست كه قبيله ايست معروف در عرب ونيشاپور شهري ست در
خراسان بحسن عظمت وحكمت موصوف يكي از كبار ائمه اين فن ست وابو زرعه رازي وابو حاتم با مامت وجلالت
او گواهي داده واو را پيشواي اين گروه نهاده اند وابو حاتم رازي وديگر اجلهٔ آن عصر مثل يحيي بن
وابو بكر بن خزيمه ازوي روايات دارند واو را مولفات بسيارست كه در همه آنها داد تحقيق ومعاني
داده وخصوصا درين صحيح عجائب اين فن را وديعت نهاده هم بالخصوص در ترتيب واسانيد وحسن سياق
متون وورع تام وتحري مال كلام در روايت وتلخيص طرق مع الاختصار وضبط انتشار بي
نظير افتاده ولهذا حافظ ابو علي نيشاپوري صحيح او را بر تصانيف امام بخاري ترجيح ميداد وميگفت

بالجمله اهل اسماء اصح من کتاب مسلم و جماعه از مغاربه نیز همین قسم است و دلیل ایشان آنست که شرط
مسلم آنست که در صحیح خود هیچ نه نویسد مگر حدیثی را که لااقل دو تابعی ثقه آنرا از دو صحابی روایت کرده باشند
و کذا فی جمیع الطبقات من تبع التابعین و من بعدهم تا آنکه بوی منتهی شود و در راوی صفات ثقه و کمال حفظ
عدالت ندارد بلکه شرائط شهادات را رعایت میفرماید و اینقدر تضییق نزد بخاری نیست اما هم حروف گویند
که علمای محققین درین شرط بحث کرده اند زیرا که حدیث انما الاعمال بالنیات خلاف این شرط است و در صحیح مسلم
موجود است از حضرت عمر رضی الله تعالی عنه بجمیع وجوه روایات و از حضرت عمر رضی الله عنه روایت
آن نکرده مگر علقمه آری از علقمه تفرق و انشعاب بسیار رو داده مغاربه جواب داده اند که این حدیث
را القصد تبرک و تیمن آورده است و هم بجهت شهرت طرق آن و ثبوت صحت آن شرط خود را در آن
مراعات نموده علاوه آن که این شرط در آن حدیث موجود است که در صحیح او مذکور نباشد زیرا که از
صحابه حضرت عائشه و ابوهریره آنرا روایت کرده اند و از هر دو تابعین بسیار روایت کرده بالجمله
این صحیح را از سه لکه حدیث مسموع خود انتخاب نموده نهایت تورع و احتیاط در آن بکار برده و از عجائب
آن است که گاهی در عمر خود کسی را غیبت نکرده و نه کسی را زده و نه کسی را دشنام کرده و در معرفت صحیح از سقیم
حدیث او مقدم بود بر جمیع اهل عصر خود بلکه بر بخاری هم در بعض امور مرجح و مفصل است تفصیل این اجمال
آنکه بخاری را در رجال اهل شام غلط می افتد مثلا کسی را گاهی بکنیت مذکور میکنند و گاهی بنام و می پندارد
که دو کس باشند زیرا که روایت او از اکثر اهل شام بطریق مناولت کتب است نه بطریق تحقیق شفاهی بخلاف
مسلم که او را در هیچ جا غلط نمی افتد و نیز بخاری را در بعض احادیث بسبب تقدیم و تاخیر و حذف و نقل
بعض الفاظ تعقید متون رو داده اگرچه بمراجعت روایات دیگر که هم درین صحیح آورده آن تعقید
منحل میشود بخلاف مسلم که وی الفاظ را بنوعی سوق نموده و از رجالی آورده که اصلا در نسخ آن
مراقع نیست و مسلم را در این صحیح مؤلفات دیگر هم هست بسیار مفید از آنجمله کتاب المسند الکبیر علی
الرجال و کتاب الاسماء والکنی و کتاب العلل و کتاب الوحدان و کتاب حدیث عمرو بن شعیب و کتاب
مشائخ مالک و کتاب مشائخ الثوری و کتاب اوهام المحدثین و کتاب الطبقات ابوحاتم رازی که از ائمه
محدثین است مسلم را بخواب دید و از حال او پرسید مسلم گفت که رب من حق تعالی جنت را مباح گردانید
هر جا که میخواهم می باشم و ابو علی زاغونی را بعد از وفاتش شخصی ثقه بخواب دید و پرسید

که بکدام چیز نجات یافتی گفت بسبب این جزوی که در دست منست و آن جزوی بود از صحیح مسلم تولد مسلم
در سال دو صد و دو بود و بعضی گفته اند که در سنه چهار و بعضی گفته اند که در شش و ابن الاثیر در مقدمه
جامع الاصول همین را اختیار نموده والله اعلم وفات او بالاجماع شام یکشنبه و دفن او در روز دوشنبه
بیست و پنجم رجب سال دو صد و شصت و یک و سبب وفات او نیز غرابتی دارد گویند در مجلس مذاکره
حدیث او را از حدیثی پرسیدند او آن حدیث را نشناخت بمنزل خود آمد و یک سبد خرما نزد او گذاشتند
در کتابهای خود آن حدیث را تجسس میکرد و یگان یگان خرما بطریق نقل از سبد بر میداشت و میخورد
تا آنکه حدیث یافته شد و خرما تمام گشت و در غمره فکر علمیه او را شعوری نماند و این کثرت اکل سبب موت
او شد حافظ عبد الرحمان بن علی الربیع یمنی شافعی گفته است تنازع قوم فی البخاری و مسلم لدی
و قالوا ای ذین تقدم + فقلت لقد فاق البخاری صحة + کما فاق فی حسن الصناعة مسلم **سنن**
ابی داود این کتاب را سه نسخه مشهوره است نسخه لؤلؤی و نسخه ابن داسه و نسخه ابن الاعرابی
روایت لؤلؤی در مشرق مشهورتر ست و روایت ابن داسه در بلاد مغرب رواج بسیار داشت و
این هر دو روایت قریب یکدیگر اند بیشتر اختلاف فیما بین این هر دو بتقدیم و تاخیر است نه بزیاد و نقصان
بخلاف روایت ابن الاعرابی که از این هر دو نقصان مبین دارد و نام لؤلؤی ابو علی محمد بن احمد بن عمرو
اللؤلؤی ست و نام ابن داسه ابو بکر بن محمد بن بکر بن محمد بن عبد الرزاق ابن داسة التمار
البصری و نام ابن الاعرابی ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر المعروف بابن الاعرابی و نام ابو داود
سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی سجستانی و ابن خلکان
را با وجود کمال تاریخ دانی و تصحیح انساب و نسب درین نسبت غلط افتاده گفته است که نسبته الی سجستان
او سجستانه قریة من قری البصرة انتهی شیخ تاج الدین سبکی بعد از نقل این عبارت گفته است که و هذا وهم
والصواب انه نسبة الی الاقلیم المعروف المتاخم لبلاد الهند انتهی یعنی این نسبت بسیستان است که ملکی
است مشهور فیما بین سند و هرات متصل قندهار و چشت که مکان بزرگان چشتیه است نیز در همین ملک
واقع است و بست در قدیم الزمان پایه تخت آن ملک بوده و عربان گاهی در نسبت این ملک سنجری
نیز گویند تولد وی نیز در سنه دو صد و دو واقع شده و در اکثر بلاد اسلام خصوصا مصر و شام و حجاز و
عراق و خراسان و جزیره و غیر ذلک گردش کرده و علم حدیث را فرا گرفته در حفظ حدیث و اتقان

روایت و عبادت و تقوی و صلاح و احتیاط درجه عالی داشت گویند که یک آستین خود کشاده بسته
و یک آستین آن تنگ مردم ازین معنی پرسیدند گفت که آستین را کشاده داشتن برای اجزای
کتاب است و آستین دیگر را کشاده داشتن چه ضرور است محض اسراف است و وی شاگرد امام
بن حنبل و قعنبی و ابو الولید طیالسی است و از علما بسیار سماع و روایت دارد و ترمذی و نسائی
وی روایات دارند و چهار کس از جمله شاگردان او جلیل القدر محدثین شدند اول پسر ابو بکر
ابی داؤد دوم لولوی سوم ابن الاعرابی چهارم ابن داسه و استاد او امام احمد بن حنبل از
روایت کرده است حدیث عتیره و موسی بن هارون که یکی از بزرگان العصر بود در حق او گفته است
ابوداؤد در دنیا برای حدیث و در عقبی برای بهشت آفریده شد و ابوداؤد در سنن خود گفته
که من در مصر خیار درازی دیدم و آن را پیمایش نمودم سیزده بالشت برآمد و یک ترنج را دیدم که
شتری بریده بار کرده بودند مثل دو نقاره کلان هر دو نصف و بر آن شتر نمودار می شدند و
از تصنیف این سنن فارغ شد پیش امام احمد بن حنبل برده عرض نمود امام دیدند و بسیار پسند کرد
و ابوداؤد در وقت تصنیف این سنن پنج لکهه حدیث حاضر داشت از جمله آن همه انتخاب نموده این سنن
را مرتب ساخت که چهار هزار و هشت صد حدیث است و در وی التزام نموده است که حدیث صحیح یا
یا حسن گفته است که از جمله این احادیث مرد عاقل را در دین چهار حدیث کفایت میکند حدیث اول
اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّاتِ حدیث دوم مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهُ مَا لَا یَعْنِیْهِ حدیث
لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ حدیث چهارم الحلال بین والحرام
بین وبینهما مشتبهات فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه راقم حروف میگوید
کفایة آن است که بعد از معرفت قواعد کلیه شریعت و مشهورات آن در جزئیات وقایع حاجت
بمجتهدی و مرشدی باقی نمی ماند زیرا که در تصحیح عبادات حدیث اول کفایت میکند و در محافظت
اوقات عمر عزیز حدیث دوم و در مراعات حقوق همسایه و اقارب و دیگر اهل تعارف و معامله حدیث
سوم و در دفع شک و تردد که بسبب اختلاف علما یا اختلاف ادله رو میدهد حدیث چهارم پس
هر چهار حدیث نزد مرد عاقل حکم پیر و استاد و مرشد دارند و الله اعلم ابراهیم حربی که از عمده
اعلم عصر خود بود چون سنن ابوداؤد را دید گفت که اُلِینَ لابی داؤد الحدیث کما الین لداؤد الح

و در حافظ ابو طاهر سلفی این مضمون را نیک بند نموده درین قطعه نظم کرده ﴿ش﴾ لان الحدیث و علمه بکماله * للامام اهلیه ابی داود * مثل الذی لان الحدید و سبکه * لنبی اهل زمانه داود * و نیز حافظ ابو طاهر بسند خود از حسن بن محمد بن ابراهیم داوری روایت کرده که وی گفت بخواب دیدم پیغمبر خدا را صلی الله علیه و سلم میفرمایند من اراد ان یتمسک بالسنن فلیقرء سنن ابی داود و از یحیی بن زکریا بن یحیی ساجی روایت کرده که میگفت که اصل اسلام کتاب خداست و ستون اسلام سنن ابی داود و ابن الاعرابی گفته است که شخصی را علم کتاب خدا و سنن ابی داود حاصل شود او را در مقدمات دین کافی و بسنده باشد و لهذا در کتب اصول پایه اجتهاد را از علم حدیث بتحصیل سنن ابی داود نموده اند و مردم را در مذهب او اختلاف است بعضی گویند شافعی بود و بعضی گویند حنبلی و الله اعلم و در تاریخ ابن خلکان مذکور است که او را شیخ ابو اسحاق شیرازی در طبقات الفقهاء از جمله اصحاب امام احمد بن حنبل شمرده است و از حافظ ابو طاهر در مدح سنن ابی داود نظمی است مناسب که مرقوم میگردد و میگوید **شعر**

أولى كتاب لذي فقه وذي نظر | ومن يكون من الأوزار في وزر | ما قد تولى أبو داود محتسبا

تأليفه فاق في الأضواء كالقمر | لا يستطيع عليه الطعن مبتدع | ولو تقطع من ضغن ومن ضجر

فليس يوجد في الدنيا أصح ولا | أقوى من السنة الغراء والأثر | وكل ما فيه من قول النبي ومن

قول الصحابة أهل العلم والبصر | يرويه عن ثقة عن مثله ثقة | عن مثله ثقة كالأنجم الزهر

وكان في نفسه فيما أحق وما | أبدتك فيه إماما عالي الخطر | يبين الصحيح من الآثار يحفظها

ومن روى ذاك من أدنى ومن ذكر | محققا صادقا فيما يجيء به | قد شاع في البدو عنه ذا وفي الحضر

والصدق للمرء في الدارين منتقد | ما فوقها أبدا فخر لمفتخر

وفات ابو داود در شانزدهم شوال سال دو صد و هفتاد و پنج است و در بصره مدفون گشت و عمر او هفتاد و سه سال بود **جامع کبیر** ترمذی یعنی ابو عیسی محمد بن عیسی بن سوره بن موسی بن الضحاک سلمی بوغی بضم بای موحده و سکون واو و بعد از ان غین معجمه نسبت ببوغ که دهی است از دهات ترمذ بمسافت شش فرسنگ از ان و ترمذ نام شهری قدیم بر کناره آب امویه که آنرا جیحون و نهر بلخ نیز گویند و در لفظ ماوراء النهر مراد همین نهر میباشد و در لفظ ترمذ اختلاف بسیار است بعضی تا و میم را مفتوح سازند و بعضی هر دو را مضموم و متداول بر زبان مردم آنجا و دیگر خلائق کسر هر دو است و جماعه بفتح تا و کسر میم تکلم

تکلم کنند و ترمذی شاگرد رشید بخاری ست و روش او را آموخته و از مسلم و ابی داؤد و شیوخ ا
نیز روایت دارد و در بصره و کوفه و واسط و ری و خراسان و حجاز سالها در طلب علم حدیث بسر برده و
بسیار تصنیف شریف از وی یادگار ست و این جامع بهترین آن کتب ست و بلکه به بعضی وجوه و حیثیت
از جمیع کتب حدیث خوبتر واقع شده اول از جهت ترتیب و عدم تکرار دوم ذکر مذاهب فقها و وجوه
هر یک از اهل مذاهب سوم بیان انواع حدیث از صحیح و حسن و ضعیف و غریب و معلل بعلل چهارم بر
اسمای رواة و القاب و کنیت اینها و دیگر فوائد متعلقه بعلم رجال و ترمذی را در حفظ مثل دانند
خلیفه بخاری گفته اند و تورع و زهد و خوف بحدی داشت که فوق آن متصور نیست بخوف الهی سال
و زاری کرد و نابینا شد و از حکایات صحیحه او در حفظ آن ست که در راه مکه با شیخی از شیوخ ملاقا
کرد و سابق از ان شیخ دو جزو حدیث نوشته گرفته و فرصت عرض و قراءة نیافته در ین وقت ا
استدعای سماع نمود شیخ قبول کرد و گفت که اجزای مرقومه بیار و در دست بدار تا من بخوانم و
مقابله کن اتفاقا آن دو جزو گم کرده بود ترمذی بسبب کمال شوق سماع آن احادیث دو جزو
سفید آورد و بحضور شیخ بدستور تلامذه نشست و شیخ آغاز قراءت نمود ناگاه شیخ نظر کرد و دید که
اجزا سفید اند بسیار غضبناک شده فرمود که گویا تا من استهزا میکنی ترمذی گفت یا شیخ مرا
مکتوبه را گم کردم لیکن احادیث را محفوظ دارم بهتر از نوشته شیخ گفت بخوان ترمذی همه آن
را یاد بخواند تعجب شیخ زیاده شد و از راه استبعاد گفت که مرا باور نمی آید که بمجرد شنیدن یکبار یاد گر
از سابق یاد داشته باشی ترمذی گفت امتحان باید فرمود شیخ چهل حدیث دیگر از غرائب خود ک
دیگری نبود خوانده رفت و ترمذی الحدیث سامع اسانیدها فی الفور اعاده نمود هیچ جا خطا نیفتاد
مثل امتحانات در باب حفظ او را بارها واقع شده ترمذی رحمة الله علیه گفته است که من هرگاه از
این جامع فارغ شدم اول آنرا بعلمای حجاز تشریف نمودم ایشان همه پسند فرمودند بعد آن ب
علمای عراق بردم ایشان نیز متفق الکلمه آنرا مدح کردند بعد از ان بر علمای خراسان عرض کرد
نیز رضامند شدند بعد از آن ترویج و تشهیر نمودم و نیز گفته در خانه هر که این کتاب باشد پس گو
خانه او پیغمبری ست که تکلم میکند بعضی از علمای اندلس در مدح این کتاب نظمی دارد که مرقوم میشود

کتاب الترمذی ریاض علم　حلت ازاهره زهر النجوم　به الآثار واضحة

بالفاظ اقيمت كالرسول
ومن حسن يليها وغشوب
معالمه لارباب العلوم
من العلماء والفقهاء قدما
تنفس فيه ارباب العلوم
كتبناه رويناه لنروى
فادرك كل معنى مستقيم

واعلاها الصحاح وقد انارت
وقد بان الصحيح من السقيم
وطرزه باثار صحاح
واهل الفضل والنهج القويم
ويقتبسون منه نفيس علم
من التسنيم فى دار النعيم
جزى الرحمن خيرا بعد خير

نجوما للخصوص وللعموم
فعال ابو عيسى مبينا
تخيرها اولو النظر السليم
فجاء كتابه علقا نفيسا
يفيد نفوسهم سنن الرسول
وغاص الفكر فى بحر المعانى
اباعيسى على الفعل الكريم

وفات او در ترمذ شب دوشنبه سیزدهم رجب سال دوصد هفتاد و نه بوده است ابن ابی شیبه در مصنف خود بابی آورده باین مضمون ما یکره للرجل ان یکتنی به بعد از ان گفته حدثنا الفضل بن دکین عن موسی بن علی عن ابیه ان رجلا اکتنی بابی عیسی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عیسی لا اب له حدثنا الفضل بن دکین عن عبد الله بن عمر بن حفص عن زید بن اسلم عن ابیه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه ضرب ابنا له اکتنی بابی عیسی فقال ان عیسی لیس له اب انتهی و در سنن ابی داود در کتاب الادب واقع است باب الرجل یتکنی ابا عیسی بعد ازان سند آورده عن زید بن اسلم عن ابیه ان عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تکنی ابا عیسی و ان مغیرة بن شعبة تکنی بابی عیسی فقال له عمر رضی الله تعالی عنه اما یکفیک ان تکنی بابی عبد الله فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کنانی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر وانا فی جلجتنا فلم یزل یکنی بابی عبد الله حتی هلک انتهی الجلجة بجیمین بینهما لام مفتوحة الامر المضطرب ومعنی ان رسول الله کنانی آن است که آنحضرت مرا ابو عیسی خوانده بود نه آنکه فرمود که کنیت تو ابو عیسی است ومعنی کلام حضرت عمر رضی الله عنه آنکه کنیت بابو عیسی مکروه است شاید کرد و آن حضرت اگر یکبار ترا ابو عیسی خوانده ترا نمی رسد که این کنیت برای خود قرار دهی زیرا که آن حضرت صلی الله علیه وسلم چه برای بیان جواز گاهی ترک اولی میفرمود و در حق او این ترک اولی سلوک الکرامة میگردید برای ضرورت تبلیغ حکم و همین است معنی غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر سنن صغری النسائی که مسمی بمجتبی است روایت ابن السنی محدث مشهور است

نام او را ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق بن السنی ست و سنن کبری النسائی که روایت ابن الا
ست و نام او ابو بکر محمد بن معویه است و مشهور با بن الاحمر گشته هر دو تصنیف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب
بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی و بعد از سین همزه مکسور ست بی مد نسبت به نسا که
ست در خراسان و گاهی عربان درین نسبت نسوی نیز گویند همزه را بواو بدل کنند چنانچه بو
قیاس همین ست و اول اشهر ست یکی از ارکان حدیث است تولد او در سال دو صد و چهارده واقع
در بلاد بسیار شیوخ کبار را دریافته خراسان و حجاز و عراق و جزیره و شام و مصر و غیر ذلک او
رحلت او بسوی قتیبه بن سعید بغلانی بلخی ست و او در آنوقت پانزده ساله بود و نزد قتیبه یک
ه و دو ماه کسب علم حدیث کرد و او شافعی المذهب بود چنانچه مناسک او بران دلالت میکند و در صو
داودی مواظبت داشت تا وصف این نهایت کثیر الجماع بود و چهار زن داشت که نزد هر یک با
میگذرانید و سراری نیز بسیار داشت چون از تصنیف سنن کبیر فارغ شد امیری از امرای آ
وقت از وی پرسیدند که این کتاب تو همه صحیح ست گفت فی صحیح و حسن همه وارد آن امر
نمود که از جمله احادیث آنچه در درجه اعلای صحت باشد برای من جدا باید نوشت پس مجتبی
تصنیف کرده و لفظ مجتبی اشهر اینست که بباء موحده است بعد از تای فوقیه و بعضی بنون نیز خ
داشته اند و معنی قریب یکدیگر ست الاجتباء بالباء الموحدة برگزیدن الاجتناء بالنون چیدن
میوه پخته از درخت و سبب موت او آنست که چون از تصنیف مناقب مرتضوی رضی الله عنه فار
شد خواست که آن کتاب را در جامع دمشق بر ملا بیان کند تا مردم آنجا که بسبب طول سلطنت بنی
میلی بمذهب نواصب پیدا کرده بودند مهتدی شوند قدرے از آن کتاب مذکور کرده بود
سائلی گفت که در مناقب امیر المؤمنین معاویه نیز چیزے نوشته نسائی گفت که معاویه را همین
ست که سر بنجات یابد او را مناقب کجاست و بعضی گویند که این کلمه هم گفت که نزد من از مناقب
او هیچ صحیح نشده مگر حدیث لا اشبع الله بطنه عوام مردم او را بتشیع تهمت کرده لگد کردند و چند ضربه بر
خصیتین او رسید که بسبب آن نیم جان شد خادمانش برداشته بخانه آوردند او گفت مرا همین
وقت روانه مکه معظمه کنید تا در مکه بمیرم یا در راه مکه گویند که بعد از رسیدن بمکه وفات یافت
در میان صفا و مروه مدفون شد وفات او بروز دوشنبه سیزدهم صفر سال سه صد و سه بوده ست

وبعضی گویند که در راه مرد در شهر رمله واز آنجا نعش او را بمکه رسانیدند والله اعلم **سنن ابن ماجه**
تصنیف ابوعبدالله محمد بن یزید بن عبدالله ابن ماجه قزوینی ربعیست در ربعی براء و بای مفتوحتین
نسبت بربیعه است مولانا ابن خلکان گفته است که ربیعه نام قبایل متعدده است که در عرب معلوم
نیست که نسبت این بزرگ بکدام یک از انهاست وقزوین نام شهریست مشهور در عراق عجم واو
صاحب تصانیف مفیده نافعه است از آنجمله است این سنن که یکی از صحاح سته است وچون از
تصنیف آن فارغ شد بحضور ابوزرعه رازی برده واو این سنن را دیده گفت که اگر این کتاب
بدست مردم خواهد افتاد اکثر جوامع ومصنفات فن حدیث معطل بیکار خواهند ماند وفی الواقع
از حسن ترتیب وسرد احادیث بی تکرار واختصار آنچه که اینکتاب دارد هیچ از کتب ندارد ونیز حافظ ابوزرعه
شهادت بر صحت این کتاب داده وفرموده که ظن غالب آنست که درین کتاب حدیثی که در سند
آنها خلل است یا متهم بوضع وشدید النکارت اند تا سی نرسیده باشند درین سنن سی وده کتاب
آورده ودر ضمن آن یکهزار وپانصد باب است ومجموع احادیث وی چهار هزار حدیث است وصحیح آنست
که ماجه بتخفیف جیم اسم مادر او بود وپس بالا ابن الف باید نوشت تا معلوم شود که ابن ماجه صفت محمد است
نه صفت عبدالله بدستور عبدالله بن مالک ابن بحینه ازدی که صحابی مشهور است وبدستور اسمعیل بن
ابراهیم ابن علیه است که معاصر امام شافعی است واز جمله تصانیف او تفسیر قرآن مجید است وکتاب التاریخ
است تولد او در سال دوصد ونه بوده است ورحلت او بسوی عراق وبصره وکوفه وبغداد ومکه ومدینه
وشام ومصر وواسطه وری ودیگر بلاد اسلام اتفاق افتاده بجمیع علوم حدیث عارف ودانشمند بود واز
جبارة بن المغلس وابراهیم بن المنذر وابن نمیر وهشام بن عمار ودیگر اجله آن طبقه اخذ علم حدیث
نموده واز ابوبکر بن ابی شیبه بیشتر استفاده کرده وابوالحسن قطان که صاحب روایت سنن اوست
از جمله شاگردان رشید اوست وعیسی ابهری ودیگر مردم خوب از کبار او راوی اند وفات او در روز
دوشنبه بیست وهفتم رمضان سال هفتاد وسه بعد از مائتین بوده ودفن او در روز سه شنبه واقع شده
مشارق قاضی عیاض که گویا شرح موطا وصحیحین است وقاضی عیاض ابوالفضل عیاض
بن موسی یحصبی سبتی است در حق اینکتاب او را حافظ ابوعمرو بن الصلاح نظم کرده
مشارق انوار تبینت بسبته * وذا عجب کون المشارق بالغرب * وابوعبدالله رشید بن گفته

سنن ابن ماجه

مشارق قاضی عیاض

ودمع حصیلب فی نیک خلالها + الا فاعجبوا للخصب فی منزل الجدب ٭ شرح کرمانی
بر بخاری که مسمی بکواکب دراری و این نام او را الهام شده در مطاف شریف بعد فراغ از
طواف نام او محمد بن یوسف بن علی بن عبد الکریم کرمانی ست ملقب بشیخ شمس الدین و او آخر
در بغداد سکونت نموده بود تولد او شانزدهم جمادی الآخره سال هفتصد و هفده بوده است او لا نزد
پدر خود تحصیل علوم نموده و باز از قاضی عضد الدین ایجی استفاده کرده و مدتے در ملازمت آن بزرگ
اختیار نموده تا دوازده سال از وی جدا نه شد بعد از آن در بلاد گردش کرده و از علماء مصر و شام و حجاز
و عراق فوائد بر داشته و در بغداد عصای سفر انداخت و تا سی سال در آنجا مشغول بتعلم و تعلیم
آن ماند از دنیا و اهل آن بنهایت اعراض داشت و بر شغل علم همیشه ترجیح نمید او در تواضع و
حسن خلق یگانه روزگار بود از بام افتاده بود یک پای او از کار رفته بی استعانه عصا راه نمی توانست
رفت در آخر عمر خود باز قصد حج نموده و بعد فراغ از حج بسمت بغداد که مسکن او بود مراجعت کرد
در اثنای راه شانزدهم ماه محرم در منزلے که معروف ست بروض مهنا سال هفتصد و هشتاد و شش
وفات یافت نعش او را ببغداد نقل کردند در ایام حیات خود برای خود قبری عاقبت خانه در جوار
قبر حضرت شیخ ابو اسحاق شیرازی درست ساخته بود و بالای آن قبه عالی ترتیب کرده در همان مقام مدفون
شد فتح الباری شرح بخاری و مقدمه فتح الباری هر دو تصنیف قاضی القضاة خاتمة الحفاظ
ابو الفضل شهاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمود احمد بن حجر الکنانی العسقلانی المصری الشافعی تولد
او در بست و سوم شعبان سال هفتصد و هفتاد و سه است در مصر و از آنجا برای طلب علم باسکندریه رحلت نموده
و در فرس و شام و حلب و حجاز و یمن گردش کرده سیراب گردیده در نظم و نثر قدرت تمام داشت و
تصانیف او همه مقبول افتاد و در حیات او از دور و قریب مردم طلب تصانیف او میکردند و اساتذه
و مشایخ او قائل بجلالت و عظمت او درین فن یعنی علم حدیث شدند و او بسا بر خود تقدیم و ترجیح
دادند وفات او شب شنبه بست و هشتم ذی الحجه سال هشت صد و پنجاه و دو در قاهره مصر اتفاق
افتاد و در قرافه صغری متصل مزار بنی الخروبی مدفون گشت و در جنازه او از دحام مردم بسیار
و پادشاه بنفس نفیس جنازه او را تبرکا بر داشت بعد از آن امرا و سرداران دست بدست تا مزار بردند
و در قرأت حدیث اعاجیب بسیار از وی بظهور رسیده سنن ابن ماجه را در چهار مجلس خوانده

وصحیح مسلم را در چهار مجلس سوای مجلس ختم در عرصه دو روز و چند ساعت تمام فرمود و شیخ ابن حجر
که مجد الدین لغوی صاحب قاموس ست نیز صحیح مسلم را بسرعت تمام خوانده و در دمشق برای شنوانیدن
ناصر الدین ابو عبد الله محمد بن جهبل در سه روز در میان باب النصر و باب الفرج مقابل مزار نعل شریف
نبوی که در آنجاست در سه روز ختم نموده و بآن افتخار فرموده میگوید قرأت بحمد الله جامع مسلم ۞
بجوف دمشق الشام جوف الاسلام ۞ علی ناصر الدین الامام ابن جهبل ۞ بحضرة حفاظ
مجاهیج اعلام ۞ وتم بتوفیق الاله وفضله ۞ قراءة ضبط فی ثلثة ایام و سنن کبیر نسائی
را نیز شیخ ابن حجر در ده مجلس خوانده بر شرف الدین بن کویک هر مجلس قریب چهار ساعت نجومی شد
که بعرف هندوستان ده دقیقه می شود و در رحلت ثانیه معجم صغیر طبرانی را در یک مجلس تمام کرده
بین الظهر والعصر و اینکتاب یکهزار و پانصد حدیث دارد مع الاسناد و صحیح بخاری را در ده مجلس تمام
کرده هر مجلس قریب چهار ساعت میبود و بالجمله اوقات او معمور بود هرگز خالی نمی نشست از سه شغل
یکچیز می کرد مطالعه یا تصنیف یا عبادت و در مدت اقامت خود بدمشق که قریبا دو ماه و ده روز
بود برای افاده مردم قریب صد جلد از کتب حدیث خوانده بود و شغل تصنیف و عبادة و دیگر ضروریات
سوای این اوقات میشد و این برکت در علم و اوقات و قبول تصانیف او را از دعای شیخ
صنافیری که ولی صاحب کرامت مشهوره است حاصل بود نقل میکنند که والد شیخ ابن حجر را فرزندی
نزیست کشیده خاطر بحضور شیخ رسید شیخ فرمود از پشت تو فرزندی خواهد برآمد که بعلم خود دنیا را
پر خواهد کرد از لطائف و ظرائف شیخ آنست که چون ایشان از قضا معزول شدند و شمس الدین ابو
عبد الله محمد بن علی قایاتی بجای ایشان منصوب شد بالکید دگر در خوردند و حافظ ابن حجر این
قطعه خواند ؎ عندی حدیث ظریف ۞ بمثله تتغنی ۞ من قاضیین یعزی ۞ هذا وهذا یهنی ۞ یقول ذا
اکرهونی ۞ وذا یقول استرحنا ۞ ویکذبان جمیعا ۞ فمن یصدق منا ۞ و نیز از لطائف او آنست که چون
سلطان مدرسه مؤیدیه را بنا کرده تمام نمود مناره از منارهای آن مدرسه که برج شمالی
بنا شده بود میلان کرد و قریب بسقوط شد بادشاه حکم فرمود که آنرا هدم کرده باز تیار نمایند اتفاقا عینی
شارح بخاری در زیر آن مناره نشسته درس میگفت حافظ ابن حجر این قطعه را نظم نموده بحضور
بادشاه خوانده ؎ لجامع مولانا المؤید رونق ۞ منارته بالحسن تزهو وبالزین ۞ تقول

وقد مالهت عن القصد امهلوا فلیس علی جسمی اضر من العین ٭ مردم در انداز این قصیدہ بعینی رسانیدند و گفتند کہ حافظ ابن حجر بتو تعریض نمودہ بدر الدین عینی ازین معنی خشمناک شد و نواجی شاعر مشہور را طلبیدہ یک قطعہ در تعریض ابن حجر نظم کنانید و شایع ساخت و بدر الدین عینی خود چندان قدرت شعر نداشت و آن قطعہ این ست و خالی از لطائف نیست

منارة العروس الحسن ٭ قد جلیت و هدمها بقضاء الله و القدر ٭ قالوا اصیبت بعین قلت ذا غلط و انما اوجب لهدم الاختة الحجر ٭ تصانیف ابن حجر زیادہ بر یک صد و پنجاہ کتاب ست و بہتر و محکم تر از تصانیف جلال الدین سیوطی ست زیرا کہ تصانیف جلال الدین سیوطی ہر چند در عدد بیشتر ست اما تصانیف ابن حجر اکثر کلان و کبیر الحجم واقع اند و مضامین جدید و فوائد مفیدہ دارند بخلاف تصانیف جلال الدین سیوطی چنانچہ بر عالم متبحر پوشیدہ نیست و اتقان و ضبط در علم حافظ ابن حجر بیشتر از علم جلال الدین سیوطی ست ہر چند در عبور و اطلاع فی الجملہ جلال الدین سیوطی را زیادہ باشد از عمدہ تصانیف ایشان کتاب فتح الباری فی شرح صحیح البخاری ست کہ از اتمام آن شادی کرد و قریب بہ پانصد دینار در ولیمہ آن صرف نمود و شرح دیگر ہم بر بخاری دارد کلان تر از فتح الباری مسمی بہدی الساری و مختصر آن شرح نیز دارد لیکن ہر دو با تمام نرسیدہ اند و از تصانیف او تعلیق التعلیق ست و لباب فی شرح قول الترمذی و فی الباب و اتحاف المهرة باطراف العشرة اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی و تہذیب التہذیب و تقریب التہذیب فی بیان احوال الرجال و طبقات الحفاظ و الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف و نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ و ہدایۃ الرواۃ فی تخریج احادیث المصابیح و المشکوۃ و تخریج احادیث الاذکار و اصابۃ فی تمییز الصحابۃ و الاطعام البیان مافی القرآن من الابہام و نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر و شرح النخبۃ و الایضاح نکت ابن الصلاح و لسان المیزان و تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ و نزہۃ السامعین فی روایۃ الصحابۃ عن التابعین و المجموع العام فی آداب الشراب و الطعام و دخول الحمام و الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ و المتاخرۃ و توالی التانیس بمناقب ابن ادریس و فہرس المرویات و نغم السنوح الانوار بخصائص المختار و انباء الغمر بابناء العمر و الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ و بلوغ المرام فی احادیث الاحکام و قوۃ الحجاج فی عموم المغفرۃ للحجاج و الخصال

والمبسلسلة لانحلال و بذل الماعون فی فضل من صبر فی الطاعون والامتاع بالاربعین المتباینة لشرط السماع و مناسک الحج والاحادیث العشاریة والاربعون العالیة لمسلم علی البخاری و دیوان شعر و دیوا خطب از سر بر وامالی حدیثیه که عدد آنها زیاده بر هزار مجلس است و قبل از موت خود در حق آن کتاب این

ابیات نظم نموده بود شعر
یدیو من الالف ان عدّ مجالسه
کما علا عن سمات المحدثات علا
ست و سبعون عام رحت اجمعها
فی موقف الحشر لولا ان لی املا
محمد صاحب المساوی فی
من بالصلوة علیه کان مشتغلا

یقول راجی اله الخلق احمد من
تخریج اذکار رب ناقد و علا
فی مدة لحج قد مضت بها
من سرعة السیر ساعات و ما خجلا
توحید ربی بقیتها والرجا له
یخطی و تطفی عساما تحقق الزللا
یارب حقق رجای والآخر سمعا

اهل حدیث نبی الخلق منتقلا
دنی برحمة الخلق برحمهم
ولی من العمر فی ذا الیوم قد کملا
اذ رایت الخطایا اوبقت علی
وحد متی والاکثار الصلوة علی
فاقرب الناس منه فی قیامته
منی جمیعا لعفو منک قد شملا

شیخ شمس الدین مصری بجناب حافظ ابن حجر سوال منظوم نوشت که صورتش این است نظم

یا حافظ العصر یا من انتهی من قصی البلاد الرجال
ابن العماد الشافعی ادعی و ردد ما فاه به فی المقال
فهل القی سند ما ادعی او اثر رویه اهل الکمال

و یا اماما للوری بالحفظ امال الثقات الرجال
شرّر کم عند الکلم اذ من الخبر المردی حقا یقال
بین عالک العدیا سیدی جواب ما ضمنه فی السوال

نازلت با مولنا آیمامی الحال و الماضی کذا فی المال و حافظ ابن حجر در جواب آن بدیها چند بیت نوشته فرستاد

الا انها بضاعة ذات الکمال
تسال هل جاء لنا مسندا
عن الف و فی الکنت مال
[illegible]
[illegible]

بالنقش تبر موزها یا لصقال
عمن له المجد سما ر الکمال
اراذل الاموات عن ایکم
والطیر افی الثقات الرجال

منت بوصل لعد بفضل شفی
وقم الی الغربت قلنا ثم
شرّر کم عند ایکم یا رجال
من طرقا فیها اضطراب و[illegible]

تنقیح الالفاظ الجامع الصحیح از تصانیف بدر الدین محمد بن بهادر بن عبد الله زرکشی است که در سال هفتصد و چهل و پنج متولد شده و از شاگردان حافظ بدر الدین زرکشی [illegible] است در فقه و سماع حدیث از جمال الدین اسنوی نیز اخذ علوم کرده خصوصا [illegible] صاحب تصانیف بسیار است خصوصا خدمت فقه شافعی و علوم

قرآن بسیار نموده ازانجمله است تخریج احادیث الرافعی در پنج جلد و ازانجمله خادم الرافعی در بیست جلد و شش دیگر دارد بر بخاری بسیار دراز و مطول که آنرا از شرح ابن الملقن تلخیص نموده و چیزها هم در ان افزوده و جمع الجوامع را نیز شرح نموده در دو جلد و منهاج را در ده جلد و مختصر آن شرح کرده ۷۹۴ سیب سال نود و چهار بعد از هفتصد رو داد و **تعلیق المصابیح علی ابواب الجامع الصحیح** تصنیف ابو عبد الله محمد بن ابی بکر بن عمر بن ابی بکر القرشی المخزومی الاسکندری است که مشهور بدمامینی است ملقب ببدر الدین در شرح حدیث حضرت صفیه که نزد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در حالت اعتکاف آنجناب برای زیارت در مسجد آمده بود و چون بخانه برگشتند شب بسیار رفته بود آنحضرت برای مشایعت ایشان از مسجد برآمدند در راه شخصی از انصار آن جناب را با صفیه تنها دیده یک گوشه شد آنحضرت او را اعلام نمودند قال هی صفیه ستکون بدا اللام من اتقال مفتوحة و ایا سوار خاطبت مفردا او عنیره مذکرا او غیره وقد وقع لابی فراس بن حمدان کسر اللام فی خطاب المونث فی ابیات حسنة اثرت ذکرها لطافتها قال حین سمع حمامة تنوح بقربه شعر

اقول وقد ناحت بقربی حمامة	ایا جارتا هل تشعرین بحالی	معاذ النوی ما ذقت طارقة النوی
ولا خطرت منک الهموم ببال	ایا جارتا ما انصف الدهر بیننا	تعالی اقاسمک الهموم تعالی
اتحمل محزون الفؤاد قوادم	تردد فی جسم یعذب بالی	ایضحک مأسور وتبکی طلیقة
ایضحک محزون وینذر باسالی	لقد کنت اولی منک بالدمع مقلة	ولکن دمعی فی الحوادث غالی

وفات او در سال هفتصد و شصت و سه واقع شده و از ابتدای نشو و نما مشغول تحصیل علم ماند و در صغر ادراک و قوت حافظه سرآمد اقران خود بود خصوصا در علوم ادبیه و نحو و نظم و نثر تقدم صریح دارد و در فقهیات و علم شروط و سجلات نیز مشارکت تمام با صحاب این فن نصیب او شده مدت دراز در جامع ازهر به درس علم نحو مشغول بود باز باسکندریه عود نموده و میل تحصیل مال کرد کارگاهی برای ترتیب دارد و جمع از همگان بسیار را علوفه و اجره مشخص کرده مشغول بکار کرد ناگاه بتقدیر الهی آن خانه را آتش گرفت و پنبه و ریسمان و دیگر ادوات این صنعت بسوخت و دین بسیار بذمه او ماند قرضداران دنبال او گرفتند ناچار از اسکندریه بصعید فرار نمود قرضداران نیز عقب او تاختند و او را بقاهره گرفته آوردند تقی الدین بن حجة و ناصر الدین بارزی در بسر و سعی و حمایت او شدند

وحال وی فی الجمله باصلاح آمد بعد از آن بسوی یمن رحلت نمود و از آنجا ببلاد هند رسید و در شهر
احمدآباد گجرات که در آن زمان باحسن آباد معروف بود و را اقبال تمام رو داد و از سلطان آنوقت
انتفاع عظیم یافت و بکمال رفاهیت گذرانید تا آنکه در شعبان سال هشتصد و بیست و هشت ۸۲۸ وفات
یافت و چون موت او فجارة واقع شده مردم را گمان شد که کسی او را زهر داد و الله اعلم از تصانیف
حدیثیهٔ او همین شرح است و تصانیف او در علم ادب بسیار است از آنجمله است شرح تسهیل و شرح
خزرجیه و جواهر البحور در عروض و فواکه بدریه نیز از منظومات اوست و مقاطع الشرب و نزول الغیث
فی الاعتراض علی الغیث الذی انسجم فی شرح لامیة العجم و الغیث الذی انسجم از تصانیف علامه
صفدی است ملقب بصلاح الدین که در علم ادب یکتای شهرت است و جواهر البحور را شرحی نیز نوشته
است تحفة العرب فی حواشی مغنی اللبیب نیز از وی است و از منظومات این لغز مرقوم میشود بیت

ایا علماء الهند انی سائل
بحیر ولا حرف به یمکن الجسر
فهل من جواب عندکم استفیده
ثنائی زمانی بها سار نی
علیل انقضت الشباب یعود

تمنیت التحقیق به یظهر الستر
ولیس بخلی ولا مجادر
فمن بحرکم ما زال یستخرج الدر
فجارت بخوبر دعات سعود
و نیز از وی است بیت

اری فاعلا ما الفعل اعرب لفظه
لذی الخفض والانسان بالبحث یغبط
و نیز از اشعار اوست بیت
دهبجت بین الوری بالمشیب
الا یا عذار یکم بها او قعا قلب المعنی

الصب فی الحسین منه مجهدله بالوصل و اسمح به بنکیت قدها م بلا مین بها و از استاد خود ابن عرفه لطیفه عجیبه
نقل کرده که روزی در درس او در اسکندریه حاضر بودم شخصی از تلامذه او مختصر او در فقه میخواند
و مقام کتاب الحج بود و در آن مجلس بعضی طلبه علم که شوق به بحث و اعتراض داشتند نیز حاضر بودند ناگاه
عبارتی وارد شد که ضمیر بمضاف الیه عائد می شد طالب علم مذکور جرات کرده پرسید که نحویان می
گویند که ضمیر را بمضاف الیه عائد نباید کرد پس این عبارت چگونه درست شود شیخ بدیهه جواب
گفت که قال الله تعالی کمثل الحمار یحمل اسفارا و درین جواب لطف عظیمی است که پوشیده نماند رقم
حروف میگوید عود ضمیر بمضاف الیه ممنوع نیست آری اگر ممکن باشد عود ضمیر بهر یک از مضاف و مضاف
الیه اولی آنست که بمضاف عائد سازند زیرا که مقصود از کلام اوست اللامع الصبیح فی شرح
جامع الصحیح تصنیف علامه محقق شمس الدین محمد بن عبد الدائم برماوی است و عبد الدائم مولی ابن

بن عبد الدائم بن عبد الله نعیمی ست بصیغهٔ تصغیر منسوب به نعیم ابن عبد الله محمد در اصل عسقلانی ست
و باعتبار سکونت آبادی مصری ست مذهب شافعی داشت تولد او در پانزدهم ذیقعده سال هفتصد و
شصت و سه بود از ابتدائی نشو و نمای او در مشغلهٔ علم شد و علم حدیث را از برهان بن جماعة و تاج الدین
بن الفصیح و برهان الدین شامی و ابن الشیخة و سراج الدین بلقینی و زین الدین عراقی و دیگر اجلهٔ
اینفن تحصیل نموده و در فقه و اصول فقه و علوم عربیه نیز مهارت تمام داشت و در آخر ملازمت
بدر الدین زرکشی اختیار نمود و از تلامذهٔ رشید او شد از عجائب روزگار بود بدست خود کیفیت
بسیار نوشت و اکثر نسخ را تحشیه نمود و تعلیقات نمود و در فتوی و حسن خط ممتاز بود و مع هذا خوش محاوره
و نهایت دیندار و باوقار و کم گفتار و بی تکلف زیست میکرد و بپرتوی از محبوبیت و مقبولیت داشت و از
تصانیف او این شرح بخاری ست که گویا منتخب کرمانی و زرکشی ست و فوائد چند از مقدمه
شرح ابن حجر نیز در آن درج نموده و الفیه وارده در اصول الفقه که در نهایت جودت و خوبی واقع شده
و مثل متقدمین بنظم ترسید و آن الفیه را شرحی نوشته مستوعب تمام این فن و بیشتر در آن
شرح تحریر مذاهب اصولیان بوجه احسن پرداخته و اکثرش ماخوذ از کتاب البحر زرکشی ست
با نهایت عجیب الوضع افتاده و عمدة الاحکام را نیز شرحی نوشته و رجال آن را نظم نموده
و شرح آن نظم آن نیز بعمل آورده و ابنیة الافعال ابن مالک را نیز تمام در غایت جودة و تحقیق
نوشته و او را مختصریست در فن سیره و منظومه ایست در فرائض اما بعد از مردن او کتب او متفرق
منتشر شد روز پنجشنبه دوم جمادی الثانی سال ششصد و سی و یک وفات او ست و روز جمعه بعد از
نماز در مسجد اقصی در جوار تربت حضرت شیخ ابو عبد الله قرشی قدس سره مدفون گشت
ارشاد الساری مشهور بقسطلانی شرح صحیح بخاری ست تصنیف شهاب الدین احمد بن ابو بکر
بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن الحسین قسطلانی مصری شافعی تولد او دوازدهم ذی قعده سال
هشتصد و پنجاه و یک در مصر ست و در ابتدای نشو و نما مشغول بعلم قرائت شد و سبع را یاد گرفت
بعد از آن بفنون دیگر پرداخت و صحیح بخاری را در پنج مجلس بر احمد بن عبد القادر ساوی
گذرانید و در جامع عمری مدرسه و وعظ اشتغال آغاز نهاد عالمی برای شنیدن وعظ او
جمع میشد و در بیان بی نظیر وقت خود بود و سخن پیر او داشت بعد مدتی از آن بشغل تصنیف

در مصر او افتاد و تصانیف مقبوله از وی یادگار ماند از اجل آنها این شرح است که فتح الباری می
دکریانے را دران اختصار تمام جمع نموده و بین الایجاز والاطناب واقع گردیده و نیز مواهب لدنیه
است که در باب خود بی عدیل است و عقود سنیه فی شرح المقدمة الجزریة و لطائف الاشارات فی
العشر القراآت و کتاب الکنز فی وقف حمزه و هشام علی الهمزة و شرح دارد بر شاطبیه که زیادات ابن
الجزری را دران آمیخته و فوائد عزیزه دران آورده که در کتاب دیگر یافته نمی شود و شرحی دارد بر
قصیده برده مسمی بانوار مضیئه و کتابی دارد در آداب صحبت الناس مسمی بتقادیس الانفاس و
کتابی دارد در مناقب سیدنا الشیخ عبد القادر مسمی بالروض الزاهر و کتابی دارد در تحفة السامع
والقاری بختم صحیح البخاری و شیخ جلال الدین سیوطی را از وی شکایت و گله بود میگفت
که از کتب من در مواهب لدنیه استمداد نموده بی اعلام آنکه از کتب من نقل میکند و این یعنی
نوعی از خیانت است در نقل و شمه از کتمان حق نیز دارد چون این شکایت شایع شد بحضور
شیخ الاسلام زین الدین زکریا محاکمه افتاد و شیخ جلال الدین سیوطی قسطلانی را الزام داد
در مواضع بسیار از آنجمله آنکه چند موضع از مواهب از بیهقی نقل نموده و از مولفات بیهقی نزد او چند
مولف موجود است نشان دهد که در کدام یک از ان مولفات دیده نقل کرده است قسطلانی در
تعیین موضع نقل عاجز گشت و سیوطی گفت که این نقلها از کتب من کرده است و من از بیهقی کرده
ام پس واجب بود که میگفت نقل السیوطی عن البیهقی کذا تا حق استفاده من هم بجا می آورد
و از عهده تصحیح نقل هم فارغ الذمه میگشت قسطلانی ملزم شده از مجلس برخاست و همیشه بخاطر
داشت که ازاله این کدورت از خاطر شیخ جلال الدین سیوطی نماید میسرش نمیشد روزی
بهمین قصد از شهر مصر تا روضه که مسافت دراز دارد پیاده روانه شد و بر در شیخ جلال الدین
سیوطی و دستک زد شیخ پرسید که کیستی قسطلانی گفت منم احمد که برهنه پا و برهنه سر بر در دروازه
شما ایستاده ام تا از من کدورت خاطر دور کنید و راضی شوند شیخ جلال الدین از اندرون خانه جواب داد
که کدورت خاطر دور کردم اما دروازه نکشاد و ملاقات ننمود وفات قسطلانی شب جمعه هفتم محرم
سال نهصد و بست و سه در قاهره مصر اتفاق افتاد و بعد از نماز جمعه در جامع ازهر بروی
نماز گذارده در مدرسه عینیه که در جوار خانه او بود دفن کردند حاشیه شیخ

شیخ زروق فارسی بر بخاری ذی ابوالعباس احمد بن احمد بن محمد عیسی
برنسی فارسی ست معروف بزروق روز پنجشنبه وقت طلوع آفتاب بیست و هشتم محرم سال هشتصد
و چهل و شش تولد اوست و مادر و پدرش قبل از سال هفتم قضا کردند از علمای کبار دیار مغرب
مثل موری و مجاجی و استاد ابوعبدالله صغیر و امام ثعالبی و ابراهیم تازی و سنوسی و سخاوی
حضرمی و رصاع و دیگر فقها و دیگر بزرگان آنجا اخذ علوم کرده شیخ او سیدی زیتون رحمة الله علیه در
حق او بشارت داده که او از ابدال سبعه است و با وصف علو حال باطن تصانیف او در علوم
ظاهره نیز نافع شده و مفید و کثیر افتاده از آنجمله است این حاشیه که بنهایت برجسته واقع شده
و شرح رساله ابن زید در فقه مالکی مشهورترین کتب است و شرح قرطبیه و شرح وغلیسیه و شرح عافیه
و شرح عقیده قدسیه بیست و چند شرح بر حکم شیخ تاج بن عطاء الله اسکندرانی و شرح حزب البحر و
شرح مشکلات الحزب الکبیر و شرح حقائق المقری و شرح اسماء حسنی و شرح مراصد که از تصانیف شیخ او
ابوالعباس احمد بن عقبه الحضرمی و نصیحه کافیه و مختصر آن و اعانة المتوجه المسکین علی طریق الفتح والتمکین
و قواعد التصوف که در غایت خوبی و حسن واقع شده و حوادث الوقت که کتابیست بنهایت نفیس در
صد فصل برای رد بدعات فقرا وقت خود تصنیف نموده و رساله مختصره در علم حدیث و مراسلات بسیاری
برای یاران خود در آداب و حکم و مواعظ و لطائف سلوک نوشته بالجمله مرد جلیل القدریست که مرتبه کمال
او فوق الذکر است و او آخر محققان صوفیه است که بین الحقیقة والشریعة جامع بوده اند و بشاگردی او
اجله علما مفتخر و مباهی بوده اند مثل شهاب الدین قسطلانی که سابق حال او مذکور شد و شمس الدین
لقانی و خطاب الکبیر و طاهرین زبان روادی و او را قصیده ایست بر طور قصیده جیلانیه که بعضی ابیات
او اینست **شعر** انا لمریدی جامع لشتاته * اذا ما سطا جور الزمان بنکبته * وان کنت فی ضیق
و کرب و وحشته * فناد بیا زروق آت بسرعته * وفات او در بلاد طرابلس المغرب در ماه صفر سال
هشتصد و نود و نه اتفاق افتاد رحمة الله علیه **بهجة النفوس** تصنیف ابومحمد عبدالله بن ابی
حمزه است در وی قریب سه صد حدیث را از بخاری انتخاب نموده در دو جلد شرح آن احادیث
کرده و بس علوم غامضه و حقائق خفیه دران مندرج ساخته یکی از کبار اولیاء الله و عرفاء وقت بود کرامات
او بسیار است و از اعظم کراماتش آنست که وی خود در روزی گفته است انتهی بحمد الله انی لم اعص الله قط

شاگرد رشید او ابو عبد الله بن الحاج صاحب المدخل در مذهب مالکی که مجموعه کرامات و احوال شیخ خود نیز
نوشته ابن مرزوق حفید در شرح مختصر خلیل تصریح آورده که ان ابن ابی جمرة و تلمیذه ابن الحاج
لا یعتمد علیهما فی نقل المذهب و غرض او ازین کلام اعتراض ست بر صاحب مختصر خلیل که اعتماد در
نقل مذهب بیشتر بر مدخل ابن الحاج ست والله اعلم **توشیح شرح الجامع الصحیح** للسیوطی
تصنیف حافظ العصر ابو الفضل بن ابی بکر سیوطی ست در اول دیباچه اش میگوید الحمد لله الذی
اجزل لنا المنة بان جعلنا من حملة السنة و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له شهادة اعدها
لهول یوم القیمة جنة و اشهد ان سیدنا و نبینا محمدا عبده و رسوله اول من یقرع باب الجنة المبعوث
الی کافة الانسان والجنة صلی الله تعالی علیه و علی آله و اصحابه الذین جعل بهم آیة الایمان و مظنة الفوز
هذا التعلیق علی صحیح الاسناد و شیخ الاسلام امیر المؤمنین ابی عبد الله البخاری مسمی بالتوشیح یسیر
یجری مجری تعلیق الامام بدر الدین الزرکشی المسمی بالتنقیح و یفوقه بما حواه من الزوائد یشتمل علی ما یحتاج الیه
القاری والمستمع من ضبط الفاظ و تفسیر غریبه و بیان اختلاف روایاته و زیادة فی خبر لم ترد فی طریقه و
ترجمة ورد بلفظها حدیث مرفوع و وصل تعلیق لم یقع فی الصحیح وصله و تسمیة مبهم و اعراب مشکل و جمع مختلف
بحیث لم یفته من الشرح الا الاستنباط و قد عزمت علی ان اضع علی کل من الکتب الستة کتابا
علی هذا النمط یحصل به النفع بلا تعب بلوغ الارب بلا نصب حقق الله ذلک بمنه و یمنه فصل فی بیان شرط
البخاری الخ **معالم السنن شرح سنن ابی داود** تصنیف خطابیست و نام او ابو
سلیمان حمد بن محمد بن ابراهیم بن خطاب بستی خطابی ست صاحب تصانیف مفیده نافعه در
مکه معظمه از ابن الاعرابی و در بغداد از اسمعیل بن محمد صفار و دیگر علمای آن طبقه اخذ علوم کرد
و در بصره از ابو بکر بن داسه و در نیشاپور از ابو العباس اصم سند کتب حدیث حاصل نموده حاکم
و ابو حامد اسفرائنی و ابو مسعود حسین بن محمد کرابیسی و ابو نصر محمد بن احمد بلخی ازوی روایت اخذ نموده
اند ابو منصور ثعالبی در یتیمة الدهر ذکر او آورده و در نام او خطا کرده گفته است که هو ابو سلیمان احمد و همین
غلط او مشهور شده تحقیق آن ست که نام او حمد ست و اقامت او بیشتر در نیشاپور بود و در همان شهر
مشغول بتصنیف شد و غریب الحدیث و معالم السنن و شرح اسماء الحسنی و کتاب العزلة و کتاب الغنیة عن
الکلام و اهله و غیر ذلک تصنیف کرده لغت را از ابو عمر زاهد و فقه شافعی را از ابو علی بن ابی هریره

وتقال آن شد کرده وفات او در شب در ربیع الثانی از سال ۵۳۴ ارض للناس جمیعًا مثل ما ترضى
لنفسك ۞ انما الناس جمیعًا ۞ کلهم ابناء جنسك فلهم نفس کنفسك ۞ ولهم حسن
مما کسبت ۞ وله ایضًا ۞ وما غربة الانسان فی سعة النوی ۞ ولکنها والله فی عدم التشکل
وانی غریب بین بست واهلها ۞ وان کان فیها اسری وبها اهل ۞ وله ایضًا تسامح ولا
تستوف حقك کله وابق فلم یستوف قط کریم ۞ ولا تغل فی شی من الامور واقتصد
کلا طرفی قصد الامور ذمیم وله ایضًا مادمت حیا فدار الناس کلهم فانما انت فی
الدار المدارت ۞ ولا تعلق لغیر الله فی ۞ توبان المهیمن کافیك المهمات
عارضة الاحوذی فی شرح الترمذی تصنیف حافظ قاضی ابی بکر بن العربی مغربی
اندلسی ست که نامش ابو بکر محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن احمد معروف بابن العربی
معافری اشبیلی ست واو خاتم علمای اندلس و آخر حفاظ آنجاست بمشرق روی آورد بار رحلت
نمود واز علمای اجله هر ملک اخذ علم نمود ودر روایت وسعت تمام حاصل ساخت ودر علم اصول وخلاف
وکلام ودیگر فنون را اتقان کلی نمود با وصف اینهمه کمالات حسن خلق وتحمل ایذا وثبات دوستی
وحسن عهد بمرتبه اتم داشت تولد او در سال چهار صد وچهل وهشت ست همراه پدر خود بشام رفت
واز طراز بن محمد قیسی وابو الفضل بن القرات وقاضی ابو الحسین خلعی وابن مشرف وحافظ مکی
عبد السلام رملی وحسین بن عبد الله طبری ودیگر بزرگان آن عصر در مکه وبغداد ودمشق ومصر
وبیت المقدس واندلس استفاده نمود واز امام ابو حامد غزالی بیشتر اقتباس طریق نمود وهمچنین
از فقیه ابو بکر شاشی وابو زکریا تبریزی باز در جمع وتصنیف شروع کرد ودر علم ادب وبلاغت
نیز دستی دراز داشت واز محدثین محمد بن یوسف بن سعاده وحافظ ابو القاسم سهیلی وشعنه
بن یحیی رعینی شاگردان اویند واو را فراغت مال وثروت وجاه وانتشار صیت بسیار بود
وقضا اشبیلیه نیز بوی متعلق شد ودرین خدمت محمود خواص وعوام گشت بعد از ان
ازین خدمت دست کشید ودر شغل تصنیف ودرس وافاده اوقات عزیز خود را مصروف کرد گویند
که بمرتبه اجتهاد رسیده بود ودر حدیث وفقه واصول وعلم قرآن وعلوم ادبیه ونحو وتاریخ تصانیف گزیده
از وی یادگار ست وبسبب ثروت مال وسخا ممدوح شعرا گشته وسقف شهر پناه اشبیلیه را از

مال خود ساخته از تصانیف عمده او تفسیریست مسمی بانوار الفجر در بیست سال او را مرتب کرده و هشتاد
هزار ورق حجم اوست و آن تفسیر در قرآنش در خزانة الکتب ابو عیان فارس بن علی بن یوسف
در هشتاد جلد موجود بود و کتاب قانون التاویل و کتاب الناسخ و المنسوخ و کتاب احکام القرآن نیز از
تصانیف اوست و ترتیب المسالک فی شرح موطا مالک و القبس علی موطا مالک بن انس و عارضة الاحوذی
فی شرح جامع الترمذی و کتاب المشکلین یعنی مشکل قرآن و مشکل سنت و کتاب النیرین فی شرح
الصحیحین و شرح حدیث ام زرع و شرح حدیث الافک و شرح حدیث جابر فی الشفاعة و کتاب الکلام
علی مشکل حدیث السبحات و الحجاب یعنی حجاب النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره
من خلقه و تبیین الصحیح فی تعیین الذبیح و تفصیل التفضیل بین التحمید و التهلیل و سباعیات و سلسلات
و سراج المریدین و کتاب المتوسط فی المعرفة لصحة الاعتقاد و الرد علی من خالف اهل السنة من ذوی
البدع و الالحاد و شرح غریب الرسالة و الانصاف فی مسائل الخلاف در بیست جلد و تخلیص و محصول
در علم اصول و عواصم و قواصم و نواهی و دواهی و کتاب ترتیب الرحلة و کتاب ملجاة المتفقهین الی معرفة
غوامض النحویین و غیر ازین تصانیف اوست و کتاب الرحله او مشتمل بر قواعد عربیه است از جمله
آن است که میگوید که در مدینة السلام از ابو الوفا بن عقیل که امام حنابله بود شنیدم که میگفت
ولد تابع ام است در مالیه و در حکم اوست در رقبت و حریت از آن جهت چون از پدر جدا شد
نطفه بیقیمت بود و هیچ مالیت نداشت آنچه از قدر و منزلت پیدا کرده در شکم مادر کرده پس تابع
او گشته چنانچه اگر کسی در زمین کسی خرما خورده و استخوان او را انداخته رفت پس درخت بار
و ار گشت آن درخت ملک صاحب زمین است نه خورنده خرما زیرا که در وقت خوردن و انداختن
استخوانش هیچ قیمت نداشت و نیز میگوید که از ماهران سحره در زمین بابل شنیدم که هر که
آخر آیت از هر سوره نوشته در گلوی خود اندازد سحر بر وی کارگر نشود و نیز میگوید که هنگامی که
در مکه معظمه اقامت داشتم التزام کرده بودم که هر گاه از آب زمزم جرعه نوشم نیت علم و ایمان در خاطر
بگذارم خدا تعالی برین علم را ابواب تمام گشاده ساخت درین افسوسم که چرا به نیت عمل یک جرعه ننوشیدم
که توفیق عمل در من کمتر از میل علم است و نیز میگوید که روزی در مجلس ابو الوفا بن عقیل در بغداد حاضر
بودم مذکور تفسیر قرآن بود قاری برخواند که تحیتهم یوم یلقونه سلام شخصی بر جانب چپ من نشسته

بودم با آن شخص آهسته گفت که این آیت دلیل صریح بر رویت باری تعالی است در آخرت زیرا که عرب
میگوید اتیبت فلانا الا در صورت رویت او الوفا این شخص را شنید و در مقام نصرت مذهب
استشهال بر در تعیین آیت برخواند و گفت که فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه حالانکه منافقین
را باجماع مرکب رویت نخواهد بود من در آنوقت بپاس مجلس ناے هیچ نگفتم لیکن در کتاب الملتقطین
در تفسیر این آیه نوشته ام که ضمیر یلقونه راجع بنفاق است بتقدیر جزا نفاق بدلیل آنکه اگر
راجع بجناب باری تعالی میبود بما اخلفوه ما وعدوه میفرمود و اظهار لفظ الله را وجهی ملاحظ
بالیستی کرد و نیز میگوید که روزی شاعری مشهور ابن خباره در مجلس من در آمد و در حضور من مجمر
آتش بود خاکسترش بالای آتش گشته بود گفتم در این باب شعری نظم کن فی البدیهه گفت شعر
شابت نواصی النار بعد سوادها ۞ وتسترت عنا بموزد ماد ۞ وازمن درخواست
که تتمه این بیت شما نظر باید من هم فی البدیهه گفتم شعر شبنا کما شابت فزال شبابنا
فکانما کنا علی میعاد ۞ راقم حروف گوید هر چند این بیت چندان لطف ندارد لیکن بر قوت
طبع او دلالت میکند و از اشعار لطیفه او نیست که روزی همراه امیرزاده خوش و سوار شده برای
شکار میرفت و در راه آن امیرزاده نیزه در دست گرفته بسوی ابن العربی جنبانیدن آغاز
نهاد و غرض او انبساط و بازی بود ابن العربی فی الفور این قطعه را انشا نمود و برخواند شعر
یهز علی الرمح ظبی مهفهف ۞ لعوب بالباب البریة عابث ۞ فلو کان رمحا واحدا
لاتقیته ۞ ولکنه رمح ثان وثالث ۞ وشراح اشعار را در تعیین ثانی وثالث اختلاف
است بعضی گفته اند در و نگاه است و بعضی چیزی دیگر گفته اند و اصح نزد راقم حروف آن است که مراد
از رمح واحد یکبار جنبانیدن است و از ثان وثالث تکریر آن والله اعلم و نیز از اشعار اوست
شعر اتتنی تؤنبنی بالبکا فاهلا بها وبتانیبها ۞ فقلت اذا استحسنت غیرکم ۞ امرت
جفونی بتعذیبها ۞ و نیز در تشوق بدیار شام میگوید شعر امنک سری واللیل یخدع
بالفجر ۞ خیال حبیب قد جوی قصب الفخر ۞ جلا ظلم الظلماء مشرق نوره ۞
ولم یخض الظلماء بالانجم الزهر ۞ ولم یرض بالارض الاریضة مسحبا ۞
فصار علی الجوزاء الی فلک یجری ۞ وحث مطایا قد مطاها لغیره ۞ فاوطاها

فسرا على قبة النسر * فصارت ثقالاً بالجلالة فوقها * وسارت عجالاً تتقى الم
الزجر * وجرت على ذيل المجرة ذيلها * فمن ثم يبدئ ما هناك لمن يسرى
ومرت على الجوزاء بواضع فوقها * فاثار ما مرت به كلف البدر * وساقت اريج
الجلد من حيد العلى لى * ونیز در وقت اقامت مدینه میگوید لم يبق لى سؤل
ولا مطلب مذ صرت جار الجنب الحبيب * ولا ابتغى شيئا سوى قربه * وها انا
قريب حبيب * من غاب عن حضرت محبوبه * فلست عن طيبة ممن يغيب
لا تسال المغبوط عن حاله جار كريم * ومحل خصيب لعيش والموت هنا
طيب لطيب لى كل شئ يطيب * وفات او در سال پانصد و پنجاه و سه بوده است و در سفر مرده
است در وقتیکه از مراکش برگشته متوجه بوطن خود بود نزدیکی از دیهات فارس اجل او رسید
و از آنجا نعش او را برداشته بفاس آوردند و بیرون باب محروق دفنش کردند رحمة الله علیه
الإمام في احاديث الاحكام مختصر الامام المجتهد باحاديث الاحكام است تصنیف
تقى الدين ابن دقيق العيد است در اولش میگوید کتاب الطهارت باب المياه ذكر بيان معنى
الطهور وانه المطهر لغيره عن يزيد الفقير قال حدثنا جابر بن عبد الله رضي الله عنه ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي نصرت بالرعب مسيرة
شهر وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتى ادركته الصلوة فليصل و
احلت لى الغنائم ولم يحل لاحد قبلي واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه
خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق عليه من حديث هشيم عن يزيد الفقير واللفظ
للبخاري انتهى و در الامام بعد از حمد و صلوة میگوید و بعد فهذا مختصر في علم الحديث
تاملت مقصوده تاملا ولم ادع الاحاديث اليه الجفلا ولا الوت في وضعه محررا
ولا ابرزته كيف ما اتفق تهورا فمن فهم مغزاه اشتد عليه يد الضانة وانزل من
قلبه وتعظيمه الاعزين مكانا ومكانة وسميته بكتاب الالمام باحاديث الاحكام
وشرطى فيه ان لا اورد الا حديث من وثقه امام من مزكى رواة الاخبار وكان صحيحا
على طريقة بعض اهل الحديث الحفاظ وائمة الفقه النظار فان لكل منهم

معرے قصدناه وسلکه وطریقا اعرض عنه وترکه وفی کل خیر والله تعالی ینفع به
دینا ودنیانا ویجعله نورا یسعی بین ایدینا ویفتح لنا ارسته فیه حفظا وفهما ویبلغنا
والیاهم ببرکته منزلة من کرامته عظمی انه هو الفتاح العلیم الغنی الکریم
نام او ابو الفتح تقی الدین محمد بن علی بن وهب بن مطیع قشیری منفلوطی ست امام هر دو مذهب
بود مالکی وشافعی وکثیر التصانیف ست تولد او در سال ششصد وبیست وپنج در شعبان شده در
بحر ینبع از حجاز از حافظ زکی الدین منذری وابن الحمیری وابن عبد الدائم در دمشق سماع حدیث
نموده وچهل حدیث تساعی بسند خود تا جناب رسالت جمع نموده وشرح عمده واین هر دو کتاب
از تصانیف گزیده اوست وکتابی در علوم حدیث نیز نوشته واز اذکیا زمان خود علم واسعه داشت
اکثر در شغل علم شب بیداری میکرد وبسیاری نوشت ودر اصول وعلوم معقوله نیز مهارت تام
حاصل کرده بود ودر دیار مصر چند سال قاضی بود تا آنکه وفات یافت اما در امر طهارت وآبها
تنگی وسوسه داشت ودر اصول فقه مقدمه مطرزی را شرح نموده وچهل حدیث دیگر دارد که در آن
احادیث تا رسیده جمع نموده وآنرا اربعین فی الروایة عن رب العلمین نام نهاده وفات او
در صفر سال هفتصد ونود ودو واقع شده ودر همین سال محدث بلاد مغرب ابو محمد عبد الله بن
محمد بن هرون قرطبی نیز وفات یافته مرحوم زمان او را اتفاق بود که عالمی که بر سر هفتصد سال
موعود ست اوست واز طریق تصوف نیز بهره وافر داشت وصاحب کرامات وخوارق بود
تحقیق مذهب مالکی از پدر خود نموده ومذهب شافعی را از شیخ عز الدین بن عبد السلام اخذ کرده
در فقه هر دو مذهب استاد کامل گشته چون هنگامه تتار روداد وافواج ستم امواج آن اشقیا
بدیار شام توجه نمود حکم سلطانی نفاذ یافت که علما جمع شده ختم صحیح بخاری بخوانند یک میعاد باقی
بود که آنرا برای روز جمعه گذاشته بودند نوشتند که روز جمعه ختم نمایند شیخ تقی الدین در جامع
تشریف آورد واز علمای حاضرین استفسار نمود که ختم بخاری نمودند گفتند که وظیفه یک روز
باقی ست میخواهیم که روز جمعه ختم کنیم فرمود که مقدمه فیصل شد دیروز وقت عصر فوج تتار
شکست فاحش خورده برگشت ومسلمانان در فلان صحرا متصل فلان دیهه بکمال خوشی
وخرمی مقام کردند مردم گفتند که این خبر را شایع بکنیم گفت آری بعد چند روز مطابق

در بر بد سلطانی خبر رسید روزی در مجلس او شخصی بے ادبی کرده فرمود که خود را بدست مرگ سپید
این کلمه سه بار فرمود و آن شخص بعد سه روز مرد و یکبار برادر او را امیرے ظالم رنجانید در حق
او فرمود که هلاک شود همان شب واقع شد و این جنس قصص و حکایات او بسیار است و اوقات
شب را منقسم کرده بود پاره در مطالعه کتب حدیث میگذرانید و پاره در ذکر و تهجد و تسبیح گاه
در شب خواب نکرده و بعضی اوقات بر تلاوت یک آیه اکتفا میفرمود تا طلوع فجر آن را تلاوت
میکرد و شبے از شبها در تهجد باین آیه رسید فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا
یتساءلون و تا دم صبح همین آیه را تلاوت فرمود امام نووی بسوی او خطے نوشته بود که در آن
این بیت مندرج بود لکل زمان واحد یقتدی به ؛ وهذا زمان انت لا شک واحده ؛
او را نیز میل نظم بود از افاضت طبع اوست ∽ تمنیت ان الشیب عاجل لمتی ؛ وقرب
منی فی الصبا لی مزاره ؛ لآخذ من عصر الشباب نشاط ؛ واخذ من عصر المشیب و
قاره ؛ وله ایضا ∽ الا ان بنت الکرم اغلی مهرها ؛ فاخبر من ضحی لذلک باذلا
تروح بالعقل المکرم عاجلا ؛ وبالنار والغسلین والمهل اجلا ؛ وایضا له ؛ یقودونی
لی هلا نهضت الی العلی ؛ ومما له عیش الصابر المتقنع ؛ وهلا تشدت والعیش حتی
تحلها بمصر الی ظل الجناب المرفع ؛ ففیها من الاعیان من فیض کفه ؛ اذا شاء روی
سیله کل بلقع ؛ وفیها الملوک لبس یخفی علیهم ؛ تعین کون العلم غیر مضیع ؛ وفیها
شیوخ الدین والفضل والاولی ؛ یشیر الیهم بالعلی کل اصبع ؛ وفیها والمهانة ذلة ؛ فقم
وابغ واقصد باب رزقک واقرع ؛ فقلت نعم ابغی اذ شئت ان اری ذلیلا مهانا
مستخفا بموضعی ؛ واسعی اذا ما لذلی طول موقفی ؛ علی باب محجوب اللقا ممنع
واسعی اذا کان النفاق طریقی ؛ اروح واغدو فی ثیاب التصنع ؛ واسعی اذا لم یبق
فی تقیة ؛ لداعی بها حق التقی والتورع ؛ فکم بین ارباب الصدور مجالسا ؛
تشب بها نار الغضا بین اضلع ؛ فکم بین ارباب العلوم واهلها ؛ اذا بحثوا فی
المشکلات بمجمع ؛ مناظرة تحمی النفوس فتنتهی ؛ وقد شرعوا فیها الی شر مشرع
من السقم المزری بمنصب اهله ؛ او الصمت عن حق هناک مطیع ؛ فاما ترک مسلک الذی

وما تلق غصة المتجرع ✽ بالجمله اکثر علمای محقق این فن شریف اجماع دارند برآنکه هیچ
کس از زمان صحابه تا زمان شیخ مذکور در معانی متون حدیث آن قدر تدقیق و امعان ننموده
که این عزیز بعمل آورده و هر که اشتها به صیقال مطلوب باشد شرح او را که بر قطعه از الامام نوشته
است با امعان نظر مطالعه نماید که چه غور و وقت مینماید و در حدیث براء بن عازب رضی الله
تعالی عنه که امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع هست چهار صد فائده
استنباط نموده و آن همه را بتقریب شایسته ادا فرموده جزاه الله خیر الجزاء و شیخ مذکور در تعظیم
علم حدیث و اهل آن مبالغه تمام نمود و اهل دنیا را در نظر او قدری و وقعی نداده بودند و حرص
فراوان بر تتبع کتب این فن شریف داشت و اکثر مدیون و مقروض می بود بسبب
خریدن کتابهای این فن و او را حقتعالی کشف خواطر و قلوب و کشف وقائع و حوادث
هر دو برابر عطا فرموده بود چنانچه ملازمین مجلس او درین هر دو باب دفتر دفتر از آن بزرگوار
حکایت کرده اند و مرد متصنف بود روزی شخصی پیش او آمد و گفت که من نزد درویشی جاهل رفتم گفتم
که مرا در نماز وسوسه خطرات بسیار می آید و رنجیده می شوم آن درویش در جواب فرمود که افسوس
بر آن دل که در وی غیر خدا بگذرد بسبب این حرف او علت وسواس از من بالکل
زائل گشت شیخ ابن دقیق العید گفت که این درویش جاهل نزد من بهتر از هزار فقیه ست از فهم
حروف گوید که بعضی از متفقه علمای درین سخن او در آویخته اند و گفته اند که این خلاف
حدیث صحیح ست که فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد لیکن نفهمیده اند که هر چند
آن درویش باصطلاحات فقها و نظار جاهل بود اما در حقیقت فقه در دین نصیب او بود و مراد
از حدیث شریف همین فقه است نه کسی که تکلم باصطلاحات نماید و از معانی مقصود شارع
غافل بود کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفی تصنیف قاضی عیاض رحمه
الله تعالی علیه و در حق آن کتاب علمای و شعرا اطالت مدح و ثنا نموده اند چنانچه لسان
الدین الخطیب تلمسانی می گوید ۵ شفاء عیاض للصدور شفاء ✽ ولیس بفضل قد
حواه خفاء ✽ هدیة بر لم یکن لیجزیها ✽ سوی الاجر والذکر الجمیل ✽ وفی
لنبی الله حق وفائه ✽ واکرم اوصاف الکرام وفاء ✽ وجاء به بحر یفوق الفضل علی

البحر طعم طیب وصفا ٭ وحق رسول الله بيت فاته ٭ رعاه واغفال الحقوق جفا

٭ هو الذخر يغني في الحياة عتاده ٭ ويترك منه للبنين رفاه ٭ هو الاثر المحمود

ليس يناله ٭ دثور ولا يخشى عليه عفاء ٭ حرصت على الاطناب في نشر فضله ٭ وتمجيده

وساعدني فاء ٭ وابو الحسين عبد الله بن احمد بن عبد المجيد ازدی رندی که در بجایه سکونت

داشت گفته است ع كتاب الشفاء شفاء القلوب ٭ قد ائتلفت شمس برهانه ٭

فاكرم به ثم اكرم به ٭ واعظم مدى الدهر من شانه ٭ اذا طالع المرء مضمونه ٭

رسا في الهدى اصل ايمانه ٭ وجاء بروض لتقفي تا شقا ٭ اراييح ازهار افنانه ٭ و

نال علوما ترقيه في ٭ ثريا السماء وكيوانه ٭ فلله در الى الفضل اذ حبے ٭ في الورى نيل

احسانه ٭ بقرب قدر نبي الهدى ٭ وخير الانام ببنيانه ٭ فجازاه ربي خير الجزاء ٭ وجاد

عليه بغفرانه ٭ ومنا الصلوة على المجتبى ٭ واصحابه ثم اعوانه ٭ مدى الدهر

لا ينقضي دائما ٭ ولا ينتهي طول ازمانه ٭ و برادر زاده قاضی عیاض روزی عم خود را

بخواب دید که همراه آنجناب صلی الله علیه وآله وسلم بر تختی از زر نشسته است بسبب دیدن این

حالت دهشتی و توهمی لاحق حال او گشت عم او فهمید و گفت ای برادر زاده من کتاب شفا

را محکم گیر و بآن متمسک کن گویا اشاره کرد بآنکه این مرتبه مرا از برکت این کتاب حاصل شده

بالجمله این کتاب از عجائب کتب مصنفه این باب است و خیلی مقبول افتاده و او را مصنفات

دیگر نیز مطبوع و مقبول بسیار است از آنجمله مشارق الانوار علی صحاح الآثار و آن کتابیست

که در حق او گفته اند که اگر بآب زر نویسند و بجواهر وزن کنند حق ادا نشود و از آنجمله است

اکمال المعلم في شرح صحيح مسلم و در حق او مالک بن مرحل گفته است ع من قرأ الاكمال كان

كاملا ٭ في علمه وزين المحافلا ٭ وكتب العلم كنوزا تها ٭ تفيد نفعا عاجلا او اجلا ٭

وليس من كتب عياض عوض ٭ فانه كان اماما فاضلا ٭ و از آنجمله است المستنبط في

شرح كلمات مشكلة والفاظ مغلطة مما اشتملت عليه الكتب المدونة والمختلطة و در این فن مثل

آن کتاب تصنیف نشده و مشهور به تنبیهات گشته و این نام بر وی غالب آمده و در حق او

ابو عبد الله نوزری شارح سفر اطيه گفته است ع كانى تقدوا في كتاب عياض

من الانتخاب نام ابو موسی محمد بن ابی بکر عمر بن محمد المدینی ست و اصل او از صفهان است یکی
از اعلام محدثین و صاحب تصانیف نافعه درین فن شریف در سال پانصد و یک در ذی قعده متولد
شده و در سال سوم در مجلس سماع حدیث از ابو سعید محمد بن محمد مطرز حاصل شده والد او را تبرکاً در آن
مجالس میبرد و چون هشیار شد و بسن رشد و تمیز رسید از ابو علی حداد و حافظ ابو الفضل محمد بن طاهر
مقدسی و حافظ ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن الفضل التیمی اخذ این علم نمود گویا در حقیقت شاگرد
اتباع ابو القاسم است و عمده فوائد او از وست و از حافظ یحیی بن عبد الوهاب منده نیز در بغداد
و همدان استفاده این علم نموده و صاحب تبحر عظیم بود در معرفت علل حدیث و ابواب آن و در معرفت
رجال و رواة دستگاهی تمام داشت و در وقت خود یگانه عصر بود درین فن حافظ عبد الغنی مقدسی
و حافظ عبد القادر رهاوی و حافظ ابو بکر محمد بن موسی حازمی و دیگر محدثان عمده شاگردان او یند
از تصانیف او آنچه بدان بر متقدمین پیشتر برده چند کتاب نافع است از انجمله است کتاب تتمیم معرفة
الصحابه گویا ذیل کتاب ابو نعیم است و کتاب الطوالات است که مثل آن از متقدمین مصنف نشده
بسیار جید نوشته است لیکن در آن کتاب واهیات و موضوعات بسیار مندرج است بی تمیز اعتماد
بر آن نباید کرد و کتاب تتمه الغریبین که از ان عبور او در لغت عرب بوده کمال ثابت میشود و کتاب
اللطائف و کتاب عوالی التابعین و قوت حافظه او باین مرتبه بود که یکبار از یاد خود کتاب علوم الحدیث
للحاکم در مقام مقابله نسخه خوانده رفت و در تعفف و استغنا از دنیا داران مرتبه عالی داشت
از هیچ کس نذر و نیاز قبول نمی کرد جز قلیلی از مال داشت و از منفعت تجارت آن قوت بسر می
برد یکبار شخصی از دولتمندان مال کثیر باو داد که ترا وصی خود گردانیدم تا در مستحقانش صرف کنی
گفت قبول نمیکنم اما از آن شخص وکالت خواهم کرد که این کار را بر وجه احسن بهتر از من سرانجام
دهد خیلی مرد متواضع بود کسی را همراه نمی گرفت چون جایی میرفت حافظ عبد القادر رهاوی
گفته است که یک و نیم سال نزد وی بودم هر دو وقت آمد و رفت کردم در نهایت از وی چیزی که خلاف
شرع و مروت باشد ندیدم نهم جمادی الاولی پانصد و هشتاد و یک وفات یافت و اتفاق عجیب این
شد که هنوز از دفن او فارغ نشده بودند که باران بسیار بهجوم آمد و موسم گرما بود و آب در صفهان
در آن روز نایاب بود بعضی از صالحین آن زمان خبر دادند که من جناب رسالت را علیه الصلوة والسلا